

# جنتی زیور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تقریظ

علامۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج عبدالمصطفیٰ صاحب اعظمی مجددی قبلہ مدظلہ العالی اپنے علمی جاہ و جلال اور فضل و کمال کے اعتبار سے اکابر علماء اہل سنت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت ماہر درسیات، ساحر البیان اور ایک خصوصی طرز تحریر کے موجد و کامیاب مصنف ہونے کی بناء پر ملک و بیرون ملک میں ”جامع الصفات“ مشہور ہیں۔ چند خاص خاص اور اہم موضوعات پر آپ کی چھوٹی بڑی پندرہ کتابیں طبع ہو کر عوام و خواص سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب ”جنتی زیور“ آپ نے عوام اور خاص کر عورتوں کے لئے تصنیف فرمائی جس کو میں بغور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت ہی انمول اور بے حد مفید ہے اور بحمدہ تعالیٰ صحیح و معتمد مسائل اور بہترین آداب و خصائل کے ساتھ ساتھ عبرت خیز نصیحتوں اور رقت انگیز واقعات کا لا جواب مجموعہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ حضرت مصنف قبلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور برادرانِ اہل سنت و خواص میں ملت کو اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلوٰات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی

خادم دارالافتاء فیض الرسول براؤن شریف  
ضلع بستی

۲۵۔ ذی القعدہ ۱۳۹۹ ہجری



## سبب تالیف

مسلمان عورتوں کی آزاد خیالی سے مسلم معاشرہ کی تباہی و بد حالی دیکھ کر بار بار دل گڑھتا اور جلتا تھا۔ اس لئے ایک مدت سے یہ خیال تھا کہ مسلمان عورتوں کی صلاح و فلاح اور ان کی بد اعتقاد یوں اور بد اعمالیوں کی اصلاح کے لئے ایک کتاب لکھ دوں، مگر افسوس! کہ کثرتِ کار و ہجوم افکار کے میدانِ محشر میں اس طرف توجہ کی فرصت ہی نہیں ملی۔ یہاں تک کہ میرے مخلص مرید مولوی اعجاز حسین صاحب قادری مالک اعجاز بک ڈپو ہوڑہ نے بڑی دل سوزی کے ساتھ میرے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے جو مسلمان عورتوں کی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے متعلق ضروری معلومات کی جامع ہوتا کہ وہ مسلمان بچیوں کے تعلیمی کورس میں داخل ہو سکے اور مسلمان لڑکیوں کو جہیز میں دی جاسکے۔ اس کے بعد میری تصانیف کے دوسرے قدر دانوں نے بھی زبانی اور قلمی طور پر تقاضوں کا ایسا طومار پر باندھ دیا کہ میں احباب کے اس مطالبہ کو نظر انداز نہ کر سکا۔ حد ہو گئی کہ سب سے آخر میں ضلع بستی کے سیٹھ الحاج تلامحہ حنیف یار علوی جن کا ہمبستی کے علم دوست و دیندار سہیلوں میں شمار ہے، انہوں نے براؤن شریف میں میرے روبرو بیٹھ کر برجستہ یہ کہہ دیا کہ آپ نے ہمارے لڑکوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے تو بہت سی کتابیں لکھ دی ہیں لیکن ہماری لڑکیوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے آپ نے اب تک کچھ بھی نہیں لکھا۔ یہ سن کر مجھے بے حد تاثر ہوا اور میں نے یہ عزم کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک ایسی کتاب لکھوں گا جو عورتوں اور مردوں دونوں کی اصلاح کے لئے ذریعہ ہدایت اور مجھ گناہ گار کے لئے سامانِ آخرت بن جائے۔ چنانچہ خداوند کریم کا بے شمار شکر ہے کہ صرف چند ماہ کی قلیل مدت میں قسم قسم کے گلابائے مضامین کو چن چن کر مسائل و خصائل کا ایک خوبصورت گل دستہ ”جنتی زیور“ کے نام سے ناظرین کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل دس عنوانوں کا مجموعہ ہے (۱) معاملات (۲) اخلاقیات (۳) رسومات (۴) ایمانیات (۵) عبادات (۶) اسلامیات (۷) تذکرہ صالحات (۸) متفرق ہدایات (۹) عملیات (۱۰) میلاد و نعت۔

مجھہ تعالیٰ ہر عنوان کے تحت ضروری ہدایت اور اسلامی مسائل و خصائل کا ایک حد تک کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اس لئے ناظرین سے اُمیدوار ہوں کہ میری کوتاہیوں کی اصلاح فرمائیں گے اور اُمتِ مسلمہ کی صلاح و فلاح کے لئے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی طاقت بھر ضرور حصہ لیں گے۔ خداوند کریم میری اس حقیر قلمی خدمت دین کو شرف قبول سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آخر میں حضرت گرامی مولانا الحاج مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف و عزیز القدر مولانا قدرت اللہ صاحب رضوی مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان دونوں صاحبان نے کتاب کی تصحیح میں حصہ لے کر میرے بار کو ہلکا اور میرے قلب کو مطمئن کر دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء و ہو حسبی و نعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

## انتساب

میری اہلیہ صالحہ خاتون کے نام

جو ۴۳ برس سے نہایت وفاداری کے  
ساتھ میری خدمت کر رہی ہیں۔ میرے بچوں کو  
پالا، میرا گھر سنبھالا اور مجھے علمی و دینی خدمتوں  
کے لئے خانگی فکروں سے آزاد کر دیا۔ ان کے  
لئے میری دُعا ہے کہ ۔

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

عبدالمصطفیٰ الاعظمیٰ عفی عنہ

۶۔ شوال ۱۳۹۹ ہجری

## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	بچوں کے حقوق اولاد کی پرورش کا طریقہ ماں باپ کے حقوق رشتہ داروں کے حقوق پڑوسیوں کے حقوق عام مسلمانوں کے حقوق انسانی حقوق جانوروں کے حقوق راستوں کے حقوق حقوق ادا کرو، یا معاف کراؤ		(۱) معاملات عورت کیا ہے؟ عورت اسلام سے پہلے عورت اسلام کے بعد عورت کی زندگی کے چار دور عورت کا بچپن عورت جب بالغ ہو جائے عورت شادی کے بعد نکاح شوہر کے حقوق شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا بہترین بیوی کی پہچان بہترین بیوی وہ ہے ساس بہو کا جھگڑا ساس کے فرائض بہو کے فرائض بیٹے کے فرائض بیوی کے حقوق مسلمان عورتوں کا پردہ پردہ عزت ہے، بے عزتی نہیں گن لوگوں سے پردہ فرض ہے بہترین شوہر کی شان بہترین شوہر وہ ہے عورت ماں بن جانے کے بعد
	(۲) اخلاقیات چند بری عادتیں غصہ غصہ کب برا۔ کب اچھا غصہ کا علاج حسد حسد کا علاج لاالچ لاالچ کا علاج کنجوسی بخل کا علاج تکبر گھمنڈ کا علاج		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	خوش اخلاقی		چغلی
	حیاء		غیبت
	صفائی ستھرائی		کن کن لوگوں کی غیبت جائز ہے
	سادگی		بہتان
	سخاوت		جھوٹ
	شیریں کلامی		کب اور کون سا جھوٹ جائز ہے؟
	گناہوں کا بیان		عیب جوئی
	گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں؟		گالی گلوچ
	گناہ کبیرہ کون کون سے ہیں		فضول بکواس
	گناہوں سے دنیاوی نقصان		ناشکری
	عبادتوں کے دنیاوی فوائد		جھگڑا تکرار
	(۳) رسومات		کاہلی
	مسلمانوں کی رسموں کا بیان		ضد
	چند بڑی رسمیں		بدگمانی
	جہیز		کان کا کچا ہونا
	تہواروں کی رسمیں		ریا کاری
	مہینوں اور دنوں کی نحوست		تعریف پسندی
	محرم کی رسمیں		چندا چھی عادتیں
	محرم میں کیا کرنا چاہی		حکم
	شبِ عاشورا کی نفل نماز		تواضع و انکساری
	عاشورا کا روزہ		عفو و درگزر
	مجالسِ محرم		صبر و شکر
	فاتحہ		قناعت
	محرم کا کھجڑا		رحم و شفقت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	سنت غیر مؤکدہ مستحب مباح حرام مکروہ تحریمی إساءت مکروہ تنزیہی خلافِ اولیٰ		ہب برأت کا حلوہ
	نماز		(۴) ایمانیات
	شرائط نماز پاکی کے مسائل وضو کا طریقہ وضو کے فرائض وضو کی سنتیں وضو کے مستحبات وضو کے مکروہات وضو توڑنے والی چیزیں غسل کے مسائل غسل کا طریقہ ضروری تنبیہ کن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟ تیمم کا بیان تیمم کا طریقہ تیمم کی سنتیں		پانچوں کلمے ایمان مجمل ایمان مفصل اللہ تعالیٰ نبی و رسول صحابی فرشتوں کا بیان جن کا بیان آسمانی کتابیں تقدیر کا بیان عالم برزخ قیامت کا بیان ضروری ہدایات کفر کی باتیں ولایت کا بیان پیری مریدی
			(۵) عبادات
			مسائل کی چند اصطلاحیں فرض واجب سنت مؤکدہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	استقبال قبلہ کے مسائل		استنجا کا بیان
	رکعتوں کی تعداد اور نیت		پانی کا بیان
	نماز پڑھنے کا طریقہ		کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے؟
	نماز میں عورتوں کے چند مسائل		کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟
	افعال نماز کی قسمیں		جانوروں کے جوٹھے کا بیان
	فرائض نماز		کنویں کے مسائل
	نماز کے واجبات		نجاستوں کا بیان
	نماز کی سنتیں		حیض و نفاس اور جنابت کا بیان
	نماز کے مستحبات		حیض و نفاس کے احکام
	نماز کے بعد ذکر و دعا		استحاضہ کے احکام
	ایک مسنون وظیفہ		جُجب کے احکام
	جماعت و امامت کا بیان		معذور کا بیان
	وتر کی نماز		نماز کے وقتوں کا بیان
	دعائے قنوت		فجر کا وقت
	سجدہ سہو کا بیان		ظہر کا وقت
	نماز فاسد کرنے والی چیزیں		فائدہ
	نماز کے مکروہات		عصر کا وقت
	نماز توڑ دینے کا عذر		مغرب کا وقت
	بیمار کی نماز کا بیان		عشاء کا وقت
	مسافر کی نماز کا بیان		نماز وتر کا وقت
	سجدہ تلاوت کا بیان		مکروہ وقتوں کا بیان
	قرأت کا بیان		اذان کا بیان
	نماز کے باہر تلاوت کا بیان		اذان کا جواب
	احکام مسجد کا بیان		صلوٰۃ پڑھنا
			اقامت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	زیارت قبور		سنتوں اور نفلوں کا بیان
	زکوٰۃ		نماز تحیۃ الوضوء
	زیورات کی زکوٰۃ		نماز اشراق
	عشر کا بیان		نماز چاشت
	زکوٰۃ کا مال کن کو دیا جائے؟		نماز تہجد
	کن کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے؟		صلوٰۃ التَّسْبِيح
	قابل توجہ تنبیہ		نماز حاجت
	صدقہ فطر کا بیان		صلوٰۃ الاسرار
	سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟		نماز استخارہ
	صدقہ کرنے کی فضیلت		تراویح کا بیان
	روزہ		نمازوں کی قضا
	چاند دیکھنے کا بیان		جمعہ کا بیان
	روزہ توڑنے والی چیزیں		نماز عیدین کا بیان
	جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا		نماز عیدین کا طریقہ
	روزہ کے مکروہات		تکبیر تشریق
	روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ		قربانی کا بیان
	کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟		قربانی کا طریقہ
	چند نفلی روزوں کی فضیلت		عقیقہ کا بیان
	اعتکاف		گہن کی نماز
	حج		میت کے متعلقات
	حج واجب ہونے کی شرطیں		میت کے نہلانے کا طریقہ
			کفن کا بیان
			جنازہ لے چلنے کا بیان
			نماز جنازہ کی ترکیب
			قبر پر تلقین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	مدینہ منورہ کی چند مسجدیں دربار اقدس سے واپسی		وجوب ادا کی شرائط صحّت ادا کی شرطیں حج کے فرائض حج کے واجبات حج کی سنتیں ضروری تنبیہ سفر حج و زیارات کے آداب حاجی گھر سے نکلنے وقت حاجی بمبئی میں حاجی جہاز پر حاجی جدہ میں احرام ضروری ہدایت طواف کعبہ مکرمہ مقام ابراہیم دُعائے مُلتزم دُعائے زمزم صفادمرہ کی سعی مِنیٰ کو روانگی میدانِ عرفات میں رات بھر مزدلفہ میں حج کی چند زیارت گاہیں مکرمہ سے روانگی حاضری دربار مدینہ مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں
	(۶) اسلامیات کھانے کا طریقہ پینے کا طریقہ سونے کے آداب لباس کا بیان زینت کا بیان متفرق مسائل چلنے کے آداب آداب مجلس کا بیان مجلس سے اٹھنے وقت کی دعاء زبان کی حفاظت مکان میں جانے کی اجازت لینا سلام کے مسائل مصافحہ و معانقہ و بوسہ و قیام بوسہ کی قسمیں چھینک اور جمائی خرید و فروخت کے چند مسائل نشہ والی چیزوں کا بیان بلا اجازت کسی کی چیز لے لینا تصویروں کا بیان بیوہ عورتوں کا نکاح		



## (۷) تذکرہ صالحات

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا  
 حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا  
 حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت مجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت سُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت لُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت نہیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بیماری اور علاج کا بیان  
 بیمار پڑی  
 قرآن کی تلاوت کا ثواب  
 قرآن مجید اور کتابوں کے آداب  
 مسجد اور قبلہ کے آداب  
 لہو و لعب کا بیان  
 علم دین کی فضیلت  
 حلال روزی کمانے کا بیان  
 ضروری تنبیہ  
 پیری مریدی کے لئے ہدایات  
 مرید کو کس طرح رہنا چاہی؟  
 خیر و برکت والی مجلسیں  
 میلاد شریف  
 رجبی شریف  
 گیارہویں شریف  
 سیرت پاک کے اجلاس  
 حلقہ ذکر  
 عرس بزرگان دین  
 ایصالِ ثواب  
 تیجہ کی فاتحہ  
 چالیسویں اور برسی کی فاتحہ  
 شبِ برأت کی فاتحہ  
 کونڈوں کی فاتحہ  
 فاتحہ کا طریقہ

---

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	حضرت خُنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ ورقہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت فاطمہ عیشا پوریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا		حضرت زبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ربیعہ بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت حواء بنت تویت رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ربیعہ بنت نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
	(۸) متفرق ہدایات دستکاری اور پیشوں کا بیان بعض نبیوں کی دستکاری بعض آسان دستکاریاں نہ تکلیف دو۔ نہ تکلیف اٹھاؤ آداب سفر اللہ و رسول کا محب یا محبوب کون مسلمانوں کے عیوب چھپاؤ دل کی سختی کا علاج بوڑھوں کی تعظیم کرو بہترین گھر اور بدترین گھر غرور اور گھمنڈ کی بُرائی بڑھیا عورتوں کی خدمت لڑکیوں کی پرورش ماں باپ کی خدمت		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	<p>آسیب دُور ہو جائے  خطرہ میں پڑ جانے کے وقت ہر آفت سے امان  دفعِ آسیب و ردِ سحر  ظالم اور شیطان سے پناہ  دعائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  ہر مرض سے شفاء  حرزِ ابود جانہ  خفیان کا تعویذ  خواص سورۃ فاتحہ  روزی کی فراوانی  مکان سے جن بھاگ جائے  شفاء امراض  بیماری اور آفت دفع ہو  خواص سورۃ بقرہ  شیطان بھاگ جائے  بڑی برکت  خواص آیۃ الکرسی  تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے  خواص سورۃ آل عمران  خواص سورۃ نساء  خواص سورۃ مائدہ  خواص سورۃ النعام  خواص سورۃ اعراف  خواص سورۃ انفال</p>		<p>بیٹیاں جہنم سے پردہ بنیں گی  انسان کی تیس غلطیاں  سلیقہ اور آرام کی باتیں  کارآمد تدبیریں  کیڑوں کوڑوں کو بھگانا  زمانہ حمل کی تدبیریں  زچہ کی تدبیروں کا بیان  بچوں کی احتیاط اور تدابیر</p> <p><b>(۹) عملیات</b></p> <p>اعمال اور دعاؤں کی شرائط  وظائف کے ضروری آداب  سفلی و رحمانی عملیات  مؤکلاتی عملیات سے بچو  خواص بسم اللہ  ہر طرح کی حاجت روائی  دُشمنی دُور ہو جائے  ہر درد و مرض دُور ہو جائے  چور اور اچانک موت سے حفاظت  حاجتوں کے لئے بسم اللہ اور نماز  اولاد زندہ رہے گی۔  زہر کا اثر نہ ہو  بخار سے شفاء  تپ لرزہ سے شفاء  بازار میں نقصان نہ ہو</p>

صفحة	عنوان	صفحة	عنوان
	خواص سورة سبا		خواص سورة توبه
	خواص سورة فاطر		خواص سورة يونس
	خواص سورة يس		خواص سورة هود
	خواص سورة الصافات		خواص سورة يوسف
	خواص سورة ص		خواص سورة زمر
	خواص سورة زمر		خواص سورة ابراهيم
	خواص سورة مؤمن		خواص سورة حجر
	خواص سورة حم السجده		خواص سورة نحل
	خواص سورة الشورى		خواص سورة بني اسرائيل
	خواص سورة زخرف		خواص سورة كهف
	خواص سورة دخان		خواص سورة مريم
	خواص سورة جاثية		خواص سورة طه
	خواص سورة الاحقاف		خواص سورة انبياء
	خواص سورة محمد		خواص سورة حج
	خواص سورة فتح		خواص سورة مؤمنون
	خواص سورة الحجرات		خواص سورة نور
	خواص سورة ق		خواص سورة فرقان
	خواص سورة ذاريات		خواص سورة شعراء
	خواص سورة طور		خواص سورة نمل
	خواص سورة نجم		خواص سورة قصص
	خواص سورة قمر		خواص سورة عنكبوت
	خواص سورة الرحمن		خواص سورة روم
	خواص سورة الواقعة		خواص سورة لقمان
	خواص سورة الحديد		خواص سورة سجدہ
			خواص سورة احزاب

صفحة	عنوان	صفحة	عنوان
	خواص سورة انشقاق		خواص سورة مجادلة
	خواص سورة بروج		خواص سورة حشر
	خواص سورة الطارق		خواص سورة ممتحنة
	خواص سورة اعلیٰ		خواص سورة صف
	خواص سورة غاشية		خواص سورة جمعه
	خواص سورة فجر		خواص سورة منافقون
	خواص سورة بلد		خواص سورة طلاق
	خواص سورة والشمس		خواص سورة تحریم
	خواص سورة واللیل		خواص سورة ملک
	خواص سورة والضحیٰ		خواص سورة نآ
	خواص سورة الم نشرح		خواص سورة الحاقة
	خواص سورة والتین		خواص سورة معارج
	خواص سورة اقراء		خواص سورة نوح
	خواص سورة قدر		خواص سورة جن
	خواص سورة البینة		خواص سورة مزل
	خواص سورة زلزال		خواص سورة مدثر
	خواص سورة والعاذیات		خواص سورة قیامة
	خواص سورة القارعة		خواص سورة دهر
	خواص سورة التكاثر		خواص سورة المرسلات
	خواص سورة والعصر		خواص سورة نباء
	خواص سورة الحمزة		خواص سورة والنازعات
	خواص سورة فیل		خواص سورة عبس
	خواص سورة قریش		خواص سورة تکویر
	خواص سورة ماعون		خواص سورة انفطار
			خواص سورة تطفیف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	<p>چیچک کا گندہ دودھ کم ہونا جادو ٹونا کے لئے ایام ماہواری کی کمی ایام ماہواری کی زیادتی غائب کو واپس بلانا غریبی دور کرنے کے لئے بچوں کا زیادہ رونا در دوسرے کے لئے در دوسرا دھاسیسی چند مفید دعائیں</p> <p>(۱۰) میلادِ نعت</p> <p>میلادِ منظوم میلادِ شریف گنجینہٴ نعت ترانہٴ نماز شجرہٴ نقشبندیہ مجددیہ شجرہٴ قادریہ رضویہ فاتحہٴ سلسلہ پنج گنج قادری مناجات</p>		<p>خواص سورۃ الکوش خواص سورۃ الکافرون خواص سورۃ تبت خواص سورۃ اخلاص خواص سورۃ فلق والناس دوسرے مختلف عملیات دماغ کی کمزوری نظر کا کمزور ہونا زبان میں لکنت اختلاجِ قلب در دھکم تلی بڑھ جانا ناف ٹل جانا بخار پھوڑا پھنسی گھر سے سانپ بھگانا باؤ لے گئے کا کاٹ لینا بانجھ ہونا حمل گر جانا پیدائش کا درد بچہ زندہ نہ رہنا بچوں کو نظر لگنا رونا چونکنا ہیضہ اور ہرو بائی امراض</p>

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حمد

اے خداوندِ جہاں! اے خالقِ لیل و نہار  
ہو نہیں سکتی تری حمد و ثنا ہے بے شمار

تُو دو عالم کا حقیقی مالک و مختار ہے  
ذرے ذرے پر ترا چلتا ہے حکم و اقتدار

تُو نے بخشی ہے فلک کے چاند تاروں کو چمک  
تیری قدرت سے گل و غنچہ پہ آتا ہے نکھار

رحمتِ عالم کے دامنِ کرم کا واسطہ  
بخش دے میرے گناہوں کو ہوں نادم، شرمسار

کھول دے میری دُعاؤں کے لئے بابِ قبول  
عرض کرتا ہوں تیرے آگے بچشمِ اشکبار

ظظظ

## نعت

روضہ پُر نور پر ہم کو بلائیں یا رسولؐ  
پھر وہاں سے عمر بھر واپس نہ آئیں یا رسولؐ

منظرِ طیبہ بنا دیتا ہے دل کو بے قرار  
یاد آتی ہیں مدینہ کی فضاں یا رسولؐ

گلستانِ زندگی نذرِ خزاں ہونے لگا  
بھیج دو باغِ مدینہ کی ہوائیں یا رسولؐ

گنبدِ خضرا کو دیکھیں دشت و صحرا میں پھریں  
تیری آغوشِ کرم میں مسکرائیں یا رسولؐ

آپ کے دربارِ اقدس میں ہزاروں کی طرح  
ہم بھی آ کر داستانِ غم سنائیں یا رسولؐ

ظظظ



## معاملات

معاملات نہ ہوں گردُ رست انسان کے  
تو جانور سے بھی بدتر ہے آدمی کی حیات

## عورت کیا ہے؟

عورت: خدا کی بڑی نعمتوں میں ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت: دنیا کی آباد کاری اور دینداری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔

عورت: مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت، ذہن کا اطمینان، بدن کا چین ہے۔

عورت: دُنیا کے خوبصورت چہرہ کی ایک آنکھ ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو دُنیا کی صورت کافی ہوتی۔

عورت: آدم علیہ السلام و حضرت حوّا کے سوا تمام انسانوں کی ”ماں“ ہے اس لئے وہ سب کے لئے قابلِ احترام ہے۔

عورت: کا وجود انسانی تمدن کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

عورت: بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی ہے۔  
ماں بن کر اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔ اس لئے عورت دُنیا میں پیار و محبت کا ایک ”تاج محل“ ہے۔

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ۝

## عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا۔ دنیا میں عورتوں کی کوئی عزت و وقعت ہی نہیں تھی۔ مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک ”کھلونا“ تھیں، عورتیں دن رات مردوں کی قسم قسم کی خدمت کرتی تھیں اور طرح طرح کے کاموں سے یہاں تک کہ دوسروں کی محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں۔ مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے، بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اعضاء کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی کبھی قتل بھی کر ڈالتے تھے۔ عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے بھی مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی، بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔ نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا۔ وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں۔ کھانا، پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ ”بہت سی عورتیں تو گھٹ گھٹ کر مر جاتی تھیں“ تو ایک سال کے بعد ان کے آنچل میں اونٹ کی میٹگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں۔ پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور ادھر ادھر اونٹ کی میٹگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس

بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح کی دوسری بھی طرح طرح کی خراب اور تکلیف دہ رسمیں تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اور رو کر اپنی زندگی کے دن گزاری تھیں اور ہندوستان میں تو بیوہ عورتوں کے ساتھ ایسے ایسے دردناک ظالمانہ سلوک کئے جاتے تھے کہ جن کو سوچ سوچ کر کلیجہ منہ کو آ جاتا ہے۔ ہندو دھرم میں ہر عورت کے لئے فرض تھا کہ وہ زندگی بھر قسم قسم کی خدمتیں کر کے ”پتی پوجا“ (شوہر کی پوجا) کرتی رہے اور شوہر کی لاش کے ساتھ زندہ عورت بھی جل کر رکھ دیا جائے۔ غرض پوری دنیا میں بے رحم اور ظالم مرد عورتوں پر ایسے ایسے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے تھے کہ ان ظلموں کی داستان سن کر ایک درد مند انسان کے سینے میں رنج و غم سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ان مظلوم اور بے کس عورتوں کی مجبوری و لا چاری کا یہ عالم تھا کہ سماج میں نہ ان عورتوں کے کوئی حقوق تھے، نہ ان کی مظلومیت پر داد و فریاد کے لئے کسی قانون کا کوئی سہارا تھا۔ ہزاروں برس تک یہ ظلم و ستم کی ماری دکھیا رہی عورتیں اپنی اس بے کسی اور لا چاری پر روتی بلبلائی اور آنسو بہاتی رہیں، مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مرہم رکھنے والا اور ان کی مظلومیت کے آنسوؤں کو پونچھنے والا دور دور تک نظر نہیں آتا تھا۔ نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دکھ درد کی فریاد کو سننے والا تھا، نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے بال برابر بھی رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔ عورتوں کے اس حال زار پر انسانیت رنج و غم سے بے چین اور بے قرار تھی۔ مگر اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ رحمت خداوندی کا انتظار کرے کہ ارحم الراحمین غیب سے کوئی ایسا سامان پیدا فرمادے کہ اچانک ساری دنیا میں ایک انوکھا انقلاب نمودار ہو جائے اور لاچار عورتوں کا سارا دکھ درد دور ہو کر ان کا بیڑا پار ہو جائے۔ چنانچہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی رحمت کا آفتاب جب طلوع ہو گیا تو ساری دنیا نے اچانک یہ محسوس کیا کہ

جہاں تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا، سخت کالا تھا  
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

### عورت اسلام سے پہلے

جب ہمارے رسولِ رحمتہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خدا کی طرف سے ”دین اسلام“ لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا اور اسلام کی بدولت

خالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہوا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئیں اور مردوں کی برابری کے درجہ پر پہنچ گئیں۔ مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے خداوندی قانون آسمان سے نازل ہو گئے اور ان کے حقوق دلانے کے لئے اسلامی قانون کی ماتحتی میں عدالتیں قائم ہو گئیں۔ عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے۔ چنانچہ عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اولاد اور شوہروں کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ غرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل و خوار اور انتہائی مجبور و لاچار تھیں وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور اُن کے گھروں کی ملکہ بن گئیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا کہ

خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۝

(سورہ روم رکوع ۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کر دیں تاکہ ان سے تسکین حاصل ہو اور اس نے تمہارے درمیان محبت و شفقت پیدا کر دی۔

اب کوئی مرد بلا وجہ نہ عورتوں کو مار پیٹ سکتا ہے نہ اُن کو گھروں سے نکال سکتا ہے، نہ کوئی ان کے مال و اسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے پر مجبور ہے۔ چنانچہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۝ (سورہ بقرہ رکوع ۲۸)

ترجمہ: عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر، اچھے سلوک کے ساتھ۔

اور مردوں کے لئے یہ فرمان جاری فرمادیا کہ

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۝ (سورہ نساء رکوع ۳)

ترجمہ: اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

تمام دنیا دیکھ لے کہ دین اسلام نے میاں بیوی کی اجتماعی زندگی کی صدارت اگرچہ مرد کو عطا فرمائی ہے اور مردوں کو عورتوں پر حاکم بنا دیا ہے تاکہ نظام خانہ داری میں اگر کوئی بڑی مشکل

آن پڑے تو مرد اپنی خداداد طاقت و صلاحیت سے اس مشکل کو حل کر دے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر واجب کر دیئے ہیں وہاں عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیئے ہیں۔ اس لئے عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے حقوق میں جکڑے ہوئے ہیں تاکہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کر کے اپنی اجتماعی زندگی کو شادمانی و مسرت کی جنت بنا دیں اور نفاق و شقاق اور لڑائی جھگڑوں کے جہنم سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائیں۔

عورتوں کو درجات و مراتب کی اتنی بلند منزلوں پر پہنچا دینا، یہ حضور نبی رحمت ﷺ کا وہ احسانِ عظیم ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں اگر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکریہ ادا کرتی رہیں پھر بھی وہ اس عظیم الشان احسان کے شکرگزاری کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتیں۔ سبحان اللہ! تمام دنیا کے محسنِ اعظم حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ رحمت کا کیا کہنا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانی والا مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا فقیروں کا ماویٰ ضعیفوں کا ملجی یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

## عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کی زندگی کے راستہ میں یوں تو بہت سے موڑ آتے ہیں، مگر اُس کی زندگی کے چار دور خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:

(۱) عورت کا بچپن (۲) عورت بالغ ہونے کے بعد

(۳) عورت بیوی بن جانے کے بعد (۴) عورت ماں بن جانے کے بعد

اب ہم عورت کے ان چاروں زمانوں کا اور ان وقتوں میں عورت کے فرائض اور اس کے حقوق کا مختصر تذکرہ صاف صاف لفظوں میں تحریر کرتے ہیں تاکہ ہر عورت ان حقوق و فرائض کو ادا کر کے اپنی زندگی کو دنیا میں بھی خوشحال بنائے اور آخرت میں بھی جنت کی لازوال نعمتوں اور دولتوں سے سرفراز و مالا مال ہو جائے۔

## { ۱ } عورت کا بچپن

عورت بچپن میں اپنے ماں باپ کی پیاری بیٹی کہلاتی ہے۔ اس زمانے میں جب تک وہ

نابالغ بچی رہتی ہے، شریعت کی طرف سے نہ اس پر کوئی چیز فرض ہوتی ہے نہ اس پر کسی قسم کی ذمہ داریوں کا کوئی بوجھ ہوتا ہے۔ وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کی پیاری اور لاڈلی بیٹی بنی ہوئی کھاتی پیتی، پہنتی اور دھتی اور ہنستی کھیلتی رہتی ہے اور وہ اس بات کی حقدار ہوتی ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور سب رشتہ ناطہ والے اس سے پیار و محبت کرتے رہیں اور اس کی دل بستگی اور دل جوئی میں لگے رہیں اور اس کی صحت و صفائی اور اس کی عافیت اور بھلائی میں ہر قسم کی انتہائی کوشش کرتے رہیں تاکہ وہ ہر قسم کے فکروں اور رنجوں سے فارغ البال اور ہر وقت خوش و خرم اور خوش حال رہے۔ جب وہ کچھ بولنے لگے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا نام سنائیں۔ پھر اس کو کلمہ وغیرہ پڑھائیں۔ جب وہ کچھ اور زیادہ سمجھ دار ہو جائے تو اس کو صفائی ستھرائی کے ڈھنگ اور سلیقہ سکھائیں۔ اس کو نہایت پیار و محبت اور نرمی کے ساتھ انسانی شرافتوں کی باتیں بتائیں اور اچھی اچھی باتوں کا شوق اور بری باتوں سے نفرت دلائیں۔ جب پڑھنے کے قابل ہو جائے تو سب سے پہلے اس کو قرآن شریف پڑھائیں۔ جب کچھ اور زیادہ ہوشیار ہو جائے تو اس کو پاکی و ناپاکی، وضو و غسل وغیرہ کا اسلامی طریقہ بتائیں اور ہر بات اور ہر کام میں اس کو اسلامی آداب سے آگاہ کرتے رہیں۔ جب وہ سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز وغیرہ ضروریات دین کی باتیں تعلیم کریں اور پردہ میں رہنے کی عادت سکھائیں اور عملی طور پر اس سے یہ کام لیتے رہیں اور اس کی کاہلی اور لاپرواہی اور شرارتوں پر روک ٹوک کرتے رہیں اور خراب عورتوں اور بدچلن گھرانوں کے لوگوں سے میل جول سے عاشقی معشوقی کے مضامین کی کتابوں سے گانے بجانے اور کھیل تماشوں سے دُور رکھیں تاکہ بچیوں کے اخلاق و عادات اور چال چلن خراب نہ ہو جائیں۔ جب تک بچی نابالغ نہ ہو جائے ان باتوں کا دھیان رکھنا ہر ماں باپ کا اسلامی فرض ہے۔ اگر ماں باپ اپنے ان فرائض کو پورا نہ کریں گے تو وہ سخت گناہگار ہوں گے!

## { ۲ } عورت جب بالغ ہو جائے

جب عورت بالغ ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف سے شریعت کے تمام احکام کی پابند ہوگئی۔ اب اس پر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے تمام مسائل پر عمل کرنا فرض ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے کی وہ ذمہ دار ہوگئی۔ اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرضوں کو ادا کرے اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچتی رہے اور یہ بھی اس کے

لئے ضروری ہے کہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کی تعظیم و خدمت بجالائے اور اپنے چھوٹے بھائیوں، بہنوں اور دوسرے عزیز واقارب سے پیار و محبت کرے۔ پڑوسیوں اور رشتے ناطے کے تمام چھوٹوں، بڑوں کے ساتھ ان کے مراتب و درجات کے لحاظ سے نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرے۔ اچھی اچھی عادتیں سیکھے اور تمام خراب عادتوں کو چھوڑ دے اور اپنی زندگی کو پورے طور پر اسلامی سانچے میں ڈھال کر سچی پکی پابند شریعت اور ایمان والی عورت بن جائے اور اس کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت اور صبر و رضا کی عادت ڈالے، مختصر یہ کہ شادی کے بعد اپنے اوپر آنے والی تمام گھریلو ذمہ داریوں کی معلومات حاصل کرتی رہے اور شوہر والی عورت کو کس طرح اپنے شوہر کے ساتھ نباہ اور اپنا گھر سنبھالنا چاہیئے۔ اس کو اپنی ماں اور بڑی بوڑھی عورتوں سے پوچھ پوچھ کر اس کا ڈھنگ اور سلیقہ سیکھے اور اپنے رہن سہن اور چال چلن کو اس طرح سدھارے اور سنوارے کہ نہ شریعت میں گناہگار ٹھہرے اور نہ برادری و سماج میں کوئی اس کو طعنہ مار سکے۔ کھانے، پینے، پہننے اوڑھنے، سونے جانے، بات چیت غرض ہر کام، ہر بات میں جہاں تک ہو سکے خود تکلیف اٹھائے، مگر گھر والوں کو آرام و راحت پہنچائے۔ بغیر ماں باپ کی اجازت کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ کسی دوسرے کو دے۔ نہ گھر کا ایک پیسہ یا ایک دانہ ماں باپ کی اجازت کے بغیر خرچ کرے۔ نہ بغیر ماں باپ سے پوچھے کسی کے گھر یا ادھر ادھر جائے۔ غرض ہر کام ہر بات میں ماں باپ کی اجازت اور رضامندی کو اپنے لئے ضروری سمجھے۔ کھانا پکانے، سینے پرونے، اپنے بدن، اپنے کپڑے اور مکان و سامان کی صفائی غرض سب گھریلو کام دھندوں کا ڈھنگ سیکھ لے اور اس کی عملی عادت ڈال لے تاکہ شادی کے بعد اپنی سسرال میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرے اور میکہ والوں اور سسرال والوں کے دونوں گھروں کی چہیتی اور پیاری بنی رہے۔

پردہ کا خاص طور پر خیال و دھیان رکھے۔ غیر محرم مردوں اور لڑکوں کے سامنے آنے جانے، تاک جھانک اور ہنسی مذاق سے انتہائی پرہیز رکھے۔ عاشقانہ اشعار، اخلاق کو خراب کرنے والی کتابوں اور رسائل و اخبارات کو ہرگز نہ دیکھے۔ بدکردار اور بے حیا عورتوں سے بھی پردہ کرے اور ہرگز کبھی ان سے میل جول نہ رکھے۔ کھیل تماشوں سے دُور رہے اور مذہبی کتابیں خصوصاً سیرتِ مصطفیٰ ﷺ و سیرتِ رسولِ عربی، تمہیدِ ایمان اور میلادِ شریف کی کتابیں، مثلاً زینۃ المیلاد وغیرہ اہل سنت علماء کی تصنیفات پڑھتی رہے۔

فرض عبادتوں کے ساتھ نفلی عبادتیں بھی کرتی رہے۔ مثلاً تلاوتِ قرآن و تسبیحِ فاطمہ و میلاد



شریف پڑھتی پڑھاتی رہے اور گیارہویں شریف و بارہویں شریف و محرم شریف وغیرہ کی نیاز و فاتحہ بھی کرتی رہے کہ ان اعمال سے دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں جو لوگ ان کاموں کو بدعت بتا کر ان سے روکتے ہیں، ہرگز ہرگز ان کی بات نہ سنے اور اہل سنت والجماعت کے عقائد و اعمال پر نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔

### {۳} عورت شادی کے بعد

نکاح: جب لڑکی بالغ ہو جائے تو ماں باپ کو لازم ہے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے اس کی شادی کر دیں۔ رشتہ کی تلاش میں خاص طور سے اس بات کا دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز کسی بد مذہب کے ساتھ رشتہ نہ ہونے پائے، بلکہ دیندار اور پابند شریعت اور مذہب اہل سنت کے پابند کو اپنی رشتہ داری کے لئے منتخب کریں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں (۱) دولت مندی (۲) خاندانی شرافت (۳) خوبصورتی (۴) دینداری، لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مقدم سمجھو (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مجتہبائی)

اولاد کی تمنا اور اپنی ذات کو بدکاری کی نیت سے بچانے کے لئے نکاح کرنا سنت اور بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالضَّالِّحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ۔ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۰)

ترجمہ: تم لوگ بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے نیک چلن غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر

دو۔

حدیث شریف میں ہے کہ تورۃ شریف میں لکھا ہے کہ ”جس شخص کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ گئی اور اس نے اس لڑکی کا نکاح نہیں کیا اور وہ لڑکی بدکاری کے گناہ میں پڑ گئی تو اس کا گناہ لڑکی والے کے سر پر بھی ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ مجتہبائی)

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کی امداد اپنے ذمہ کرم پر لی ہے (۱) وہ غلام جو اپنے آقا سے آزاد ہونے کے لئے کسی قدر رقم ادا کرنے کا عہد کرے اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی نیت



رکھتا ہو (۲) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (۳) وہ نکاح کرنے والا یا نکاح کرنے والی جو نکاح کے ذریعے حرام کاری سے بچنا چاہتا ہو۔“ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مجتہائی)

عورت جب تک اس کی شادی نہیں ہوتی وہ اپنے ماں باپ کی بیٹی کہلاتی ہے، مگر شادی ہو جانے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ وہ تمام حقوق و فرائض جو بالغ ہونے کے بعد عورت پر لازم ہو گئے تھے، اب ان کے علاوہ شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا بوجھ عورت کے سر پر آ جاتا ہے، جس کا ادا کرنا ہر عورت کے لئے بہت ہی بڑا فریضہ ہے۔ یاد رکھو! کہ شوہر کے حقوق کو اگر عورت نہ ادا کرے گی تو اس کی دنیاوی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور آخرت میں وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتی رہے گی اور اس کی قبر میں سانپ بچھو اس کو ڈستے رہیں گے اور وہ دونوں جہان میں ذلیل و خوار اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہے گی۔ اس لئے شریعت کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق کو ادا کرتی رہے اور عمر بھر اپنے شوہر کی فرماں برداری و خدمت گزاری کرتی رہے۔

شوہر کے حقوق: جب اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے اور بہت بڑی بزرگی دی ہے۔ اس لئے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کے ہر حکم کی تابعداری کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بہت بڑا حق بنایا ہے۔ یاد رکھو! کہ اپنے شوہر کو راضی و خوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے اور شوہر کو ناخوش اور ناراض رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”اگر میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کرتی رہیں۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ مجتہائی) اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ مرتے وقت اس کا شوہر اس سے خوش ہو، وہ عورت جنت میں جائے گی۔“ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی کام کے لئے بلائے تو وہ عورت اگرچہ چولہے کے پاس بیٹھی ہو، اس کو لازم ہے کہ وہ اٹھ کر شوہر کے پاس چلی آئے۔“

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورت چاہے کتنے بھی ضروری کام میں مشغول ہو، مگر

شوہر کے بلانے پر سب کاموں کو چھوڑ کر شوہر کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔  
 اور رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ ”اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ  
 پیلے رنگ کے پہاڑ کو کالے رنگ کا بنادے اور کالے رنگ کے پہاڑ کو سفید بنادے تو عورت کو  
 اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجالانا چاہیے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ مجتہبائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے مشکل اور دشوار سے دشوار کام کا بھی اگر شوہر حکم دے تو  
 تب بھی عورت کو شوہر کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس کے ہر حکم کی فرمانبرداری کے لئے اپنی  
 طاقت بھر کر بستہ رہنا چاہیے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ ”جب شوہر بیوی کو اپنے  
 بچھونے پر بلائے اور عورت آنے سے انکار کر دے اور اس کا شوہر اس بات سے ناراض ہو کر سو رہے  
 تو رات بھر خدا کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷  
 مجتہبائی)

پیاری بہنو! ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ شوہر کا بہت بڑا حق ہے اور ہر عورت پر اپنے  
 شوہر کا حق ادا کرنا فرض ہے۔ شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں ان میں سے نیچے لکھے ہوئے یہ چند  
 حقوق بہت زیادہ قابل لحاظ ہیں:

- ۱۔ عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر کہیں نہ جائے، نہ اپنے رشتہ داروں کے  
 گھر، نہ کسی دوسرے کے گھر۔
- ۲۔ شوہر کی غیر موجودگی میں عورت پر فرض ہے کہ شوہر کے مکان اور مال و سامان کی حفاظت  
 کرے اور بغیر شوہر کی اجازت کے کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی کوئی چھوٹی  
 بڑی چیز کسی کو دے۔
- ۳۔ شوہر کا مکان اور مال و سامان یہ سب شوہر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی امین  
 ہے۔ اگر عورت نے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کر دیا تو عورت پر امانت میں  
 خیانت کرنے کا گناہ لازم ہوگا اور اس پر خدا کا بہت بڑا عذاب ہوگا۔
- ۴۔ عورت ہر گز ہر گز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔
- ۵۔ بچوں کی نگہداشت، ان کی تربیت اور پرورش خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے  
 لئے بہت بڑا فریضہ ہے۔
- ۶۔ عورت کو لازم ہے کہ مکان، سامان اور اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خاص طور

پردھیان رکھے۔ پھوٹڑ، میلی کچیلی نہ بنی رہے، بلکہ بناؤ سنگھار سے رہا کرے تاکہ شوہر اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کا شوہر کسی بات کا حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اپنا بناؤ سنگھار اور اپنی اداؤں سے شوہر کا دل خوش کر دے اور اگر شوہر کسی بات کی قسم کھا جائے تو وہ اس کی قسم پوری کر دے اور اگر شوہر غائب رہے تو وہ اپنی ذات اور شوہر کے مال میں حفاظت اور خیر خواہی کا کردار ادا کرتی رہے۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ مہتابی)

شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریقہ: یاد رکھو! کہ میاں بیوی کا رشتہ ایک ایسا مضبوط تعلق ہے کہ ساری عمر اسی بندھن میں رہ کر زندگی بسر کرنی ہے۔ اگر میاں بیوی میں پورا پورا اتحاد اور ملاپ رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدا نہ کرے، میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور جھگڑے تکرار کی نوبت آ گئی تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ میاں بیوی دونوں کی زندگی جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے اور دونوں عمر بھر گھٹن اور جلن کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

اس زمانے میں میاں بیوی کے جھگڑوں کا فساد اس قدر زیادہ پھیل گیا ہے کہ ہزاروں مرد اور ہزاروں عورتیں اس بلا میں گرفتار ہیں اور مسلمانوں کے ہزاروں گھر اس اختلاف کی آگ میں جل رہے ہیں اور میاں بیوی دونوں اپنی زندگی سے بیزار ہو کر دن رات موت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر چند ایسی نصیحتیں لکھ دیں کہ اگر مرد اور عورت ان پر عمل کرنے لگیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ میاں بیوی کے جھگڑوں سے مسلم معاشرہ پاک ہو جائے گا اور مسلمانوں کا ہر گھر امن و سکون اور آرام و راحت کی جنت بن جائے گا۔

۱۔ ہر عورت شوہر کے گھر میں قدم رکھتے ہی اپنے اوپر یہ لازم کر لے کہ وہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے شوہر کا دل اپنے ہاتھ میں لئے رہے اور اس کے اشاروں پر چلتی رہے۔ اگر شوہر حکم دے کہ دن بھر دھوپ میں کھڑی رہو، یا رات بھر جاگتی ہوئی مجھے پنکھا جھلتی رہو تو عورت کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ تھوڑی تکلیف اٹھا کر اور صبر کر کے اس حکم پر بھی عمل

کرے اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی شوہر کے حکم کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۔ ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کو پہچان لے اور بغور دیکھتی رہے کہ اس کے شوہر کو کیا چیزیں اور کون کون سی باتیں ناپسندیدہ ہیں اور وہ کن کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کون کون سی باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، پہننے اوڑھنے اور بات چیت میں اس کی عادت اور اس کا ذوق کیا اور کیسا ہے؟ خوب اچھی طرح شوہر کا مزاج پہچان لینے کے بعد عورت کو لازم ہے کہ وہ ہر کام شوہر کے مزاج کے مطابق کرے۔ خواہ شوہر کا طرز عمل اور اس کا طریقہ صحیح ہو یا غلط۔ عورت کو پسند ہو یا ناپسند، لیکن شوہر کی مرضی کے لئے عورت وہی کام کرے جو شوہر کے مزاج کے مطابق ہو۔ ہرگز ہرگز شوہر کے مزاج کے خلاف نہ کوئی بات کرے، نہ کوئی کام!

۳۔ عورت کو لازم ہے کہ شوہر کو کبھی جلی کٹی باتیں نہ سنائے۔ نہ کبھی اس کے سامنے غصہ میں چلا چلا کر بولے۔ نہ اس کی باتوں کا کڑوا ٹیکھا جواب دے، نہ کبھی اس کو طعنہ مارے، نہ کو سنے دے، نہ اس کی لائی ہوئی چیزوں میں عیب نکالے۔ نہ شوہر کے مکان و سامان وغیرہ کو حقیر بتائے، نہ شوہر کے ماں باپ یا اس کے خاندان یا اس کی شکل و صورت کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جس سے شوہر کا دل دکھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کو بیوی سے نفرت ہونے لگتی ہے جس کا انجام جھگڑے لڑائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ میاں بیوی میں زبردست بگاڑ ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو طلاق کی نوبت آ جاتی ہے یا بیوی اپنے میکہ میں بیٹھ رہنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور اپنی بھاد جوں کے طعنے سن سن کر کوفت اور گھٹن کی بھٹی میں جلتی رہتی ہے اور میکہ اور سسرال والوں کے دونوں خاندانوں میں بھی اس طرح اختلاف کی آگ بھڑک اٹھتی ہے کہ کبھی کورٹ کچہری کی نوبت آ جاتی ہے اور کبھی مار پیٹ ہو کر مقدمات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اور دونوں خاندان لڑ بھڑ کرتا ہوا و برباد ہو جاتے ہیں۔

۴۔ عورت کو چاہیے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے، بلکہ جو کچھ ملے اس پر صبر و شکر کے ساتھ اپنا گھر سمجھ کر ہنسی خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اگر کوئی زیور یا کپڑا یا سامان پسند آ جائے اور شوہر کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ اس کو لاسکے تو کبھی ہرگز ہرگز شوہر

سے اس کی فرمائش نہ کرے اور اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر کبھی ہرگز کوئی شکوہ شکایت نہ کرے۔ نہ غصہ سے منہ پھلائے۔ نہ طعنہ مارے۔ نہ افسوس ظاہر کرے، بلکہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کسی چیز کی فرمائش ہی نہ کرے، کیونکہ بار بار کی فرمائشوں سے عورت کا وزن شوہر کی نگاہ میں گھٹ جاتا ہے۔ ہاں اگر شوہر خود ہی پوچھے کہ میں تمہارے لئے کیا لاؤں تو عورت کو چاہیے کہ شوہر کی مالی حیثیت دیکھ کر اپنی پسند کی چیز طلب کر لے اور جب شوہر کوئی چیز لائے تو وہ پسند آئے یا نہ پسند آئے مگر عورت کو ہمیشہ یہی چاہیے کہ وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے۔ ایسا کرنے سے شوہر کا دل بڑھ جائے گا اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے گا اور اگر عورت نے شوہر کی لائی ہوئی چیز کو ٹھکرا دیا اور اس میں عیب نکالا یا اس کو حقیر سمجھا تو اس سے شوہر کا دل ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شوہر کے دل میں بیوی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر جھگڑے لڑائی کا بازار گرم ہو جائے گا اور میاں بیوی کی شادمانی و مسرت کی زندگی خاک میں مل جائے گی۔

۵۔ عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کی صورت و سیرت پر نہ طعنہ مارے، نہ کبھی شوہر کی تحقیر اور اس کی ناشکری کرے اور ہرگز ہرگز کبھی بھول کر بھی اس قسم کی جلی کٹی بولیاں نہ بولے کہ ہائے اللہ! میں کبھی اس گھر میں سکھی نہیں رہی۔ ہائے ہائے میری تو ساری عمر مصیبت میں ہی کٹی، اس اُجڑے گھر میں آ کر میں نے کیا دیکھا۔ میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا کہ مجھے اس گھر میں بیاہ دیا۔ مجھ گلوڑی کو اس گھر میں کبھی آرام نصیب نہیں ہوا۔ ہائے میں کس پھکڑ اور دلدل سے بیاہی گئی۔ اس گھر میں تو ہمیشہ اُلو ہی بولتا رہا۔ اس قسم کے طعنوں اور کوسنوں سے شوہر کی دل شکنی یقینی طور پر ہوگی جو میاں بیوی کے نازک تعلقات کی گردن پر چھری پھیر دینے کے برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ شوہر اس قسم کے طعنوں اور کوسنوں کو سُن کر عورت سے بیزار ہو جائے گا اور محبت کی جگہ نفرت و عداوت کا ایک ایسا خطرناک طوفان اُٹھ کھڑا ہوگا کہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات کی ناؤ ڈوب جائے گی جس پر تمام عمر پچھتا نا پڑے گا۔ مگر افسوس کہ عورتوں کی یہ عادت بلکہ فطرت بن گئی ہے کہ وہ شوہروں کو طعنے اور کوسنے دیتی ہی رہتی ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کرتی رہتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو بکثرت دیکھا۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں بکثرت جہنم میں نظر آئیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ عورتوں میں دو بُری خصلتوں کی وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ عورتیں دوسروں پر بہت زیادہ لعن طعن کرتی رہتی ہیں۔ دوسری یہ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ تم عمر بھر ان عورتوں کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کرتے رہو، لیکن اگر کبھی ایک ذرا سی کمی تمہاری طرف سے دیکھ لیں تو یہی کہیں گی کہ میں نے کبھی تم سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۹)

۶۔ بیوی کو لازم ہے کہ ہمیشہ اٹھنے بیٹھنے، بات چیت میں ہر حالت میں شوہر کے سامنے باادب رہے اور اس کے اعزاز و اکرام کا خیال رکھے۔ شوہر جب کبھی بھی باہر سے گھر میں آئے تو عورت کو چاہیے کہ سب کام چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور شوہر کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس کی مزاج پُرسی کرے اور فوراً ہی اس کے آرام و راحت کا انتظام کر دے اور اس کے ساتھ دلجوئی کی باتیں کرے اور ہر گز ہر گز ایسی کوئی بات نہ سنائے نہ کوئی ایسا سوال کرے جس سے شوہر کا دل دُکھے۔

۷۔ اگر شوہر کو عورت کی کسی بات پر غصہ آ جائے تو عورت کو لازم ہے کہ اس وقت خاموش ہو جائے اور اس وقت ہر گز کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے شوہر کا غصہ اور زیادہ بڑھ جائے اور اگر عورت کی طرف سے کوئی قصور ہو جائے اور شوہر غصہ میں بھر کر عورت کو بُرا بھلا کہہ دے اور ناراض ہو جائے تو عورت کو چاہیے کہ خود روٹھ کر اور گال پھٹلا کر نہ بیٹھ جائے بلکہ عورت کو لازم ہے کہ فوراً ہی عاجزی اور خوشامد کر کے شوہر سے معافی مانگے اور ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر جس طرح وہ مان لے اُسے منالے۔ اگر عورت کا کوئی قصور نہ ہو بلکہ شوہر ہی کا قصور ہو جب بھی عورت کو تن کر اور منہ بگاڑ کر بیٹھ رہنا نہیں چاہیے بلکہ شوہر کے سامنے عاجزی و انکساری ظاہر کر کے شوہر کو خوش کر لینا چاہیے کیونکہ شوہر کا حق بہت بڑا ہے۔ اس کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اپنے شوہر سے معافی تلافی کرانے میں عورت کی کوئی ذلت نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے لئے عزت اور فخر کی بات ہے کہ وہ معافی مانگ کر اپنے شوہر کو راضی کر لے۔

۸۔ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی آمدنی اور خرچ کا حساب نہ لیا کرے، کیونکہ شوہروں کے خرچ پر عورتوں کے روک ٹوک لگانے سے عموماً شوہروں کو چڑچڑاہوا جاتی ہے اور شوہروں پر غیرت سوار ہو جاتی ہے کہ میری بیوی ہو کر مجھ پر حکومت جتاتی ہے اور میری آمدنی و خرچ کا مجھ سے حساب طلب کرتی ہے۔ اس چڑکا انجام یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی کے دلوں میں



اختلاف پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کے کہیں آنے جانے پر روک ٹوک نہ کرے۔ نہ شوہر کے چال چلن پر شبہ اور بدگمانی کرے کہ اس سے میاں بیوی کے تعلقات میں فساد و خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور خواہ مخواہ شوہر کے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

۹۔ جب تک ساس اور خسر زندہ ہیں عورت کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں کی بھی تابعداری اور خدمت گزاری کرتی رہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے۔ ورنہ یاد رکھو! کہ شوہر ان دونوں کا بیٹا ہے۔ اگر ان دونوں نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کر چانپ چڑھا دی تو یقیناً شوہر عورت سے ناراض ہو جائے گا اور میاں بیوی کے محبت والے تعلقات نہیں نہیں ہو جائیں گے۔ اسی طرح اپنے جیٹھوں، دیوروں اور نندوں بھاجوں کے ساتھ بھی خوش اخلاقی برتے اور ان سبھوں کی دلجوئی میں لگی رہے اور کبھی ہرگز ہرگز ان میں سے کسی کو ناراض نہ کرے۔ ورنہ دھیان رہے کہ ان لوگوں سے بگاڑ کا نتیجہ میاں بیوی کے تعلقات کی خرابی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ عورت کو سسرال میں ساس اور خسر سے الگ تھلک رہنے کی ہرگز کبھی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ مل جل کر رہنے ہی میں بھلائی ہے کیونکہ ساس اور خسر سے بگاڑ اور جھگڑے کی یہی جڑ ہے اور یہ خود سوچنے کی بات ہے کہ ماں باپ نے لڑکے کو پالا پوسا اور اس امید پر اس کی شادی کی کہ بڑھاپے میں ہم کو بیٹے اور اس کی دہن سے سہارا اور آرام ملے گا لیکن دہن نے گھر میں قدم رکھتے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ بیٹا اپنے ماں باپ سے الگ تھلک ہو جائے تو تم خود ہی سوچو کہ دہن کی اس حرکت سے ماں باپ کو کس قدر غصہ آئے گا اور کتنی جھلاہٹ پیدا ہوگی۔ اس لئے گھر میں میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور قسم قسم کے فتنہ و فساد شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کے دلوں میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جھگڑے تکرار کی نوبت آ جاتی ہے اور پھر پورے گھر والوں کی زندگی تلخ اور تعلقات درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ لہذا بہتری اسی میں ہے کہ ساس اور خسر خود ہی اپنی خوشی سے بیٹے کو اپنے سے الگ کر دیں تو پھر الگ رہنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن الگ رہنے کی صورت میں بھی الفت و محبت اور میل جول رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ہر مشکل میں پورے کنبے کو ایک دوسرے کی امداد کا سہارا ملتا رہے اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ پورے کنبے کی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

۱۰۔ عورت کو اگر سسرال میں کوئی تکلیف ہو یا کوئی بات ناگوار گزرے تو عورت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز میکہ میں آ کر چغلی نہ کھائے، کیونکہ سسرال کی چھوٹی چھوٹی سی باتوں کی شکایت میکہ میں آ کر ماں باپ سے کرنی یہ بہت ہی خراب اور بُری بات ہے۔ سسرال والوں کو عورت

کی اس حرکت سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں گھروں میں بگاڑ اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عورت شوہر کی نظروں میں بھی قابلِ نفرت ہو جاتی ہے اور پھر میاں بیوی کی زندگی لڑائی جھگڑوں سے جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے۔

۱۱۔ عورت کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے۔ میلی کچیلی اور پھو ہڑ نہ بنی رہے بلکہ اپنے شوہر کی مرضی اور مزاج کے مطابق بناؤ سنگھار بھی کرتی رہے۔ کم سے کم ہاتھ پاؤں میں مہندی، کنکھی چوٹی، سُرمے کا جل وغیرہ کا اہتمام کرتی رہے۔ بال بکھرے اور میلے کچیلے چڑیل بنی نہ پھرے کہ عورت کا پھو ہڑ پن عام طور پر شوہروں کی نفرت کا باعث ہوا کرتا ہے۔ خدا نہ کرے کہ شوہر عورت کے پھو ہڑ پن کی وجہ سے متنفر ہو جائے اور دوسری عورتوں کی طرف تاک جھانک شروع کر دے۔ تو پھر عورت کی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور پھر اس کو عمر بھر رونے دھونے اور سر پیٹنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ جائے گا۔

۱۲۔ عورت کے لئے یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ لحاظ ہے کہ جب تک شوہر اور ساس اور خُسر وغیرہ نہ کھاپی لیں خود نہ کھائے بلکہ سب کو کھلا پلا کر خود سب سے اخیر میں کھائے، عورت کی اس ادا سے شوہر اور اس کے سب گھر والوں کے دل میں عورت کی قدر و منزلت اور محبت بڑھ جائے گی۔

۱۳۔ عورت کو چاہیے کہ سسرال میں جا کر اپنے میکہ والوں کی بہت زیادہ تعریف اور بڑائی نہ بیان کرتی رہے کہ کیونکہ اس سے سسرال والوں کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ہماری بہو ہم لوگوں کو بے قدر سمجھتی ہے اور ہمارے گھر والوں اور گھر کے ماحول کی توہین کرتی ہے۔ اس لئے سسرال والے بھڑک کر بہو کی بے قدری اور اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

۱۴۔ گھر کے اندر ساس نندیں یا جھٹھانی دیورانی یا کوئی دوسری دو عورتیں آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہی ہوں تو عورت کو چاہیے کہ ایسے وقت میں ان کے قریب نہ جائے اور نہ یہ جستجو کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کر رہی ہیں؟ اور بلا وجہ یہ بدگمانی بھی نہ کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں کر رہی ہوں گی کہ اس سے خواہ مخواہ دل میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

۱۵۔ عورت کو یہ بھی چاہیے کہ سسرال میں اگر ساس یا نندوں کو کوئی کام کرتے دیکھے تو جھٹ پٹ اٹھ کر خود بھی وہ کام کرنے لگے۔ اس سے ساس اور نندوں کے دل میں یہ اثر پیدا ہوگا کہ وہ عورت کو اپنا غمگسار اور رفیق کار بلکہ اپنا مددگار سمجھنے لگیں جس سے خود بخود ساس، نندوں کے دل میں ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ خصوصاً ساس، خُسر اور نندوں کی بیماری کے وقت



عورت کو بڑھ چڑھ کر خدمت اور تیمارداری میں حصہ لینا چاہیے کہ ایسی باتوں سے ساس، خسر، نندوں بلکہ شوہر کے دل میں عورت کی طرف سے جذبہ محبت پیدا ہو جاتا ہے اور عورت سارے گھر کی نظروں میں وفادار و خدمت گزار سمجھی جانے لگتی ہے اور عورت کی نیک نامی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

۱۶۔ عورت کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لئے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا گھریلو کام کاج خود کر لیا کرے۔ اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔۔۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں۔ کنویں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدس پیٹھ پر مشک لاد کر پانی لایا کرتی تھیں۔ خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتی تھیں۔ اسی لئے ان کے مبارک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے۔ اسی طرح امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لئے باغوں میں کجھوروں کی گٹھلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کو مالش بھی کرتی تھیں۔

۱۷۔ ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور گھر کے اخراجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ عزت و آبرو سے زندگی بسر ہوتی رہے۔ اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر بے جا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے۔ اس لئے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا اور خدا نہ کرے اس قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی دونوں کی زندگی تنگ ہو جائے گی۔ اس لئے ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و قناعت کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے اخراجات کو ہرگز ہرگز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

۱۸۔ عورت کو لازم ہے کہ سسرال میں پہنچنے کے بعد ضد اور ہٹ دھرمی کی عادت بالکل ہی چھوڑ دے۔ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہوئی فوراً غصہ

میں آگ بگولا ہو کر الٹ پلٹ شروع کر دیتی ہیں۔ یہ بہت بُری عادت ہے، لیکن میکہ میں چونکہ ماں باپ اپنی بیٹی کا ناز اٹھاتے ہیں اس لئے میکہ میں تو ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ وغیرہ سے عورت کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچتا لیکن سسرال میں ماں باپ سے نہیں بلکہ ساس، خسر اور شوہر سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان میں سے کون ایسا ہے جو عورت کے ناز اٹھانے کو تیار ہوگا۔ اس لئے سسرال میں عورت کی ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ اور چڑچڑاپن عورت کے لئے بے حد نقصان کا سبب بن جاتا ہے کہ پورے سسرال والے عورت کی ان خراب عادتوں کی وجہ سے عورت سے بالکل ہی بیزار ہو جاتے ہیں اور عورت سب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

۱۹۔ عموماً سسرال کا ماحول میکہ کے ماحول سے الگ تھلگ ہوتا ہے اور سب نئے نئے لوگوں سے عورت کا واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے سچ پوچھو تو سسرال ہر عورت کے لئے ایک امتحان گاہ ہے۔ جہاں اس کی ہر حرکت و سکون پر نظر رکھی جائے گی اور اس کے ہر عمل پر تنقید کی جائے گی۔ نیا ماحول ہونے کی وجہ سے ساس اور نندوں سے کبھی کبھی خیالات میں ٹکراؤ بھی ہوگا اور اس موقع پر بعض وقت ساس اور نندوں کی طرف سے جلی کٹی اور طعنوں، کوسنوں کی کڑوی کڑوی باتیں بھی سننی پڑیں گی۔ ایسے موقعوں پر صبر اور خاموشی عورت کی بہترین ڈھال ہے، عورت کو چاہیے کہ ساس اور نندوں کو ہمیشہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتی رہے اور ان کے طعنوں کو سنوں پر صبر کر کے بالکل ہی جواب نہ دے اور چُپ سادھ لے۔ یہ بہترین طریقہ عمل ہے۔ ایسا کرتے رہنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ایسا آئے گا کہ ساس اور نندیں خود ہی شرمندہ ہو کر اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں گی۔

۲۰۔ عورت کو سسرال میں خاص طور پر بات چیت میں اس چیز کا دھیان رکھنا چاہیے کہ نہ تو اتنی زیادہ بات چیت کرے جو سسرال والوں اور پڑوسیوں کو ناگوار گزرے اور نہ اتنی کم بات کرے کہ منت و خوشامد کے بعد بھی کچھ نہ بولے، اس لئے کہ یہ غرور اور گھمنڈ کی علامت ہے۔ جو کچھ بولے سوچ سمجھ کر بولے اور اتنی نرم اور پیار بھرے لہجوں میں بات کرے کہ کسی کو ناگوار نہ گزرے اور کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے کسی کے دل پر بھی ٹھیس لگے تاکہ عورت سسرال والوں اور رشتہ ناٹھ والوں اور پڑوسیوں سب کی نظروں میں ہر دلعزیز بنی رہے۔

بہترین بیوی کون ہے؟: اوپر لکھی ہوئی ہدایتوں کے مطابق سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین بیوی کون ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ۔  
بہترین بیوی وہ ہے:

- ۱۔ جو اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کو اپنا فرض منہی سمجھے!
- ۲۔ جو اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے!
- ۳۔ جو اپنے شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے اور اس کے عیوب اور خامیوں کو نظر انداز کرتی ہے!
- ۴۔ جو خود تکلیف اٹھا کر اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتی رہے!
- ۵۔ جو اپنے شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے اور جو مل جائے اس پر صبر و شکر کے ساتھ زندگی بسر کرے!
- ۶۔ جو اپنے شوہر کے سوا کسی اجنبی مرد پر نگاہ نہ ڈالے۔ نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے۔
- ۷۔ جو پردے میں رہے اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔
- ۸۔ جو شوہر کے مال اور مکان و سامان اور خود اپنی ذات کو شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی حفاظت و نگہبانی کرتی رہے!
- ۹۔ جو اپنے شوہر کی مصیبت میں اپنی جانی و مالی قربانی کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دے۔
- ۱۰۔ جو اپنے شوہر کی زیادتی اور ظلم پر ہمیشہ صبر کرتی رہے!
- ۱۱۔ جو میکہ اور سسرال دونوں گھروں میں ہر دلعزیز اور باعزت ہو۔
- ۱۲۔ جو پڑوسیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شرافت و مروّت کا برتاؤ کرے۔ اور سب اس کی خوبیوں کے مدّاح ہوں۔
- ۱۳۔ جو مذہب کی پابند اور دیندار ہو اور حقوق اللہ و حقوق العباد کو ادا کرتی ہو!
- ۱۴۔ جو سسرال والوں کی کڑوی کڑوی باتوں کو برداشت کرتی رہے!
- ۱۵۔ جو سب گھر والوں کو کھلا پلا کر سب سے آخر میں خود کھائے ہی!

## ساس بہو کا جھگڑا

ہمارے ہندوستانی ساج کا یہ ایک بہت قابلِ افسوس اور درناک سانحہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں صدیوں سے ساس بہو کی لڑائی کا معرکہ جاری ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی لڑائیوں، یہاں تک کہ عالمی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا، مگر ساس بہو کی جنگِ عظیم یہ ایک ایسی منحوس لڑائی ہے کہ تقریباً ہر گھر اس کا میدانِ جنگ بنا ہوا ہے!

کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ ماں کتنے لاڈ پیار سے اپنے بیٹوں کو پالتی ہے اور جب لڑکے جوان ہو جاتے ہیں تو لڑکوں کی ماں اپنے بیٹوں کی شادی اور ان کا سہرا دیکھنے کے لئے

سب سے زیادہ بے چین اور بے قرار رہتی ہے اور گھر گھر کا چکر لگا کر اپنے بیٹے کی دُہن تلاش کرتی پھرتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑے پیار اور چاہ سے بیٹے کی شادی رچاتی ہے اور اپنے بیٹے کی شادی کا سہرا دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتی۔ مگر جب غریب دُہن اپنا میکہ چھوڑ کر اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور رشتہ ناطہ والوں سے جدا ہو کر اپنے سسرال میں قدم رکھتی ہے تو ایک دم ساس اپنی بہو کی حریف بن کر اپنی بہو سے لڑنے لگتی ہے اور ساس بہو کی جنگ شروع ہو جاتی ہے اور بے چارہ شوہر ماں اور بیوی کی لڑائی کی چٹکی کے دو پاٹوں کے درمیان کچلنے اور پسے لگتا ہے۔ غریب شوہر ایک طرف ماں کے احسانوں کے بوجھ سے دبا ہوا اور دوسری طرف بیوی کی محبت میں جکڑا ہوا۔ ماں اور بیوی کی لڑائی کا منظر دیکھ کر کوفت کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور اس کے لئے بڑی مشکل یہ آن پڑتی ہے کہ اگر وہ اس لڑائی میں اپنی ماں کی حمایت کرتا ہے تو بیوی کے رونے دھونے اور اس کے طعنوں اور میکہ چلی جانے کی دھمکیوں سے اس کا بھیجہ کھولنے لگتا ہے اور اگر بیوی کی پاسداری میں ایک لفظ بول دیتا ہے تو ماں اپنی چیخ و پکار اور کوسنوں سے سارا گھر سر پراٹھا لیتی ہے اور ساری برادری میں ”عورت کا مرید“، ”زن پرست“، ”بیوی کا غلمٹا“ کہلانے لگتا ہے اور ایسے گرم گرم اور دل خراش طعنے سنتا ہے کہ رنج و غم سے اس کے سینے میں دل پھٹنے لگتا ہے!

اس میں شک نہیں کہ ساس بہو کی لڑائی میں ساس بہو اور شوہر تینوں کا کچھ نہ کچھ قصور ضرور ہوتا ہے لیکن میرا برسوں کا تجربہ یہ ہے کہ اس لڑائی میں سب سے بڑا ہاتھ ساس ہی کا ہوا کرتا ہے، حالانکہ ہر ساس پہلے خود بھی بہوہ چکی ہوتی ہے، مگر وہ اپنے بہو بن کر رہنے کا زمانہ بالکل بھول جاتی ہے اور اپنی بہو سے ضرور لڑائی کرتی ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک لڑکے کی شادی نہیں ہوتی، سو فیصدی بیٹے کا تعلق ماں ہی سے ہوا کرتا ہے، بیٹا اپنی ساری کمائی اور جو سامان بھی لاتا ہے وہ اپنی ماں ہی کے ہاتھ میں دیتا ہے اور ہر چیز ماں ہی سے طلب کر کے استعمال کرتا ہے اور دن رات میں سینکڑوں مرتبہ اتال، اتال کہہ کر بات بات میں ماں کو پکارتا ہے۔ اس سے ماں کا کلیجہ خوشی سے پھول کر سوپ بھر کا ہو جایا کرتا ہے اور ماں اس خیال میں مگن رہتی ہے کہ میں گھر کی مالکن ہوں اور میرا بیٹا میرا فرمانبردار ہے لیکن شادی کے بعد جب بیٹے کی محبت بیوی کی طرف رُخ کر لیتی ہے اور بیٹا کچھ نہ کچھ اپنی بیوی کو دینے اور کچھ نہ کچھ اس سے مانگ کر لینے لگتا ہے تو ماں کو فطری طور پر ایک بہت بڑا جھٹکا لگتا ہے کہ میرا بیٹا میں نے اس کو پال پوس کر بڑا کیا۔ اب یہ مجھ کو نظر انداز کر کے اپنی بیوی کے قبضہ میں چلا گیا۔ اب اتال، اتال پکارنے کی بجائے بیگم بیگم پکارا کرتا ہے۔ اپنی کمائی مجھے دیتا تھا اب بیوی کے ہاتھ سے ہر چیز لیا دیا کرتا ہے۔ اب

میں گھر کی مالکن نہیں رہی۔ اس خیال سے ماں پر ایک جھلّا ہٹ سوار ہو جاتی ہے اور وہ بہو کو جذبہ حسد میں اپنی حریف اور مدّ مقابل بنا کر اس سے لڑائی جھگڑا کرنے لگتی ہے اور بہو میں طرح طرح کے عیب نکالنے لگتی ہے اور قسم قسم کے طعنے اور کوسنے دینا شروع کر دیتی ہے۔ بہو شروع شروع میں تو یہ خیال کر کے کہ یہ میرے شوہر کی ماں ہے کچھ دنوں تک چُپ رہتی ہے، مگر جب ساس حد سے زیادہ بہو کے حلق میں انگلی ڈالنے لگتی ہے تو بہو کو بھی پہلے تو نفرت کی متلی آنے لگتی ہے پھر وہ بھی ایک دم سینہ تان کر ساس کے آگے طعنوں اور کوسنوں کی قے کرنے لگتی ہے اور پھر معاملہ بڑھتے بڑھتے دونوں طرف سے ٹرکی بہ ٹرکی سوال و جواب کا تبادلہ ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ گالیوں کی بمباری شروع ہو جاتی ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے اس جنگ کے شعلے ساس اور بہو کے خاندانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور دونوں خاندانوں میں بھی جنگِ عظیم شروع ہو جاتی ہے۔

میرے خیال میں اس لڑائی کے خاتمہ کی بہترین صورت یہی ہے کہ اس جنگ کے تینوں فریق یعنی ساس، بہو اور بیٹا، تینوں اپنے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کرنے لگیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس جنگ کا خاتمہ یقینی ہے۔ ان تینوں کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟ ان کو بغور پڑھو!

## ساس کے فرائض

ہر ساس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملہ میں اس کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرے۔ اگر بہو سے اس کی کمسنی یا نا تجربہ کاری کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو طعنہ مارنے اور کوسنے دینے کی بجائے اخلاق و محبت کے ساتھ اس کو کام کا صحیح طریقہ اور ڈھنگ سکھائے اور ہمیشہ اس کا خیال رکھے کہ یہ کم عمر اور نا تجربہ کار لڑکی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر ہمارے گھر میں آئی ہے۔ اس کے لئے یہ گھر نیا اور اس کا ماحول نیا ہے۔ اس کا یہاں ہمارے سوا کون ہے؟ اگر ہم نے اس کا دل دکھایا تو اس کو تسلی دینے والا اور اس کے آنسو پونچھنے والا یہاں دوسرا کون ہے؟ بس ہر ساس یہ سمجھ لے اور ٹھان لے کہ مجھے اپنی بہو سے ہر حال میں شفقت و محبت کرنی ہے۔ بہو مجھے خواہ کچھ بھی سمجھے مگر میں تو اس کو اپنی بیٹی ہی سمجھوں گی۔ تو پھر سمجھ لو کہ ساس بہو کا جھگڑا آدھے سے زیادہ ختم ہو گیا۔

## بہو کے فرائض

ہر بہو کو لازم ہے کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ ساس کی تعظیم اور اس کی فرماں برداری و خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے۔ ساس اگر کسی معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی کے ساتھ سُن لے اور ہرگز ہرگز، خبردار خبردار کبھی ساس کو پلٹ کر اُلٹا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے۔ اسی طرح اپنے خسر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم و خدمت کو اپنے لئے لازم سمجھے اور ساس خسر کی زندگی میں ان سے الگ رہنے کی خواہش نہ ظاہر کرے اور اپنی دیورانیوں، جھٹھانیوں اور نندوں سے بھی حسب مراتب اچھا برتاؤ رکھے اور یہ ٹھان لے کہ مجھے ہر حال میں انہی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

## بیٹے کے فرائض

ہر بیٹے کو لازم ہے کہ جب اس کی دُہن گھر میں آجائے تو حسب دستور اپنی دُہن سے خوب خُوب پیار و محبت کرے، لیکن ماں باپ کے ادب و احترام اور ان کی خدمت و اطاعت میں ہرگز ہرگز بال برابر بھی فرق نہ آنے دے۔ اب بھی ہر چیز کا لین دین ماں ہی کے ہاتھ سے کرتا رہے اور اپنی دُہن کو بھی یہی تاکید کرتا رہے کہ بغیر میری ماں اور میرے باپ کی رائے لئے ہرگز ہرگز نہ کوئی کام کرے۔ نہ بغیر ان دونوں سے اجازت لئے گھر کی کوئی چیز استعمال کرے۔ اس طرزِ عمل سے ساس کے دل کو سکون و اطمینان رہے گا کہ اب بھی گھر کی مالک میں ہی ہوں اور بیٹا بہو دونوں میرے فرمانبردار ہیں۔ پھر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ بیٹے اور بہو سے نہیں لڑے گی۔ جو لڑ کے شادی کے بعد اپنی ماں سے لا پرواہی برتنے لگتے ہیں اور اپنی دُہن کو گھر کی مالک بنا لیا کرتے ہیں، عموماً اسی گھر میں ساس بہو کی لڑائیاں ہوا کرتی ہیں، لیکن جن گھروں میں ساس بہو اور بیٹے اپنے مذکورہ بالا فرائض کا خیال رکھتے ہیں، ان گھروں میں ساس، بہو کی لڑائیوں کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اس لئے بے حد ضروری ہے کہ سب اپنے اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال و لحاظ رکھیں۔ خداوند کریم سب کو توفیق دے اور ہر مسلمان کے گھر کو امن و سکون کی بہشت بنادے۔ آمین!

## بیوی کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر لازم فرمائے ہیں، اسی طرح



عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیئے ہیں۔ جن کا ادا کرنا مردوں پر فرض ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے ”وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ“ یعنی عورتوں کے مردوں کے اوپر اسی طرح کچھ حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر اچھے برتاؤ کے ساتھ۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ مجتہائی)

حضور ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ ”میں تم لوگوں کو عورتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، لہذا تم لوگ میری وصیت کو قبول کرو۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ مجتہائی) ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ”مؤمن مرد کسی مؤمنہ عورت سے بغض و نفرت نہ رکھے، کیونکہ اگر عورت کی کوئی عادت بُری معلوم ہوتی ہو تو اس کی کوئی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ مجتہائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ کسی عورت کی تمام عادتیں خراب ہی ہوں، بلکہ اس میں کچھ اچھی بُری ہر قسم کی عادتیں ہوں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت کی صرف خراب عادتوں ہی کو نہ دیکھتا رہے بلکہ خراب عادتوں سے نظر پھیر کر اس کی اچھی عادتوں کو بھی دیکھا کرے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے کچھ حقوق مردوں کے اوپر لازم قرار دے دیئے ہیں۔ لہذا ہر مرد پر ضروری ہے کہ نیچے لکھی ہوئی ہدایتوں پر عمل کرتا رہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے دربار میں بہت بڑا گناہگار اور برادری اور سماج کی نظروں میں ہر جگہ ذلیل و خوار ہوگا۔

۱۔ ہر شوہر کے اوپر اس کی بیوی کا یہ حق فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے کھانے، پہننے اور رہنے اور دوسری ضروریات زندگی کا اپنی حیثیت کے مطابق اور اپنی طاقت بھر انتظام کرے اور ہر وقت اس کا خیال رکھے کہ یہ اللہ کی بندی میرے نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اور یہ اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور تمام عزیز واقارب سے جدا ہو کر صرف میری ہو کر رہ گئی ہے اور میری زندگی کے دکھ سکھ میں برابر کی شریک بن گئی ہے۔ اس لئے اس کی زندگی کی تمام ضروریات کا انتظام کرنا میرا فرض ہے۔ یاد رکھو! کہ جو مرد اپنی لاپرواہی سے اپنی بیویوں کے نان و نفقہ اور اخراجات زندگی کا انتظام نہیں کرتے وہ بہت بڑے گناہگار، حقوق العباد میں گرفتار اور قہر و عذابِ نار کے سزاوار ہیں۔

۲۔ عورت کا یہ بھی حق ہے کہ شوہر اس کے بستر کا حق ادا کرتا رہے۔ شریعت میں اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے مگر کم سے کم اس قدر تو ہونا چاہیے کہ عورت کی خواہش پوری ہو جایا کرے

اور وہ ادھر ادھر تاک جھانک نہ کرے۔ جو مرد شادی کر کے بیویوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور عورت کے ساتھ اس کے بستر کا حق ادا نہیں کرتے وہ حق العباد یعنی بیوی کے حق میں گرفتار اور بہت بڑے گناہگار ہیں۔ اگر خدا نہ کرے شوہر کسی مجبوری سے اپنی عورت کے اس حق کو ادا نہ کرے تو شوہر پر لازم ہے کہ عورت سے اس کے اس حق کو معاف کرائے۔ بیوی کے اس حق کی کتنی اہمیت ہے اس بارے میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بہت زیادہ عبرت خیز و نصیحت آمیز ہے۔ منقول ہے کہ امیر المؤمنین رات کو رعایا کی خبر گیری کے لئے شہر مدینہ میں گشت کر رہے تھے، اچانک ایک مکان سے دردناک اشعار پڑھنے کی آواز سنی۔ آپ اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے تو ایک عورت یہ شعر بڑے ہی دردناک لہجہ میں پڑھ رہی تھی کہ ۔

فَوَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ لَتُخْشِي عَوَاقِبَهُ!!

لَرُخِزَاحٍ مِنْ هَذَا السَّرِيرِ جَوَائِبُهُ

یعنی خُدا کی قسم اگر خُدا کے عذابوں کا خوف نہ ہوتا تو بلاشبہ اس چار پائی کے کنارے جنبش میں ہو جاتے۔

امیر المؤمنین نے صبح کو تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں عرصہ دارز سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ عورت اس کو یاد کر کے رنج و غم میں یہ شعر پڑھتی رہتی ہے۔ امیر المؤمنین کے دل پر اس کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ فوراً ہی آپ نے تمام سپہ سالاروں کو یہ فرمان لکھ بھیجا کہ کوئی شادی شدہ فوجی چار ماہ سے زیادہ اپنی بیوی سے جدا نہ رہے۔ (تاریخ اُخلفاء صفحہ ۹۵)

۳۔ عورت کو بلا کسی بڑے قصور کے کبھی ہرگز ہرگز نہ مارے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص عورت کو اس طرح نہ مارے، جس طرح اپنے غلام کو مارا کرتا ہے۔ پھر دوسرے وقت اس سے صحبت بھی کرے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ مجتہبائی) ہاں البتہ اگر عورت کوئی بڑا قصور کر بیٹھے تو بدلہ لینے یا ڈکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ عورت کی اصلاح اور تنبیہ کی نیت سے شوہر اس کو مار سکتا ہے۔ مگر مارنے میں اس کا پوری طرح دھیان رہے کہ اس کو شدید چوٹ یا زخم نہ پہنچے۔ (قرآن مجید)

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو چار باتوں پر سزا دے سکتا ہے اور وہ چار باتیں یہ ہیں۔

۱۔ شوہر اپنی بیوی کو بناؤ سنگھار اور صفائی ستھرائی کا حکم دے لیکن پھر بھی وہ پھوہڑا اور



میلی کچلی بنی رہے۔

۲۔ شوہر صحبت کرنے کی خواہش کرے اور بیوی بلا کسی عذر شرعی منع کرے۔

۳۔ عورت حیض اور جنابت سے غسل نہ کرتی ہو۔

۴۔ بلا وجہ نماز ترک کرتی ہو۔

ان چاروں صورتوں میں شوہر کو چاہیے کہ پہلے بیوی کو سمجھائے، اگر مان جائے تو بہتر ہے ورنہ ڈرائے دھمکائے۔ اگر اس پر بھی نہ مانے تو اس شرط کے ساتھ مارنے کی اجازت ہے کہ منہ پر نہ مارے اور ایسی سخت مار نہ مارے کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا بدن پر زخم ہو جائے۔

۴۔ میاں بیوی کی خوشگوار زندگی بسر ہونے کے لئے جس طرح عورتوں کو مردوں کے جذبات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح مردوں کو بھی لازم ہے کہ عورتوں کے جذبات کا خیال رکھیں۔ ورنہ جس طرح مرد کی ناراضگی سے عورت کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اسی طرح عورت کی ناراضگی بھی مردوں کے لئے وبال جان ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرد کو لازم ہے کہ عورت کی صورت و سیرت پر طعنہ نہ مارے اور عورت کے میکہ والوں پر بھی طعنہ زنی اور نکتہ چینی نہ کرے۔ نہ عورت کے ماں باپ اور عزیز واقارب کو عورت کے سامنے بُرا بھلا کہے، کیونکہ ان باتوں سے عورت کے دل میں مرد کی طرف سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دونوں کی زندگی دن رات کی جلن اور گھٹن سے تلخ بلکہ عذاب جان بن جاتی ہے۔

۵۔ مرد کو چاہیے کہ خبردار! خبردار کبھی بھی اپنی عورت کے سامنے کسی دوسری عورت کے حُسن و جمال یا اُس کی خوبیوں کا ذکر نہ کرے۔ ورنہ بیوی کو فوراً ہی بدگمانی اور یہ شبہ ہو جائے گا کہ شاید میرے شوہر کا اس عورت سے کوئی ساٹھ گانٹھ ہے یا کم سے کم قلبی لگاؤ ہے اور یہ خیال عورت کے دل کا ایک ایسا کاٹنا ہے کہ عورت کو ایک لمحہ کے لئے بھی صبر و قرار نصیب نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھو! کہ جس طرح کوئی شوہر اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی بیوی کا کسی دوسرے مرد سے ساز باز ہو اسی طرح کوئی عورت بھی ہر گز ہر گز کبھی اس بات کی تاب نہیں لاسکتی کہ اس کے شوہر کا کسی دوسری عورت سے تعلق ہو، بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ اس معاملہ میں عورت کے جذبات مرد کے جذبات سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوا کرتے ہیں۔ لہذا اس معاملہ میں شوہر کو لازم ہے کہ بہت زیادہ احتیاط رکھے۔ ورنہ بدگمانیوں کا طوفان میاں

بیوی کی خوشگوار زندگی کو تباہ و برباد کر دے گا۔

۶۔ مرد بلاشبہ عورت پر حاکم ہے۔ لہذا مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ بیوی پر اپنا حکم چلائے، مگر پھر مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے کسی ایسے کام کی فرمائش نہ کرے جو اس کی طاقت سے باہر ہو یا وہ کام اس کو انتہائی ناپسند ہو، کیونکہ اگرچہ عورت جبراً قہراً وہ کام کر دے گی، مگر اس کے دل میں ناگواری ضرور پیدا ہو جائے گی جس سے میاں بیوی کی خوش مزاجی کی زندگی میں کچھ نہ کچھ تلخی ضرور پیدا ہو جائے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

۷۔ مرد کو چاہیے کہ عورت کی غلطیوں پر اصلاح کے لئے روک ٹوک کرتا رہے کبھی سختی اور غصہ کے انداز میں اور کبھی محبت اور پیار اور ہنسی خوشی کے ساتھ بھی بات چیت کرے۔ جو مرد ہر وقت اپنی مونچھ میں ڈنڈا باندھے پھرتے ہیں اور سوائے ڈانٹ پھنکار اور مار پیٹ کے اپنی بیوی سے کبھی کوئی بات ہی نہیں کرتے، تو ان کی بیویاں شوہروں کی محبت سے مایوس ہو کر ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں اور جو لوگ ہر وقت بیویوں کا ناز اٹھاتے رہتے ہیں اور بیوی لاکھوں غلطیاں کرے، مگر پھر بھی بھگی بلی کی طرح اس کے سامنے میاؤں میاؤں کرتے رہتے ہیں، ان لوگوں کی بیویاں گستاخ اور شوخ ہو کر شوہروں کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہتی ہیں۔ اس لئے شوہروں کو چاہیے کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول پر عمل کریں کہ

درستی و نرم بہم در بہ است

چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است

یعنی سختی اور نرمی دونوں اپنے اپنے موقع پر بہت اچھی چیز ہے۔ جیسے فصد کھولنے والا کہ زخم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھ دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہیے کہ نہ بہت ہی کڑوا بنے، نہ بہت ہی میٹھا، بلکہ سختی اور نرمی موقع، موقع سے دونوں پر عمل کرتا رہے۔

۸۔ شوہر کو یہ بھی چاہیے کہ سفر میں جاتے وقت اپنی بیوی سے انتہائی پیار و محبت کے ساتھ ہنسی خوشی سے ملاقات کر کے مکان سے نکلے اور سفر سے واپس ہو کر کچھ نہ کچھ سامان بیوی کے لئے ضرور لائے۔ کچھ نہ ہو تو کچھ کھٹا میٹھا ہی لیتا آئے اور بیوی سے یہ کہے کہ یہ خاص تمہارے ہی لئے میں لایا ہوں۔ شوہر کی اس ادا سے عورت کا دل بڑھ جائے گا اور وہ اس خیال سے بہت ہی خوش اور مگن رہے گی کہ میرے شوہر کو مجھ سے ایسی محبت ہے کہ وہ میری

نظروں سے غائب رہنے کے بعد بھی مجھے یاد رکھتا ہے اور اس کو میرا خیال لگا رہتا ہے۔  
ظاہر ہے کہ اس سے بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کس قدر زیادہ محبت کرنے لگے گی۔

۹۔ عورت اگر اپنے میکے سے کوئی چیز لا کر یا خود بنا کر پیش کرے تو مرد کو چاہیے کہ اگرچہ وہ چیز بالکل ہی گھٹیا درجے کی ہو، مگر اس پر خوشی کا اظہار کرے اور نہایت ہی تپاک اور انتہائی چاہ کے ساتھ اس کو قبول کرے اور چند الفاظ تعریف کے بھی عورت کے سامنے کہہ دے تاکہ عورت کا دل بڑھ جائے اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے۔ خبردار! خبردار! عورت کے پیش کئے ہوئے تحفوں کو کبھی ہرگز ہرگز نہ ٹھکرائے۔ نہ اس کو حقیر بتائے نہ اس میں عیب نکالے۔ ورنہ عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اور اس کا حوصلہ پست ہو جائے گا۔ یاد رکھو! کہ ٹوٹا ہوا شیشہ تو جوڑا جاسکتا ہے مگر ٹوٹا ہوا دل بڑی مشکل سے جڑتا ہے اور جس طرح شیشہ جڑ جانے کے بعد بھی اس کا داغ نہیں مٹتا اسی طرح ٹوٹا ہوا دل جڑ جائے پھر بھی دل میں داغ دھبہ باقی ہی رہ جاتا ہے۔

۱۰۔ عورت اگر بیمار ہو جائے تو شوہر کا یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ عورت کی غم خواری اور تیمارداری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کرے، بلکہ اپنی دلداری و دلجوئی اور بھاگ دوڑ سے عورت کے دل پر یہ نقش بٹھا دے کہ میرے شوہر کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورت شوہر کے اس احسان کو یاد رکھے گی اور وہ بھی شوہر کی خدمت گزاری میں اپنی جان لڑا دے گی۔

۱۱۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور گھریلو معاملات اس کے سپرد کر دے تاکہ بیوی اپنی حیثیت کو بچانے اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے اور وہ نہایت ہی دلچسپی اور کوشش کے ساتھ گھریلو معاملات کے انتظام کو سنبھالے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران اور محافظ ہے اور اس معاملہ میں عورت سے قیامت میں خداوند قدوس پوچھ گچھ فرمائے گا!

بیوی پر اعتماد کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو گھر کے انتظامی معاملات میں ایک شعبہ کی ذمہ دار خیال کرے گی اور شوہر کو بڑی حد تک گھریلو بکھیروں سے نجات مل جائے گی اور سکون و اطمینان کی زندگی نصیب ہوگی!

۱۲۔ عورت کا اس کے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ شوہر عورت کے بستر کی راز والی باتوں کو دوسروں کے سامنے نہ بیان کرے، بلکہ اس کو راز بنا کر اپنے دل ہی میں رکھے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک بدترین

شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے، پھر اس کے پردہ کی باتوں کو لوگوں پر ظاہر کرے اور اپنی بیوی کو دوسروں کی نگاہوں میں رُسوا کرے۔

(مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۴۶۴)

۱۳۔ شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے سامنے آئے تو میلے کچیلے گندے کپڑوں میں نہ آئے بلکہ بدن اور لباس و بستر وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھے، کیونکہ شوہر جس طرح یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے، اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میلا کچیلانہ رہے۔ لہذا میاں بیوی دونوں کو ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات سے سخت نفرت تھی کہ آدمی میلا کچیلانہ رہے اور اس کے بال اُلجھے رہیں۔ اس حدیث پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا چاہیے!

۱۴۔ عورت کا اس کے شوہر پر یہ بھی حق ہے کہ شوہر عورت کی نفاست اور بناؤ سنگھار کا سامان یعنی صابون، تیل کنگھی، مہندی، خوشبو وغیرہ فراہم کرتا رہے تاکہ عورت اپنے آپ کو صاف ستھری رکھ سکے اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے!

۱۵۔ شوہر کو چاہیے کہ معمولی معمولی بے بنیاد باتوں پر اپنی بیوی کی طرف سے بدگمانی نہ کرے بلکہ اس معاملہ میں ہمیشہ احتیاط اور سمجھ داری سے کام لے! یاد رکھو! کہ معمولی شبہات کی بناء پر بیوی کے اوپر الزام لگانا یا بدگمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر کہا کہ میری بیوی کے شکم سے ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو کالا ہے اور میرا ہم شکل نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ دیہاتی کی بات سُن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت زیادہ اونٹ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں! کچھ اونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم بتاؤ کہ سرخ اونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اونٹ کیسے اور کہاں سے پیدا ہو گئے؟ دیہاتی نے جواب دیا کہ میرے سرخ رنگ کے اونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اونٹ رہا ہوگا۔ اس کی رگ نے اس کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہوگا۔ اس لئے سرخ اونٹوں کا بچہ خاکی رنگ کا ہو گیا۔ یہ سُن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ممکن ہے تمہارے باپ داداؤں میں بھی کوئی کالے رنگ

کا ہوا ہو اور اس کی رگ نے تمہارے بچے کو کھینچ کر اپنے رنگ کا بنالیا ہو اور یہ بچہ اس کا ہم شکل ہو گیا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹۹)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ محض اتنی سی بات پر کہ بچہ اپنے باپ کا ہم شکل نہیں ہے حضور ﷺ نے اس دیہاتی کو اس کی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے اس بچے کے بارے میں یہ کہہ سکے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ لہذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محض شبہ کی بناء پر اپنی بیوی کے اوپر الزام لگا دینا جائز نہیں ہے، بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۱۶۔ اگر میاں بیوی میں کوئی اختلاف یا کشیدگی پیدا ہو جائے تو شوہر پر لازم ہے کہ طلاق دینے میں ہرگز ہرگز جلدی نہ کرے، بلکہ اپنے غصہ کو ضبط کرے اور غصہ اتر جانے کے بعد ٹھنڈے دماغ سے سوچ بچار کر کے اور لوگوں سے مشورہ لے کر یہ غور کرے کہ کیا میاں بیوی میں نباہ کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر بناؤ اور نباہ کی کوئی شکل نکل آئے تو ہرگز ہرگز طلاق نہ دے، کیونکہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۰۳ باب کراہیۃ الطلاق مجتہائی)

اگر خدا نخواستہ ایسی سخت ضرورت پیش آجائے کہ طلاق دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو ایسی صورت میں طلاق دینے کی اجازت ہے، ورنہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔

بعض جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں اور پھر پچھتاتے ہیں اور عالموں کے پاس جھوٹ بول بول کر مسئلہ پوچھتے پھرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ غصہ میں طلاق دی تھی، کبھی کہتے ہیں کہ طلاق دینے کی نیت نہیں تھی۔ غصہ میں بلا اختیار طلاق کا لفظ منہ سے نکل گیا۔ کبھی کہتے ہیں کہ عورت ماہواری کی حالت میں تھی۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں نے طلاق دی مگر بیوی نے طلاق لی نہیں۔ حالانکہ ان گنواروں کو معلوم ہونا چاہی کہ ان سب صورتوں میں طلاق پڑ جاتی ہے اور بعض تو ایسے بدنصیب ہیں کہ تین طلاق دے کر جھوٹ بولتے ہیں کہ میں نے ایک ہی بار کہا تھا اور یہ کہہ کر بیوی کو رکھ لیتے ہیں اور عمر بھر زنا کاری کے گناہ میں پڑے رہتے ہیں۔ ان ظالموں کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ تین طلاق کے بعد عورت بیوی نہیں رہ جاتی، بلکہ وہ ایک ایسی اجنبی عورت ہو جاتی ہے کہ بغیر حلالہ کرائے اس سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم ان لوگوں کو ہدایت

دے۔ آمین!

۱۷۔ اگر کسی کے پاس دو بیویاں یا اس سے زیادہ ہوں تو اس پر فرض ہے کہ تمام بیویوں کے درمیان عدل اور برابری کا سلوک اور برتاؤ کرے۔ کھانے، پینے، مکان، سامان، روشنی، بناؤ سنگھار کی چیزوں غرض تمام معاملات میں برابری برتے۔ اسی طرح ہر بیوی کے پاس رات گزارنے کی باری مقرر کرنے میں بھی برابری کا خیال ملحوظ رکھے۔ یاد رکھو! کہ اگر کسی نے اپنی تمام بیویوں کے ساتھ یکساں اور برابر سلوک نہیں کیا تو وہ حق العباد میں گرفتار اور عذابِ جہنم کا حق دار ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ”جس شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے درمیان عدل اور برابری کا برتاؤ نہیں کیا تو وہ قیامت کے دن میدانِ محشر میں اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا آدھا بدن مفلوج (فالج لگا ہوا) ہوگا۔“ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

۱۸۔ اگر بیوی کے کسی قول و فعل، بد خوئی، بداخلاقی، سخت مزاجی، زبان درازی وغیرہ سے شوہر کو کبھی کبھی کچھ اذیت اور تکلیف پہنچ جائے تو شوہر کو چاہیے کہ صبر و تحمل اور برداشت سے کام لے، کیونکہ عورتوں کا ٹیڑھا پن ایک فطری چیز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص ٹیڑھی پسلی کو سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو پسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے گی، مگر وہ کبھی سیدھی نہیں ہو سکے گی۔ ٹھیک اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بالکل ہی سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ ٹوٹ جائے گی۔ یعنی طلاق کی نوبت آ جائے گی۔ لہذا اگر عورت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا لے یہ بالکل سیدھی کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ جس طرح ٹیڑھی پسلی کی ہڈی کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔“ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۷۹)

۱۹۔ شوہر کو چاہیے کہ عورت کے اخراجات کے بارے میں بہت زیادہ بخیلی اور کنجوسی نہ کرے۔ نہ حد سے زیادہ فضول خرچی کرے، اپنی آمدنی کو دیکھ کر بیوی کے اخراجات مقرر کرے، نہ اپنی طاقت سے بہت کم، نہ اپنی طاقت سے بہت زیادہ۔

۲۰۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو گھر کی چار دیواری کے اندر قید کر کے نہ رکھے بلکہ کبھی کبھی والدین اور رشتہ داروں کے یہاں آنے جانے کی اجازت دیتا رہے اور اس کی سہیلیوں اور رشتہ داری والی عورتوں اور پڑوسنوں سے بھی ملنے جُلنے پر پابندی نہ لگائے۔ بشرطیکہ ان

عورتوں کے میل جول سے کسی فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو اور اگر ان عورتوں کے میل ملاپ سے بیوی کے بدچلن یا بد اخلاق ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان عورتوں سے میل جول پر پابندی لگا دینا ضروری ہے اور یہ شوہر کا حق ہے!

## مسلمان عورتوں کا پردہ

اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ نے انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق بدکاری کے دروازوں کو بند کرنے کے لئے عورتوں کو پردے میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پردے کی فرضیت اور اس کی اہمیت قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى (پارہ ۲۲ رکوع ۱)

ترجمہ: تم اپنے اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہو کر باہر نہ نکلو! جس طرح پہلے زمانے کے دورِ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانہ جاہلیت کی بے حیائی و بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں۔ زمانہ جاہلیت میں کفارِ عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بن سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں اور بازاروں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں۔ اسلام نے اس بے پردگی کی بے حیائی سے روکا اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر کسی ضرورت سے انہیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانہ جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ نہ نکلیں، بلکہ پردہ کے ساتھ باہر نکلیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے، جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔“ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۴۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ”بناؤ سنگھار کر کے اتر اتر کر چلنے والی عورت کی مثال اُس تاریکی کی ہے جس میں بالکل روشنی ہی نہ ہو۔“ (ترمذی جلد ۱ صفحہ



اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ عورت بد چلن ہے۔“ (نسائی)

پیاری بہنو! آج کل جو عورتیں بناؤ سنگھار کر کے اور غریاں لباس پہن کر، خوشبو لگائے، بلا پردہ بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور سینما، ٹھیٹروں میں جاتی ہیں وہ ان حدیثوں کی روشنی میں اپنے بارے میں خود ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ کون ہیں؟ اور کیسی ہیں اور کتنی بڑی گناہ گار ہیں۔ اے اللہ کی بندو! تم خدا کے فضل سے مسلمان ہو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کو سنو اور ان پر عمل کرو! اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے تم کو لازم ہے کہ تم پردہ میں رہا کرو اور اپنے شوہر اور اپنے باپ داداؤں کی عزت و عظمت اور ان کی ناموس کو برباد نہ کرو! یہ دنیا کی چند روزہ زندگی آنی فانی ہے۔ یاد رکھو! کہ ایک دن مرنا ہے اور پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو منہ دکھانا ہے۔ قبر اور جہنم کے عذابوں کو یاد کرو۔ حضرت خاتونِ جنت بی بی فاطمہ زہرا اور امت کی ماؤں یعنی رسول اللہ ﷺ کی مقدس بیویوں کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوارو! اور خدا کے لئے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی عورتوں کے طریقوں پر چلنا چھوڑ دو۔

## پردہ عزت ہے، بے عزتی نہیں

آج کل بعض ملحد قسم کے دشمنانِ اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہیے۔ مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گندہ اور گھناؤنا فریب اور دھوکہ ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوچھا ہوگا۔

اے اللہ کی بندو! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں، مگر قرآن مجید پر غلاف چڑھانا یہ قرآن شریف کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں ننگی اور بے پردہ رکھی گئی ہیں، مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کہ کیا کعبہ مقدسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی۔ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ



قرآن مجید اور کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن مجید ہے اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظمہ ہے۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اقوامِ عالم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

پیاری بہنو! اب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو پردہ میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی بے عزتی کی ہے۔

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے: ہر غیر محرم مرد خواہ اجنبی ہو خواہ رشتہ دار، باہر رہتا ہو یا گھر کے اندر ہر ایک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہاں اُن مردوں سے جو عورت کے محرم ہوں، ان سے پردہ کرنا عورت پر فرض نہیں۔ محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ مثلاً باپ، دادا، چچا، ماموں، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، پوتا، نواسہ، خسر، ان لوگوں سے پردہ ضروری نہیں ہے۔ غیر محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ جیسے چچا زاد بھائی، ماموں زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، جیٹھ، دیور وغیرہ یہ سب عورت کے غیر محرم ہیں اور ان سب لوگوں سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہندوستان میں یہ بہت ہی غلط اور خلافِ شریعت رواج ہے کہ عورتیں اپنے دیوروں سے بالکل ہی پردہ نہیں کرتیں، بلکہ دیوروں سے ہنسی مذاق اور ان کے ساتھ ہاتھ پائی تک کرنے کو برا نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ دیور عورت کا محرم نہیں ہے۔ اس لئے دوسرے تمام غیر محرم مردوں کی طرح عورتوں کو دیوروں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے بلکہ حدیث شریف میں تو یہاں تک دیوروں سے پردہ کی تاکید ہے کہ ”الْحَمُّ الْمَوْتُ“ یعنی دیور عورت کے حق میں ایسا ہی خطرناک ہے جیسے کہ موت۔ عورت کو دیور سے اسی طرح دُور بھاگنا چاہیے جس طرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸)

بہر حال خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔ چاہے وہ اجنبی مرد ہو یا رشتہ دار، دیور، جیٹھ بھی غیر محرم ہی ہیں۔ اس لئے ان لوگوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کفار و مشرکین کی عورتوں سے بھی مسلمان عورت کو پردہ کرنا چاہیے اسی طرح پیچڑوں اور بدچلن عورتوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے اور ان کو گھروں میں آنے جانے سے روک دینا چاہیے۔

مسئلہ: عورت کا پیر بھی عورت کا غیر محرم ہے۔ اس لئے مریدہ کو اپنے پیر سے بھی پردہ کرنا فرض ہے اور پیر کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ اپنی مریدہ کو بے پردہ دیکھے۔ یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھے، بلکہ پیر کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بیعت کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ الْخِمْ سَے عورتوں کا امتحان فرماتے تھے۔ جو عورت اس آیت میں ذکر کی ہوئی باتوں کا اقرار کر لیتی تھی تو آپ اس سے فرما دیتے تھے کہ میں نے تجھ سے یہ بیعت لے لی۔ یہ بیعت بذریعہ کلام ہوتی تھی۔ خدا کی قسم کبھی بھی حضور ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت نہیں لگا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۲۶)

## بہترین شوہر کی شان

شوہروں کے بارے میں اوپر لکھی ہوئی ہدایات کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین شوہر کون ہے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

### بہترین شوہر وہ ہے

- ۱۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی، خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے!
- ۲۔ جو اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے!
- ۳۔ جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ ڈالے!
- ۴۔ جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک سمجھے!
- ۵۔ جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے!
- ۶۔ جو اپنی بیوی کی شہ مزاجی اور بد اخلاقی پر صبر کرے!
- ۷۔ جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے!
- ۸۔ جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج و غم میں دل جوئی، تیمارداری اور وفاداری کا ثبوت دے!

- ۹۔ جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت و آبرو کی حفاظت کرے!
- ۱۰۔ جو اپنی بیوی کو دینداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی راہ پر چلائے!
- ۱۱۔ جو اپنی بیوی اور اہل و عیال کو کما کما کر رزق حلال کھلائے!
- ۱۲۔ جو اپنی بیوی کے میکہ والوں اور اس کی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔

- ۱۳۔ جو اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچائے رکھے۔  
 ۱۴۔ جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کنجوسی نہ کرے۔  
 ۱۵۔ جو اپنی بیوی پر اس طرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی بُرائی کی طرف رُخ بھی نہ کر سکے!

## { ۴ } عورت ماں بن جانے کے بعد

عورت جب صاحبِ اولاد اور بچوں کی ماں بن جائے تو اس پر مزید ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ شوہر اور والدین وغیرہ کے حقوق کے علاوہ بچوں کے حقوق بھی عورت کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں جن کو ادا کرنا ہر ماں کا فرضِ منصبی ہے۔ جو ماں اپنے بچوں کا حق ادا نہ کرے گی یقیناً وہ شریعت کے نزدیک بہت بڑی گناہگار اور سماج کی نظروں میں ذلیل و خوار ٹھہرے گی!

## بچوں کے حقوق

- ۱۔ ہر ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت کرے اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے اور ان کی دل جوئی و دل بستگی میں لگی رہے اور ان کی پرورش اور تربیت میں پوری پوری کوشش کرے۔
- ۲۔ اگر ماں کے دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو تو خود ماں اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلائے کہ دودھ کا بچوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔
- ۳۔ بچوں کی صفائی ستھرائی، ان کی تندرستی و سلامتی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔
- ۴۔ بچوں کو ہر قسم کے رنج و غم اور تکلیفوں سے بچاتی رہے۔
- ۵۔ بے زبان بچے اپنی ضروریات بتا نہیں سکتے، اس لئے ماں کا فرض ہے کہ بچوں کے اشارات کو سمجھ کر ان کی ضروریات کو پورا کرتی رہے۔
- ۶۔ بعض مائیں چلا کر یا بلی کی بولی بول کر، یا سپاہی کا نام لے کر، یا کوئی دھماکہ کر کے چھوٹے بچوں کو ڈرایا کرتی ہیں۔ یہ بہت ہی بُری باتیں ہیں۔ بار بار ایسا کرنے سے بچوں کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بڑے ہونے کے بعد ڈرپوک ہو جایا کرتے ہیں۔
- ۷۔ بچے جب کچھ بولنے لگیں تو ماں کو چاہیے کہ انہیں بار بار اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا نام سنائے۔ ان کے سامنے بار بار کلمہ پڑھے، یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنا سیکھ جائیں۔
- ۸۔ جب بچے پچیاں تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات

کی تعلیم دلائیں۔

- ۹۔ بچوں کو اسلامی آداب و اخلاق اور دین و مذہب کی باتیں سکھائیں۔
- ۱۰۔ اچھی باتوں کی رغبت دلائیں اور بُری باتوں سے نفرت دلائیں۔
- ۱۱۔ تعلیم و تربیت پر خاص طور پر توجہ کریں اور تربیت کا دھیان رکھیں، کیونکہ بچے سادہ ورق کے مانند ہوتے ہیں۔ سادہ کاغذ پر نقش و نگار بنائے جائیں۔ وہ بن جاتے ہیں اور بچوں بچوں کا سب سے پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ اس لئے ماں کی تعلیم و تربیت کا بچوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ لہذا ہر ماں کا فرض منصبی ہے کہ بچوں کو اسلامی تہذیب و تمدن کے سانچے میں ڈھال کر ان کی بہترین تربیت کرے۔ اگر ماں اپنے اس حق کو نہ ادا کرے گی تو گناہگار ہوگی۔

- ۱۲۔ جب بچہ پانچگی سات برس کے ہو جائیں تو ان کو طہارت اور وضو و غسل کا طریقہ سکھائیں اور نماز کی تعلیم دے کر ان کو نمازی بنائیں اور پاکی و ناپاکی اور حلال و حرام اور فرض و سنت وغیرہ کے مسائل ان کو بتائیں۔

- ۱۳۔ ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ بچوں اور بچیوں کو ہر بُرے کاموں سے بچائیں اور ان کو اچھے کاموں کی رغبت دلائیں تاکہ بچے اور بچیاں اسلامی آداب و اخلاق کے پابند اور ایمانداری و دینداری کے جوہر سے آراستہ ہو جائیں اور صحیح معنوں میں مسلمان بن کر اسلامی زندگی بسر کریں۔

- ۱۵۔ یہ بھی بچوں کا حق ہے کہ ان کی پیدائش کے ساتویں دن ماں باپ ان کا سر منڈا کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کریں اور بچے کا کوئی اچھا نام رکھیں۔ خبردار! خبردار ہر گز ہر گز بچوں اور بچیوں کا کوئی بُرا نام نہ رکھیں۔

- ۱۶۔ جب بچہ پیدا ہو تو فوراً ہی اس کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں تاکہ بچہ شیطان کے خلل سے محفوظ رہے اور چھوہارہ وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تاکہ بچہ شیریں زبان اور بااخلاق ہو۔

- ۱۷۔ نیا میوہ، نیا پھل، پہلے بچوں کو کھلائیں، پھر خود کھائیں کہ بچے بھی تازہ پھل ہیں۔ نئے پھل کو نیا پھل دینا اچھا ہے۔

- ۱۸۔ چند بچے بچیاں ہوں تو جو چیز دیں سب کو یکساں اور برابر دیں۔ ہر گز کمی بیشی نہ کریں۔ ورنہ بچوں کی حق تلفی ہوگی۔ بچوں کو ہر چیز بچوں کے برابر ہی دیں، بلکہ بچوں کی دل جوئی و

۱۹۔ دل داری کا خاص طور پر خیال رکھیں، کیونکہ بچیوں کا دل بہت نازک ہوتا ہے۔  
 لڑکیوں کو لباس اور زیور سے آراستہ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رکھیں تاکہ لوگ رغبت کے ساتھ نکاح کا پیغام دیں۔ ہاں اس کا خیال رکھیں کہ وہ زیورات پہن کر باہر نہ نکلیں کہ چوروں ڈاکوؤں سے جان کا خطرہ ہے۔ بچیوں کو بالا خانوں پر نہ رہنے دیں کہ اس میں بے حیائی کا خطرہ ہے۔

۲۰۔ حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بچوں کی شادی کر دیں۔ مگر خبردار ہر گز ہر گز کسی بد دین یا بد مذہب مثلاً رافضی، خارجی، وہابی، غیر مقلد وغیرہ کے یہاں لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی نہ کریں۔ ورنہ اولاد کی بہت بڑی حق تلفی ہوگی اور ماں باپ کے سروں پر بہت بڑے گناہ کا بوجھ ہوگا اور وہ عذاب جہنم کے حقدار ہوں گے۔ اسی طرح فاسقوں، فاجروں، شرابیوں، بدکاروں، حرام کی کمائی کھانے والوں، سودخوروں اور ناجائز کام کا دھندا کرنے والوں کے یہاں بھی لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں نہ کریں اور رشتہ تلاش کرنے میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مذہب اہلسنت اور دیندار ہونے کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔

### اولاد کی پرورش کا طریقہ

ہر ماں باپ کو یہ جان لینا چاہی کہ بچپن میں جو اچھی یا بُری عادتیں بچوں میں پختہ ہو جاتی ہیں وہ عمر بھر نہیں چھوٹی ہیں۔ اس لئے ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو بچپن ہی میں اچھی عادتیں سکھائیں اور بُری عادتوں سے بچائیں۔ جو لوگ یہ کہہ کر کہ ابھی بچہ ہے، بڑا ہوگا تو ٹھیک ہو جائے گا، بچوں کو شرارتوں اور غلط عادتوں سے نہیں روکتے، وہ لوگ درحقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب کرتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کے بُرے اخلاق اور گندی عادتوں پر روتے اور ماتم کرتے ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی میں اگر بچوں کی کوئی شرارت یا بُری عادت دیکھیں تو اس پر روک ٹوک کرتے رہیں بلکہ سختی کے ساتھ ڈانٹتے پھینکارتے رہیں اور طرح طرح سے بُری عادتوں کی برائیوں کو بچوں کے سامنے ظاہر کر کے بچوں کو اُن خراب عادتوں سے نفرت دلاتے رہیں اور بچوں کی خوبیوں اور اچھی اچھی عادتوں پر خوب خوب شاباش کہہ کر اُن کا من بڑھائیں بلکہ کچھ انعام دے کر ان کا حوصلہ بلند کریں۔ اس سے قبل بچوں کے حقوق کے بیان میں بچوں کے لئے بہت سی مفید باتیں ہم لکھ چکے ہیں۔ اب اُس سے کچھ زائد باتیں بھی ہم لکھتے ہیں۔ ماں باپ پر لازم ہے کہ ان باتوں کا خاص طور پر دھیان رکھیں تاکہ بچوں اور بچیوں کا

مستقبل روشن اور شاندار بن جائے۔

۱۔ بچوں کو دودھ پلانے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر کر لو۔ جو عورتیں ہر وقت بچوں کو دودھ پلاتی یا جلدی جلدی بچوں کو دن رات میں بار بار کھانا کھلاتی رہتی ہیں، ان بچوں کا ہاضمہ خراب اور معدہ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور بچے قے دست کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جایا کرتے ہیں۔

۲۔ بچوں کو صاف ستھرا رکھو، مگر بہت زیادہ بناؤ سنگھار مت کرو کہ اس سے اکثر نظر لگ جایا کرتی ہے۔

۳۔ بچوں کو ہر دم گود میں نہ لئے رہو بلکہ جب تک وہ بیٹھنے کے قابل نہ ہوں پالنے میں زیادہ تر سلائے رکھو! اور جب وہ بیٹھنے کے قابل ہوں تو ان کو رفتہ رفتہ مسندوں اور تکیوں کا سہارا دے کر بٹھانے کی کوشش کرو۔ ہر دم گود میں لئے رہنے سے بچے کمزور ہو جایا کرتے ہیں اور وہ گود میں رہنے کی عادت پڑ جانے سے بہت دیر میں چلتے اور بیٹھتے ہیں۔

۴۔ بعض عورتیں اپنے بچوں کو مٹھائی کثرت سے کھلایا کرتی ہیں۔ یہ سخت مُضر ہے۔ مٹھائی کھانے سے دانت خراب اور معدہ کمزور اور بکثرت صفراوی بیماریاں اور پھوڑے پھنسی کا روگ بچوں کو لگ جاتا ہے۔ مٹھائیوں کی جگہ گلوکز کے بسکٹ بچوں کے لئے اچھی غذا ہے۔

۵۔ بچوں کے سامنے زیادہ کھانے کی بُرائی بیان کرتے رہو اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنے سے بچوں کو نفرت دلاتے رہو۔ مثلاً یوں کہا کرو کہ جو زیادہ کھاتا ہے وہ جنگلی اور بدو ہوتا ہے اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنا یہ بندروں کی عادت ہے۔

۶۔ بچوں کی ہر ضد پوری مت کرو کہ اس سے بچوں کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور وہ ضدی ہو جاتے ہیں اور یہ عادت عمر بھر نہیں چھوٹی۔

۷۔ بچوں کے ہاتھ سے فقیروں کو کھانا اور پیسہ دلا یا کرو۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں بچوں کے ہاتھ اس کے بھائی بہنوں کو یا دوسرے بچوں کو دلا یا کرو تا کہ سخاوت کی عادت ہو جائے اور خود غرضی اور نفس پروری کی عادت پیدا نہ ہو اور بچہ کنجوس نہ ہو جائے۔

۸۔ چلا کر بولنے اور جواب دینے سے ہمیشہ بچوں کو روکو، خاص کر بچوں کو تو خوب خوب ڈانٹ پھٹکار کرو۔ ورنہ بڑی ہونے کے بعد بھی یہی عادت پڑی رہے گی تو میکے اور سسرال دونوں جگہ سب کی نظروں میں ذلیل و خوار بنی رہے گی اور منہ پھٹ اور بدتمیز کہلائے گی۔



۹۔ غصہ کرنا اور بات بات پر روٹھ کر منہ پھلانا، بہت زیادہ اور بہت زور سے ہنسا، خواہ مخواہ بھائی بہنوں سے لڑنا جھگڑنا، چغلی کھانا، گالی بکنا ان حرکتوں پر لڑکوں اور خاص کر لڑکیوں کو بہت زیادہ تنبیہ کرو۔ ان بڑی عادتوں کا پڑ جانا عمر بھر کے لئے رسوائی کا سامان ہے۔

۱۰۔ اگر بچہ کہیں سے کسی کی کوئی چیز اٹھالائے، اگرچہ کتنی ہی چھوٹی چیز کیوں نہ ہوں اس پر سب گھروالے خفا ہو جائیں اور سب گھروالے بچوں کو چور، چور کہہ کر شرم دلائیں اور بچے کو مجبور کریں کہ وہ فوراً اس چیز کو جہاں سے وہ لایا ہے۔ اسی جگہ اس کو رکھ کر آئے۔ پھر چوری سے نفرت دلانے کے لئے اس کے ہاتھ دھلائیں اور کان پکڑ کر اس سے توبہ کرائیں تاکہ بچوں کے ذہن میں اچھی طرح یہ بات جم جائے کہ پرانی چیز لینا یہ چوری ہے اور چوری بہت ہی بُرا کام ہے!

۱۱۔ بچے غصہ میں اگر کوئی چیز توڑیں پھوڑیں یا کسی کو مار بیٹھیں تو بہت زیادہ ڈانٹو بلکہ مناسب سزا دوتاکہ بچے پھر ایسا نہ کریں۔ اس موقع پر لاڈ پیار نہ کرو۔

۱۲۔ کبھی کبھی بچوں کو بزرگوں اور نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو۔ مگر خبردار خبردار عاشقی معشوقی کے قصے کہانیاں بچوں کے کان میں نہ پڑیں۔ نہ ایسی کتابیں بچوں کے ہاتھوں میں دو جن سے اخلاق خراب ہوں۔

۱۳۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت کے وقت وہ کچھ کمابسر اوقات کر سکیں۔ مثلاً سلائی کا طریقہ۔ یا موزہ بنانا، سویٹر بننا، یارشی بننا یا چرخہ کا تنا۔ خبردار، خبردار ان ہنر کی باتوں کو سکھانے میں شرم و عار محسوس نہ کرو۔

۱۴۔ بچوں کو بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈالو کہ وہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں، وہ اپنا بچھونا خود اپنے ہاتھ سے بچھائیں اور صبح کو خود اپنے ہاتھ سے اپنا بستر لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھیں۔ اپنے کپڑوں اپنے زیوروں کو خود سنبھال کر رکھیں۔

۱۵۔ لڑکیوں کو برتن دھونے، کپڑا رنگنے، سینے پر دھونے کا سب کام ماں کو لازم ہے کہ بچپن ہی سے سکھانا شروع کر دے اور لڑکیوں کو محنت مشقت اٹھانے کی عادت پڑ جائے۔ اس کی کوشش کرنی چاہی۔

۱۶۔ ماں کو لازم ہے کہ بچوں کے دل میں باپ کا ڈر بٹھاتی رہے تاکہ بچوں کے دلوں میں باپ کا ڈر رہے۔

۱۷۔ بچے اور بچیاں کوئی کام چھپ چھپا کر کریں تو ان کی روک ٹوک کرو کہ یہ اچھی عادت نہیں۔

- ۱۸۔ بچوں سے کوئی محنت کا کام لیا کرو۔ مثلاً لڑکوں کے لئے لازم کر دو کہ وہ کچھ دُور دوڑ لیا کریں اور لڑکیاں چرخہ چلائیں، یا چکی پیس لیں تاکہ ان کی تندرستی ٹھیک رہے۔
- ۱۹۔ بچوں اور بچیوں کو کھانے، پہننے اور لوگوں سے ملنے ملانے اور محفلوں میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھانا ماں باپ کے لئے ضروری ہے۔
- ۲۰۔ چلنے میں تاکید کرو کہ بچے جلدی جلدی اور دوڑتے ہوئے نہ چلیں اور نظر اُپر اٹھا کر یا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہ چلیں اور نہ ہیچ سڑک پر چلیں بلکہ ہمیشہ سڑک کے کنارے کنارے چلیں۔

## ماں باپ کے حقوق

- ہر مرد و عورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق کو بھی ادا کرنا فرض ہے۔ خاص کر نیچے لکھے ہوئے چند حقوق کا تو بہت ہی خاص طور سے دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے۔
- ۱۔ خبردار! خبردار ہر گز ہر گز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں۔ مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہر گز ہر گز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں!
- ۲۔ اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔
- ۳۔ ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرمانبرداری کرے۔
- ۴۔ اگر ماں باپ کو کوئی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔
- ۵۔ اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبردار! خبردار ہر گز ہر گز بُرا نہ مانیں۔ نہ اظہارِ ناراضگی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَنْتَ وَ مَالُکَ لَا یَنِیْکَ یعنی تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔
- ۶۔ ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں۔ کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں!
- ۷۔ ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرتے



رہیں!

۸۔ ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں، ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔

۹۔ جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی ان کی وفات کے بعد بھی ان کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔

۱۰۔ کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لئے دُعاے مغفرت کریں۔ اس سے ماں باپ کی ارواح کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔ دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ماں باپ ہی کی طرح ہیں۔ یوں ہی بڑے بھائی کا حق بھی باپ ہی جیسا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ **حَقُّ كَبِيرِ الْاُخْوَةِ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهِ** یعنی بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۱ جبتائی)

اس زمانے میں لڑکے اور لڑکیاں ماں باپ کے حقوق سے بالکل ہی جاہل اور غافل ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم اور فرمانبرداری و خدمت گزاری سے منہ موڑے ہوئے ہیں، بلکہ کچھ تو اتنے بڑے بد بخت اور نالائق ہیں کہ ماں باپ کو اپنے قول و فعل سے اذیت اور تکلیف دیتے ہیں اور اس طرح گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو کر قبر قہار و غضب جبار میں گرفتار اور عذاب جہنم کے حق دار بن رہے ہیں۔

خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا یا بُرا سلوک بھی کرو گے ویسا ہی سلوک تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ کرے گی اور یہ جان لو کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے رزق میں ترقی اور عمر میں خیر و برکت نصیب ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ کا فرمان ہے جو ہر گز ہر گز کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر ایمان رکھو کہ

ہزار فلسفیوں کی چُنیں چُنیں بدلی  
نبیؐ کی بات بدلی نہ تھی نہیں بدلی

رشتہ داروں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیث شریف میں بار بار رشتہ داروں کے ساتھ احسان اور اچھے برتاؤ کا حکم فرمایا ہے۔ لہذا ان لوگوں کے حقوق کو بھی ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم اور ضروری ہے۔ خاص طور پر ان چند باتوں پر عمل کرنا تو لازمی ہے۔

۱۔ اگر اپنے عزیز و اقرباء مفلس و محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو اپنی طاقت بھر اور اپنی گنجائش کے مطابق ان کی مالی مدد کرتے رہیں۔

۲۔ کبھی کبھی اپنے رشتہ داروں کے یہاں آتے جاتے بھی رہیں اور ان کی خوشی اور غمی میں ہمیشہ شریک رہیں۔

۳۔ خبردار! خبردار! ہر گز ہر گز کبھی رشتہ داروں سے قطع تعلق کر کے رشتہ کو نہ کاٹیں، رشتہ داری کاٹ ڈالنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لَا يَذْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (مشکوٰۃ ۲ صفحہ ۴۱۹ مجتہبی)

اگر رشتہ داروں کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس پر صبر کرنا اور پھر بھی اُن سے میل جول اور تعلق کو برقرار رکھنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو تم سے تعلق کاٹ لے تم اس سے میل ملاپ رکھو! اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو اور جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے تم اس کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو!

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آدمی اپنے اہل و عیال کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کی مال داری بڑھ جاتی ہے اور اس کی عمر میں درازی اور برکت ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۰ مجتہبی)

ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا کتنا بڑا اجر و ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے فوائد و منافع کس قدر زیادہ ہیں اور رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی اور ان سے تعلق کاٹ لینے کا گناہ کتنا بھیانک اور خوفناک ہے اور دونوں جہاں میں اس کا نقصان اور وبال کس قدر زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ اور نیک سلوک کرنے کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ یاد رکھو کہ شریعت کے احکام پر عمل کرنا یہی مسلمان کے لئے دونوں جہان میں صلاح و فلاح کا سامان ہے۔ شریعت کو چھوڑ کر کبھی بھی کوئی مسلمان دونوں جہان میں پنپ نہیں

جو لوگ ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجیوں، بھانجیوں وغیرہ سے یہ کہہ کر قطع تعلق کر لیتے ہیں کہ آج سے میں تیرا رشتہ دار نہیں اور تو بھی میرا رشتہ دار نہیں۔ پھر سلام کلام، ملنا جلنا بند کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ رشتہ داروں کی شادی غمی کی تقریبات کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ حد ہو گئی کہ بعض بدنصیب اپنے قریبی رشتہ داروں کے جنازہ اور کفن و دفن میں بھی شریک نہیں ہوتے تو ان حدیثوں کی روشنی میں تم خود ہی فیصلہ کرو کہ یہ لوگ کتنے بڑے بد بخت، حرماں نصیب اور گناہگار ہیں؟ تو بہ، تو بہ،نعوذ باللہ!

## پڑوسیوں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیثوں میں ہمسایوں اور پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں جن کو ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم و ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ یعنی قریبی اور دور والے پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ رکھو!

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں حکم دیتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید عنقریب پڑوسی کو اپنے پڑوسی کا وارث ٹھہرا دیں گے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۲ محبتائی)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک دن حضور ﷺ وضو فرما رہے تھے تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے دھوون کو لوٹ لوٹ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کے جذبے میں یہ کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اس سے محبت کریں تو اس کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ ہر بات میں سچ بولے اور اس کو جب کسی چیز کا امین بنایا جائے تو وہ امانت کو ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ شخص کامل درجے کا مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۴ مجتہائی)

- ۱۔ اپنے پڑوسی کے دکھ سکھ میں ہمیشہ شریک رہے اور بوقت ضرورت ان کی ہر قسم کی امداد بھی کرتا رہے۔
- ۲۔ اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور ان کی خیر خواہی اور بھلائی میں ہمیشہ لگا رہے۔
- ۳۔ کچھ ہدیوں اور تحفوں کا بھی لین دین رکھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم لوگ شور باپکاؤ تو اس میں کچھ زیادہ پانی ڈال کر شور بے کو بڑھا لو تا کہ تم لوگ اس کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور ان کی مدد کر سکو!

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ مجتہائی)

## عام مسلمانوں کے حقوق

- جاننا چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے علاوہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کے ہر مسلمان پر بھی کچھ حقوق ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ادا کرے۔ ان حقوق میں سے چند یہ ہیں:
- ۱۔ ملاقات کے وقت ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام کرے اور مرد مرد سے اور عورت عورت سے مصافحہ کرے تو یہ بہت ہی اچھا اور بہترین عمل ہے۔ مگر اس کا دھیان رہے کہ کافروں، مشرکوں اور مرتدوں، اسی طرح جو اکیلے اور شراب پینے اور اس قسم کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو دیکھے تو ہرگز ہرگز ان لوگوں کو سلام نہ کرے، کیونکہ کسی کو سلام کرنا۔ یہ اس کی تعظیم ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی فاسق کی تعظیم کرتا ہے تو غضب الہی سے عرش کا نپ کر بل جاتا ہے۔
  - ۲۔ مسلمانوں کے سلام کا جواب دے۔ یاد رکھو! کہ سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔
  - ۳۔ مسلمان چھینک کر ”الْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہے تو ”یَزَحْمُکَ اللّٰہُ“ کہہ کر اس کا جواب دے۔
  - ۴۔ کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرے۔
  - ۵۔ اپنی طاقت بھر ہر مسلمان کی خیر خواہی اور اس کی مدد کرے۔
  - ۶۔ مسلمانوں کی نماز جنازہ اور ان کے دفن میں شریک ہو۔
  - ۷۔ ہر مسلمان کا مسلمان ہونے کی حیثیت سے اعزاز و اکرام کرے۔

- ۸۔ کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔
- ۹۔ مسلمان کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے اور ان کو اخلاص کے ساتھ ان عیبوں سے باز رہنے کی نصیحت کرے۔
- ۱۰۔ اگر کسی بات میں کسی مسلمان سے رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ اس سے سلام و کلام بند نہ رکھے۔
- ۱۱۔ مسلمانوں میں جھگڑا ہو جائے تو صلح کرادے۔
- ۱۲۔ کسی مسلمان کو جانی یا مالی نقصان نہ پہنچائے، نہ کسی مسلمان کی آبروریزی کرے۔
- ۱۳۔ مسلمانوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے اور بُری باتوں سے منع کرتا رہے۔
- ۱۴۔ ہر مسلمان کا تحفہ قبول کرے اور خود بھی اس کو کچھ تحفہ میں دیا کرے۔
- ۱۵۔ اپنے سے بڑوں کا ادب و احترام اور اپنے چھوٹوں پر رحم و شفقت کرتا رہے۔
- ۱۶۔ مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کرے۔
- ۱۷۔ جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی ہر مسلمان کے لئے پسند کرے۔
- ۱۸۔ مسجدوں یا مجلسوں میں کسی مسلمان کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔
- ۱۹۔ راستہ بھولے ہوؤں کو سیدھا راستہ بتائے۔
- ۲۰۔ کسی مسلمان کو لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرے۔
- ۲۱۔ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ نہ اس پر بہتان لگائے۔

## انسانی حقوق

- بعض ایسے حقوق بھی ہیں جو ہر آدمی کے ہر آدمی پر ہیں۔ خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان، نیکوکار ہو یا بدکار ان حقوق میں سے چند یہ ہیں:
- ۱۔ بلا خطا ہر گز ہر گز کسی انسان کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچائے۔
  - ۲۔ بلا کسی شرعی وجہ کے کسی انسان کے ساتھ بدزبانی و سخت کلامی نہ کرے۔
  - ۳۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھے یا کسی کو بھوک پیاس یا بیماری میں مبتلا پائے تو اس کی مدد کرے۔ کھانا پانی دے دے۔ دوا علاج کر دے۔
  - ۴۔ جن جن صورتوں میں شریعت نے سزاؤں یا لٹائیوں کی اجازت دی ہے، ان صورتوں میں خبردار خبردار حد سے زیادہ نہ بڑھے اور ہر گز ہر گز ظلم نہ کرے۔ یہ شریعت اسلام کی مقدس

تعلیم کی رو سے ہر انسان کا ہر انسان پر حق ہے، جو انسانی حیثیت سے ایک دوسرے پر لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ

الْزَّحْمُونَ يَزُحْمُهُمُ الزَّحْمُنُ اِزْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَزْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاوِ  
یعنی رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو، تو آسمان والوں پر  
لوگوں پر رحم فرمائے گا۔ (رواہ ابوداؤد) (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ مجتہبی)

ایک دوسری حدیث میں رحمۃ اللعالمین ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ  
اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاحْبِبِ الْخَلْقَ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَحْسَنِ اِلَى عِيَالِهِ یعنی تمام مخلوق اللہ کی  
عیال ہے جو اس کی پرورش کی محتاج ہے اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کے  
نزدیک وہ پیارا ہے جو اللہ کی عیال یعنی اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔  
(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۵ مجتہبی)

## جانوروں کے حقوق

اللہ تعالیٰ رحمن و رحیم اور ارحم الراحمین ہے اور اس کے پیارے رسول رحمۃ اللعالمین  
ﷺ ہیں۔ اس لئے اسلام جو خدا کا بھیجا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین ہے وہ رحمت  
والادین ہے۔ اس لئے اس دین میں جانوروں کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا ہر مسلمان پر  
ضروری ہے۔ جانوروں کے چند حقوق یہ ہیں۔

۱۔ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے جب تک وہ ایذا نہ پہنچائیں بلا ضرورت ان کو قتل کرنا  
منع ہے۔

۲۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کو بھی جب کہ کھانے کے لئے نہ ہو بلکہ محض تفریح کے  
لئے بلا ضرورت قتل کرنا، جیسا کہ بعض شکاری لوگ کھانے یا کوئی فائدہ اٹھانے کے لئے  
نہیں شکار کرتے بلکہ شکار کھیلتے ہیں یعنی محض کھیل کود کے طور پر جانوروں کا خون کر کے ان  
کو ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔

۳۔ جو پالتو جانور کام کرتے ہیں ان کو گھاس چارہ اور پانی دینا فرض ہے اور ان کی طاقت سے  
زیادہ ان سے کام لینا یا بھوکا پیاسا رکھنا اور بلا ضرورت خصوصاً چہروں پر مارنا گناہ اور ناجائز  
ہے۔

۴۔ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لینا یا پرندوں کو پنجروں میں بند کر دینا اور

بلا ضرورت ان پرندوں کے ماں باپ اور جوڑے کو دکھ پہنچانا بہت بڑی بے رحمی اور ظلم ہے جو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔

۵۔ بعض لوگ کسی جاندار کو باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اور اس پر غلیل یا بندوق سے نشانہ بازی کی مشق کرتے ہیں۔ یہ بھی اعلیٰ درجے کی بے رحمی اور ظلم ہے جو ہر مسلمان کے لئے حرام ہے۔

۶۔ جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا موذی ہونے کی وجہ سے قتل کرنا ہو تو مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اس کو تیز ہتھیار سے بہت جلد ذبح یا قتل کر دے۔ کسی جانور کو تڑپا تڑپا کر یا بھوکا پیاسا رکھ کر مار ڈالنا یہ بھی بہت بڑی بے رحمی ہے جو ہر گز ہرگز اسلام میں جائز نہیں ہے۔

## راستوں کے حقوق

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے بچو! تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ راستوں میں بیٹھنے سے تو ہم لوگوں کے لئے کوئی چارہ ہی نہیں ہے کیونکہ ان راستوں ہی میں تو ہم لوگ بیٹھ کر بات چیت کیا کرتے ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ راستوں پر بیٹھو تو راستوں کا حق ادا کرتے رہو۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! راستوں کے حقوق کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ راستوں کے حقوق پانچ ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ نگاہ نیچی رکھنا۔ مطلب یہ ہے کہ راستہ چونکہ عام گزرگاہ ہوتا ہے اس لئے راستہ پر بیٹھنے والوں کو لازم ہے کہ نگاہیں نیچی رکھیں تاکہ غیر محرم عورتوں اور مسلمانوں کے عیوب مثلاً کوڑھی، سفید داغ والے یا لنگڑے لو لے کو بار بار گھور گھور کر نہ دیکھیں جس سے ان لوگوں کی دل آزاری ہو۔

۲۔ کسی مسافر یا راہگیر کو ایذا نہ پہنچائیں۔ مطلب یہ ہے کہ راستوں میں اس طرح نہ بیٹھیں کہ راستہ تنگ ہو جائے۔ یوں ہی راستہ چلنے والوں کا مذاق نہ اڑائیں، نہ ان کی تحقیر اور عیب جوئی کریں، نہ دوسری کسی قسم کی تکلیف پہنچائیں۔

۳۔ ہر گزرنے والے کو سلام کا جواب دیتے رہیں۔

۴۔ راستہ چلنے والوں کو اچھی باتیں بتاتے رہیں۔

۵۔ خلاف شریعت اور بُری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہیں۔



(بخاری کتاب الاستیذان صفحہ ۲۹۰)

## حقوق کو ادا کرو یا معاف کرا لو!

اگر کسی کا تمہارے اوپر کوئی حق تھا اور تم اس کو کسی وجہ سے ادا نہیں کر سکتے تو اگر وہ حق ادا کرنے کے قابل کوئی چیز ہو مثلاً کسی کا تمہارے اوپر قرض رہ گیا تھا تو اس حق کو ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں یا تو خود حق والے کو اس کا حق دے دو۔ یعنی جس سے قرض لیا تھا اسی کو قرض ادا کر دو۔ یا اس سے قرض معاف کرا لو اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اس کے وارثوں کو اس کا حق یعنی قرض ادا کر دو اور اگر وہ حق ادا کرنے کی چیز نہ ہو بلکہ معاف کرانے کے قابل ہو مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا کسی پر تہمت لگائی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے اس کو معاف کرا لو اور اگر کسی وجہ سے حق داروں سے نہ ان کے حقوق کو معاف کرا سکا نہ ادا کر سکا۔ مثلاً صاحبان حق مر چکے ہوں تو ان لوگوں کے لئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرتا رہے تو اُمید ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ صاحبان حق کو بہت زیادہ اجر و ثواب دے کر اس بات کے لئے راضی کر دے گا کہ وہ اپنے حقوق کو معاف کر دیں۔

اگر تمہارا کوئی حق دوسروں پر ہوں اور اس حق کے ملنے کی امید ہو تو نرمی کے ساتھ تقاضا کرتے رہو اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ تم اپنے حق کو معاف کر دو۔

انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں بہت بڑا اور بہت زیادہ اجر و ثواب ملے۔ (اللہ تعالیٰ اعلم)

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتے حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم، نہایت ہی سنگین اور بے حد خوف ناک ہے بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ (اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہے وہ اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوق معاف فرما دے گا، مگر بندوں کے حقوق کو اللہ تعالیٰ اُس وقت تک نہیں معاف فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو خود معاف نہ کر دیں۔ لہذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کر لینا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ قیامت میں بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جس شخص کے پاس درہم اور دوسرے مال و سامان نہ ہوں، وہی مفلس ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں اعلیٰ



درجے کا مفلس وہ شخص ہے کہ وہ قیامت کے دن نماز و روزہ اور زکوٰۃ کی نیکیوں کو لے کر میدانِ حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہوگا کہ اس نے دُنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھا لیا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق کو طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں سے تمام حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلوائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق والوں کے حقوق ادا نہ ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر پر لاد دو۔ چنانچہ سب حق والوں کے گناہوں کو یہ سر پر اٹھائے گا۔ پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو یہ شخص سب سے بڑا مفلس ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۴۳۵)

اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ یا تو حقوق کو ادا کرو۔ معاف کراؤ۔ ورنہ قیامت کے دن حقوق والے تمہاری سب نیکیوں کو چھین لیں گے اور ان کے گناہوں کا بوجھ تم اپنے سر پر لے کر جہنم میں جاؤ گے۔ خدا کے لئے سوچو کہ تمہاری بے کسی و بے بسی اور مفلسی کا قیامت میں کیا حال ہوگا۔

ظظظ

WWW.NAFSEISLAM.COM

{ ۲ }

## اخلاقیات

محمد یعنی وہ حرفِ نخستیں کلکِ فطرت کا  
کیا جس نے مکمل نسخہ ”اخلاقِ انسانی“

## چند بُری باتیں

ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ بُری خصلتوں اور خراب عادتوں سے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو بچائے رکھے اور نیک خصلتوں اور اچھی عادتوں کو خود بھی اختیار کرے اور اپنے سب متعلقین کو بھی اس پر کاربند ہونے کی انتہائی تاکید کرے۔ یوں تو اچھی عادتوں اور بُری عادتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر ہم یہاں اُن چند بُری خصلتوں اور خراب عادتوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں اکثر مسلمان خصوصاً عورتیں گرفتار ہیں اور ان بُری عادتوں کی وجہ سے لوگ اپنے دین و دنیا کو تباہ و برباد کر کے دونوں جہان کی سعادتوں سے محروم ہو رہے ہیں!

۱۔ غصہ

بے محل اور بے موقع بات بات پر بکثرت غصہ کرنا، یہ بہت خراب عادت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان غصہ میں آ کر دنیا کے بہت سے بنے بنائے کام کو بگاڑ دیتا ہے اور کبھی کبھی غصہ کی جھلّا ہٹ میں خداوند کریم کی ناشکری اور گفّر کا کلمہ بکنے لگتا ہے اور اپنے ایمان کی دولت کو غارت اور برباد کر ڈالتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کو بے محل اور بات بات پر غصہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوتؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کسی عمل کا حکم دیجیے، مگر بہت ہی تھوڑا ہو۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”غصہ مت کر“ اس نے کہا کہ کچھ اور ارشاد فرمائیے تو آپؐ نے پھر یہی فرمایا کہ ”غصہ مت کر“ یہ بخاری شریف کی حدیث ہے (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۳ و احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۶۵ مصری) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۳ مجتہائی)

## غصہ کب بُرا، کب اچھا ہے؟

غصہ کے معاملے میں یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ غصہ بذاتِ خود نہ اچھا ہے نہ بُرا۔ درحقیقت غصہ کی اچھائی اور بُرائی کا دار و مدار موقع اور محل کی اچھائی اور بُرائی پر ہے۔ اگر بے محل غصہ کیا اور اس کے اثرات بُرے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ بُرا ہے اور اگر بر محل غصہ کیا اور اس کے اثرات اچھے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ اچھا ہے۔ مثلاً کسی بھوکے پیاسے دودھ پیتے بچے کے رونے پر تم کو غصہ آ گیا اور تم نے بچے کا گلا گھونٹ دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی بے محل ہے۔ اس لئے یہ غصہ بُرا ہے اور اگر کسی ڈاکو کو ڈاکہ ڈالتے وقت دیکھ کر تم کو غصہ آ گیا اور تم نے بندوق چلا کر اس ڈاکو کا خاتمہ کر دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی بر محل ہے لہذا یہ غصہ بُرا نہیں بلکہ اچھا ہے۔ حدیث شریف میں جس غصہ کی مذمت اور بُرائی بیان کی گئی ہے یہ وہی غصہ ہے جو بے محل ہو اور جس کے اثرات بُرے ہوں۔ بالکل ظاہر بات ہے کہ غصہ میں رحم کی جگہ بے رحمی اور عدل کی جگہ ظلم، شکر کی جگہ ناشکری، ایمان کی جگہ کفر ہو تو بھلا کون کہہ سکتا ہے کہ یہ غصہ اچھا ہے؟ یقیناً یہ غصہ بُرا ہے اور یہ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت ہی خراب عادت ہے۔ اس سے بچنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے۔

## غصہ کا علاج

جب بے محل غصہ کی جھلک اٹھ آدی پر سوار ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کو چاہیے کہ وہ فوراً ہی وضو کرے۔ اس لئے کہ بے محل اور مضر غصہ دلانے والا شیطان ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھ جاتی ہے۔ اس لئے وضو غصہ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۴ مجتہبائی)

ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آجائے تو آدمی کو چاہیے کہ فوراً بیٹھ جائے تو غصہ اتر جائے گا اور اگر بیٹھنے سے بھی غصہ نہ اترے تو لیٹ جائے تاکہ غصہ ختم ہو جائے (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۴)

## ۲۔ حسد

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا آسودہ حال دیکھ کر دل جلانا اور اُس کی نعمتوں کے زوال کی تمنا کرنا۔ اس خراب جذبہ کا نام ”حسد“ ہے۔ یہ بہت ہی خبیث عادت اور نہایت ہی بری بلا اور گناہ عظیم ہے۔ حسد کرنے والے کی ساری زندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیارے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے کہ حسد کرنے والے کے حسد سے آپ خدا کی پناہ مانگتے رہیے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۸۷)

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۸۷)

حسد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا، اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے۔ اب تم خود ہی سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔

## حسد کا علاج

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسد قلب کی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ حسد کرنے والا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لے کہ میرے حسد

کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت و نعمت برباد نہیں ہو سکتی اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں، میرے حسد سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا، بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کو ہی پہنچ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دل کی جلن میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں اور میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں، میری نیکیاں قیامت میں اس کو مل جائیں گی۔ پھر یہ بھی سوچے کہ میں جس پر حسد کر رہا ہوں تو میں گویا خداوند تعالیٰ نے جس کو یہ نعمتیں دی ہیں میں اس پر ناراض ہو کر حسد میں جل رہا ہوں۔ یہ سوچ کر پھر اپنے دل میں اس خیال کو جمائے کہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے جو شخص جس چیز کا اہل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا فرماتا ہے۔ میں جس پر حسد کر رہا ہوں، اللہ کے نزدیک چونکہ وہ ان نعمتوں کا اہل تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں دیں۔ اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حاسد کو حسد کی جلن سے نجات مل جائے گی۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۹۰ مصری)

سچ ہے ۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر  
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تُو کسی قابل ہوتا  
لاچ

یہ بہت ہی بری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رزق و نعمت اور مال و دولت یا جاہ و مرتبہ ملا ہے اس پر راضی ہو کر قناعت کر لینا چاہیے۔ دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اس کو حاصل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا، یہی جذبہ حرص و لاچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر کر سونا ہو جائے تو پھر وہ ایک تیسرے میدان کو طلب کرے گا کہ وہ بھی سونے سے بھر جائے اور ابن آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص اس سے توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۰ محبتانی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے، مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں

ایک اُمید، دوسری مال کی محبت۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ مصری)  
 لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت غرض ہر نعمت  
 میں ہوا کرتا ہے۔ اگر لالچ کا جذبہ کسی انسان میں بڑھ جاتا ہے تو وہ انسان طرح طرح کی  
 بد اخلاقیوں اور بے مروتی کے کاموں پڑ جاتا ہے اور بڑے سے بڑے گناہوں سے بھی نہیں  
 چوکتا بلکہ سچ پوچھیں تو حرص و طمع اور لالچ درحقیقت ہزاروں گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اس سے خدا  
 کی پناہ مانگنی چاہی۔

## لالچ کا علاج

اس قلبی مرض کا علاج صبر و قناعت ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے اس  
 پر راضی ہو کر خدا کا شکر بجالائے اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں رہتا  
 ہے۔ اسی وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کی چار چیزیں لکھ دیتا ہے۔ انسان کی عمر، انسان کی  
 روزی، انسان کی نیک نصیبی، انسان کی بد نصیبی۔ یہی انسان کا نوشتہ تقدیر ہے۔ لاکھ سہارو مگر وہی  
 ملے جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ خدا کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جاؤ اور  
 یہ کہہ کر لالچ کے قلعے کو ڈھا دو کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا اور جو میری تقدیر میں ہو گا وہ آئندہ  
 ملے گا اور اگر کچھ کمی کی وجہ سے قلب میں تکلیف ہو اور نفس ادھر ادھر لپکے تو صبر کر کے نفس کی لگام  
 کھینچ لو۔ اس طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اُٹھے گا اور حرص و لالچ کا اندھیرا بادل  
 چھٹ جائے گا۔ یاد رکھو۔

حرص ذلت بھری فقیری ہے  
 جو قناعت کرے تو نگر ہے

## ۴۔ کنجوسی

بخیلی بہت ہی منحوس خصلت ہے۔ بخیل مال رکھتے ہوئے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، وطن  
 اور سفر ہر جگہ ہر حال میں ہر چیز میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور ہر جگہ ذلیل ہوتا ہے اور کوئی بھی  
 اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔  
 جنت سے قریب ہے۔ انسانوں سے قریب ہے۔ جہنم سے دُور ہے اور بخیل اللہ سے دُور ہے، جنت  
 سے دُور ہے، انسانوں سے دُور ہے، جہنم سے قریب ہے اور یقیناً سخی جاہل، عبادت گزار بخیل سے  
 زیادہ اللہ کو پیارا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مجتہائی)

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔  
(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مجتہائی)

اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں جو دونوں ایک ساتھ مؤمن میں اکٹھی جمع نہیں ہوں گی۔ ایک کنجوسی، دوسری بداخلاقی۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مجتہائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں خصلتیں بُری ہیں اور یہ دونوں بُری خصلتیں مؤمن میں ایک ساتھ نہیں پائی جائیں گی۔ مؤمن اگر بخیل ہوگا تو بداخلاق نہیں ہوگا اور اگر بداخلاق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا اور اگر تم کسی ایسے منحوس آدمی کو دیکھو کہ وہ بخیل بھی ہے اور بداخلاق بھی ہے تو سمجھ لو کہ اس کے ایمان میں کچھ فتور ضرور ہے اور یہ کامل درجے کا مسلمان نہیں ہے۔

## بُخْلِی کا علاج

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کنجوسی ایک ایسا مرض ہے کہ اس کا علاج بے حد دشوار ہے۔ خصوصاً بڑھا آدمی اگر بخیل ہو تو وہ تقریباً لا علاج ہے اور کنجوسی کا سبب مال کی محبت ہے۔ جب تک مال کی محبت دل سے زائل نہیں ہوگی، کنجوسی کی بیماری رفع نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی اس کے دو علاج بہت ہی کامیاب اور کارآمد ہیں اور وہ یہ ہیں اول یہ کہ آدمی یہ سوچے کہ مال کے مقاصد کیا ہیں؟ اور میں کس لئے پیدا کیا گیا ہوں؟ اور مجھے دنیا میں مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عالم آخرت کے لئے بھی ذخیرہ جمع کرنا چاہیئے۔ جب یہ خیال دل میں جم جائے گا تو پھر دل میں دُنیا کی بے ثباتی اور عالم آخرت کا دھیان پیدا ہوگا اور ناگہاں دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو جائے گا کہ دُنیا سے اور دُنیا کے مال و اسباب سے بے رغبتی اور نفرت پیدا ہونے لگے گی۔ پھر بخیلی اور کنجوسی کی بیماری خود بخود رفع ہو جائے گی اور جذبہ سخاوت اس طرح پیدا ہو جائے گا کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کو لذت محسوس ہونے لگے گی۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ بخیلوں اور سخی لوگوں کی حکایات پڑھے اور عالموں سے بکثرت اس قسم کے واقعات سننا ہے کہ بخیلوں کا انجام کتنا بُرا ہوا ہے اور سخی لوگوں کا انجام کتنا اچھا ہوا ہے۔ اس قسم کے واقعات و حکایات پڑھتے پڑھتے سُنتے سُنتے بخیلی سے نفرت اور سخاوت کی رغبت دل میں پیدا



ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ کنجوسی کا مرض زائل ہو جاتا ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۶۲ وغیرہ)

## ۵۔ تکبر

یہ شیطانی خصلت اتنی بڑی اور اس قدر تباہ کن عادت ہے کہ یہ بھوت بن کر جس انسان کے سر پر سوا ہو جائے سمجھ لو کہ اس کی دنیا و آخرت کی تباہی یقینی ہے۔ شیطان اپنی اسی منحوس خصلت کی وجہ سے مردود بارگاہ الہی ہوا اور خداوند قہار و جبار نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پہنا کر اس کو جنت سے نکال دیا!

تکبر کے معنی یہ ہیں کہ آدمی دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھے۔ یہی جذبہ شیطان ملعون کے دل میں پیدا ہو گیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو فرشتے چونکہ تکبر کی نحوست سے پاک تھے سب فرشتوں نے سجدہ کر لیا لیکن شیطان کے سر میں تکبر کا سودا سما یا ہوا تھا، اس نے اکڑ کر کہہ دیا کہ اَنَا خَيْرُ مَنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَ خَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ۔ (پارہ ۲۴ سوہ ص آیت ۷۶)

یعنی میں حضرت آدم علیہ السلام سے اچھا ہوں، اے اللہ! تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا۔

اس ملعون نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے حقیر سمجھا اور سجدہ نہیں کیا۔ یاد رکھو کہ جس آدمی میں تکبر کی شیطانی خصلت پیدا ہو جائے گی اس کا وہی انجام ہوگا جو شیطان کا ہوا کہ وہ دونوں جہان میں خداوند قہار و جبار کی پھنکار سے مردود اور ذلیل و خوار ہو گیا۔

یاد رکھو کہ تکبر خدا کو بے حد ناپسند ہے اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۳ مجتہبی)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میدانِ محشر میں تکبر کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ ان کی صورتیں تو انسانوں کی ہوں گی مگر ان کے قد چیونٹیوں کے برابر ہوں گے اور ذلت و رسوائی میں گھرے ہوئے ہوں گے اور یہ لوگ گھسیٹے ہوئے جہنم کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم کے اُس جیل خانہ میں قید کر دیئے جائیں گے جس کا نام ”بولس“ (نا اُمیدی) ہے اور وہ ایسی آگ میں جلائے جائیں گے جو تمام آگوں کو جلا دے گی جس کا نام ”نَارُ الْاُتْيَاد“ ہے اور ان

لوگوں کو جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۳)

پیاری بہنو اور عزیز بھائیو! کان کھول کر سن لو کہ تم لوگ جو کھانے، کپڑے، چال چلن، مکان سامان، تہذیب و تمدن، مال و دولت ہر چیز میں اپنے کو دوسروں سے اچھا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہتے ہو۔ اسی طرح بعض علماء اور بعض عبادت گزار علم و عبادت میں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر اور دوسروں کو اپنے آپ سے حقیر سمجھ کر اکڑتے ہیں، یہی تکبر ہے۔ خدا کے لئے اس شیطانی عادت کو چھوڑ دو اور تواضع و انکساری کی عادت ڈالو! یعنی دوسروں کو اپنے سے بہتر اور اپنے آپ کو ہر چیز میں دوسروں سے کمتر سمجھو!

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے تواضع و انکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا۔ وہ خود کو چھوٹا سمجھے گا، مگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی نگاہوں میں اس کو عظمت والا بنا دے گا اور جو شخص گھمنڈ اور تکبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا۔ وہ خود کو بڑا سمجھے گا، مگر اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کی نظر میں گتے اور خنزیر سے زیادہ ذلیل بنا دے گا۔

## گھمنڈ کا علاج

گھمنڈ اور تکبر کا علاج یہ ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں رہنے لگے اور ان لوگوں کی خدمت کرے۔ تواضع و انکساری کا طریقہ اختیار کرے اور اپنے دل میں یہ ٹھان لے کہ میں ہر مسلمان کی تعظیم اور اس کا اعزاز و اکرام کروں گا۔ خواہ اس کے کپڑے کتنے ہی میلے کیوں نہ ہوں۔ میں اس کو اپنے برابر بٹھاؤں گا اور ہر وقت اس کا دھیان رکھے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ مجھ کو اس نے دوسروں سے اچھا بنا دیا ہے لیکن وہ جب چاہے، مجھ کو سارے جہان سے بدتر بنا سکتا ہے۔ اپنی کمتری اور کوتاہی کا خیال اگر دل میں جم گیا تو تکبر کا بھوت لاکھوں کوس دور بھاگ جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

## ۶۔ چغلی

یعنی کسی کی بات سن کر کسی دوسرے سے اس طور پر کہہ دینا کہ دونوں میں اختلاف اور جھگڑا لڑائی ہو جائے۔ یہ بہت بڑا گناہ اور بہت خراب عادت ہے۔ تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس گناہ میں مبتلا ہیں۔ حدیث شریف میں چغل خوری کو رسول اللہ ﷺ نے گناہ کبیرہ بتایا ہے۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا اور ایک حدیث

میں یہ بھی ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ وہ ہے جو ادھر ادھر کی باتوں میں لگائی بھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ چغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ چغلی کی بُرائی کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۵۵)

مسلمان بھائیو اور بہنو! کسی کی کوئی بات سنو تو خوب سمجھ لو کہ تم اس بات کے امین ہو گئے۔ اگر دوسروں تک اُس بات کے پہنچانے میں کوئی دین و دنیا کا فائدہ ہو جب تو تم ضرور اس بات کا چرچا کرو، لیکن اگر اُس بات کو دوسروں تک پہنچانے میں دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا اندیشہ ہو تو خبردار، خبردار ہرگز کبھی بھی اس بات کا نہ چرچا کرو نہ کسی دوسرے سے کہو، ورنہ تم پر امانت میں خیانت کرنے اور چغل خوری کا گناہ ہوگا اور اس گناہ کا دنیا میں بھی تم پر یہ وبال پڑے گا کہ تم سب کی نگاہوں میں بے وقار اور ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور آخرت میں بھی عذابِ جہنم کے حق دار ٹھہرو گے۔

## ۷۔ غیبت

کسی کو غائبانہ بُرا کہنا، یا پیٹھ پیچھے اس کا کوئی عیب بیان کرنا، یہی غیبت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے۔ صحابہؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اپنے بھائی کی اُن باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے، یہی غیبت ہے۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بتائیے کہ اگر ہمارے اُس دینی بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا ذکر کرنا بھی غیبت کہلائے گا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں واقعی ہوں گی جیسی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں اور تم اپنی طرف سے گھڑ کر کہو گے جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے جس کا کرنے والا جہنم کا ایندھن بنے گا۔ (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان صفحہ ۴۱۲)

یاد رکھو کہ غیبت اتنا بڑا گناہ ہے کہ حضور ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ اَلْغَيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت زنا سے بڑا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان صفحہ ۴۱۲)

حضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میں نے معراج کی رات میں کچھ لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو کھرج کھرج کر نوچ رہے ہیں۔ میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی غیبت اور آبروریزی کیا کرتے تھے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۴۱)

یاد رکھو کہ پیٹھ پیچھے کسی آدمی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ پسند نہیں کرتا یہ غیبت ہے، خواہ اس کا کوئی ظاہری عیب ہو یا باطنی، اس کا پیدا نشی عیب ہو یا اس کا اپنا پیدا کیا ہوا عیب ہو۔ اس کے بدن، اس کے کپڑوں، اس کے خاندان و نسب، اس کے اقوال و افعال پر چال ڈھال، اس کی بول چال غرض کسی عیب کو بھی بیان کرنا یا طعنہ مارنا یہ سب غیبت ہی میں داخل ہے۔ لہذا اس غیبت کے گناہ سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا لازم اور ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ (الحجرات آیت ۱۳) اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ غیبت اس قدر گھناؤنا گناہ ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا تو جس طرح تم ہرگز ہرگز کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کی لاش کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاؤ۔ اسی طرح ہرگز ہرگز کبھی کسی کی غیبت مت کیا کرو۔

کن کن لوگوں کی غیبت جائز ہے؟: حضرت علامہ ابو زکریا محی الدین بن شرف نووی (متوفی ۷۶۷ھ) نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ شرعی اغراض و مقاصد کے لئے کسی کی غیبت کرنا جائز اور مباح ہے اور اس کی چھ صورتیں ہیں۔

اول: مظلوم کا حاکم کے سامنے کسی ظالم کے ظالمانہ عیوب کو بیان کرنا، تاکہ اس کی دادرسی ہو سکے۔

دوم: کسی شخص کی برائیوں کو روکنے کے لئے کسی صاحب اقتدار کے سامنے اس کی برائیوں کو بیان کرنا تاکہ وہ اپنے رعب داب سے اس شخص کو برائیوں سے روک دے۔

سوم: مفتی کے سامنے فتویٰ طلب کرنے کے لئے کسی کے عیوب کو پیش کرنا۔

چہارم: مسلمانوں کو شر و فساد اور نقصان سے بچانے کے لئے کسی کے عیوب کو بیان کر دینا، مثلاً جھوٹے راویوں، جھوٹے گواہوں، بدنمذہبوں کی گمراہیوں، جھوٹے مصنفوں اور واعظوں

کے جھوٹ اور ان لوگوں کے مکرو فریب کو لوگوں سے بیان کر دینا تاکہ لوگ گمراہی کے نقصان سے بچ جائیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے بارے میں مشورہ کرنے والے سے فریقِ ثانی کے واقعی عیبوں کو بتا دینا، یا خریداروں کو نقصان سے بچانے کے لئے سامان یا سودا بیچنے والے کے عیوب سے لوگوں کو آگاہ کر دینا۔

پنجم: جو شخص علی الاعلان فسق و فجور اور قسم قسم کے گناہوں کا مرتکب ہو، مثلاً چور، ڈاکو، زنا کار، خیانت کرنے والا، ایسے اشخاص کے عیوب کو لوگوں سے بیان کر دینا تاکہ لوگ نقصان سے محفوظ رہیں اور ان لوگوں کے پھندوں میں نہ پھنسیں۔

ششم: کسی شخص کی پہچان کرانے کے لئے اس کے کسی مشہور عیب کو اس کے نام کے ساتھ ذکر کر دینا جیسے حضراتِ محدثین کا طریقہ ہے کہ ایک ہی نام کے چند راویوں میں امتیاز اور ان کی پہچان کے لئے اعمش (چندھا) اعرج (لنگڑا) اعمیٰ (اندھا) حول (بھینگا) وغیرہ عیبوں کو ان کے ناموں کے ساتھ ذکر کر دیتے ہیں جس کا مقصد ہر گز ہر گز نہ توہین و تنقیص ہے نہ ایذا رسانی، بلکہ اس کا مقصد صرف راویوں کی شناخت اور ان کی پہچان کا نشان بتانا ہے۔

(نودی علی المسلم صفحہ ۳۲۲)

اوپر ذکر کی ہوئی صورتوں میں چونکہ کسی کے عیبوں کو بیان کر دینا ہے۔ اس لئے بلاشبہ یہ غیبت تو ہے لیکن ان صورتوں میں شریعت نے جائز رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کی غیبت کر دے تو نہ کوئی حرج ہے نہ کوئی گناہ بلکہ بعض صورتوں میں اس قسم کی غیبت مسلمانوں پر واجب ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایسے موقعوں پر کہ اگر تم نے کسی کے عیب کو نہ بیان کر دیا تو کسی مسلمان کے نقصان میں پڑ جانے کا یقین یا غالب گمان ہو۔ مثال کے طور پر ایک مسلمان رقم لے کر جا رہا ہو اور ایک سفید پوش ڈاکو تسبیح و مصلیٰ لئے ہوئے بزرگ بنا ہوا اُس مسلمان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہو اور مسلمان بالکل ہی اس ڈاکو کے بارے میں لاعلم ہو اور تم کو یقین ہے کہ یہ ڈاکو ضرور ضرور اس بھولے بھالے مسلمان کو دھوکا دے کر لوٹ لے گا اور تم اس ڈاکو کے عیب کو جانتے ہو تو اس صورت میں ایک بھولے بھالے مسلمان کو نقصان سے بچانے کے لئے ڈاکو کے عیب کو اُس مسلمان سے بیان کر دینا تم پر واجب ہے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است  
اگر خاموش می مانی گناہ است

یعنی اگر تم دیکھو کہ ایک اندھا جا رہا ہے اور اس کے آگے کنواں ہے تو تم پر لازم ہے کہ اندھے کو بتا دو کہ تیرے آگے کنواں ہے۔ اس سے بچ کر چل اور اگر تم اس کو دیکھ کر چپ رہ گئے اور اندھا کنویں میں گر پڑا تو یقیناً تم گناہگار ٹھہرو گے۔

## ۸۔ بُہتان

جھوٹ موٹ اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر کوئی الزام یا عیب لگانا اس کو افتراء، تہمت اور بہتان کہتے ہیں۔ یہ بہت خبیث اور ذلیل عادت ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ خاص کر کسی پاک و امن مرد یا عورت پر زنا کاری کی تہمت لگانا یہ تو اتنا بڑا گناہ ہے کہ شریعت کے قانون میں اس شخص کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور عمر بھر کسی معاملے میں اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور قیامت کے دن یہ شخص دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

## ۹۔ جھوٹ

یہ وہ گندی، گھناؤنی اور ذلیل عادت ہے کہ دین و دنیا میں جھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرمادیا ہے کہ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ یعنی کان کھول کر سن لو کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور وہ خدا کی رحمتوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور بہت سی حدیثوں میں جھوٹ کی برائیوں کا بیان ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ اس لعنتی عادت سے زندگی بھر بچتا رہے۔ بہت سے ماں باپ بچوں کو چپ کرانے کے لئے ڈرانے کے طور پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ چپ رہو، گھر میں ”ماؤں“ بیٹھی ہے۔ یا چپ رہو، صندوق میں لڈو رکھے ہیں تم روؤ گے تو سب لڈو دھول مٹی ہو جائیں۔ تو خوب سمجھ لو یہ سب بھی جھوٹ ہی ہے۔ اس قسم کی بولیاں بول کر ماں باپ گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہیں اور اس قسم کی باتوں کو لوگ جھوٹ نہیں سمجھتے۔ حالانکہ یقیناً ہر وہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو وہ جھوٹ ہے اور ہر جھوٹ حرام ہے، خواہ بچے سے جھوٹی بات کہو یا بڑے آدمی سے جھوٹی بات کہو یا جانور سے۔ جھوٹ، بہر حال جھوٹ ہے اور جھوٹ حرام ہے۔

کب اور کون سا جھوٹ جائز ہے؟ کافر یا ظالم سے اپنی جان بچانے کے لئے یا دو مسلمانوں کو جنگ سے بچانے اور صلح کرانے کے لئے اگر کوئی جھوٹ بات بول دے تو شریعت نے اس کی رخصت دی ہے۔ مگر جہاں تک ہو سکے اس موقع پر بھی ایسی بات بولے اور ایسے الفاظ



منہ سے نکالے کہ گھلا ہوا جھوٹ نہ ہو بلکہ کسی معنی کے لحاظ سے وہ صحیح بھی ہو اس کو عربی زبان میں ”تَوْرِيَه“ کہتے ہیں۔ مثلاً ڈاکو نے تم سے پوچھا کہ تمہارے پاس مال ہے کہ نہیں اور تم کو یقین ہے کہ اگر میں اقرار کر لوں گا تو ڈاکو مجھے قتل کر کے میرا مال لوٹ لے گا تو اس وقت تم یہ کہہ دو کہ ”میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔“ اور نیت یہ کر لو کہ میری جیب یا میرے ہاتھ میں کوئی مال نہیں۔ بکس یا بیگ میں ہے تو اس معنی کے لحاظ سے تمہارا یہ کہنا کہ ”میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔“ یہ سچ ہے اور اس معنی کے لحاظ سے کہ میری ملکیت میں کوئی مال نہیں ہے یہ جھوٹ ہے۔ اسی قسم کے الفاظ کو عربی میں ”تَوْرِيَه“ کہا جاتا ہے اور جہاں جہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ فلاں فلاں موقعوں پر مسلمان جھوٹ بول سکتا ہے، اس کا یہی مطلب ہے کہ ”تَوْرِيَه“ کے الفاظ بولے اور اگر کھلا ہوا جھوٹ بولنے پر کوئی مسلمان مجبور کر دیا جائے تو اس کو لازم ہے کہ وہ دل سے اس جھوٹ کو بُرا جانتے ہوئے جان و مال کو بچانے کے لئے صرف زبان سے جھوٹ بول دے اور اس سے توبہ کر لے (اللہ تعالیٰ اعلم)

## ۱۰۔ عیب جوئی

ادھر ادھر کان لگا کر لوگوں کی باتوں کو چھپ چھپ کر سننا یا تاک جھانک کر لوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا۔ یہ بڑی ہی چھچھوری حرکت اور خراب عادت ہے۔ دنیا میں اس کا انجام بدنامی اور ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ ایسا کرنے والوں کے کانوں اور آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ قرآن مجید میں اور حدیثوں میں خداوندِ قدوس اور ہمارے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”وَلَا تَجَسَّسُوا“ یعنی کسی کے عیبوں کو تلاش کرنا حرام اور گناہ ہے۔ مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ عیب زیادہ پایا جاتا ہے۔ لہذا پیاری بہنو! تم اس گناہ سے خود بھی بچو اور دوسری عورتوں کو بھی بچاؤ۔

## ۱۱۔ گالی گلوچ

اس گندی عادت کی بُرائی ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے۔ یقیناً پھوہڑ اور فحش الفاظ اور گندے کلاموں کا بولنا یہ کمینوں اور رذیل و ذلیل لوگوں کا طریقہ ہے اور شریعت میں حرام و گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ“ یعنی کسی مسلمان سے گالی گلوچ کرنا یہ فاسق کا کام ہے۔ آج کل عورت و مرد سبھی اس بلا میں مبتلا ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑوں کی فحش کلامیوں اور گالیوں کو سن کر بچے بھی گندی اور پھوہڑ گالیاں بکنے لگتے ہیں اور پھر بچپن سے بڑھاپے تک اس



گندی عادت میں گرفتار رہتے ہیں۔ لہذا ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ کبھی ہرگز ہرگز گالیاں اور گندے الفاظ منہ سے نہ نکالیں۔ کون نہیں جانتا کہ کبھی کبھی گالی گلوچ کی وجہ سے خون ریز لڑائیاں ہو جایا کرتی ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال کا عظیم نقصان ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے مسلم معاشرہ کو تباہ کرنے میں بدزبانیوں اور گالیوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ لہذا اس عادت کو ترک کر دینا بے حد ضروری ہے۔ خاص کر عورتوں کو اپنے سسرال میں اس کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیے کیونکہ سینکڑوں عورتوں کو طلاق ان کی بدزبانیوں اور گالیوں کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے اور پھر میکہ اور سسرال والوں میں مستقل جھگڑوں کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور دونوں خاندان تباہی و بربادی کے غار میں گر کر ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں۔

## ۱۲۔ فضول بکواس

مردوں اور عورتوں کی بُری عادتوں میں سے ایک بہت بُری عادت، بہت زیادہ بولنا اور فضول بکواس ہے۔ کم بولنا اور ضرورت کے مطابق بات چیت یہ بہت ہی پسندیدہ عادت ہے۔ ضرورت سے زیادہ بات اور فضول بکواس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ایسی باتیں بھی زبان سے نکل جاتی ہیں جس سے بہت بڑے بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور شر و فساد کے طوفان اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وَكُفْرَةٌ لَّكُمْ قِيلٌ وَقَالَ۔ وَكَفْرَةٌ الشُّوَالِ وَإِصَاعَةُ النَّعَالِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے کہ بلا ضرورت قیل اور قال اور فضول اقوال آدمی کی زبان سے نکلیں۔ اسی طرح کثرت سے لوگوں کے سامنے کسی چیز کا سوال کرتے رہنا اور فضول کاموں میں اپنے مالوں کو برباد کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ یہ بھی سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ اپنی زبانوں کو فضول باتوں سے ہمیشہ بچائے رکھو! کیونکہ بہت سی فضول باتیں ایسی بھی زبانوں سے نکل جاتی ہیں جو بولنے والوں کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں۔ اسی لئے تمام بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا، کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا۔ یہ عادتیں بہت ہی خراب اور ان عادتوں کی وجہ سے انسان دین و دنیا میں ضرور نقصان اٹھاتا ہے۔

## ۱۳۔ ناشکری

خداوندِ کریم کے انعاموں اور انسانوں کے احسانوں کی ناشکری، اس منحوس اور بُری عادت میں توے فی صدر مرد و عورت گرفتار ہیں بلکہ عورتیں تو ننانویں فی صد اس بلا میں مبتلا ہیں۔ ذرا کسی گھرانے کو یا کسی عورت کے کپڑوں یا زیورات کو اپنے سے خوشحال اور اچھا دیکھ لیا تو خدا کی ناشکری کرنے لگتی ہیں اور کہنے لگتی ہیں کہ خدا نے ہمیں نہ معلوم کس جرم کی سزا میں مفلس اور غریب بنا دیا۔

خُدا کا ہم پر کوئی فضل ہی نہیں ہوتا۔ میں نگوڑی ایسے پھوٹے کرم لے کر آئی ہوں کہ نہ میکے میں سکھ نصیب ہوا، نہ سسرال ہی میں کچھ دیکھا۔ فلانی فلانی گھی دودھ میں نہار ہی ہے اور میں فاقوں سے مر رہی ہوں۔ اسی طرح عورتوں کی عادت ہے کہ اس کا شوہر اپنی طاقت بھر کپڑے، زیورات، ساز و سامان دیتا رہتا ہے لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے عورت کی کوئی فرمائش پوری نہیں کر سکتا تو عورتیں کہنے لگتی ہیں کہ تمہارے گھر میں ہائے ہائے کبھی سکھ نصیب نہیں ہوا۔ اس اُجڑے گھر میں ہمیشہ تنگی بھوک ہی رہ گئی۔ کبھی بھی تمہاری طرف سے میں نے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ میری قسمت پھوٹ گئی جو تمہارے جیسے فتو فقیر سے بیاہی گئی۔ میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا۔ اس قسم کی ناشکری کرتی اور جلی کٹی باتیں سناتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں زیادہ تعداد میں جہنمی ہو گئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں ایک دوسرے پر بہت زیادہ لعنت ملامت کرتی رہتی ہیں اور ناشکری کرتی رہتی ہیں۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا عورتیں خدا کی ناشکری کیا کرتی ہیں! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں احسان کی ناشکری کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ ان عورتوں کی یہ عادت ہے کہ تم پورے زمانے میں ان کے ساتھ احسان کرتے رہو، لیکن اگر کبھی کچھ بھی کمی دیکھیں گی تو یہی کہہ دیں گی کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۹ وغیرہ)

عزیز بہنو! مَن لو خُدا کے انعاموں اور شوہر یا دوسروں کے احسانوں کی ناشکری بہت ہی خراب عادت اور بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنوں سے کمزور اور گرہی ہوئی حالت والوں کو دیکھا کرے کہ اگر میرے پاس گھٹیا کپڑے اور زیور ہیں تو خدا کا شکر ہے کہ فلاں اور فلانی سے تو ہم بہت ہی اچھی حالت میں ہیں کہ ان لوگوں کو بدن ڈھانپنے کے لئے پھٹے پُرانے کپڑے بھی نصیب نہیں ہوتے۔ اسی طرح اگر میرے شوہر نے میرے لئے معمولی غذا کا انتظام کیا ہے تو اس پر بھی شکر ہے کیونکہ فلانی فلانی عورتیں تو فاقہ کیا کرتی ہیں۔ بہر حال اگر تم اپنے سے کمزوروں اور غریبوں پر نظر رکھو گے تو شکر ادا کرو گے اور اگر تم اپنے سے مالداروں پر نظر کرو گے تو تم ناشکری کی بلا میں پھنس کر اپنے دین اور دنیا کو تباہ کر ڈالو گے۔ اس لئے لازم ہے کہ ناشکری کی عادت چھوڑ کر ہمیشہ خدا کے انعاموں اور شوہر وغیرہ کے احسانوں کا

شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ لَآ اِنَّ شَكَوْكُمْ لَا يَزِيْدُ نَفْسَكُمْ۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔ یعنی اگر تم شکر ادا کرتے رہو گے تو میں تم کو زیادہ سے زیادہ نعمتیں دیتا رہوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بہت ہی سخت ہے۔ اس آیت نے اعلان کر دیا کہ شکر ادا کرنے سے خدا کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری کرنے سے خدا کا عذاب اتر پڑتا ہے۔

## ۱۴۔ جھگڑا تکرار

بات بات پر ساس سُسر اور بہو یا شوہر یا عام مسلمان مردوں اور عورتوں سے جھگڑا تکرار کر لینا یہ بھی بہت بُری عادت اور گناہ کا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جھگڑا لو آدمی خدا کو بے حد ناپسند ہے۔ اس لئے اگر کسی سے کوئی اختلاف ہو جائے یا مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو سہولت اور معقول گفتگو سے معاملات کو طے کر لینا نہایت ہی عمدہ اور بہترین عادت ہے۔ جھگڑے تکرار کی عادت کمینوں اور بدتمذیب لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ عادت انسان کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت ہے کیونکہ جھگڑا لو آدمی کا کوئی بھی دوست نہیں ہوتا، بلکہ وہ ہر شخص کی نگاہوں میں قابلِ نفرت ہو جاتا ہے اور لوگ اس کے جھگڑے کے ڈر سے اس کو مُنہ نہیں لگاتے۔ اس سے بات نہیں کرتے۔

## ۱۵۔ کاہلی

یہ ایسی منحوس عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ مکان، سامان، کپڑوں اور بدن کی گندگی، برتنوں اور سامانوں کی بے ترتیبی، وقت پر کھانے پینے سے محرومی اور شوہر اور سسرال والوں کی ناراضگی، بچوں کا پھو ہڑپن، طرح طرح کی بیماریاں وغیرہ وغیرہ یہ ساری بلائیں اور مصیبتیں اسی کاہلی کے سبب انڈے بچے ہیں۔ اس لئے اس عادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہیے، بلکہ ہر دینی و دنیاوی کاموں میں ہر وقت چاق و چوبند ہو کر لگے رہنا چاہیے۔ خوب یاد رکھو! کہ محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے اور کاہل آدمی ہر ایک در سے پھٹکا رہا جاتا ہے اور ہر کام میں مارا جاتا ہے۔ کاہل آدمی نہ دنیا کا کام کر سکتا ہے نہ دین کا۔ اسی لئے رسول خدا ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسْلِ۔ یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

## ۱۶۔ ضد

اپنی کسی بات میں اس طرح اڑ جانا کہ کوئی لاکھ سمجھائے، مگر کسی کی بات اور سفارش قبول نہ کرے۔ اس بُری خصلت کا نام ”ضد“ ہے۔ یہ اس قدر خراب اور منحوس عادت ہے کہ آدمی کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر ڈالتی ہے۔ ایسے آدمی کو دنیا میں سب لوگ ”ضدی“ اور ”ہٹ دھرم“ کہنے لگتے ہیں اور کوئی بھی اس کو مُنہ لگانے اور اس سے بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہی وہ خبیث عادت تھی جس نے ابو جہل کو جہنم میں دھکیل دیا کہ ہمارے پیغمبر ﷺ اور مومنوں نے اس کو لاکھوں مرتبہ سمجھایا اور اُس نے شق القمر اور کنکریوں کے کلمہ پڑھنے کا معجزہ بھی دیکھ لیا۔ مگر پھر بھی اپنی ضد پر اڑا رہا اور ایمان نہیں لایا۔ قرآن وحدیث میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور مخلص دوستوں کا مشورہ ضرور مان لے اور مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کر کے اپنی رائے اور اپنی بات کو چھوڑ دے اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد ہر گز ہر گز اپنی رائے اور اپنی بات پر ضد کر کے اڑ نہ رہے۔ بہت سے آدمی خاص طور سے عورتیں اس بُری عادت میں مبتلا ہیں۔ خدا کے لئے ان سب کو چاہیے کہ اُس بُری عادت کو چھوڑ کر دونوں جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہوں!

## ۱۷۔ بدگمانی

بہت سے مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں انہوں نے دواؤں و دمیوں کو الگ ہو کر چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے دیکھا کہ فوراً ان کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ یہ میرے ہی متعلق کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور میرے ہی خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔ اسی طرح عورتیں اگر اپنے شوہروں کو اچھا لباس پہن کر کہیں جاتے ہوئے دیکھتی ہیں یا شوہروں کو کسی عورت کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سُن لیتی ہیں تو ان کو فوراً اپنے شوہروں کے بارے میں یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ضرور میرے شوہر کا فلانی عورت سے کچھ ساز باز ہے۔ اسی طرح شوہروں کا حال ہے کہ اگر ان کی بیوی میکے میں زیادہ ٹھہر گئی یا میکہ کے رشتہ داروں سے بات یا اُن کی خاطر مدارات کرنے لگیں تو شوہروں کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ میری بیوی فلاں فلاں مردوں سے محبت کرتی ہے۔ کہیں کوئی بات تو نہیں ہے۔ بس اس بدگمانی میں طرح طرح کی جستجو اور ٹوہ لگانے کی فکر میں مبتلا ہو کر دن رات دماغ میں الم غلم قسم کے خیالات کی کچھڑی پکانے لگتے ہیں اور کبھی کبھی راتی کا پہاڑ اور پھانس کا بانس بنا ڈالتے ہیں۔

پیاری بہنو اور بھائیو! یاد رکھو کہ بدگمانیوں کی یہ عادت بہت بُری بلا اور بہت بڑا گناہ ہے۔  
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ بَغْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ یعنی بعض گمان گناہ ہیں۔

## ۱۸۔ کان کا کچا ہونا

بہت سے مردوں اور عورتوں میں یہ خراب عادت ہوا کرتی ہے کہ اچھا بُرا یا سچا جھوٹا جو آدمی بھی کوئی بات کہہ دے اس پر یقین کر لیتے ہیں اور بلا چھان بین اور تحقیقات کے اس بات کو مان کر اس پر طرح طرح کے خیالات و نظریات کا محل تعمیر کرنے لگتے ہیں۔ یہ وہ عادتِ بد ہے کہ آدمی کو شکوک و شبہات کے دلدل میں پھنسا دیتی ہے اور خواہ مخواہ آدمی اپنے مخلص دوستوں کو دشمن بنا لیتا ہے اور خود غرض و فتنہ پرداز لوگ اپنی چالوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ اِنْ جَاءَیْكُمْ فَاسِقٌ مِّنْ بَنِيْ اٰیْتَسَبَّيْنٰوْا۔ یعنی جب کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کر لو! مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کی خبر پر بھروسہ کر کے تم یقین مت کر لیا کرو بلکہ خوب اچھی طرح تحقیقات اور چھان بین کر کے خبروں پر اعتماد کرو۔ ورنہ تم سے بڑی بڑی غلطیاں ہوتی رہیں گی۔ لہذا خبردار! کان کے کچے مت بنو اور ہر آدمی کی بات سن کر بلا تحقیقات کئے نہ مان لیا کرو۔

## ۱۹۔ ریا کاری

کچھ مردوں اور عورتوں کی یہ خراب عادت ہوتی ہے کہ وہ دین یا دنیا کا جو کام بھی کرتے ہیں، وہ شہرت، ناموری اور دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ اس خراب عادت کا نام ”ریا کاری“ ہے اور یہ سخت گناہ کی بات ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ریا کاری کرنے والوں کو قیامت کے دن خُدا کا منادی اس طرح میدانِ محشر میں پکارے گا کہ اے بدکار، اے بدعہد، اے ریا کار! تیرا عمل غارت ہو گیا اور تیرا اجر و ثواب برباد ہو گیا، تو خدا کے دربار سے نکل جا اور اس شخص سے اپنا ثواب طلب کر جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۹۴)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ..... جس عمل میں ذرہ بھر بھی ریا کاری کا شائبہ ہو اس عمل کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے..... اور حضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ..... جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ریا کاری کرنے والے قاریوں کے لئے تیار فرمایا ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۹۴)

## ۲۰۔ تعریف پسندی

کچھ مرد اور عورتیں اس خراب عادت میں مبتلا ہیں کہ جو شخص ان کے منہ پر ان کی تعریف کر دے، وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو شخص ان کے عیبوں کی نشاندہی کر دے اس پر مارے غصہ کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ آدمی کی یہ خصلت بھی نہایت ناقص اور بہت بری عادت ہے۔ اپنی تعریف کو پسند کرنا اور اپنی تنقید پر ناراض ہو جانا یہ بڑی بڑی گمراہیوں اور گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص تمہاری تعریف کرے تو تم اپنے دل میں سوچو کہ اگر واقعی وہ خوبی تمہارے اندر موجود ہو تو تم اس پر خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہرگز ہرگز اپنی اس خوبی پر اکرڑ کر اور اترا کر خوش نہ ہو جاؤ اور اگر کوئی شخص تمہارے سامنے تمہاری خامیوں کو بیان کرے تو ہرگز ہرگز اس پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو، بلکہ اس کو اپنا مخلص دوست سمجھ کر اس کی قدر کرو اور اپنی خامیوں کی اصلاح کر لو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ ہر تعریف کرنے والا دوست نہیں ہوا کرتا اور ہر تنقید کرنے والا دشمن نہیں ہوا کرتا۔ قرآن وحدیث کی مقدس تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر پھول جانے والا آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو بے حد ناپسند ہے اور اس قسم کے مردوں اور عورتوں کے ارد گرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اکٹھا ہو جایا کرتا ہے اور یہ خود غرض لوگ تعریفوں سے آدمی کو اُلٹو بنا کر اپنا مطلب نکال لیا کرتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنی مطلب براری اور بیوقوف بنانے کی داستان بیان کر کے لوگوں کی خوش طبعی اور ہنسنے ہنسانے کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہذا ہر مرد و عورت کو چاپلوسی کرنے والوں اور منہ پر تعریف کرنے والوں کی عیارانہ چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہرگز ہرگز اپنی تعریف سن کر خوش نہ ہونا چاہیے!

## چند اچھی عادتیں

### ۱۔ حلم

غصہ کو برداشت کر لینا اور غصہ دلانے والی باتوں پر غصہ نہ کرنا اس کو حلم اور بردباری کہتے ہیں۔ یہ مسلمان کی بہت ہی بلند مرتبہ عادت ہے اور اس عادت والے کو خداوند قدوس دنیا و آخرت میں بڑے بڑے مراتب و درجات عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں رب العزت



جل جلالہ نے فرمایا کہ: وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔  
یعنی غصہ کو پی جانے والوں اور لوگوں کو معاف کر دینے والوں اور اس قسم کے اچھے اچھے کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔

اللہ اکبر! غصہ کو ضبط اور برداشت کرنے والوں کو خداوندِ قدوس اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔  
سبحان اللہ! کوئی بندہ یا بندی اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پیارا بن جائے اس سے بڑھ کر اور کون سی دوسری نعمت ہو سکتی ہے!

لہذا پیاری بہنو اور بھائیو! تم اپنی یہ عادت بنا لو کہ کوئی کتنی ہی سخت بات تم کو کہہ دے، مگر تم اس کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر لو اور اگر غصہ آجائے تو غصہ کو پی جاؤ اور ہرگز ہرگز اپنے غصہ کا اظہار نہ کرو۔ نہ کوئی انتقام لو۔ اگر تم نے یہ عادت ڈال لی تو پھر یقین کر لو کہ تم خُدا تعالیٰ اور اس کی تمام مخلوق کے پیارے بن جاؤ گے اور خداوندِ کریم بڑے بڑے درجات و مراتب کا تم کو تاج پہنا کر نیک بختی اور خوش نصیبی کا تاجدار بنا دے گا۔

## ۲۔ تواضع و انکساری

خود کو دوسروں سے چھوٹا اور کمتر سمجھ کر دوسروں کی تعظیم و تکریم کے ساتھ خاطر و مدارات کرنا۔ اس عادت کو تواضع اور انکساری کہتے ہیں۔ یہ نیک عادت وہ جو ہر نایاب ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اس عادت کی توفیق عطا فرمادیتا ہے گویا اس کو خیر کثیر کا خزانہ عطا فرمادیتا ہے۔ جو شخص ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور خود کو سب سے کمتر سمجھے گا وہ ہمیشہ گھمنڈ اور تکبر کی شیطانی خصلت سے بچا رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو دونوں جہان میں سر بلندی اور عزت و عظمت کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنا دے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۳۴۰)

یعنی جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے تواضع اور انکساری کی خصلت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سر بلندی عطا فرمائے گا۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ۔

مرا پیر و دانائے روشن شہاب      دو اُندر ز فرمود بر روئے آب  
یکے آنکہ بر خویش خود ہیں مباح      دگر آنکہ بر غیر بد ہیں مباح

یعنی مجھ کو میرے پیر عارفِ خدا اور روشن دل شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے دریائی سفر میں کشتی پر یہ دو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ اپنے آپ کو اچھا اور بڑا نہ سمجھو اور دوسری



یہ کہ دوسروں کو بُرا اور کمتر نہ سمجھو! بلکہ سب کو اپنے آپ سے بہتر اور اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھ کر دوسروں کے سامنے تواضع و انکساری کا مظاہرہ کرتے رہو اور خبردار ہر گز ہر گز کبھی بھی تکبر اور گھمنڈ کی شیطانی ڈگر پر چل کر دوسروں کو اپنے آپ سے حقیر نہ سمجھو!

یاد رکھو کہ تواضع اور عاجزی و انکساری کی عادت رکھنے والا آدمی ہر شخص کی نظروں میں عزیز ہو جاتا ہے اور متکبر آدمی سے ہر شخص نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس لئے ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ تواضع کی عادت اختیار کرے اور کبھی بھی ہر گز تکبر اور گھمنڈ نہ کرے!

### ۳۔ عفو و درگزر

اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ ظلم و زیادتی کر بیٹھے یا ایذا پہنچائے یا کسی سے کوئی خطا یا قصور ہو جائے یا تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچائے تو بدلہ و انتقام لینے کی بجائے اس کو معاف کر دینا۔ یہ بہت ہی بہترین خصلت اور نہایت ہی نفیس عادت ہے۔ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دینا، یہ قرآن مجید کا مقدس حکم اور رسولوں کا مبارک طریقہ ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا فَاَعْفُوا وَاصْفَحُوا یعنی لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرو اور درگزر کی خصلت اختیار کرو۔ ہمارے رسول ﷺ نے مکہ کے ان مجرموں اور خطاکاروں کو جنہوں نے برسوں تک آپ پر طرح طرح کے ظلم کئے تھے۔ فتح مکہ کے دن جب یہ سب مجرمین آپ کے سامنے لرزتے اور کانپتے ہوئے آئے تو آپ نے ان سب مجرموں کی خطاؤں کو معاف فرما دیا اور کسی سے بھی کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا جس کا اثر یہ ہوا کہ تمام غلاموں نے اس اخلاقِ محمدی سے متاثر ہو کر کلمہ پڑھ لیا۔

عزیز بھائیو اور پیاری بہنو! تم بھی اپنی یہی عادت بنا لو کہ گھر میں یا گھر کے باہر ہر جگہ لوگوں کے قصور کو معاف کر دیا کرو۔ اس سے لوگوں کی نظروں میں تمہارا وقار بڑھ جائے گا اور خداوند کریم بھی تم پر مہربان ہو کر تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا۔

### ۴۔ صبر و شکر

مصیبتوں اور جسمانی و روحانی تکلیفوں پر اپنے نفس کو اس طرح قابو میں رکھنا کہ نہ زبان سے کوئی برا لفظ نکلے، نہ گھبرا گھبرا کر اور پریشان حال ہو کر ادھر ادھر بھٹکتا اور بھاگتا پھرے، بلکہ بڑی سے بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے سامنے عزم و استقلال کے ساتھ جم کر ڈٹے رہنا اس کا نام ”صبر“ ہے۔ صبر کا کتنا بڑا ثواب اور اجر ہے اس کو پتہ نہ چچہ جانتا ہے۔ قرآن مجید میں خداوند کریم کا فرمان ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوا کرتی ہے اور

خداوند کریم نے اپنے حبیب ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ۔ یعنی اے محبوب! آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح تمام ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ہے!

اس دنیا میں رنج و راحت اور غمی و خوشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر شخص کو اس دنیاوی زندگی میں تکلیف اور آرام دونوں سے پالا پڑنا ضروری ہے۔ اس لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ کوئی نعمت و راحت ملے تو اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور کوئی تکلیف و رنج پہنچے تو اس پر صبر کرے۔ غرض صبر کی عادت ایک نہایت ہی بہترین عادت ہے اور مثل مشہور ہے کہ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ہر مرد و عورت کو چاہیے کہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

## ۵۔ قناعت

انسان کو جو کچھ خدا کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینا، اس کو ”قناعت“ کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔ قناعت پسند انسان ہمیشہ سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال رہتا ہے اور حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اے قناعت تو نگر م گرداں

کہ ورائے تو بیچ نعمت نیست

یعنی اے قناعت کی عادت تو مجھ کو تو نگر اور مالدار بنا دے، کیونکہ تجھ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں ہے۔ ہر انسان خصوصاً عورتوں کو چاہیے کہ ان کو اپنے شوہروں کی طرف سے جو کچھ مل جائے، اس پر راضی رہ کر قناعت کریں اور دوسری عورتوں کی دیکھا دیکھی حرص و طمع اور لالچ کی عادت سے ہمیشہ دُور رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی زندگی نہایت ہی سکون و اطمینان کے ساتھ بسر ہوگی اور نہ وہ خود پریشان حال رہیں گی۔ نہ اپنے شوہر کو پریشانی میں ڈالیں گی۔

## ۶۔ رحم و شفقت

خدا کی ہر مخلوق انسان ہو یا جانور اگر وہ رحم کے لائق ہوں تو ان پر رحم کرنا اور ان کے ساتھ مہربانی و شفقت کا سلوک اور برتاؤ کرنا، یہ انسان کی بہترین خصلت اور اعلیٰ درجے کی قابل تعریف عادت ہے اور دنیا و آخرت میں اس پر بے حد ثواب ملتا ہے۔

حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ

إِزْهَمُوا أَمِنْ فِي الْأَرْضِ يَزْهَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ مجتہائی)

یعنی رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ اے لوگو! تم زمین والوں پر رحم کرو، تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا!

کروہربانی تم اہل زمین پر خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر نرم خوئی، مہربانی اور رحم و کرم کی عادت خداوند کریم کی بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کو رفق اور نرم دلی کی عادت خداوند کریم کی طرف سے عطا کر دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا بہت بڑا حصہ مل گیا اور جو نرم دلی اور رحم و مہربانی کی خصلت سے محروم کر دیا گیا، وہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ مجتہائی)

## ۷۔ خوش اخلاقی

ہر ایک کے ساتھ خوش روئی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا یہ وہ پیغمبرانہ خصلت ہے جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۱) یقیناً تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے بہترین چیز جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہے وہ کون سی چیز ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ”اچھے اخلاق“ اور آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمن کے میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزن دار نیکی اچھے اخلاق ہوں گے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ مجتہائی)

ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں، بلکہ ہر ملنے جلنے والوں کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی کی عادت اور ثواب کا کام ہے۔ جو لوگ ہر وقت گال پھلائے۔ مٹھ لٹکائے اور پیشانی پر بل ڈالے ہوئے تیوری چڑھائے ہوئے ہر آدمی سے بد اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ بہت ہی منحوس و مغرور ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی سعادتوں اور خوش

نصیبوں سے محروم ہیں۔ نہ ان کو کبھی خوشی نصیب ہوتی ہے، نہ ان سے مل کر دوسروں کا دل خوش ہوتا ہے بلکہ ایسے مردوں اور عورتوں کے چہروں پر ہر وقت ایسی رعونت اور نحوست برستی رہتی ہے کہ ان کا چہرہ دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابھی ابھی سوکراٹھے ہیں اور ابھی منہ نہیں دھویا ہے۔

## ۸۔ حیاء

ہر آدمی خصوصاً عورتوں کے حق میں حیاء کی عادت وہ انمول زیور ہے جو عورت کی عفت و پاکدامنی کا دار و مدار اور نسوانیت کے حسن و جمال کی جان ہے۔ جس مرد یا عورت میں حیاء کا جوہر ہوگا وہ تمام عیب لگانے والے اور بُرے کاموں سے فطری طور پر رُک جائے گا اور تمام رزائل سے پاک و صاف رہ رہ کر اچھے اچھے کاموں اور فضائل و محاسن کے زیورات سے آراستہ ہو جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ یعنی حیاء درختِ ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے۔ (بخاری شریف جلد ۱ کتاب الایمان صفحہ ۶)

## ۹۔ صفائی ستھرائی

یہ مبارک عادت بھی مردوں اور عورتوں کے لئے نہایت ہی بہترین خصلت ہے جو انسانیت کے سر کا ایک بہت ہی قیمتی تاج ہے۔ امیری ہو یا فقری ہر حال میں صفائی و ستھرائی انسان کے وقار و شرف کا آئینہ دار اور محبوب پروردگار ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا یہ اسلامی نشان ہے کہ وہ اپنے بدن، اپنے مکان و سامان، اپنے دروازے اور صحن وغیرہ ہر چیز کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا ہر وقت دھیان رکھے گندگی اور پھوہڑ پن انسان کی عزت و عظمت کے بدترین دشمن ہیں۔ اس لئے ہر مرد و عورت کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنی چاہیے۔ صفائی ستھرائی سے صحت و تندرستی بڑھتی ہے اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو پھوہڑ اور میلے کچلے رہنے والے لوگوں سے بے حد نفرت تھی۔ چنانچہ آپؐ اپنے صحابہ کرام کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کا حکم دیتے رہتے اور اس کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔

پھوہڑ عورتیں جو صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھتی ہیں وہ ہمیشہ شوہروں کی نظروں میں ذلیل و خوار رہتی ہیں بلکہ بہت سی عورتوں کو ان کے پھوہڑ پن کی وجہ سے طلاق مل جاتی ہے۔ اس لئے

عورتوں کو صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

## ۱۰۔ سادگی

خوراک، پوشاک، سامانِ زندگی، رہن سہن، ہر چیز میں بے جا تکلفات سے بچنا اور زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی رکھنا یہ بہت ہی پیاری عادت اور نہایت ہی نفیس خصلت ہے۔ سادہ طرزِ زندگی میں امیری ہو یا فقیری ہر جگہ ہر حال میں راحت ہی راحت ہے۔ اس عادت والا آدمی نہ کسی پر بوجھ بنتا ہے، نہ خود قسم قسم کے بوجھوں سے زیر بار ہوتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی یہی رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہرات کا وہ مبارک طریقہ ہے جو تمام دنیا کے مردوں اور عورتوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ سادگی کی زندگی بسر کر کے رسول اللہ ﷺ کی اس سنتِ کریمہ پر عمل کرے اور دنیا و آخرت کی راحتوں کی سعادتوں سے سرفراز ہو!

## ۱۱۔ سخاوت

اپنی طاقت اور حیثیت کے لحاظ سے سخاوت کی عادت ایک نہایت ہی نفیس خصلت ہے۔ چنانچہ کنجوسی کے بیان میں سخاوت کی فضیلت اور اس کے بارے میں حدیث شریف ہم تحریر کر چکے ہیں۔

## ۱۲۔ شیریں کلامی

ہر آدمی سے بات چیت کرنے میں نرم لہجہ اور شیریں زبانی کے ساتھ گفتگو کی عادت یہ انسانی خصائل میں سے بہترین عادت ہے۔ اس سے ہر آدمی کا دل جیتا جاسکتا ہے۔ گفتگو میں کڑوا لہجہ، چیخنا چلانا، ڈانٹ پھنکار، منہ بگاڑ کر جواب دینا یہ اتنی مردود عادتیں ہیں کہ ان سے آدمی ہر ایک کی نظر میں قابلِ نفرت ہو جاتا ہے۔

## گناہوں کا بیان

گناہ کی دو قسمیں ہیں۔ گناہِ صغیرہ (چھوٹے چھوٹے گناہ) گناہِ کبیرہ (بڑے بڑے گناہ) گناہِ صغیرہ نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں لیکن گناہِ کبیرہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک کہ آدمی سچی توبہ کر کے اہلِ حقوق سے اُن کے حقوق کو معاف نہ کرا لے۔

گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں؟: گناہ کبیرہ ہر اُس گناہ کو کہتے ہیں جس سے بچنے پر خداوند قدوس نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (حاشیہ بخاری صفحہ ۳۶)

بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ ہر وہ گناہ جس کے کرنے والے پر اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے وعید سنائی، یا لعنت فرمائی یا عذاب و غضب کا ذکر فرمایا وہ گناہ کبیرہ ہے۔ (فیوض الباری جلد ۱ صفحہ ۴۰۵)

گناہ کبیرہ کون کون سے ہیں؟: گناہ کبیرہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، مگر ان میں سے چند مشہور گناہ کبیرہ کو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں، جو یہ ہیں:

(۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) خون ناحق کرنا (۴) عود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جہاد کفار سے بھاگ جانا (۷) پاک دامن عورتوں اور مردوں پر زنا کی تہمت لگانا (۸) زنا کرنا (۹) اغلام بازی کرنا (۱۰) چوری کرنا (۱۱) شراب پینا (۱۲) جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا (۱۳) ظلم کرنا (۱۴) ڈاکہ ڈالنا (۱۵) ماں باپ کو تکلیف دینا (۱۶) حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا (۱۷) جوا کھیلنا (۱۸) صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنا (۱۹) اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا (۲۰) اللہ کے عذاب سے بے خوف ہو جانا (۲۱) ناچ دیکھنا (۲۲) عورتوں کا بے پردہ ہو کر پھرنا (۲۳) ناپ تول میں کمی کرنا (۲۴) چغلی کھانا (۲۵) غیبت کرنا (۲۶) دو مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا (۲۷) امانت میں خیانت کرنا (۲۸) کسی کا مال یا زمین و سامان وغیرہ غصب کر لینا (۲۹) نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ فرائض کو چھوڑ دینا (۳۰) مسلمانوں کو گالی دینا، (۳۱) اُن سے ناحق طور پر مار پیٹ کرنا وغیرہ سینکڑوں گناہ کبیرہ ہیں جن سے بچنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی ان گناہوں سے روکنا لازم اور ضروری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کوئی گناہ کرتے دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو گناہ کے کرنے سے روک دے اور اگر ہاتھ سے اس کو روکنے کی طاقت نہ ہو تو کم سے کم اپنے دل سے اس گناہ کو بُرا سمجھ کر اُس سے بیزاری ظاہر کر دے اور یہ ایمان کا نہایت ہی کمزور درجہ ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۶ مجتہبائی)

ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ کوئی آدمی کسی قوم میں رہ کر گناہ کا کام کرے اور وہ قوم قدرت رکھتے ہوئے بھی اُس آدمی کو گناہ کرنے سے نہ روکے تو اللہ تعالیٰ اس ایک آدمی کے گناہ کے

سبب سے پوری قوم کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۷۴۳)

## گناہوں سے دُنیاوی نقصان

گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذابِ جہنم کی سزاؤں اور قبر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا۔ اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھو کہ گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) روزی کم ہو جانا (۲) بلاؤں کا ہجوم ہونا (۳) عُمر گھٹ جانا (۴) دل میں اور بعض اوقات تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵) عبادتوں سے محروم ہو جانا (۶) عقل میں فتور پیدا ہو جانا (۷) لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا (۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا (۹) نعمتوں کا چھن جانا (۱۰) ہر وقت دل کا پریشان رہنا (۱۱) اچانک لا علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا (۱۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے نیک نبیوں اور اس کے نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا (۱۳) دل سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا (۱۴) شرم و غیرت کا جاتا رہنا (۱۵) ہر طرف سے ذلتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا (۱۶) مرتے وقت مُنہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔

## عبادتوں کے دُنیاوی فوائد

عبادتوں سے آخرت کے فوائد تو ہر شخص کو معلوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبادت گزار بندوں کو آخرت میں جنت کی بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا، لیکن اس سے غافل نہ رہو کہ عبادت سے آخرت کے فائدوں کے علاوہ عبادت کی برکت سے بہت سے دُنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) روزی بڑھنا (۲) مال، سامان، ہر چیز میں برکت ہونا (۳) بہت سی دُنیاوی تکلیفوں اور پریشانیوں کا دفع ہو جانا (۴) بہت سی بلاؤں کا نکل جانا (۵) سب کے دلوں میں اُس کی محبت پیدا ہو جانا (۶) ثورِ ایمان کی وجہ سے چہرے کا بارونق ہو جانا (۷) عُمر کا بڑھ جانا (۸) پیداوار میں خیر و برکت ہو جانا (۹) بارش ہونا (۱۰) ہر جگہ عزت و آبرو ملنا (۱۱) فاقہ سے بچا رہنا (۱۲) دن بدن نعمتوں میں ترقی ہونا (۱۳) بہت سی بیماریوں سے شفاء پا جانا (۱۴) آئندہ آنے والے نسلوں کو فائدہ پہنچنا (۱۵) شادمانی و مسرت اور اطمینانِ قلب کی زندگی نصیب ہونا۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دُنیاوی فوائد ہیں جو عبادت کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں!



## عبادت کی شان

رحمتِ کبریا عبادت ہے      راحتِ مصطفیٰ عبادت ہے  
 حُسنِ نورِ خدا عبادت ہے      طلعتِ جاں فزا عبادت ہے  
 حاصلِ زیتِ معرفتِ حق کی      خلقِ کا مدعا عبادت ہے  
 دونوں عالم کا ہے بھلا اس سے      دولتِ بے بہا عبادت ہے  
 یہ خدا سے تجھے ملائے گی      قبلۂ حق نما عبادت ہے  
 روشنی معرفت کی گر چاہو      چشمِ دل کی ضیاء عبادت ہے  
 روح کو ملتی ہے توانائی      ہر مرض کی دوا عبادت ہے  
 اعظمیٰ کر علاجِ عصیاں کا  
 معصیت کی شفا عبادت ہے

{ ۳ }

## رسومات

محبتِ خصوصیات میں کھو گئی  
 یہ اُمتِ رسومات میں کھو گئی

## مسلمانوں کی رسموں کا بیان

جب تک اسلام عرب کی زمین تک محدود رہا۔ اس وقت تک مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کا طرزِ زندگی بالکل ہی سیدھا سادہ اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات و خرافات سے پاک صاف رہا، لیکن جب اسلام عرب سے باہر دوسرے ملکوں میں پہنچا تو دوسری قوموں اور دوسرے مذہب والوں کے میل جول اور ان کے ماحول کا اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کے طریقہ زندگی پر بہت زیادہ اثر پڑا اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی بہت سی غلط سلط اور من گھڑت رسموں کا

مسلمانوں پر ایسا جارحانہ حملہ ہوا اور مسلمان ان مشرکانہ رسوم میں اس قدر مملوث ہو گئے کہ اسلامی معاشرہ کا چہرہ مسخ ہو گیا اور مسلمان رسم و رواج کی بلاؤں میں گرفتار ہو کر خیر القرون کی سیدھی سادھی اسلامی طرز زندگی سے بہت دُور ہو گئے۔ چنانچہ خوشی غمی، پیدائش و موت، ختنہ، شادی بیاہ وغیرہ مسلمانوں کی جملہ تقریبات، بلکہ مسلمانوں کی زندگی و موت کے ہر مرحلہ اور موڑ پر قسم قسم کی رسوم کی فوجوں کا اس طرح عمل دخل ہو گیا ہے کہ مسلمان اپنی تقریبات کو باپ داداؤں کی ان روایتی رسوم سے الگ کر ہی نہیں سکتے اور یہ حال ہو گیا ہے کہ

یہ اُمت روایات میں کھو گئی

حقیقت خرافات میں کھو گئی

ہمارے ہندوستان میں مسلمانوں کی تقریبات میں جن رسوم کا رواج پڑ گیا ہے ان کے بارے میں تین قسم کے مکتب خیال کے لوگ ہیں جو اپنے اپنے مسلک کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔

**اول:** لال، پیلے، ہرے رنگ کے لباسوں والے گیسو دراز قسم کے رنگین مزاج باباؤں کا گروہ جو تصوف کا لبادہ اوڑھے ہوئے صوفی بنے پھرتے ہیں، ان حقیقت و معرفت کے ٹھیکیداروں نے تو تمام خرافات اور خلاف شریعت رسومات کو جائز ٹھہرا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ڈھولک اور طبلہ کی تھاپ اور ہارمونیم اور سارنگی کے راگ پر ان لوگوں کو معرفت کی معراج حاصل ہوتی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی جہالت سے مسلم معاشرہ کو نہس نہس اور اسلام کے مقدس چہرہ کو خرافات و بدعات اور خلاف شریعت رسومات کے داغ دھبوں سے مسخ کر ڈالا ہے۔ یہ لوگ بلاشبہ خطا کار ہیں۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان لوگوں کی صحبت اور ان لوگوں کی پیروی سے ہمیشہ بچتے رہیں۔

**دوم:** وہابیوں، دیوبندیوں کا فرقہ ہے جنہوں نے اصلاح کے نام سے اسلامی معاشرہ اور دین اسلام کی حجامت بنا ڈالی ہے۔ ان لوگوں نے یہ ظلم کیا ہے کہ مسلم معاشرہ کی جائز و ناجائز تمام رسومات کو حرام و بدعت بلکہ کفر و شرک ٹھہرا دیا ہے اور یہ لوگ یہاں تک حد سے بڑھ گئے کہ دولہا کے سر پر سہرا باندھنے کو کفر و شرک لکھ دیا اور زیب و زینت کے لئے دیواروں پر دیوار گیری اور چھتوں پر چھت گیری لگانے کو بدعت اور حرام لکھ مارا اور دوسری بہت سی جائز چیزوں، مثلاً قبروں پر چادر ڈالنے، بزرگوں کی نیاز فاتحہ دلانے، مردوں کا تیج، چالیسواں کرنے کو بدعت و حرام قرار دے دیا۔ میلاد شریف کی مجلسوں کو حرام و بدعت بلکہ کنھیا کے جنم سے بدتر لکھ دیا۔ قیام و سلام کو ناجائز و ممنوع قرار دیا۔ بزرگانِ دین کے عرسوں کو ناجائز و حرام لکھا۔ محرم میں ذکرِ شہادت اور

سبیلوں سے منع کیا اور لطف یہ ہے کہ ان لوگوں سے جب ان رسومات کے کفر و شرک اور بدعت و حرام ہونے پر دلیل طلب کی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم لوگوں نے احتیاطاً ان چیزوں کو کفر و شرک اور حرام و بدعت لکھ دیا ہے تاکہ لوگ ڈر کر ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ خدا کے لئے کوئی ان سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو کفر و شرک اور حرام و ناجائز ٹھہرانا، یہ احتیاط ہے، یا اعلیٰ درجے کی بے احتیاطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال بتایا ہے کہ ان کو کفر و شرک اور حرام بتانا۔ یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء و تہمت ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا۔ یعنی اُس سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے کہ جن رسوم کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے حرام نہیں بتایا ان کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر حرام ٹھہرانا یہ خود بہت بڑا گناہ ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان لوگوں سے بھی الگ تھلگ رہیں اور ہرگز ہرگز ان لوگوں کی پیروی نہ کریں۔

سوم: ہم سب اہل سنت و جماعت کا مقدس طبقہ ہے۔ جس کے بڑے بڑے علمبرداروں میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و مولانا فضل رسول بدایونی و مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا بحر العلوم لکھنوی و اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ بزرگان دین ہیں۔ اہل سنت و الجماعت کے ان مقدس بزرگوں کا مسلمانوں کی رسوم کے بارے میں یہ فتویٰ ہے کہ مسلمانوں کی وہ رسمیں جن کو شریعت نے منع کیا ہے، وہ تو یقیناً حرام و ناجائز ہیں۔ مثلاً ناچ گانا، باجا بجانا، آتش بازی، دولہا کو چاندی سونے کے زیورات پہنانا۔ تقریبات میں عورتوں مردوں کا بے پردگی کے ساتھ جمع ہونا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور عورتوں کا بے پردہ اس کے سامنے آنا اور سالیوں وغیرہ کا ہنسی مذاق کرنا۔ دولہے کے جوتوں کو چڑا لینا پھر زبردستی دولہا سے انعام وصول کرنا وغیرہ لیکن شریعت نے جن رسوم کو جائز بتایا، یا وہ رسمیں جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے، اُن کو ہرگز ہرگز ناجائز اور حرام نہیں کہا جاسکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے نہ ثابت ہو، اُس وقت تک اُسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ خواہ مخواہ مسلمانوں کی تمام رسوم کو کھینچ تان کر ممنوع اور حرام قرار دینا اور بلاوجہ مسلمانوں کو بدعتی اور حرام کا مرتکب کہنا۔ یہ بہت بڑی زیادتی اور دین میں حد سے بڑھ جانا ہے، کیونکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مسلمانوں کی رسوم اور رواجوں کی بنیاد عرف پر ہے، یہ کوئی مسلمان بھی نہیں سمجھتا کہ یہ سب رسمیں شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں۔ بعض مولویوں کا یہ

کہنا کہ چونکہ فلاں رسم کو لوگ فرض سمجھنے لگے ہیں اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے ہیں، اس لئے لوگوں کو ہم اس رسم سے روکتے ہیں کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے اور درحقیقت یہ لوگ خود بھی دھوکے میں ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا کرنے والا اس کو فرض سمجھتا ہے۔ کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنا یہ اور بات ہے اور اس کو فرض سمجھ لینا اور بات ہے۔ دیکھو! وضو کرنے والا ہمیشہ وضو میں کانوں اور گردن کا مسح ضرور کرتا ہے۔ کبھی بھی گردن اور کانوں کے مسح کو نہیں چھوڑتا، تو کیا کوئی بھی اُس پر یہ الزام لگا سکتا ہے کہ وہ سر کے مسح کی طرح گردن اور کانوں کے مسح کو بھی فرض سمجھتا ہے۔ حالانکہ کانوں اور گردن کا مسح سنت و مستحب ہے اور کیا کوئی بھی اس کی جرأت کر سکتا ہے کہ لوگوں کو کانوں اور گردن کے مسح سے منع کر دے کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔

بس اسی طرح سمجھ لو کہ لوگ ہمیشہ عید کے دن سوئیاں اور شبِ برأت کو حلوہ پکاتے ہیں اور میلاد شریف میں ہمیشہ شیرینی بانٹتے ہیں اور کبھی بھی اس کو ترک نہیں کرتے۔ مگر اس کو ہمیشہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ لوگ ان کاموں کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ جس طرح گردن اور کانوں پر ہمیشہ مسح کرنے کے باوجود یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ کانوں اور گردن کا مسح فرض نہیں، بلکہ سنت و مستحب ہے۔ اسی طرح ہمیشہ عید کی سوئیاں اور شبِ برأت کو حلوہ پکانے والا یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ فرض نہیں ہیں بلکہ جائز و مباح ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کسی چیز کو فرض سمجھنا یا فرض نہ سمجھنا اس کا تعلق عقیدہ سے ہے نہ کہ عمل سے۔ کہاں عمل! اور کہاں عقیدہ! عمل اور چیز ہے اور عقیدہ اور چیز۔ دونوں میں بڑا فرق ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں رواج پا جانے والی تمام رسومات حرام و ناجائز نہیں، بلکہ کچھ رسمیں ناجائز ہیں اور کچھ جائز۔ جائز رسموں کو کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ جائز رسموں کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ فعلِ حرام میں مبتلا نہ ہو۔

## چند بُری رسمیں

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ بچوں کی پیدائش یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی بیاہ کے موقعوں پر محلے یا رشتے کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں۔ یہ ناجائز و حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام، پھر عورتوں کا گانا اور زیادہ بُرا۔ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ

بھی عشق اور ہجر و وصال کے اشعار اور گیت۔ ظاہر ہے کہ یہ کتنے فتنوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی طرح عورتوں کا ترجگا بھی ہے کہ رات بھر عورتیں گاتی بجاتی رہتی ہیں اور گلگلے پکتے رہتے ہیں، پھر صبح کو گاتی بجاتی ہوئی مسجد میں طاق بھرنے کے لئے جاتی ہیں۔ اس میں بہت سی خرافات پائی جاتی ہیں۔ نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں۔ عورتوں کو جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ان عورتوں کے ہاتھ میں ایک آٹے کا بنا ہوا چار بتیوں والا چراغ بھی ہوتا ہے جو گھی سے جلا یا جاتا ہے۔ غور کیجیے! کہ جب صبح ہو گئی تو چراغ کی کیا ضرورت! اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا چراغ کافی ہے۔ آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا بالکل ہی اسراف اور فضول خرچی اور مال برباد کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے۔ دولہا دلہن کو آبٹن ملوانا، مائیوں بٹھانا جائز ہے لیکن دولہا کے ہاتھ پاؤں میں زینت کے لئے مہندی لگانا جائز نہیں ہے۔ یوں ہی دولہا کو ریشمی پوشاک یا زیورات پہننا پہنانا حرام ہے۔ خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے۔ بلا وجہ اس کو ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں سونے چاندی کے تاروں، گولوں، لچھوں اور کلاہتوں وغیرہ کا بنا ہوا ہار یا سہرا دولہا کے لئے حرام اور دلہن کے لئے جائز ہے۔ ناچ باج، آتش بازی حرام ہیں۔ شادیوں میں دو قسم کے ناچ کرائے جاتے ہیں۔ ایک رنڈیوں کا ناچ جو مردوں کی محفل میں ہوتا ہے، دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی یا مراٹھن ناچتی ہے اور کمر کو لہے مٹکا مٹکا کر اور ہاتھوں سے چمکا چمکا کر تماشا کرتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے ناچ حرام و ناجائز ہیں۔ رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہیں، ان سب کو جانتے ہیں کہ ایک نامحرم عورت کو سب مرد بے پردہ دیکھتے ہیں۔ یہ آنکھوں کا زنا ہے۔ اس کی شہوت انگیز آواز کو سنتے ہیں۔ یہ کانوں کا زنا ہے۔ اُس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں، یہ ہاتھوں کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف چل کر داد دیتے ہیں اور انعام کا روپیہ دیتے ہیں، یہ پاؤں کا زنا ہے۔ بعض بدکاری بھی کر لیتے ہیں یہ اصل زنا ہے۔

آتش بازی خواہ شب برأت میں ہو یا شادی بیاہ میں، ہر جگہ ہر حال میں حرام ہے اور اس میں کئی گناہ ہیں۔ یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں فضول مال خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے اور ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں۔ پھر اس میں ہاتھ، پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے اور بلا وجہ جان یا مال کو ہلاکت کے خطرے میں ڈالنا شریعت میں حرام ہے۔

اسی طرح شادی بیاہ میں دولہا کو مکان کے اندر بلانا اور عورتوں کا سامنے آ کر یا تاک

جھانک کر اس کو دیکھنا، اس سے مذاق کرنا، اس کے ساتھ چوتھی کھیلنا یہ سب رسمیں حرام و ناجائز ہیں۔ شادیوں یا دوسرے موقعوں پر خاصدان، عطر دان، سُرمہ دانی، سلائی وغیرہ چاندی، سونے کا استعمال کرنا، بہت باریک کپڑے پہننا یا بچتے ہوئے زیور پہننا، یہ سب رسمیں ناجائز ہیں۔

عقیقہ میں بس اس قدر سنت ہے کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکرہ ذبح کرنا اور اس کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بچے کے بالوں کو منڈا کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کر دینا اور بچے کے سر میں زعفران لگا دینا۔ یہ سب کام تو ثواب کے ہیں، باقی اس کے علاوہ جو رسمیں ہوتی ہیں کہ نائی سر مونڈنے کے بعد سب کنبہ و برادری والوں کے سامنے کٹوری ہاتھ میں لے کر اپنا حق مانگتا ہے اور لوگ اس کٹوری میں پیسے ڈالتے ہیں اور برادری کے لوگ جو کچھ نائی کی کٹوری میں ڈالتے ہیں وہ گھر والے کے ذمہ ایک قرض ہوتا ہے کہ جب ان دینے والوں کے یہاں عقیقہ ہوگا تو یہ لوگ اتنی ہی رقم ان کے نائی کی کٹوری میں ڈالیں گے۔ اسی طرح سوپ میں کچا اناج رکھ کر نائی کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح عقیقہ میں لوگوں نے یہ رسم مقرر کر لی ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر اُسترا رکھا جائے فوراً اسی وقت بکرہ بھی ذبح کیا جائے۔ یہ سب رسمیں بالکل ہی لغو ہیں۔ شریعت میں فقط اتنی بات ہے کہ نائی کو سر مونڈنے کی اجرت دے دی جائے اور بکرہ خواہ سر مونڈنے سے پہلے ذبح کریں خواہ بعد میں سب جائز و درست ہے۔ اسی طرح ختنہ میں بعض جگہ اس رسم کی بے حد پابندی کی جاتی ہے کہ بچے کا لباس، بستر، چادر سب کچھ سرخ رنگ کا تیار کیا جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے بچہ کے ہاتھ میں چاقو یا چھری کا رکھنا لازم سمجھا جاتا ہے۔ یہ سب رسمیں من گھڑت خرافات ہیں، شریعت سے ان باتوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

## جہیز

ماں باپ کچھ کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز، کرسی، تخت، جائے نماز، قرآن مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر اس کو سسرال بھیجتے ہیں۔ یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز ہے بلکہ سنت ہے، کیونکہ ہمارے حضور ﷺ نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں چند سامان دے کر رخصت فرمایا تھا، لیکن یاد رکھو کہ جہیز میں سامانوں کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشان دہی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز یہ جائز نہیں ہے کہ وہ زبردستی



ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں۔ ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو، مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی، داماد کی خواہش پوری کریں۔ یہ خلاف شریعت بات ہے، بلکہ آج کل ہندوؤں کے تلک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینا پڑے گی۔ چنانچہ بہت سی غریب لڑکیاں اسی لئے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بُری رسم کو ختم کر دیں۔

## تہواروں کی رسمیں

مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ عید کے دن سویاں پکاتے ہیں، بقر عید کے دن گوشت بھری پوریاں اور قسم قسم کے کباب تیار کرتے ہیں۔ شبِ برأت میں حلوہ پکاتے ہیں۔ محرم میں کھچڑا پکاتے ہیں۔ شربت بناتے ہیں، رجب کے مہینے میں تبرک کی روٹیاں پکاتے ہیں اور بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر کھاتے کھلاتے ہیں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے یہاں تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان سب رسموں میں چونکہ شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب رسمیں جائز ہیں۔ بعض فرقوں والے ان چیزوں کو ناجائز بتاتے ہیں اور نیاز، فاتحہ کے کھانوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اور خواہ مخواہ مسلمانوں کے سر پر الزام تھوپتے ہیں کہ مسلمان ان رسموں کو فرض و واجب سمجھتے ہیں اور طرح طرح سے کھینچ تان کر ان جائز رسموں کو ممنوع و حرام بتاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا ظلم اور زیادتی ہے کہ خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بلا کسی شرعی دلیل کے حرام ٹھہراتے ہیں۔ ان رسموں کو جائز سمجھ کر ہی کیا جاتا ہے اور یقیناً یہ سب باتیں جائز ہیں بلکہ اگر اچھی نیت سے ہوں تو مستحب اور کارِ ثواب بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

## مہینوں اور دنوں کی نحوست

جاہل عورتوں میں یہ رسم و رواج ہے کہ وہ ذوالقعدہ کے مہینہ کو ”خالی کا چاند“ اور صفر کے مہینہ کو ”تیرہ تیزی“ کہتی ہیں اور ان دونوں مہینوں کو منحوس سمجھتی ہیں اور ان دونوں مہینوں میں شادی بیاہ اور ختنہ وغیرہ کو نامبارک جانتی ہیں۔ اسی طرح ہر مہینے کی ۳-۱۳-۲۳ تاریخوں اور ۸-۱۸-۲۸ تاریخوں کو منحوس سمجھ کر ان تاریخوں میں شادی اور بیاہ اور دوسری تمام تقریبات



کرنے کو بہت ہی برا اور نحوست والا کام سمجھتی ہیں۔ کچھ جاہل مردِ فاجر و عقرب میں شادی بیاہ کرنے کو منحوس اور نامبارک مانتے ہیں۔ اسی طرح بدھ کے دن کو سمجھ کر کچھ لوگ اس دن سفر نہیں کرتے۔ کچھ عورتیں ان مہینوں اور تاریخوں کی نحوست سے بچنے کے لئے طرح طرح کے ٹوکے کرتی کرتی ہیں، کہیں کہیں رواج ہے کہ ہر تیرہویں کو کچھ گھونگلیاں پکا کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ اس تاریخ کی منحوسیت سے حفاظت رہے۔ کان کھول کر سن لو! اور یاد رکھو! کہ اس قسم کے سارے اعتقادات سراسر شریعت کے خلاف ہیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ اس لئے ان اعتقادوں سے توبہ کرنا چاہیئے۔ شریعتِ اسلام میں ہر گز ہر گز نہ کوئی مہینہ منحوس ہے، نہ کوئی تاریخ نہ کوئی دن۔ ہر مہینہ ہر تاریخ ہر دن اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو نہ منحوس بنایا ہے نہ نامبارک۔ یہ سب اعتقاد مشرکوں، نجومیوں اور رافضیوں کے من گھڑت عقیدوں کی پیداوار ہیں، جو جاہل عورتوں میں چل پڑے ہیں۔ ان رسوں کو مٹانا بہت ضروری ہے۔ اس لئے عزیز بہنو! تم خود بھی ان اعتقادوں سے بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس جہاد کا تم کو بہت بڑا ثواب دے گا۔

## محرم کی رسمیں

محرم کے مہینے میں صرف اتنی بات ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس روضوں کی تصویر یا نقشہ بنا کر رکھنا اور ان کو دیکھنا، یہ تو جائز ہے، کیونکہ یہ ایک غیر جاندار چیز کی تصویر یا نقشہ ہے۔ لہذا جس طرح کعبہ، بیت المقدس، نعلین شریفین وغیرہ کی تصویریں اور ان کے نقشے بنا کر رکھنے کو شریعت نے جائز ٹھہرایا ہے، اسی طرح شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے بھی یقیناً جائز ہی رہیں گے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ محرم کے مہینے میں جو بہت سی بدعتیں اور خرافاتی رسمیں چل پڑی ہیں، وہ یقیناً ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔ مثلاً ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپے کے خرچ سے روضہ کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈبو دینا یا زمین میں دفن کر دینا، یا جنگلوں میں پھینک دینا۔ یہ یقیناً حرام و ناجائز ہے، کیونکہ یہ اپنے مال کو برباد کرنا ہے اور مسلمان جانتا ہے کہ مال کو ضائع اور برباد کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اسی طرح کی دوسری بہت سی خرافات و لغویات مثلاً ڈھول تاشہ بجانا، تعزیوں کو ماتم کرتے ہوئے گلی گلی پھرانا، سینے کو ہاتھوں یا زنجیروں یا پتھر یوں سے پیٹ پیٹ کر اور مار مار کر اچھلتے کودتے ہوئے ماتم کرنا، تعزیوں کے نیچے اپنے بچوں کو لٹانا تعزیوں کی تعظیم کے لئے تعزیوں کے سامنے سجدہ کرنا۔ تعزیوں کے نیچے کی دھول اٹھا اٹھا کر بطور تبرک چہروں، سروں اور سینوں پر ملنا۔ اپنے بچوں کو محرم کا فقیر بنا کر محرم کی نیاز کے لئے بھیک منگوانا، بچوں کو کربلا کا پیک اور قاصد بنا کر اور ایک خاص

قسم کا لباس پہنا کر ادھر ادھر دوڑاتے رہنا، سوگ منانے کے لئے خاص قسم کے کالے یا سبز رنگ کے کپڑے پہن کر ننگے سر ننگے پاؤں، گریبان کھولے ہوئے یا گریبان پھاڑ کر گلی گلی بھاگے بھگانے وغیرہ وغیرہ قسم قسم کی لغویات و خرافات کی رسمیں جو مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہیں یہ سب ممنوع و ناجائز ہیں اور یہ سب زمانہ جاہلیت اور رافضیوں کی نکالی ہوئی رسمیں ہیں، جن سے توبہ کر کے خود بھی ان حرام رسموں سے بچنا اور دوسروں کو بچانا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اسی طرح تعزیوں کا جلوس دیکھنے کے لئے عورتوں کا بے پردہ گھروں سے نکلنا اور مردوں کے مجموعوں میں جانا اور تعزیوں کو جھک جھک کر سلام کرنا۔ یہ سب کام بھی شریعت میں منع اور گناہ ہیں۔ (فتاویٰ عزیزیہ و رسالہ تعزیہ داری مصنفہ اعلیٰ حضرت و بہار شریعت)

## محرم میں کیا کرنا چاہیے؟

محرم کی دسویں تاریخ جس کا نام ”روزِ عاشورہ“ ہے، دنیا کی تاریخ میں یہ بڑا ہی عظمت و فضیلت والا دن ہے۔ یہی وہ دن ہے کہ اس میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی طوفان میں سلامتی کے ساتھ ”جودی پہاڑ“ پر پہنچی۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ کو ”خلیل اللہ“ کا لقب ملا اور اسی دن آپ نے نمرود کی آگ سے نجات پائی۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلطنت ملی۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلائیں ختم ہوئیں۔ یہی وہ دن ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے دریا پھٹ گیا اور فرعون لشکر سمیت دریا میں غرق ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرعون سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ و سلامت باہر تشریف لائے۔ اسی دن حضرت امام حسینؑ اور ان رفقاء نے میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش فرما کر حق کے پرچم کو سر بلند فرمایا۔ (صاوی غنیۃ الطالبین)

## شبِ عاشورہ کی نفل نماز

عاشورہ کی رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص (قل ہو اللہ) تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ قل ہو اللہ کی صورت پڑھے۔ گناہوں سے پاک ہوگا اور بہشت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔ (فضائل الشہور والصلیام)

## عاشورہ کا روزہ

نویں اور دسویں محرم دونوں دن روزہ رکھنا چاہیے اور اگر نہ ہو سکے تو عاشورہ ہی کے دن روزہ رکھے۔ اس روزہ کا ثواب بہت بڑا ہے۔ (مسلم شریف)

عاشورہ کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے۔ بعض عالموں نے ان کو ارشادِ نبویؐ کہا ہے اور بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بتایا ہے۔ بہر حال یہ سب اچھے اعمال ہیں۔ لہذا ان کو کرنا چاہیے۔ (۱) روزہ رکھنا (۲) صدقہ کرنا (۳) نمازِ نفل پڑھنا (۴) ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا (۵) علماء کی زیارت (۶) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا (۷) اپنے اہل و عیال کے رزق میں وسعت کرنا (۸) غسل کرنا (۹) سُرمہ لگانا (۱۰) ناخن تراشنا۔

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ان دس چیزوں کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب ہیں۔ (۱) مریضوں کی بیمار پُرسی (۲) دشمنوں سے ملاپ کرنا (۳) دُعا عاشورہ پڑھنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے پینے میں خوب زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا، یعنی زیادہ کھانا تیار کر کر خوب پیٹ بھر بھر کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کے رزق میں وسعت اور خیر برکت عطا فرمائے گا۔ (ما ثبت من السنۃ)

## مجالسِ محرم

عشرہ محرم بالخصوص دسویں محرم عاشوراء کے دن مجلس منعقد کرنا اور صحیح روایتوں کے ساتھ شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے فضائل و واقعات کر بلا کو بیان کرنا جائز اور باعثِ ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جن مجالس میں صالحین کا ذکر ہو، وہاں رحمت نازل ہوتی ہے۔ پھر چونکہ ان واقعات میں صبر و تحمل اور تسلیم و رضا اور پابندیِ شریعت کا بے مثال عملی نمونہ بھی ہے۔ اس لئے کربلا کے واقعات کو بار بار بیان کرنے سے مسلمانوں کو دین پر استقامت حاصل ہوگی جو اسلام کا عطر اور ایمان کی روح ہے۔ مگر ہاں اس کا خیال رہے کہ ان مجلسوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی ذکرِ خیر ہو جانا چاہیے تاکہ اہل سنت اور شیعوں کی مجلسوں میں فرق و امتیاز نہ رہے۔ (بہارِ شریعت)

میلا د شریف اور گیارہویں شریف کی محفلوں کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ یہ سب جائز و درست اور بہت ہی بابرکت محفلیں ہیں اور یقیناً باعثِ ثواب اور مستحب ہیں۔ اس لئے ان کو نہایت

اخلاص اور محبت سے کرنا چاہیے اور ان محفلوں اور مجلسوں میں نہایت ہی محبت و عقیدت کے ساتھ حاضری دینا چاہیے۔ ان محفلوں سے لوگوں کو روکنا یہ دہائیوں کا طریقہ ہے۔ ہرگز ہرگز ان لوگوں کی بات نہیں ماننی چاہیے کیونکہ یہ لوگ گمراہ ہیں۔

## فاتحہ

محرم کے دس دنوں تک خصوصاً عاشورہ کے دن شربت پلا کر، کھانا کھلا کر، شیرینی پر، کھجڑا پکا کر شہدائے کربلا کی فاتحہ دلانا اور ان کی مقدس روح کو ثواب پہنچانا یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں۔ ان سب چیزوں کا ثواب یقیناً شہدائے کربلا کی رحوں کو پہنچتا ہے اور اس فاتحہ و ایصالِ ثواب کے مسئلہ میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اہل سنت کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے (ہدایہ و شرح عقائد) پہلے زمانوں میں فرقہ معترکہ اور اس زمانے میں فرقہ وہابیہ اس مسئلہ میں اہل سنت کے خلاف ہیں اور فاتحہ، ایصالِ ثواب سے منع کرتے رہتے ہیں۔ تمام مسلمانانِ اہل سنت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز نہ ان کی باتیں سنو، نہ ان لوگوں سے میل جول رکھو، ورنہ تم خود بھی گمراہ ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرو گے! دسویں محرم کو دعائے عاشورہ پڑھنے سے عمر میں خیر و برکت اور زندگی میں فلاح و نعمت حاصل ہوتی ہے۔ ہماری کتاب ”موسمِ رحمت“ میں پوری اور مکمل دُعائے عاشورہ لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کو ضرور پڑھو۔

## محرم کا کھجڑا

عاشورہ کے دن کھجڑا پکانا فرض یا واجب نہیں ہے، لیکن اس کے حرام و ناجائز ہونے کی بھی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے، بلکہ ایک روایت ہے کہ خاص عاشورہ کے دن کھجڑا پکانا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جب طوفان سے نجات پا کر حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی جو دی پہاڑ پر ٹھہری تو عاشورہ کا دن تھا۔ آپ نے کشتی میں سے تمام اناجوں کو باہر نکالا، تو فول (بڑی مٹر) گئی ہوں، جو، مسور، چنا، چاول، پیاز، سات قسم کے غلے موجود تھے۔ آپ نے ان ساتوں اناجوں کو ایک ہی ہانڈی میں ملا کر پکایا۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین قلیو بی نے فرمایا کہ مصر میں جو کھانا عاشورہ کے دن ”طیخ الحبوب“ (کھجڑا) کے نام سے پکایا جاتا ہے۔ اس کی اصل دلیل یہی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل ہے۔ (القلیو بی)

## شبِ برأت کا حلہ

شبِ برأت کا حلہ پکانا نہ تو فرض و سنت ہے نہ حرام و ناجائز، بلکہ حق بات یہ ہے کہ شبِ

برأت میں دوسرے تمام کھانوں کی طرح حلوہ پکانا بھی ایک مباح اور جائز کام ہے اور اگر اس نیک نیتی کے ساتھ ہو کہ ایک عمدہ اور لذیذ کھانا فقراء و مساکین اور اپنے اہل و عیال کو کھلا کر ثواب حاصل کرے تو یہ ثواب کا کام بھی ہے۔

درحقیقت اس رات میں حلوے کا دستور یوں نکل پڑا کہ یہ مبارک رات صدقہ و خیرات اور ایصالِ ثواب و صلہ رحمی کی خاص رات ہے۔ لہذا انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اس رات میں کوئی مرغوب اور لذیذ کھانا پکایا جائے۔ بعض عالموں کی نظر بخاری شریف کی اس حدیث پر پڑی کہ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ یعنی رسول اللہ ﷺ حلواء (شیرینی) اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

لہذا ان علمائے کرام نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رات میں حلوہ پکایا۔ پھر رفتہ رفتہ عوام میں بھی اس کا چرچا اور رواج ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے ملفوظات میں ہے کہ ہندوستان میں شبِ برأت کو روٹی اور حلوہ پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے اور سمرقند و بخارا میں ”قلمنا“ پر، جو ایک میٹھا کھانا ہے۔

الغرض شبِ برأت کا حلوہ ہو یا عید کی سویاں، محرم کا کھچڑا ہو یا مالیدہ، محض ایک رسم و رواج کے طریقہ پر لوگ پکاتے کھاتے اور کھلاتے ہیں۔ کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ فرض یا سنت ہیں۔ اس لئے اس کو ناجائز کہنا درست نہیں۔ یاد رکھو! کہ کسی حلال کو حرام ٹھہرانا اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگانا ہے جو ایک بدترین گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ اللَّهُ اذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ۔ یعنی کہہ دو۔ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رزق اتارا، اس میں تم نے اپنی طرف سے کچھ حرام، کچھ حلال ٹھہرا لیا۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا تمہیں حکم دیا ہے یا اللہ تعالیٰ پر تم لوگ تہمت لگاتے ہو!

(یونس آیت ۵۹)

ظظظ



## ایمانیات

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں  
 جو ہو ذوقِ یقیں کامل پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں  
 جاننا چاہی کہ مسائلِ شریعت چار قسم کے ہیں۔ پہلی قسم وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق ایمان و  
 عقیدہ سے ہے، جیسے توحید، رسالت، قیامت وغیرہ کا بیان۔ دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو بدنی و  
 مالی عبادتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔ تیسری قسم وہ باتیں ہیں جن  
 کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ لین دین اور معاملات سے ہے۔ جیسے خرید و فروخت، نکاح و  
 طلاق، حکومت و سیاست وغیرہ۔ چوتھی قسم ان اوصاف کا بیان جو انسان کے اخلاق و عادات اور

نفسانی جذبات سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ جیسے شجاعت، سخاوت، صبر و شکر وغیرہ۔ مسائل شریعت کی یہ چاروں قسمیں انسان کی صلاح و فلاح دارین کے لئے انتہائی ضروری ہیں، لیکن واضح رہے کہ جب تک عقیدے صحیح اور درست نہیں ہوں گے، اس وقت تک کوئی عمل مقبول نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اسلام کے عقیدوں کو اچھی طرح جان کر اس پر ایمان لائیں اور سچے دل سے ان کو مان کر زبان سے اقرار بھی کریں۔ یوں سمجھو کہ عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں ہیں۔ اگر درخت کی جڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں کبھی ہری بھری نہیں رہ سکتیں۔ اس لئے پہلے ہم عقائد اسلام کا بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ نماز و روزہ اور زکوٰۃ و حج وغیرہ اعمال اسلام کا بیان بھی ہم لکھیں گے اور ان فرائض کے علاوہ دوسرے اسلامی مسائل کو بھی ہم بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے عقیدوں کو درست فرمائے اور عمل کی توفیق دے۔ آمین!



## چھ کلمے

پہلا کلمہ طیبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد (ﷺ) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور طاقت و قوت دینے والا صرف خدائے بزرگ و برتر ہے۔



چوتھا کلمہ توحید: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کے لئے بادشاہی ہے۔ اُسی کے لئے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اُسی کے قبضہ میں ہر قسم کی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمْدًا اَوْ خَطَا سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَاَتُوبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي اَعْلَمْتُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ الْغُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ!) بے شک تو غیبیوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَاَنَا اَعْلَمُ بِهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهِ ثَبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشُّرْكِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے اُس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں۔ توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے، شرک سے اور تمام گناہوں سے اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد (ﷺ) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں۔

ایمان مجمل: اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِهِ۔

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا۔

**ایمان مفصل:** اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنْ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ النَّبُئِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

تنبیہ: ان چھ کلموں اور ایمان مجمل و ایمان مفصل کو زبانی یاد کر لو اور معنوں کو خوب سمجھ کر سچے دل سے یقین کے ساتھ ان پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ یہی وہ کلمے ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جب تک ان کلموں پر ایمان نہ لائے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کم نصیبی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان ان کلموں سے ناواقف یا غافل ہیں۔ حالانکہ ہر مسلمان ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ اسلامی کلمے زبانی یاد کرا دیں اور ان کلموں کے معنی بچوں کو بتا کر ذہن نشین کرا دیں تاکہ یہ اسلامی عقیدے بچپن ہی سے دلوں میں جم جائیں اور زندگی کی آخری سانس تک ہر مسلمان مرد و عورت ان عقیدوں پر پہاڑ کی طرح مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکے اور جن بالغ مردوں اور عورتوں کو یہ کلمے یاد نہ ہوں اُن پر بھی لازم ہے کہ وہ جلد سے جلد ان کلموں کو یاد کر لیں اور ان کے معنوں کو سمجھ کر سچے دل سے ان کو جان پہچان کر اور مان کر ان پر ایمان رکھیں اور ہر وقت ان عقیدوں کا دھیان رکھیں، کیونکہ یہی عقیدے اسلام کی پوری عمارت کی بنیاد ہیں۔ جس طرح کسی عمارت کی بنیاد ہل جائے یا کمزور ہو جائے تو وہ عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ ٹھیک اسی طرح اگر اسلام کے ان عقیدوں میں کوئی شک و شبہ پیدا ہو جائے تو اسلام کی عمارت بالکل ہی تھس تھس اور برباد ہو جائے گی۔

## اللہ تعالیٰ

- ۱۔ عقیدہ: تمام عالم، زمین و آسمان وغیرہ سارا جہان پہلے بالکل ناپید تھا، کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے سب کو پیدا کیا تو یہ سب کچھ موجود ہوا۔
- ۲۔ عقیدہ: جس نے تمام عالم اور سارے جہان کو پیدا کیا، اسی پاک ذات کا نام اللہ ہے۔

۳۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں۔ سارا عالم اس کا محتاج ہے، کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔ وہ سب سے کیتا اور نرالا ہے اور وہی سب کا خالق و مالک ہے۔

۴۔ عقیدہ : وہ زندہ ہے، وہ قدرت والا ہے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ سب کچھ دیکھتا ہے۔ سب کچھ سنتا ہے۔ سب کی زندگی اور موت کا مالک ہے، جس کو جب تک چاہے زندہ رکھے اور جب چاہے موت دے۔ وہی سب کو جلاتا اور مارتا ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ وہی جس کو چاہے موت دے۔ وہی جس کو چاہے عزت اور ذلت دیتا ہے اور وہ جو کچھ چاہے کرتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کوئی اس کا مثل اور مقابل نہیں۔ نہ اس کو کسی نے جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ نہ وہ بیوی بچوں والا ہے۔ (قرآن مجید)

۵۔ عقیدہ : وہ کلام فرماتا ہے، لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح سے نہیں ہے۔ وہ زبان، آنکھ، کان وغیرہ اعضاء سے اور ہر عیب اور نقصان سے پاک ہے۔ ہر کمال اس کی ذات میں موجود ہے۔

۶۔ عقیدہ : اس کی سب صفیتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ کوئی صفت اس کی کبھی نہ ختم ہو سکتی ہے نہ گھٹ بڑھ سکتی ہے۔

۷۔ عقیدہ : وہ اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز پر بڑا مہربان ہے۔ وہی سب کو پالتا ہے۔ وہ بڑائی والا اور بڑی عزت والا ہے۔ سب کچھ اُسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے جس کی چاہے روزی کم کر دے۔ جس کی چاہے زیادہ کر دے۔ وہ انصاف والا ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے۔ وہ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ وہ گناہوں کا بخشنے والا اور بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے۔ اس پر کوئی حکم چلانے والا نہیں۔ نہ اس کو اس کے ارادہ سے کوئی روکنے والا ہے۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بغیر اس کے حکم کے کوئی ذرہ بل نہیں سکتا۔ اس کے کسی حکم اور اس کے کسی کام میں کسی کو روک ٹوک کی مجال نہیں۔ وہ تمام عالم اور سارے جہان کی حفاظت اور اس کا انتظام فرماتا ہے۔ نہ وہ سوتا ہے، نہ اوگھتا ہے، نہ کبھی غافل ہوتا ہے۔

(قرآن مجید و شرح عقائد وغیرہ)

۸۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب اور لازم نہیں ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے وہ اس کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۹۔ عقیدہ : وہ مخلوق کی تمام صفتوں سے پاک ہے۔ وہ بڑا ہی رحیم و کریم ہے۔ وہ اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ وہ اپنے بندوں کی بد اعمالیوں اور گناہوں سے ناراض ہوتا ہے اور بندوں کی نیکیوں اور عبادتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اسی لئے اُس نے گناہگاروں کے لئے دوزخ کا عذاب اور نیکوکاروں کے لئے جنت کا ثواب بنایا ہے۔ (قرآن مجید و کتب عقائد)

۱۰۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ جہت اور مکان و زمان اور حرکت و سکون اور شکل و صورت وغیرہ مخلوقات کی تمام صفات و کیفیات سے پاک ہے۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۱۱۔ عقیدہ : دنیا کی زندگی میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہوا۔ وہاں دل کی نگاہ سے یا خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار دوسرے انبیاء علیہم السلام بلکہ بہت سے اولیائے کرام کو بھی نصیب ہوا اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائے گا مگر یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا دیدار بلا کیف ہے۔ یعنی دیکھیں گے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے؟ اور کس طور پر دیکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے۔ اس وقت بتا دیں گے۔ اس میں بحث کرنا جائز نہیں۔ یہ ایمان رکھو! کہ قیامت میں ضرور اس کا دیدار ہوگا، جو آخرت کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔

(شرح عقائد وغیرہ)

۱۲۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے کسی کام کو بُرا سمجھنا، یا اس پر اعتراض کرنا، یا ناراض ہونا یہ کفر کی بات ہے۔ خبردار! خبردار! کبھی ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کے کسی کام پر نہ اعتراض کرو۔ نہ ناراض رہو۔ بلکہ یہی ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہی اچھا ہے۔ خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم یعنی بہت زیادہ جاننے والا اور بہت زیادہ حکمتوں والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔

(قرآن مجید)

## نبی و رسول

۱۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا۔ یہ سب پیغمبر تمام گناہوں سے پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی نیک بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب پیغمبروں کا یہی کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اس کے احکام کو بندوں تک پہنچاتے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے ان کے ہاتھوں پر ایسی ایسی حیرت اور تعجب میں ڈالنے والی چیزیں ظاہر فرمائیں جو بہت ہی مشکل، عادت کے خلاف ہیں۔ جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان چیزوں کو 'X' کہتے ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا کہ وہ اڑ دھا بن کر فرعون کے سامنے جادو گروں کے سانپوں کو نکل گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مَرْدُوں کو زندہ کرنا اور ہمارے حضور نبی آخر الزماں ﷺ کا چاند کو دو ٹکڑے کر دینا، ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹا دینا، کنکریوں سے اپنا کلمہ پڑھوا لینا۔ انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری کر دینا۔ یہ سب معجزات ہیں۔ (قرآن مجید و کتب عقائد)

۲۔ عقیدہ : سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور باقی تمام نبی و رسول ان دونوں کے درمیان ہوئے۔ ان پیغمبروں میں سے جو بہت مشہور ہیں اور قرآن مجید اور حدیثوں میں جن کا بار بار ذکر آیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت ارمیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(قرآن مجید و احادیث)

۳۔ عقیدہ : نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے جو صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں۔ ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: توریت، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ زبور، حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر، انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر، قرآن مجید، جو سب سے افضل کتاب ہے، وہ سب سے افضل رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر۔

(قرآن مجید)

۴۔ عقیدہ : خدا کے نبیوں کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس بارے میں مختلف روایتیں آئی ہیں اور نبیوں کی کسی معین تعداد پر ایمان لانے میں یہ احتمال ہے کہ کسی نبی کی نبوت کا انکار ہو جائے۔ یا غیر نبی کو نبی مان لیا جائے اور یہ دونوں باتیں گفرت ہیں۔ اس لئے یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

۵۔ عقیدہ : مسلمان کے لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر نبی کی نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

(قرآن مجید)

۶۔ عقیدہ : ہر نبی اور فرشتہ کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو نبیوں کی طرح معصوم سمجھنا بد دینی اور گمراہی ہے۔ نبیوں اور فرشتوں کے معصوم ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سبب سے ان حضرات کا گناہ میں مبتلا ہونا شرعاً محال ہے۔ برخلاف اماموں اور اولیاء کے، اللہ تعالیٰ انہیں گناہوں سے بچاتا ہے، لیکن اگر کبھی ان حضرات سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو یہ شرعاً محال نہیں۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۷۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں پر شریعت کے جتنے احکام تبلیغ کے لئے نازل فرمائے۔ ان پیغمبروں نے اُن تمام حکموں کو خدا کے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ کسی نبی نے کسی حکم کو توفیقہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے چھپا لیا اور خدا کے بندوں تک نہیں پہنچایا وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر وغیرہ)

۸۔ عقیدہ : حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے نفرت ہوتی ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

۹۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں، خاص طور پر حضور خاتم النبیین ﷺ کو بہت سی غیب کی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کی نظروں کے سامنے ہے۔ مگر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ہے۔ لہذا ان کا علم عطائی ہوا اور اللہ تعالیٰ کے علم کا عطائی ہونا محال ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کا ہر کمال ذاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور نبیوں کے علم غیب میں ایک بہت بڑا فرق تو یہی ہے کہ نبیوں کا علم غیب عطائی (اللہ کا دیا ہوا) ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے۔ یعنی کسی کا دیا ہوا نہیں ہے۔ کہاں عطائی اور کہاں ذاتی؟ دونوں میں بڑا فرق ہے



۔ جو لوگ انبیاء بلکہ حضرت سید الانبیاء ﷺ کے مطلق علم غیب کا انکار کرتے ہیں، وہ قرآن مجید کی بعض آیتوں کو مانتے ہیں اور بعض آیتوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں دونوں قسم کی آیتیں ہیں۔ بعض آیتوں میں یہ ہے کہ خدا کے نبیوں کو علم غیب حاصل ہے اور بعض آیتوں میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم غیب نہیں ہے، بلاشبہ یہ دونوں آیتیں حق ہیں اور ان دونوں آیتوں پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ان دونوں آیتوں میں سے کسی کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔ جہاں جہاں قرآن مجید میں یہ ہے کہ نبیوں کو علم غیب حاصل ہے، اس کا یہی مطلب یہی مطلب ہے کہ نبیوں کو خدا کے عطا فرمانے سے غیب کا علم حاصل نہیں ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کسی کو بھی کسی چیز کا علم غیب حاصل ہے۔ ہرگز ہرگز ان دونوں قسم کی آیتوں میں کوئی تعارض اور ٹکراؤ نہیں ہے۔ (تفصیل کے لئے پڑھو، ہماری کتاب ”قرآنی تقریریں“۔

۱۰۔ عقیدہ: حضرات انبیائے کرام تمام مخلوق، یہاں تک کہ فرشتوں کے رسولوں سے بھی افضل ہیں۔ ولی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو، مگر ہرگز ہرگز کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔ (عامہ کتب عقائد)

۱۱۔ عقیدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام کے مختلف درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ سب سے افضل و اعلیٰ ہمارے حضور سید المرسلین ﷺ ہیں۔ پھر حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا درجہ ہے۔ ان پانچوں حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں باقی تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ (قرآن مجید و تفاسیر)

۱۲۔ عقیدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں تمام لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونے کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی۔ پھر بدستور سابق اللہ تعالیٰ نے ان کو زندگی عطا فرمادی۔ خدا کے نبیوں کی حیات شہیدوں کی حیات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہیدوں کا ترکہ تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کا نہ ترکہ تقسیم ہوتا ہے، نہ ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔ (حیات الموت و افادات رضویہ وغیرہ)

۱۳۔ عقیدہ: ہمارے آقا و مولیٰ حضور ﷺ ”خاتم النبیین“ ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات پر سلسلہ نبوت کو ختم فرمادیا۔ حضور کے زمانہ میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی



نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضورؐ کے زمانہ میں یا حضورؐ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔ (قرآن شریف و شفاء شریف وغیرہ)

۱۴۔ عقیدہ : ہمارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکرّمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں کے اوپر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا رات کے ایک مختصر حصہ میں پہنچایا اور آپؐ نے عرش و کرسی اور لوح و قلم اور خدا کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا اور خدا کے دربار میں آپؐ کو وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی نبی اور فرشتے کو نہ کبھی حاصل ہوا، نہ کبھی حاصل ہوگا۔ حضورؐ کے اس آسمانی سفر کو ”معراج“ کہتے ہیں۔ معراج میں آپؐ نے اپنے سر کی آنکھوں سے جمال الہی کا دیدار کیا اور بغیر کسی واسطہ کے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کے ذرہ ذرہ کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایا۔ (تفسیرات احمدیہ وغیرہ کتب عقائد)

۱۵۔ عقیدہ : ہمارے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن شفاعت کبریٰ اور مقام محمود کا شرف عطا فرمایا ہے جب تک ہمارے حضور ﷺ شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ تمام انبیاء و مرسلین حضورؐ ہی کے دربار میں اپنی اپنی شفاعت پیش کریں گے۔ اللہ کے دربار میں درحقیقت حضورؐ ہی شفیعِ اوّل و شفیعِ اعظم ہیں۔ آپؐ کی شفاعت کے بعد تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء و شہداء وغیرہ سب شفاعت کریں گے۔

(احادیث صحیحہ)

۱۶۔ عقیدہ : حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت مدارِ ایمان بلکہ عینِ ایمان ہے۔ جب تک حضور ﷺ کی محبت ماں باپ اولاد بلکہ تمام جہان سے زیادہ نہ ہو تو کوئی شخص کامل مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (قرآن مجید و احادیث صحیحہ)

۱۷۔ عقیدہ : حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر فرضِ اعظم بلکہ جانِ ایمان ہے۔ حضور ﷺ کے تمام صحابہ و اہل بیت اور تمام متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور ان سب کی تعظیم و تکریم کرے اور حضور ﷺ کے تمام دشمنوں سے عداوت و دشمنی رکھے۔ اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ رسول ﷺ سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت ہو۔ (شفاء شریف وغیرہ)

۱۸۔ عقیدہ : حضور اقدس ﷺ، اللہ تعالیٰ کے نائبِ مطلق ہیں۔ حضور کا فرمان، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور حضورؐ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور حضورؐ کی نافرمانی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

ہے۔ تمام جہان کو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے زیر تصرف کر دیا ہے اور آسمان وزمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں حضورؐ کے مقدس ہاتھوں میں دے کر آپؐ کو اپنی تمام نعمتوں اور عطاؤں کا قاسم بنا دیا ہے۔ چنانچہ ہر قسم کی عطائیں حضورؐ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ!۔

رب ہے مُعْطٰی یہ ہیں قاسم

رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

۱۹۔ عقیدہ : حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت کی نظر سے دیکھے، یا آپؐ کی شان میں کوئی ادنیٰ سی گستاخی یا توہین و بے ادبی کرے یا آپؐ کو جھٹلائے یا آپؐ کے کلام میں شک کرے، یا آپؐ میں کوئی عیب نکالے یا آپؐ کی سنت کو بُرا سمجھے یا مذاق اُڑائے وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ (عالمگیری و شفاء شریف وغیرہ)

## صحابی

ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کو جن خوش نصیب مسلمانوں نے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا، ان بزرگوں کو صحابی کہتے ہیں۔ ان حضرات کا درجہ ساری اُمت میں سب سے زیادہ بلند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان شمع نبوت کے پروانوں کو بڑی بڑی بزرگیاں عطا فرمائی ہیں۔ یہاں تک کہ بڑے سے بڑے درجہ کے اولیاء بھی کسی کم سے کم درجے کے صحابی کے مرتبوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ ان صحابہ میں درجات و مراتب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کے جانشین ہوئے اور دین اسلام کی جڑوں کو مضبوط کیا۔ اسی لئے یہ خلیفہ اوّل کہلاتے ہیں۔ نبیوں کے بعد تمام اُمتوں میں یہ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں..... ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے رسول ﷺ کے دوسرے خلیفہ ہیں..... ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے پیغمبر حضور ﷺ کے تیسرے خلیفہ ہیں..... ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے۔ یہ ہمارے نبی ﷺ کے چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ : حضور اقدس ﷺ کی نسبت اور تعلق کی وجہ سے تمام صحابہ کرام کا ادب و احترام اور ان بزرگوں کے ساتھ محبت و عقیدت تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اسی طرح حضور اقدس ﷺ کی آل و اولاد اور بیویاں اور اہل بیت اور آپ کے خاندان والے اور تمام وہ چیزیں جن کو آپ سے نسبت و تعلق ہو سب لائق تعظیم اور واجب الاحترام ہیں۔

## فرشتوں کا بیان

- ۱۔ عقیدہ : خدا کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے وجود پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین میں ہے۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔ (قرآن مجید)
- ۲۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنی کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اور ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جس شکل میں چاہیں، اُس شکل میں ظاہر ہو جائیں۔ وہ کبھی انسان کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور کبھی دوسری شکلوں میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ (احادیث صحیحہ)
- ۳۔ عقیدہ : فرشتے اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں۔ وہ وہی کرتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے، وہ خدا کے حکم کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتے۔ وہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں۔ (قرآن مجید)

- ۴۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو مختلف کاموں میں لگا دیا ہے اور جن جن کو جو کام سپرد فرما دیئے ہیں، وہ ان کاموں میں لگے ہوئے ہیں، فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتانے سے رسول بھی جانتے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں، جو سب فرشتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (قرآن مجید و کتب عقائد وغیرہ)
- ۵۔ عقیدہ : کسی فرشتے کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

## جنات کا بیان

- اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق کو آگ سے پیدا فرما کر ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جون سی شکل چاہیں بن جائیں۔ اس مخلوق کا نام ”جن“ ہے۔ یہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتے۔ یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے، جیتے مرتے ہیں۔ ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔ نیک بھی ہیں اور فاسق بھی۔ جن کے وجود کا انکار کرنے والا کافر ہے، کیونکہ جن ایک مخلوق ہیں یہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ لہذا جن کے وجود کا انکار درحقیقت قرآن مجید کا انکار ہے۔

## آسمانی کتابیں

- ۱۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں، سب حق ہیں اور

سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں۔ ان کتابوں میں جو کچھ ارشادِ خداوندی ہوا۔ سب پر ایمان لانا اور ان کو سچ ماننا ضروری ہے۔ کسی ایک کتاب کا انکار کرنا کفر ہے۔ ہاں البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمتوں کے سپرد فرمائی تھی، مگر امتوں سے ان کتابوں کی حفاظت نہ ہو سکی، بلکہ شریر لوگوں نے ان کتابوں میں اپنی خواہش کے مطابق کمی بیشی کر دی۔ لہذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو وہ اگر قرآن مجید کے مطابق ہو، جب تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر وہ قرآن کے مخالف ہو تو ہم یقین کر لیں گے کہ یہ شریروں کی تحریف ہے اور ہم اس بات کو رد کر دیں گے اور اگر مخالفت یا موافقت کچھ بھی معلوم نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں، نہ تکذیب کریں بلکہ یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

۲۔ عقیدہ : دین اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا دین ہے۔ لہذا قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد نہیں فرمائی، بلکہ اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی ہے۔ چنانچہ اس نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ۔ یعنی بے شک ہم نے قرآن اتارا اور یقیناً ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

اس لئے قرآن مجید میں کوئی کمی بیشی کر دے، یہ محال ہے اور جو یہ کہے کہ قرآن میں کسی نے کچھ رد و بدل یا کم زیادہ کر دیا ہے، وہ کافر ہے۔

۳۔ عقیدہ : اگلی کتابیں صرف نبیوں ہی کو یاد ہوا کرتی تھیں، لیکن یہ ہمارے نبی ﷺ اور قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ قرآن مجید کو مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

## تقدیر کا بیان

عالم میں جو کچھ بھلا بُرا ہوتا ہے، سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اُس نے اپنے اسی علمِ ازلی کے موافق پر بھلائی برائی مقدر فرمادی ہے۔ ”تقدیر“ اسی کا نام ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اس کو پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا اور اُسی کو لوہے پر لکھ دیا، تو یہ نہ سمجھو کہ جیسا اُس نے لکھ دیا، مجبوراً ہم کو ویسا ہی کرنا پڑتا ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جیسا ہم کرنے والے تھے، ویسا ہی اُس نے بہت پہلے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ بُرائی لکھی، اس لئے کہ زید بُرائی کرنے والا تھا۔ اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا تو وہ زید کے لئے بھلائی لکھتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر لکھ کر کسی کو بھلائی یا بُرائی کرنے پر مجبور نہیں کر دیا ہے۔

۱۔ عقیدہ : تقدیر پر ایمان لانا بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی اکرم ﷺ نے اس امت کا ”مجوسی“ بتایا ہے۔

۲۔ عقیدہ : تقدیر کے مسائل عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے تقدیر کے مسائل میں زیادہ غور و فکر اور بحث و مباحثہ کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق و امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما تقدیر کے مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرما گئے ہیں، پھر بھلا ہم تم کس گنتی میں ہیں کہ اس مسئلہ میں بحث و مباحثہ کریں۔ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم تقدیر پر ایمان لائیں اور اس مشکل اور نازک مسئلہ میں ہرگز ہرگز کبھی بحث و مباحثہ اور جھگڑا نہ کریں کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

## عالمِ برزخ

مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو ”عالمِ برزخ“ کہتے ہیں۔ تمام انسانوں اور جنوں کو مرنے کے بعد اسی عالم میں رہنا ہوتا ہے۔ اس عالم میں اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے کسی کو آرام ملتا ہے اور کسی کو تکلیف۔

۱۔ عقیدہ : مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی ہے۔ مگر بدن پر جو آرام یا صدمہ گزرے گا، روح ضرور اس کو محسوس کرے گی اور متاثر ہوگی۔ جس طرح دنیاوی زندگی میں بدن پر جو راحت اور تکلیف پڑتی ہے اس کی لذت اور کلفت روح کو پہنچتی ہے، اسی طرح عالمِ برزخ میں بھی جو انعام یا عذاب بدن پر واقع ہوتا ہے، اس کی لذت اور تکلیف روح کو پہنچتی ہے۔

۲۔ عقیدہ : مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحوں ان کے درجات کے اعتبار سے مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر بعض کی زمزم شریف کے کنویں میں، بعض کی آسمان و زمین کے درمیان۔ بعض کی آسمانوں میں، بعض کی عرش کے نیچے قندیلوں میں۔ بعض کی اعلیٰ علیین میں، مگر روحوں کہیں بھی ہوں اپنے جسموں سے بدستور ان کا تعلق رہتا ہے۔ جو کوئی ان کی قبر پر آئے، اس کو وہ دیکھتے پہچانتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔

اسی طرح کافروں کی روحوں بعض ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں۔ بعض کی یمن کے ایک نالہ ہوت میں۔ بعض کی ساتوں زمین کے نیچے۔ بعض کی ”تحتین“ میں، لیکن روحوں کہیں بھی ہوں، ان کے جسموں سے ان روحوں کا تعلق برقرار رہتا ہے۔ چنانچہ جو ان کے مرگھٹ پر

گزرے یا ان کی قبر پر آئے، اس کو دیکھتے، پہچانتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

۳۔ عقیدہ : یہ خیال کہ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ کسی آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا۔ جس کو فلاسفر ”تناسخ“ اور ہندو ”اواگون“ کہتے ہیں۔ یہ خیال بالکل ہی باطل اور اس کا ماننا کفر ہے!

۴۔ عقیدہ : جب آدمی مر جاتا ہے تو اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو وہ جہاں بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، جن میں سے ایک کا نام ”منکر“ اور دوسرے کا ”نکیر“ ہے۔ یہ دونوں فرشتے مُردے سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مُردہ ایماندار ہو، تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دیتے ہیں، جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں قبر میں آتی رہتی ہیں اور مُردہ آرام و چین کے مزے میں پڑ کر اپنی قبر میں سکھ کی نیند سو رہتا ہے اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہو تو سب سوالوں کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ پھر اس کی قبر میں دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور جہنم کی گرم گرم ہوائیں اور بدبو قبر میں آتی رہتی ہیں اور مُردہ طرح طرح کے سخت عذابوں میں گرفتار ہو کر تڑپتا اور بے قرار رہتا ہے۔ فرشتے اس کو گرزوں سے مارتے رہتے ہیں اور اس کے بُرے اعمال سانپ، بچھو بن کر اُسے عذاب پہنچاتے رہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵ ملخصاً وغیرہ)

۵۔ عقیدہ : مُردہ کلام بھی کرتا ہے، مگر اس کے کلام کو انسان اور جن کے سوا تمام مخلوقات جانور وغیرہ سنتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی اُن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے گا۔

۶۔ عقیدہ : ایماندار اور نیکو کاروں کی قبریں کسی کی ستر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہیں اور کسی کسی کی قبریں اتنی چوڑی ہو جاتی ہیں کہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے۔ کافروں اور بعض گناہگاروں کو قبر اس زور سے دباتی ہے اور اس قدر رنگ ہو جاتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں۔

۷۔ عقیدہ : قبر میں جو کچھ عذاب و ثواب مُردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گزرتی ہے، وہ سب چیزیں مُردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب



میں آرام و تکلیف اور قسم قسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے۔ لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اٹھاتا ہے۔ مگر اس کے پاس ہی میں جاگتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

## قیامت کا بیان

توحید و رسالت کی طرح قیامت پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ جو شخص قیامت کا انکار کرے وہ کھلا ہوا کافر ہے۔

ہر مسلمان کے لئے اس عقیدہ پر ایمان لانا فرضِ عین ہے کہ ایک دن یہ زمین آسمان بلکہ کل عالم اور سارا جہان فنا ہو جائے گا۔ اسی دن کا نام ”قیامت“ ہے۔

- قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی، جن میں سے چند نشانیاں یہ ہیں۔
- ۱۔ دنیا میں تین جگہ آدمی زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ایک مشرق میں۔
  - ۲۔ علم اٹھ جائے گا۔
  - ۳۔ جہالت کی کثرت ہوگی۔
  - ۴۔ اعلانیہ زنا کاری بکثرت ہونے لگے گی۔

۵۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتیں بہت زیادہ ہوں گی، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس پچاس عورتیں ہوں گی۔

۶۔ ملکِ عرب میں گھتی، باغ اور نہریں ہو جائیں گی۔

۷۔ دین پر قائم رہنا اتنا ہی دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارہ لینا۔ یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

۸۔ لوگ علمِ دین پڑھیں گے، مگر دین کے لئے نہیں۔

۹۔ مرد اپنی عورت کا فرماں بردار ہوگا اور ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

۱۰۔ مسجدوں میں لوگ شور مچائیں گے۔

۱۱۔ گانے بجانے کا رواج بہت زیادہ ہو جائے گا۔

۱۲۔ اگلے لوگوں پر لوگ لعنت کریں گے اور بُرا کہیں گے۔

۱۳۔ جانور آدمیوں سے کلام کریں گے۔

۱۴۔ ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے مخلوق میں فخر کریں گے۔



۱۵۔ وقت میں برکت ختم ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ برس مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ایک ہفتہ اور ایک ہفتہ مثل ایک دن کے گزر جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب یقیناً ظاہر ہو کر رہیں گی۔ یہاں تک کہ حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ دجال نکلے گا اور اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے اتریں گے۔ یاجوج و ماجوج جو بہت ہی زبردست لوگ ہیں، وہ نکل کر تمام زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑے بڑے فساد اور بربادی برپا کریں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ پچھتم سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید کے حروف اُڑ جائیں گے۔ یہاں تک کہ روئے زمین کے تمام مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ اس طرح جب قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو چکیں گی تو اچانک خدا کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام صور پھونکیں گے، جس سے زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ چھوٹے بڑے سب پہاڑ چور چور ہو کر بکھر جائیں گے۔ تمام دریاؤں میں طوفان اُٹھ کھڑا ہوگا اور زمین پھٹ جانے سے ایک دریا دوسرے دریاؤں سے مل جائے گا۔ تمام مخلوقات مرجائے گی اور سارا عالم نیست و نابود اور پوری دنیا تہس نہس ہو کر برباد ہو جائے گی۔ پھر ایک مدت کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، تمام عالم پھر پیدا ہو جائے گا تو دوسری بار پھر حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام صور پھونکیں گے، پھر سارا عالم دوبارہ پیدا ہو جائے گا اور تمام مردے زندہ ہو کر میدانِ محشر میں جمع ہوں گے۔ جہاں سب کے اعمال میزانِ عمل میں تولے جائیں گے۔ حساب و کتاب ہوگا۔ ہمارے حضور ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور اپنی اُمت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے۔ نیکوکاروں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھوں میں اور بدکاروں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیا جائے گا۔ پھر یہ لوگ پُل سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے اور جو بد اعمال اور گناہگار ہوں گے وہ اس پُل سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

۱۔ عقیدہ : جہنم پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے عذابوں کے سامان موجود ہیں۔ دوزخی لوگوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور دوسرے بزرگوں کی شفاعت سے جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ مسلمان کتنا ہی بڑا گناہگار کیوں نہ ہو، مگر وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا، بلکہ کچھ دنوں تک اپنے گناہوں کی سزا پا کر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ ہاں البتہ کفار و مشرکین ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہیں گے اور ان کو موت بھی نہیں آئے

گی۔

۲۔ عقیدہ : جنت بھی بنائی جا چکی ہے اور اس میں طرح طرح کی نعمتوں کا سارا سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما رکھا ہے۔ جنتیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا، نہ کسی طرح کا کوئی رنج و غم ہوگا۔ ان کی ہر خواہش اور تمنا کو خداوند کریم پورا فرمائے گا اور وہ بہشت کے باغوں میں قسم قسم کے میووں اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ نہ کبھی وہ جنت سے نکالے جائیں گے، نہ مریں گے۔

۳۔ عقیدہ : شرک اور کفر کے گناہ کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ ان کے علاوہ دوسرے چھوٹے بڑے گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا، اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے گا اور جس کو چاہے گا، عذاب دے گا۔ عذاب دینا اس کا عدل ہے اور معاف کر دینا اس کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین!

ضروری ہدایات : پیاری بہنو اور عزیز بھائیو! تم قیامت کی ہولناکیوں اور جنت کی نعمتوں اور دوزخ کے عذابوں کا مختصر حال پڑھ چکے۔ یقین کرو اور ایمان رکھو کہ ہم سب کو یہ دن دیکھنے ہیں۔ لہذا خدا کے لئے دنیا کے عیش و آرام میں پڑ کر آخرت کو مت بھول جاؤ۔ صرف خوراک، پوشاک، زیورات، مکانات اور دنیاوی راحت و آرام کے سامانوں ہی کی فکر میں دن رات مت رہا کرو، بلکہ آخرت کی زندگی کا بھی کچھ سامان کرو اور زیادہ سے زیادہ اچھے اچھے اعمال اور عبادتیں کر کے آخرت کے سامان تیار کرو اور جہنم کے عذابوں سے بچنے اور جنت کی نعمتوں کے پانے کی تدبیریں کرو۔ دنیا آنی فانی ہے۔ یاد رکھو کہ ایک دن بالکل ہی ناگہاں اور اچانک ملک الموت تمہارے پاس آ کر یہ فرمادیں گے کہ اے شخص تیرے گھر میں ہزاروں من اناج رکھا ہوا ہے مگر اب تو ان میں سے ایک دانہ بھی نہیں کھا سکتا۔ ٹھنڈے ٹھنڈے، میٹھے میٹھے پانیوں کے منکے بھرے ہوئے رکھے ہیں، مگر اب تو ان پانیوں کا ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتا۔ تیرے گھر میں ہزاروں لاکھوں روپے پڑے ہوئے ہیں مگر اب تو ان میں سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتا۔ اب تو کچھ بول بھی نہیں سکتا۔ اٹھ کر اب ٹوچل پھر بھی نہیں سکتا۔ یہ کہہ کر ایک دم ملک الموت روح قبض کرنے لگیں گے اور اس وقت تم کچھ بھی نہ کر سکو گے۔ سوچو کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا اور تم اس وقت کس قدر افسوس کرو گے اور پچھتاؤ گے کہ اے کاش! میں تندرستی اور سلامتی کی حالت میں کچھ عبادتیں اور خیر، خیرات کر لیتا۔ مگر اب اس پچھتائے اور افسوس کرنے سے کیا فائدہ! اس لئے میری بہنو اور میرے بھائیو! ملک الموت کے آنے سے پہلے جو کچھ اعمال صالحہ اور صدقہ و

خیرات کر سکتے ہو وہ کر کے قبر اور دوزخ کے عذابوں سے بچنے کا سامان کر لو اور جنت میں جانے اور بہشت کی نعمتوں کے پانے کے ذریعے بنالو۔ ورنہ بہت افسوس کرو گے اور اس وقت مجھے یاد کرو گے کہ ہمارا عالم دین بالکل سچ کہتا تھا۔ کاش ہم اس کی نصیحتوں کو مان لیتے۔ تو ہمارا بھلا ہو جاتا۔ اس لئے پھر کہتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ۔

واسطے حق کے نہ ایسی راہ چل      حشر کے دن جس سے ہو تجھ کو خلل  
نیکیوں میں ست ہے بدیوں میں چُست      چھوڑ ان باتوں کو، طور اپنے بدل  
قبر میں رہنے کی بھی کچھ فکر کر      اونچے اونچے یاں تو بنوائے محل  
روشنی کا قبر میں سامان کر      ہیں شخص بے کار یہ شمع و کنول  
عاقبت بن جائے ایسے کام کر      جلد ان دُنیا کے پھندوں سے نکل  
مال و دولت سب دھرے رہ جائیں گے      کام آئے گا وہاں تیرا عمل  
ہائے تو بوتا ہے کانٹے ہر طرف      کس طرح پائے گا تو جنت کے پھل  
سو برس جینے کی تجھ کو آس ہے      ہے کھڑی سر پر ترے تیری اجل  
عمر کتنی ہے گناہوں میں تری  
غار میں گرتا ہے تو جلدی سنبھل

## گُفر کی باتیں

اس زمانے میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جو ان کے منہ میں آتا ہے بول دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض کفر کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں اور لوگ کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو گئے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس لئے ہم یہاں چند کفریہ بولیوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کفریات کا علم ہو جائے اور لوگ ان باتوں کو بولنے سے ہمیشہ زبان روکے رہیں اور اگر خدا نخواستہ یہ کفریہ الفاظ ان کے منہ سے نکل گئے ہوں تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور دوبارہ نکاح کریں۔

۱۔ خدا کے لئے مکان اور جگہ ثابت کرنا کفر ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اوپر اللہ نیچے پیچ۔ یا اوپر اللہ، نیچے تم۔ یہ کہنا کفر ہے۔ (خانہ)

۲۔ کسی سے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا جہنم میں ڈال دے گا۔ اس نے کہا ”میں جہنم سے نہیں

ڈرتا۔“ یا یہ کہا ”مجھے خدا کے عذاب کی کوئی پرواہ نہیں“ یا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ اُس نے غصہ میں یہ کہہ دیا کہ ”میں خدا سے نہیں ڈرتا“ یا کہہ دیا کہ ”خدا کہاں ہے؟“ یہ سب کفر کی بولیاں ہیں۔ (عالمگیری)

۳۔ کسی سے کہا کہ انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے، اُس نے کہہ دیا کہ ”اجی میں بغیر انشاء اللہ کروں گا“ کافر ہو گیا۔

۴۔ کسی مالدار کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ ”آخر اللہ کا یہ کیا انصاف ہے کہ اس کو مالدار بنا دیا اور مجھے غریب بنایا“ یہ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

۵۔ اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ ”خدا کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کو ملتا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو دوسرا کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہی تھا۔ اللہ نے بہت بُرا کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا۔“ اس قسم کی بولیاں بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۶۔ خدا کے کسی کام کو برا کہنا یا خدا کے کاموں میں عیب نکالنا یا خدا کا مذاق اڑانا یا خدا کی بے ادبی کرنا یا خدا کی شان میں کوئی پھوٹا لفظ بولنا۔ یا خدا کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔

۷۔ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا یا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو عیب لگانا یا ان کا مذاق اڑانا یا ان پر طعنہ مارنا یا ان کے کسی کام کو بے حیائی بتانا یا بے ادبی کے ساتھ ان کا نام لینا کفر ہے۔

۸۔ جو شخص حضور اقدس ﷺ کو آخری نبی نہ مانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز یا کسی بات کی توہین کرے یا حقیر جانے یا عیب لگائے یا آپ کے مقدس بال یا ناخن کی بے ادبی کرے یا آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے یا حضور ﷺ کی کسی سنت کی تحقیر کرے۔ مثلاً داڑھی بڑھانا، موچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا، عمامہ کا شملہ لٹکانا، کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا یا حضور ﷺ کی کسی سنت کا مذاق اڑائے یا اس کو برا سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۹۔ جو شخص کسی قاتل یا خونخوار کو کو دیکھ کر توہین کی نیت سے کہہ دے کہ ”ملک الموت آگئے“ تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۱۰۔ قرآن کی کسی آیت کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ جیسے بعض داڑھی منڈے کہہ دیا

کرتے ہیں کہ قرآن میں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ آیا ہے اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ کَلَّا صاف کراتے رہو۔ یا اکیلے نماز پڑھنے والے کہہ دیا کرتے ہیں کہ اِنَّ الْمَصْلُوۃَ تَنْهٰی اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ نماز تنہا پڑھا کرو۔ ان باتوں کے بول دینے سے آدمی کافر ہو جائے گا، کیونکہ قرآن کے ساتھ مسخرہ پن بھی ہے اور قرآن کے معنی کو بدل ڈالنا بھی ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

۱۱۔ اسلام میں شک کرنا اور یہ کہنا کہ معلوم نہیں میں مسلمان ہوں یا کافر، یا اپنے اسلام پر افسوس کرنا، مثلاً یہ کہنا کہ میں مسلمان ہو گیا یہ اچھا نہیں ہوا، کاش میں ہندو ہوتا یا عیسائی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔ یا کفار کے دین کو اچھا بتانا۔ یا کسی کفر کی بات کو اچھا سمجھنا۔ یا کسی کو کفر کی بات سکھانا۔ یا یہ کہنا کہ نہ میں ہندو ہوں نہ مسلمان میں تو انسان ہوں یا یہ کہنا کہ میں نہ مسجد سے تعلق رکھتا ہوں نہ مندر سے۔ یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں ڈھونگ ہیں، میں کسی کو نہیں مانتا۔ یا یہ کہنا کہ کعبہ تو معمولی پتھروں کا ایک پرانا گھر ہے۔ اس میں کیا دھرا ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں۔ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا بے کار آدمیوں کا کام ہے۔ ہم کو نماز کی کہاں فرصت ہے؟ یہ کہنا کہ روزہ وہ رکھے جس کو کھانا نہ ملے۔ یا یہ کہنا کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو روزہ رکھ کر بھوکے کیوں مریں؟ یا اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ کیا خواہ مخواہ کا شور مچا رکھا ہے۔ یہ یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کا کچھ نتیجہ نہیں۔ بہت پڑھ لی، کیا فائدہ ہوا؟ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ یا یہ کہنا کہ میں تو صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہوں۔ باقی دنوں میں نہ کبھی پڑھی نہ پڑھوں گا تو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہنا کہ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے جو ملّا لوگوں نے مالداروں پر لگا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ حج تو ایک تفریحی سفر ہے۔ یا بلیک مارکیٹ کا دھندا ہے۔ میں ایسا کام کیوں کروں؟ وغیرہ وغیرہ اس قسم کی تمام بکواسیں کھلا ہوا کفر ہیں۔ ان سب بولیوں سے آدمی کافر ہو جائے گا۔

۱۲۔ یہ کہنا کہ رام و ریم دونوں ایک ہی ہیں اور وید و قرآن میں کچھ فرق نہیں یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں خدا کے گھر ہیں، دونوں جگہ خدا ملتا ہے، گھر ہے۔

۱۳۔ بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا، یا زنا (جینو) باندھنا۔ یا سر پر چٹیا رکھنا۔ یا تشقہ لگانا، یا ہولی دیوالی پوجنا۔ یا رام لیلیا، جنم اشٹمی۔ رام نومی وغیرہ کے جلوسوں اور میلوں میں کفر کی شان و شوکت بڑھانے یا کافروں کو خوش کرنے کے لئے شریک ہونا یا ان کفریہ تہواروں کی تعظیم کرنا۔ یا کوئی چیز ان تہواروں کے دن مشرکین کے گھر بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجنا جبکہ

مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو یہ کفر ہے۔ (بہارِ شریعت)

۱۴۔ جو شخص یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا۔ یا شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر یہ کہے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں۔ یا یہ کہہ دے کہ شریعت کے حکم اور فتویٰ کو چولہے بھار میں ڈال دو۔ یا یہ کہہ دے کہ میں شرع و رع کو نہیں جانتا۔ یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے۔ ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے۔ یا یہ کہہ دے کہ بِسْمِ اللہ اور مُبْحَنَ اللہ روٹی کی جگہ کام نہ دے گا۔ ہمیں روٹی چاہی۔ بِسْمِ اللہ اور مُبْحَنَ اللہ ہمیں چاہی تو وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

۱۵۔ شراب پیتے وقت یا زنا کرنے کے وقت یا جوا کھیتے وقت بِسْمِ اللہ کہنا کفر ہے۔

۱۶۔ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا یا کسی کافر کو مسلمان کہنا کفر ہے۔

۱۷۔ جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا مانگے یا کسی مردہ کافر مرد کو مرحوم و مغفور کہے یا کسی مردہ ہندو کو ”ہیکٹھ باشی“ کہے، وہ خود کافر ہے۔

(بہارِ شریعت)

۱۸۔ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہنا، یا خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا، یا خدا کی فرض کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا انکار کرنا یہ سب کفر ہیں۔

۱۹۔ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا مثلاً توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ، جنت، دوزخ، آسمانی کتابیں ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

۲۰۔ قرآن مجید کو ناقص بتانا اور یہ کہنا کہ اس میں سے کچھ آیتیں نکال دی گئی ہیں یا قرآن کی کسی آیت کا انکار کرنا یا قرآن میں کوئی عیب بتانا یا قرآن مجید کی بے ادبی کرنا یہ سب کفر ہیں!

بہنو اور بھائیو! غور کرو کہ یہ سب الفاظ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے الفاظ ہیں، جن کے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا بول چال میں خاص طور پر دھیان رکھو، زیادہ شیخی مت بگھا رو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور خبردار! خبردار! بے لگام بن کر فحاشی کی طرح زبان چلا چلا کر جو منہ میں آئے اول فول نہ بکتے رہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس کو قابو میں رکھو، کیونکہ بہت سی زبان سے نکلی ہوئی باتیں آدمی کو جہنم میں داخل کر دیتی ہیں۔ توبہ! نعوذ باللہ منہ۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو کفریہ کلاموں اور کفریات کے کاموں سے

بچائے رکھے۔ آمین!

## ولایت کا بیان

ولایت دربار خداوندی میں ایک خاص قرب کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

۱۔ عقیدہ : تمام امتوں کے اولیاء میں ہمارے رسول ﷺ کی اُمت کے اولیاء سب سے افضل ہیں اور اس امت کے اولیاء میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرات خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں اور ان میں جو خلافت کی ترتیب ہے وہی افضلیت کی بھی ترتیب ہے۔ یعنی سب سے افضل حضرت صدیق اکبرؓ ہیں پھر فاروقِ اعظمؓ، پھر عثمان غنیؓ، پھر علی مرتضیٰؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۲۔ عقیدہ : اولیائے کرام حضور ﷺ کے سچے نائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو بہت بڑی طاقت اور عالم میں ان کو تصرفات کے اختیارات عطا فرمائے ہیں اور بہت سے غیب کے علوم ان پر منکشف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ لوہے کے علوم پر بھی مطلع فرما دیتا ہے، لیکن اولیاء کو یہ سارے کمالات حضور ﷺ کے واسطے سے حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ عقیدہ : اولیاء کی کرامت حق ہے۔ اس کا منکر گمراہ ہے۔ کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء دینا، لمبی مسافتوں کو منٹ دو منٹ میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دور دور کی چیزوں کو دیکھ لینا۔ مفصل بیان کے لئے پڑھو ہماری کتاب ”کراماتِ صحابہ“

۴۔ عقیدہ : اولیائے کرام کو دور، نزدیک سے پکارنا جائز اور سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

۵۔ عقیدہ : اولیائے کرام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کا علم اور ان کا دیکھنا، ان کا سننا دنیاوی زندگی سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

۶۔ عقیدہ : اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعث سعادت و برکت ہے اور ان کی نیاز و فاتحہ اور ایصالِ ثواب مستحب اور خیر برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اولیائے کرام کا عرس کرنا یعنی لوگوں کا ان کے مزاروں پر جمع ہو کر قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصالِ ثواب، یہ سب اچھے اور ثواب کے کام ہیں۔ ہاں البتہ عرسوں میں جو خلافِ شریعت کام ہونے لگے ہیں۔ مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا، عورتوں کا بے پردہ ہو کر مردوں کے مجمع میں گھومتے پھرنا، عورتوں کا ننگے سر مزاروں



کے پاس جھومنا، چلانا اور سر پٹک پٹک کر کھیلنا کودنا اور مردوں کا تماشا دیکھنا۔ باجہ بجانا، ناچ کر نانیہ سب خرافات ہر حالت میں مذموم و ممنوع ہیں اور ہر جگہ ممنوع ہیں اور بزرگوں کے مزاروں کے پاس اور زیادہ مذموم ہیں، لیکن ان خرافات و ممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بزرگوں کا عرس حرام ہے جو حرام اور ممنوع کام ہیں ان کو روکنا لازم ہے۔ ناک پر اگر کبھی بیٹھی گئی ہے تو کبھی کوڑا دینا چاہی، ناک کاٹ کر نہیں پھینک دینا چاہی۔ اسی طرح اگر جاہلوں اور فاسقوں نے عرس میں کچھ حرام کام اور ممنوع کاموں کو شامل کر دیا ہے تو ان حرام و ممنوع کاموں کو روکا جائے۔ عرس ہی کو حرام نہیں کہہ دیا جائے گا۔

**پیری مریدی :** علماء اور مشائخ سے مرید ہونا اور ان کے ہاتھوں پر گناہوں سے توبہ کر کے نیک اعمال کرنے کا عہد کرنا جائز اور ثواب کا کام ہے، مگر مرید ہونے سے پہلے پیر کے بارے میں خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیں۔ ورنہ اگر پیر بد عقیدہ اور بد مذہب ہو تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ آج کل بہت سے ایمان کے ڈاکو پیروں کے لباس میں پھرتے رہتے ہیں۔ لہذا مرید بننے میں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ یوں تو پیر بننے کے لئے بہت سی شرطوں کی ضرورت ہے، مگر کم سے کم چار شرطوں کا پیر میں ہونا تو بے حد ضروری ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم فاسق معطن نہ ہو۔ چہارم اس کا سلسلہ اور شجرہ طریقت رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔ ورنہ اوپر سے فیض نہ ہوگا۔

لہذا خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ بد مذہب مثلاً رافضی، خارجی، وہابی وغیرہ سے مرید ہونا حرام اور گناہ ہے۔ اسی طرح بالکل ہی جاہل جو حرام و حلال اور فرض و واجب اور ضروریات دین کا علم نہ رکھتا ہو۔ اس سے مرید ہونا بھی ناجائز ہے۔ یوں ہی نماز و روزہ چھوڑنے والا، داڑھی منڈانے والا یا حد شریعت سے کم داڑھی والا یا گناہ کبیرہ اور خلاف شریعت اعمال کرنے والا بھی پیر بننے کے لائق نہیں اور ایسے فاسق سے مرید ہونا بھی درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ایسے ہی وہ شخص جس کا سلسلہ اور شجرہ بیعت درمیان میں کہیں سے بھی کٹا ہوا ہو۔ مثلاً اس کو خود ہی خلافت و اجازت کسی بزرگ سے نہ حاصل ہو یا اس کے شجرہ کے پیروں میں سے کوئی بلا خلافت و اجازت والا ہو۔ یا گمراہ ہو تو ایسے شخص سے بیعت ہونا بھی درست نہیں ہے۔

**ظظظ**



## عبادات

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ اٹھتی تھی  
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

## مسائل کی چند اصطلاحیں

یہ وہ اصطلاحی بولیاں ہیں کہ ان کو جان لینے سے اس کتاب کے سمجھنے میں مدد ملے گی اور مسائل کے سمجھنے میں ہر جگہ بہت سی سہولت اور آسانی ہو جائے گی اس لئے مسئلوں کو پڑھنے سے پہلے ان

اصطلاحوں کو خوب سمجھ کر اچھی طرح یاد کر لو:

**فرض:** وہ ہے جو شریعت کی یقینی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔

پھر فرض کی دو قسمیں ہیں: ایک فرض عین، دوسرے فرض کفایہ۔

فرض عین وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ اور فرض کفایہ وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

**واجب:** وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے، لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ اور بد مذہب ہے۔

**سنت موکدہ:** وہ ہے جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہوا البتہ بیان جواز کے لئے کبھی چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اتفاقی طور پر چھوڑ دینے سے اللہ اور رسول کا عتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا، جیسے نماز فجر کی دو رکعت سنت اور نماز ظہر کی چار رکعت، فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سنتیں اور نماز مغرب کی دو رکعت سنت اور نماز عشاء کی دو رکعت سنت۔ یہ نماز پنجگانہ کی بارہ رکعت سنتیں سب سنت موکدہ ہیں۔

**سنت غیر موکدہ:** وہ ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہوا اور بغیر کسی عذر کے کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا، اور اس کو چھوڑ دینے والا عذاب کا مستحق نہیں، جیسے عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت۔ اور عشا سے پہلے کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنت غیر موکدہ ہیں۔ سنت غیر موکدہ کو سنت زائدہ بھی کہتے ہیں۔

**مستحب:** ہر وہ کام ہے جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں برا بھی نہ ہو، خواہ اس کام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علماء صالحین نے اس کو پسند فرمایا ہو اگرچہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہ آیا ہو یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کوئی عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا، نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا، خطبہ میں خلفاء راشدین وغیرہ کا ذکر، میلاد شریف، پیران کبار کے وظائف وغیرہ۔ مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔

**مباح:** وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو، جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑنے

میں نہ کوئی عذاب ہو جیسے لذیذ غذاؤں کا کھانا، اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

حرام: وہ ہے جس کا ثبوت یقینی شرعی دلیل سے ہو اس کا چھوڑنا ضروری اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصد کرنے والا فاسق و جہنمی ہے اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

خوب سمجھ لو کہ حرام فرض کا مقابل ہے، یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑنا ضروری

نہیں۔  
مکروہ تحریمی: وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل ثابت ہو اس کا چھوڑنا لازم اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصد کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے، مگر چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔

اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ یہ واجب کا مقابل ہے، یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

اسات: وہ ہے جس کا کرنا برا اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحق عذاب ہے۔

واضح رہے کہ یہ سنت مؤکدہ کا مقابل ہے، یعنی سنت مؤکدہ کا کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اساعت کو چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

مکروہ تنزیہی: وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں، مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا، یہ سنت غیر مؤکدہ کا مقابل ہے۔

خلافِ اولیٰ: وہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا، لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

## نماز

ہر مسلمان مرد اور عورت کو یہ جان لینا چاہیے کہ ایمان اور عقیدوں کو صحیح کر لینے کے بعد سب فرضوں میں سب سے بڑا فرض نماز ہے، کیونکہ قرآن مجید اور حدیثوں میں بہت زیادہ بار اس کی تاکید آئی ہے۔ یاد رکھو کہ جو نماز کو فرض نہ مانے یا نماز کی توہین کرے یا نماز کو ہلکی اور بے قدر چیز سمجھ کر اس کی طرف بے توجہی برتے، وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے اور جو شخص نماز نہ پڑھے، وہ بہت بڑا گناہگار، قہر قہار اور غضب جبار میں گرفتار اور عذابِ جہنم کا حق دار ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بادشاہ

اسلام پہلے اس کو تنبیہ و سزا دے، پھر بھی وہ نماز نہ پڑھے، تو اس کو قید کر دے، یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے، بلکہ امام مالک و شافعی و احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک بادشاہ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار و رد المحتار جلد ۱، ص ۲۳۵)

شریعت کا یہ مسئلہ ہے کہ بچہ جب سات برس کا ہو جائے، تو اس کو نماز سکھا کر نماز پڑھنے کا حکم دیں اور جب بچے کی عمر دس برس کی ہو جائے، تو مار مار کر اس سے نماز پڑھوائیں۔

(ترمذی شریف، ج ۱، ص ۵۴)

مسئلہ: نماز خالص عبادت بدنی ہے، اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر کے نماز سے چھٹکارا حاصل کرے، ہاں! البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں، اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے، تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ قبول ہو، اور یہ وصیت بھی وارثوں کو اس کی طرف سے پوری کرنی چاہیے کہ قبول و عفو کی امید ہے۔

(درمختار و رد المحتار و دیگر کتب)

شرائط نماز: اس سے پہلے کہ ہم نماز کا طریقہ بتائیں، ان چھ چیزوں کا بتا دینا ضروری ہے، جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی۔ ان چھ چیزوں کو ”شرائط نماز“ کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

پہلی، پاکی۔ دوسری، شرمگاہ کو چھپانا۔ تیسری، نماز کا وقت۔ چوتھی، قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ پانچویں، نیت۔ چھٹی، تکبیر تحریمہ۔ (متون کتب فقہ)

پہلی شرط: یعنی ”پاکی“ کا یہ مطلب ہے کہ نمازی کا بدن، اس کے کپڑے، نماز کی جگہ سب پاک ہوں اور کوئی نجاست جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، لید، گوبر، مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے غسل اور بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط: یعنی شرمگاہ چھپانے کا یہ مطلب ہے کہ مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک شرمگاہ ہے، اس لئے نماز کی حالت میں کم سے کم ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپا رہنا ضروری ہے اور عورت کا پورا بدن شرمگاہ ہے، اس لئے نماز کی حالت میں عورت کے تمام بدن کا ڈھکار ہونا ضروری ہے۔ صرف چہرہ اور ہتھیلی اور ٹخنوں کے نیچے قدم کے کھلے رہنے کی اجازت ہے۔ ٹخنے کو بھی چھپا رہنا چاہیے۔

تیسری شرط: یعنی ”وقت“ کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے، وہ نماز اسی وقت پر پڑھی جائے۔

چوتھی شرط: یعنی ”قبلہ کو منہ کرنا“ اس کا مطلب ظاہر ہے کہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کرے۔  
پانچویں شرط: یعنی ”نیت“ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر دل میں ارادہ کے ساتھ زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

چھٹی شرط: ”تکبیر تحریمہ“ یعنی اللہ اکبر کہنا۔ یہ نماز کی آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہو گئی۔ اب اگر نماز کے سوا دوسرا کوئی کام کیا یا کچھ بولا تو نماز ٹوٹ گئی۔  
پہلی پانچوں شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور نماز ختم ہونے تک موجود رہنا ضروری ہے۔ اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

## پاکی کے مسائل کا بیان

### وضو کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے دل میں وضو کا پکا ارادہ کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ گنوں تک دھوئے۔ پھر مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو مل کر صاف کرے اور اگر دانتوں یا تالو میں کوئی چیز لپکی ہوئی یا چپکی ہوئی ہو تو اس کو انگلی یا مسواک یا خلال سے نکالے اور چھڑائے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغہ بھی کرے، لیکن اگر روزہ دار ہو تو غرغہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔ پھر داہنے ہاتھ سے تین دفعہ ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ اس طرح چہرہ دھوئے کہ ماتھے پر بال جنمے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے اور کہیں ذرا بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ اگر داڑھی ہو تو اسے بھی دھوئے اور داڑھی میں انگلیوں سے خلال بھی کرے، لیکن اگر احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے، پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر داہنا ہاتھ دھوئے، پھر اسی طرح تین مرتبہ بائیں ہاتھ دھوئے اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا جھلہ ہو یا کلائیوں میں تنگ چوڑیاں ہوں تو ان سبھوں کو ہلا پھرا کر دھوئے تاکہ سب جگہ پانی بہہ جائے پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک کو ایک دوسرے سے ملائے اور ان جھسوں

انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے۔ اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں۔ پھر سر کے پچھلے حصہ سے ہاتھ ماتھے کی طرف اس طرف لائے کہ دونوں ہتھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آجائیں۔ پھر کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندر کے حصوں کا۔ اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ پھر تین بار داہنا پاؤں ٹخنہ سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے۔ پھر بایاں پاؤں تین دفعہ دھوئے۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے دونوں پیروں کی انگلیوں کا اس طرح خلال کرے کہ پیر کی داہنی چھنگلیاں سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیاں پر ختم کرے۔ وضو ختم کر لینے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے: **اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ** اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی تھوڑا سا پی لے کہ یہ بیماریوں کی شفا ہے اور بہتر یہ ہے کہ وضو میں ہر عضو کو دھوتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لیا کرے اور درود شریف و کلمہ شہادت بھی پڑھتا رہے اور یہ بھی بہت بہتر ہے کہ وضو پورا کر لینے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے **سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ** اور سورہ اَنَا أَنْزَلْنَاهُ پڑھے مگر ان دعاؤں کا پڑھنا ضروری نہیں پڑھ لے، تو اچھا اور ثواب ہے نہ پڑھے، تو کوئی حرج نہیں۔

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے، لیکن یاد رکھو کہ وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے یا ان میں کچھ کمی ہو جانے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کو اگر چھوڑ دیا جائے، تو گناہ ہوگا اور کچھ چیزیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے وضو کا ثواب کم ہو جاتا ہے چنانچہ نیچے ہم ان چیزوں کا بیان لکھتے ہیں۔ ان کو پڑھ کر خوب اچھی طرح یاد کر لو۔

## وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں: ۱۔ پورے چہرے کا ایک بار دھونا، ۲۔ ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، ۳۔ ایک ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا، یعنی گیلیا ہاتھ سر پر پھیر لینا، ۴۔ ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کو دھونا۔ (قرآن مجید و عالمگیری ج ۱، ص ۴ وغیرہ عامہ کتب فقہ)

مسئلہ: وضو یا غسل میں کسی عضو کے دھونے کا یہ مطلب ہے کہ جس عضو کو دھوؤ، اس کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ اگر کوئی حصہ بھیگ تو گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو یا غسل نہیں ہوگا، بہت سے لوگ بدن پر پانی ڈال کر ہاتھ پھر کر بدن پر پانی چڑھ لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ بدن دھل



گیا، یہ غلط طریقہ ہے، بدن پر ہر جگہ پانی کا کم سے کم دو بوند جانا ضروری ہے۔ (در مختار رد المحتار جلد اول ص ۶۷ عالمگیری جلد اول ص ۴ مصری)

اور مسح کرنے کا یہ مطلب ہے کہ گिला ہاتھ پھر الیا جائے۔ سر کے مسح میں بعض جاہلوں کا یہ طریقہ ہے کہ مسح کے لئے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چومتے ہیں، پھر مسح کرتے ہیں یہ ایک لغو کام ہے۔ مسح میں گिला ہاتھ سر پر پھیر لینا چاہیے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴)

**وضو کی سنتیں:** وضو میں سولہ چیزیں سنت ہیں: (۱) وضو کی نیت کرنی، (۲) بسم اللہ پڑھنا، (۳) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا، (۴) مسواک کرنا، (۵) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا، (۶) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا، (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا، (۸) داڑھی کا انگلیوں سے خلال کرنا، (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا، (۱۱) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا، (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا، (۱۳) داڑھی کے جو بال منہ کے دائرہ کے نیچے ہیں ان پر گिला ہاتھ پھیرنا، (۱۴) اعضاء کو لگا تار دھونا کہ ایک عضو سو کھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھولے، (۱۵) کانوں کا مسح کرنا، (۱۶) ہر مکر وہ بات سے بچنا۔ (عالمگیری و بہار شریعت)

**وضو کے مستحبات:** وضو میں جو چیزیں مستحب ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہیں جن میں سے کچھ ضمناً وضو کے طریقہ میں ذکر ہو چکیں۔ باقی کو اگر تفصیل کے ساتھ جانا ہو تو بڑی بڑی کتابوں مثلاً ہمارے استاد حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ”بہار شریعت“ کا مطالعہ کیجئے۔

بہر حال! چند مستحبات یہ ہیں: (۱) جو اعضاء جوڑے ہیں مثلاً دونوں ہاتھ دونوں پاؤں تو ان میں داہنے ہاتھ سے دھونے کی ابتدا کریں مگر دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ایک ہی ساتھ دھونا چاہیے یوں ہی دونوں کانوں کا مسح ایک ہی ساتھ ہونا چاہیے۔ (۲) انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرنا۔ (۳) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۴) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا۔ (۵) اپنے ہاتھ سے وضو کا پانی بھرنا۔ (۶) دوسرے وقت کے لئے پانی بھر کر رکھ دینا۔ (۷) بلا ضرورت وضو کرنے میں دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۸) ڈھیلی انگوٹھی کو بھی پھیر لینا۔ (۹) صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ (۱۰) اطمینان سے وضو کرنا۔ (۱۱) کانوں کے مسح کے وقت انگلیاں کان کے سوراخوں میں داخل کرنا۔ (۱۲) کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے قطرات سے بچانا۔ (۱۳) وضو کا برتن مٹی کا ہو۔ (۱۴) اگر تانے وغیرہ کا ہو تو قلعی کیا ہوا ہو۔ (۱۵) اگر وضو کا برتن لوٹا ہو تو بائیں طرف رکھیں۔ (۱۶) اگر لوٹے میں دستہ لگا ہوا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں۔ (۱۷) اور ہاتھ دستہ پر رکھیں، لوٹے کے منہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔ (۱۸) ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ

پھیر دینا تاکہ قطرے بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں۔ (۱۹) ہر عضو کے دھوتے وقت دل میں وضو کی نیت سے حاضر رہنا۔ (۲۰) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ اور درود شریف اور کلمہ شہادت پڑھنا۔ (۲۱) ہر عضو کو دھوتے وقت الگ الگ عضو کے دھونے کی دعاؤں کو پڑھتے رہنا۔ (۲۲) اعضاء کو بلا ضرورت پونچھ کر خشک نہ کرنے اور اگر پونچھے تو کچھ نمی باقی رہنے دے۔ (۲۳) وضو کر کے ہاتھ نہ جھنکے کہ یہ شیطان کا پٹکا ہے۔ (۲۴) وضو کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ (عالمگیری جلد ۱ ص ۹ و بہار شریعت وغیرہ)

**وضو کے مکروہات:** وضو میں اکیس (۲۱) باتیں مکروہ ہیں، یعنی یہ چیزیں وضو میں نہ ہونی چاہئیں (۱) عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۲) وضو کے لئے نجس جگہ پر بیٹھنا۔ (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔ (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۵) وضو کے اعضاء سے وضو کے برتن میں قطرے ٹپکانا۔ (۶) پانی میں کھگاریا تھوک ڈالنا۔ (۷) قبلہ کی طرف تھوکنایا کھگاریا ڈالنا۔ (۸) بلا ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (۹) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (۱۰) اس قدر کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (۱۱) منہ پر پانی مارنا۔ (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ (۱۳) صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔ (۱۴) ہونٹ یا آنکھوں کو زور سے بند کر کے منہ دھونا۔ (۱۵) حلق اور گلے کا مسح کرنا۔ (۱۶) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ (۱۷) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۸) اپنے لئے کوئی وضو کا برتن مخصوص کر لینا۔ (۱۹) تین نئے نئے پانیوں سے تین دفعہ سر کا مسح کرنا۔ (۲۰) جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے وضو کے اعضاء کو پونچھنا۔ (۲۱) دھوپ میں گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا ان کے علاوہ ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ:** وضو نہ ہو تو نماز و سجدہ تلاوت اور قرآن شریف چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے اور خانہ کعبہ کے طواف کے لئے وضو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹)

**مسئلہ:** جنب کو کھانے پینے سونے کے لئے وضو کر لینا سنت ہے۔ اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین اور روزہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کر لینا سنت ہے (بہار شریعت)

**مسئلہ:** سونے کے لئے سونے کے بعد میت کو نہلانے یا اٹھانے کے بعد جماع سے پہلے غصہ آجانے کے وقت زبانی قرآن شریف پڑھنے یا علم حدیث اور دوسرے دینی علوم پڑھنے پڑھانے کے لئے یا دینی کتابیں چھونے کے لئے شرمگاہ چھونے یا کافر سے بدن چھو جانے یا صلیب یا بت چھو جانے کے بعد جھوٹ بولنے غیبت کرنے اور ہر گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن

بے پردہ چھو جانے سے یا کوڑھی اور برص والے کا بدن چھو جانے سے، بغل کھجانے، اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد ان سب صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے۔

(بہار شریعت)

وضو توڑنے والی چیزیں: (۱) پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ (۲) پیشاب یا پاخانہ کے راستوں سے کسی بھی چیز یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا۔ (۳) بدن کے کسی حصہ یا کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ (۴) کھانا یا پانی یا خون یا تپ کی منہ بھر قے کرنا۔ (۵) اس طرح سو جانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔ (۶) بیہوش ہو جانا۔ (۷) غشی طاری ہو جانا۔ (۸) کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ جانا کہ چلنے میں قدم لڑکھڑائیں۔ (۹) دکھتی ہوئی آنکھ سے پانی کا کچھ نکلنا۔ (۱۰) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسا۔ (حالمگیری ج ۱، ص ۱۱ وغیرہ)

مسئلہ: وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا خود بالکل ننگے ہو کر وضو کیا یا نہانے کے وقت ننگے ہی ننگے وضو کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ اپنا ستر کھل جانے یا دوسرے کا ستر دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے ہاں! البتہ یہ وضو کے آداب میں سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو، بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے، کیونکہ بغیر ضرورت کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

مسئلہ: اگر ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا، تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہتا ہوا خون نکلا، تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: چھالانوج ڈالا۔ اگر اس میں سے پانی بہہ گیا، تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر پانی نہیں بہا، تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد وہ تیل کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: زخم پر گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کچھ تری چمکی، مگر یہی نہیں، تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: ٹھمکل، مچھر، مکھی، پسونے خون چوسا، تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (در مختار)

مسئلہ: قے میں صرف کچھو اگر تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر اس کے ساتھ کچھ پانی وغیرہ بھی نکلا، تو دیکھیں گے کہ منہ بھر ہے یا نہیں، اگر منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا، تو پھر شروع سے وضو کرے یہاں تک کہ اگر چلو میں پانی لیا اور ہوا خارج ہو گئی تو یہ چلو کا پانی بے کار ہو گیا، اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے، بلکہ دوسرے پانی سے پھر سے وضو کرے۔

مسئلہ: دکھتی ہوئی آنکھ دکھتی ہوئی چھاتی، دکھتے ہوئے کان سے جو پانی نکلے وہ نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۱ وغیرہ)

مسئلہ: کسی کے تھوک میں خون نظر آیا تو اگر تھوک کا رنگ زردی مائل ہے، تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر تھوک سرخی مائل ہو گیا، تو وضو ٹوٹ گیا۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۹۴)

مسئلہ: وضو کے بعد ناخن یا بال کٹنا یا تو وضو نہیں ٹوٹا، نہ وضو کو دہرانے کی ضرورت ہے نہ ناخن دھونے اور نہ سر کو مسح کرنے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ: اگر وضو کرنے کی حالت میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس عضو کو دھولے اور اگر اکثر اس قسم کا شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے۔ یوں ہی اگر وضو پورا ہو جانے کے بعد شک پڑ جائے تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۳)

مسئلہ: جو با وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا، تو اس کو وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں وضو کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ سے ایسا شبہ ہو جایا کرتا ہو تو اس شبہ کو ہرگز نہ مانے۔ اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں، بلکہ وسوسہ کی اطاعت ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۳)

مسئلہ: اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں، تو وہ یقیناً بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۳ وغیرہ)

مسئلہ: یہ یاد ہے کہ وضو میں کوئی عضو دھونے سے رہ گیا، مگر معلوم نہیں کہ وہ کونسا عضو تھا، تو بایاں پاؤں دھولے۔ (در مختار ج ۱، ص ۱۰۱)

مسئلہ: شیر خوار بچے نے قے کی اور دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھرتے ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے گا ناپاک کر دے گا، لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا، بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا ہے تو پاک ہے۔ (در مختار ج ۱، ص ۹۳)

مسئلہ: سوتے میں جو رال منہ سے گرے اگر چہ پیٹ سے آئے، اگر چہ بدبودار ہو پاک ہے۔ (در مختار ج ۱، ص ۹۳)

مسئلہ: مردے کے منہ سے جو پانی نہبے ناپاک ہے۔ (در مختار ج ۱، ص ۹۳)

مسئلہ: منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا، اگر لوٹے یا کٹورے کو منہ لگا کر کلی کے لئے پانی لیا، تو لوٹا، کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا، چلو سے پانی لے کر کلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلی کے لئے پانی لے۔

## غسل کے مسائل

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی، تو غسل نہیں ہوگا۔ (عامہ کتب فقہ)

۱۔ کلی: کہ منہ کے پرزے پرزے میں پانی پہنچ جائے، فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو۔ دانتوں کی جڑ، زبان کے نیچے زبان کی کروٹیں، غرض منہ کے اندر پرزے پرزے کے ذرے ذرے میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال کر اگل دینے کو کافی کہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے غسل نہیں ہوگا، بلکہ غسل میں فرض ہے بھر بھر منہ پانی لے کر خوب زیادہ منہ کو حرکت دے تاکہ منہ کے اندر ہر حصہ میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غرغہ بھی کرے۔ ہاں! روزہ کی حالت میں غرغہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔

۲۔ ناک میں پانی چڑھانا: غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اوپر کو کھینچ کر ناک کے نتھنوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اندر پانی چڑھائے کہ نتھنوں کے اندر ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہہ جائے اور ناک کے اندر کی کھال یا ایک بال بھی سوکھانہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

۳۔ تمام بدن پر پانی بہانا: یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک بدن کے آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر ہر ذرے ہر ہر روگٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے۔ بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور پانی بدن پر پوت لیتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا، حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے، تو وہاں پانی نہیں پہنچتا اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہوگا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا، لہذا ضروری ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر ان چند جگہوں پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں۔ سر اور داڑھی مونچھ بھوؤں کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر روگٹے کی جڑ سے نوک تک دھل جانے کا خیال رکھیں۔ اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کی گراہیوں اور سوراخ، اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، پیٹ کی بلٹیں، بغلیں، ناف کے غائر ان اور پیڑ و کا جوڑ۔ جنگا سادونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ، ذکر اور خسیوں کے ملنے کی جگہ، خسیوں کے نیچے کی جگہ، عورت کے ڈھلکے پستان کے نیچے کا حصہ، عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ، ان

سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔

**غسل کا طریقہ:** غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے، پھر استنجاء کی جگہ کو دھوئے، خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے۔ اس کے بعد وضو کرے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کرے۔ پھر ہاتھ میں پانی لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر پھیر کر بدن کو ملے خصوصاً جاڑوں میں تاکہ کہیں بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے، پھر داہنے کندھے پر تین مرتبہ پانی بہائے، پھر تین بار بائیں کندھے پر بہائے، پھر سر پر اور پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے اور تمام بدن کے ہر حصہ کو خوب مل کر دھوئے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی روگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔

**ضروری تشبیہ:** بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں ناپاک تہبند اور بدن سب پاک ہو جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے تہبند کی نجاست اور زیادہ پھیلتی ہے اور سارے بدن کو بلکہ نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے اس لئے نہانے میں لازم ہے کہ پہلے بدن کو اور اس کپڑے کو جس کو پہن کر نہاتے ہیں، دھو کر پاک کر لیں، ورنہ غسل تو کیا ہوگا، اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے وہ بھی ناپاک ہو جائیں گی اور سارا بدن اور تہبند بھی ناپاک ہی رہ جائے گا۔

**مسئلہ:** غسل میں سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں، تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے اور اگر گندھے ہوئے ہوں، تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک ہر بال پر پانی بہائے اور عورت پر صرف بالوں کی جڑوں کو تر لینا ضروری ہے۔ گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں! اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی، تو چوٹی کو کھولنا ضروری ہے۔

(درمختار ج ۱، ص ۱۰۴)

**مسئلہ:** غسل میں کانوں کی بالیوں اور ناک کی کیل کے سوراخوں میں بالیوں اور کیل کو پھیر کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

کن کن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے: جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے، وہ پانچ ہیں:

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلا (۲) احتلام یعنی سوتے میں منی نکل جانا (۳) ذکر کے سر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل فرض کر دیتا ہے (۴) حیض کا ختم



ہونا (۵) نفاس سے فارغ ہونا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۵ مصری)

مسئلہ: جمعہ، عید، بقرعید۔ عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل کر لینا سنت ہے۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۵)

مسئلہ: میدان عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے، حرم کعبہ اور روضہ منورہ کی حاضری، طواف کعبہ، منیٰ میں داخل ہونے، جہروں کو کنکریاں مارنے کے لئے غسل کر لینا مستحب ہے۔ اسی طرح شب قدر، شب برات، عرفہ کی رات مردہ نہلانے کے بعد جنون اور غشی سے ہوش میں آنے کے بعد نیا کپڑا پہننے کے لئے سفر سے آنے کے بعد، استحاضہ بند ہونے کے بعد، گناہ سے توبہ کرنے کے لئے، نماز استقاء کے لئے، گرہن کے وقت نماز کے لئے۔ خوف، تاریکی، آندھی کے وقت، ان سب صورتوں میں غسل کر لینا مستحب ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۱۱۴ وغیرہ)

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو اس کو بغیر نہائے (۱) مسجد میں جانا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن مجید کا چھونا (۴) قرآن شریف پڑھنا (۵) کسی آیت کو لکھنا حرام ہے اور فقہ وحدیث اور دوسری دینی کتابوں کو چھونا مکروہ ہے، مگر آیت کی جگہوں پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ لگانا حرام ہے۔ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کرے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ: غسل خانہ میں اگر چھت نہ ہو، ننگے بدن نہانے میں کوئی حرج نہیں، ہاں! البتہ عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، مگر ننگے نہائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور اگر تہبند باندھے ہوئے ہو، تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ مرد کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لے، دیر تک ننگے بدن نہ رہے۔

مسئلہ: جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں، کیونکہ دوسروں کے سامنے بلا ضرورت ستر کھولنا حرام ہے۔ (علامہ کتب فقہ)

مسئلہ: جس پر غسل واجب ہے اسے چاہئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے، بلکہ جلد سے جلد غسل کرے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جب یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل فرض ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا، تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب اگر تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۲)



مسئلہ: جس شخص پر غسل فرض ہے اگر وہ کھانا کھانا چاہتا ہے یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے یا کم سے کم ہاتھ منہ دھو لے اور کلی کرے اور اگر ویسے ہی کھاپی لیا، تو گناہ نہیں، مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کئے جماع کر لیا، تو بھی کچھ گناہ نہیں، مگر جس شخص کو احتلام ہوا ہو اس کو بے نہائے ہوئے عورت کے پاس نہیں جانا چاہئے۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۴۲)

## تیمم کا بیان

اگر کسی وجہ سے پانی کے استعمال میں قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل دونوں کے لئے تیمم کر لینا جائز ہے مثلاً ایسی جگہ ہو کہ وہاں چاروں طرف ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو یا پانی تو قریب ہی میں ہو مگر دشمن یا درندہ جانور کے خوف یا کسی دوسری وجہ سے پانی نہ لے سکتا ہو یا پانی کے استعمال سے بیمار ہو جانے یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ اور گمان غالب ہو تو ان صورتوں میں بجائے وضو اور غسل کے تیمم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

**تیمم کا طریقہ:** تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر پہلے دل میں تیمم کی نیت کرے اور زبان سے یہ بھی کہہ لے کہ نوبت ان اتیمم تقر بالی اللہ تعالیٰ پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر اس طرح پھیرے کہ جہاں تک وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے پورے چہرہ پر ہر جگہ ہاتھ پھر جائے، اگر بلاق یا نتھ پہنے ہو تو اس کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھیرے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو زمین یا دیوار پر مار کر اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے داہنے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے وہاں تک ہاتھ کے ہر حصہ پر ہاتھ پھر جائے۔ اگر ہاتھوں میں چوڑیاں یا کوئی زیور پہنے ہوئے ہو تو زیور کو ہٹا کر اس کے نیچے کھال پر ہاتھ پھیرے۔ اگر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہیں پھیرا، تو تیمم نہیں ہوگا، اس لئے خاص طور پر اس کا دھیان رکھنا چاہئے کہ چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ہر جگہ ہاتھ پھیرے۔

(در مختار ج ۱/ ص ۱۵۸ وغیرہ)

**تیمم کے فرائض:** تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں (۱) تیمم کی نیت (۲) پورے چہرہ پر ہاتھ پھیرنا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا۔ (در مختار ج ۱، ص ۱۵۴)

**تیمم کی تسلیتیں:** دس چیزیں تیمم میں سنت ہیں: (۱) بسم اللہ پڑھنا، (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا، (۳) ہاتھوں کو زمین پر مار کر اگر غبار زیادہ لگ گیا ہو تو جھاڑنا، (۴) زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا،

(۵) پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا، (۶) پھر ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا، (۷) چہرہ اور ہاتھوں پر لگا تا رہا تھ پھیرنا ایسا نہ ہو کہ چہرہ پر ہاتھ پھیر کر پھر دیر کے بعد ہاتھوں پر ہاتھ پھیرے، (۸) پہلے دائیں پھر بائیں ہاتھ پر ہاتھ پھیرنا، (۹) انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرنا، (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا، جبکہ ان میں غبار بھر گیا ہو۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۶۷ وغیرہ)

مسئلہ: مٹی ریت، پتھر، گیر و غیرہ ہر اس چیز سے تیمم ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ لوہا، پیتل، کپڑا، راگ، تانبا، لکڑی وغیرہ سے تیمم نہیں ہو سکتا جو کہ زمین کی جنس سے نہیں ہیں۔ یاد رکھو کہ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے، وہ زمین کی جنس سے ہے، جیسے مٹی وغیرہ اور جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جائے یا پگھل جائے وہ زمین کی جنس سے نہیں ہے، جیسے لکڑی اور سب دھاتیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: راکھ سے تیمم جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: گچ کی دیوار اور پکی اینٹ سے تیمم جائز ہے، اگرچہ ان پر غبار نہ ہو، اسی طرح مٹی، پتھر وغیرہ پر بھی غبار ہو یا نہ ہو، بہر حال تیمم جائز ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی حاجت ہو گئی، تو فوراً ہی تیمم کر کے جلد مسجد سے نکل جائے۔

مسئلہ: کسی وجہ سے نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ اگر وضو کرے گا، تو نماز قضا ہو جائے گی، تو چاہئے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے، پھر اس پر لازم ہے کہ وضو کر کے اس نماز کو دہرائے۔

(در مختار و رد المحتار ج ۱ ص ۱۶۴)

مسئلہ: جس جگہ سے ایک شخص نے تیمم کیا، اسی جگہ سے دوسرا بھی تیمم کر سکتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۷۰)

مسئلہ: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے، یہ غلط ہے۔ مسجد کی دیوار اور زمین پر بھی تیمم بلا کراہت جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۰)

مسئلہ: تیمم کے لئے زمین پر ہاتھ پھیرا اور چہرہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنے سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا، تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا، بلکہ اس کو لازم ہے کہ وہ دوبارہ ہاتھ زمین پر مار کر تیمم کرے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۷۰ وغیرہ)

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے، ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور ان کے علاوہ پانی کے استعمال پر قادر ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (عامہ کتب فقہ)

## استنجا کا بیان

جب استنجاء خانہ میں داخل ہونا چاہے تو اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پڑھ کر پہلے بایاں قدم رکھے اور نکلتے وقت داہنا پاؤں نکالے اور غفرانک پڑھے۔

(ترمذی شریف ج ۱، ص ۳)

پیشاب کے بعد استنجاء کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پاک مٹی یا پتھر پر پھٹے پرانے کپڑے لے کر پیشاب کی جگہ کو سکھالے اور اگر قطرہ آنے کا شبہ ہو تو کچھ ٹہل لے یا کھانس کر یا پاؤں زمین پر مار کر کوشش کرے کہ رکا ہوا قطرہ باہر نکل پڑے پھر پانی سے پیشاب کی جگہ کو دھو ڈالے اور پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چند ڈھیلوں یا پتھروں سے پاخانہ کی جگہ کو پونچھ کر صاف کرے پھر پانی سے اچھی طرح دھو لے۔

مسئلہ: ڈھیلا اور پانی دونوں بائیں ہاتھ سے استعمال کرے۔ داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے۔  
مسئلہ: ڈھیلا استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی دھو لینا یہ استنجاء کا مستحب طریقہ ہے ورنہ صرف ڈھیلا اور صرف پانی سے بھی استنجاء کر لینا جائز ہے۔

مسئلہ: کھانے کی چیزیں، کاغذ، ہڈی، گوبر، کونڈہ اور جانوروں کے چارہ سے استنجاء کرنا منع ہے۔  
مسئلہ: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں اتر یا دھن کی جانب منہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ: تالاب یا ندی کے گھاٹ پر، کنوئیں یا حوض کے کنارے پانی میں اگرچہ بہتا ہوا پانی ہو پھل والے یا سایہ دار درخت کے نیچے ایسے کھیت میں جس میں کھیتی موجود ہو، قبرستان میں، بیچ سڑک اور راستوں پر، جانوروں کے باندھے جانے، یا بیٹھنے کی جگہوں پر، اور جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں اور جس جگہ لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، ان سب جگہوں پر پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے۔ (در مختار ج ۱، ص ۲۲۹ و عالمگیری ج ۱، ص ۷۷)

مسئلہ: پیشاب پاخانہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر یا کسی چیز کی آڑ میں بیٹھ کر کرنا چاہیے جہاں لوگوں کی نظر ستر پر پڑے، پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ: وضو کے نیچے ہوئے پانی سے استنجاء نہ کرنا چاہئے۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۱۶)  
مسئلہ: بچے کو پاخانہ، پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف کر دے۔ عورتیں اس طرف توجہ نہیں کیا کرتیں، انہیں لازم ہے کہ اس کا خیال رکھیں۔

مسئلہ: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، یونہی ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا، جس پر کوئی دعا، یا اللہ و رسول ﷺ یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔

ہاتھ عرض، کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ نہ ہو، تو اس حوض کو چھوٹا گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور اگر لمبائی چوڑائی سو ہاتھ نہ ہو، تو اس حوض کو چھوٹا حوض کہتے ہیں، اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔ بڑے حوض میں اگر کوئی نجاست پڑ گئی، تو وہ اس وقت تک پاک مانا جائے گا، جب تک کہ اس نجاست کے اثر سے اس کے پانی کا رنگ و بو یا مزہ نہ بدل جائے اور چھوٹا حوض ایک قطرہ نجاست پڑ جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔  
(عامہ کتب فقہ)

مسئلہ: جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا، وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد درودہ سے کم پانی میں بے دھوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے، اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے، تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جائے، تو کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

مسئلہ: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے، مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو، جیسے کھانے کے لئے یا وضو کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا، یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۴۹)

اس مسئلہ میں خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے۔ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس مسئلہ سے غافل ہیں۔ اتنے زور سے بہتا ہوا پانی کہ اگر اس میں تنکا ڈالا جائے تو اس کو بہالے جائے، نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا، لیکن اگر اتنی زیادہ نجاست پڑ جائے کہ وہ نجاست پانی کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دے، تو اس صورت میں بہتا ہوا پانی بھی ناپاک ہو جائے گا، اور اب یہ پانی اس وقت پاک ہوگا کہ پانی کا بہاؤ ساری نجاست کو بہالے جائے اور پانی کا رنگ اور بو مزہ ٹھیک ہو جائے۔

مسئلہ: تالاب اور دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا حوض بھی بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے۔ یہ بھی تھوڑی سی نجاست پڑ جانے سے ناپاک نہیں ہوگا، لیکن جب اس میں اتنی نجاست پڑ جائے کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے، تو ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: ناپاک پانی کو خود بھی استعمال کرنا حرام ہے اور جانوروں کو بھی پلانا ناجائز ہے۔ ہاں گارے وغیرہ کے کام میں لاسکتے ہیں، مگر اس گارے مٹی کو مسجد میں لگانا ناجائز نہیں۔

مسئلہ: ناپاک پانی بدن یا کپڑے یا جس چیز میں بھی لگ جائے، وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اس کو جب تک پاک پانی سے دھو کر پاک نہ کر لیں، پاک نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت وغیرہ عامہ کتب)

(عالمگیری ج ۱، ص ۲۲ مصری)

مسئلہ: گدھے اور خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔  
مسئلہ: پانی میں رہنے والے تمام جانوروں کا جوٹھا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو جیسے مچھلی وغیرہ یا خشکی میں ہو جیسے کچھوا، کیکڑا وغیرہ۔ (ردالمحتار ص ۱۴۱)

مسئلہ: کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا، تو یہ جوٹھا پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو گئے۔ یوں ہی کسی نے شراب پی کر فوراً پانی پیا، تو اس کا جوٹھا پانی نجس ہو گیا، اور برتن بھی ناپاک ہو گیا۔

مسئلہ: شرابی کی مونچھیں اگر بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی ہو، تو جب تک وہ مونچھوں کو پاک نہ کرے جو پانی پئے گا، وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔ (درمختار ص ۱۴۹)

## کنوئیں کے مسائل

کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پاخانہ پیشاب یا مرغی یا بطخ کی بیٹ یا خون یا تاڑی، شراب وغیرہ کسی نجاست کا ایک قطرہ بھی گر پڑے یا کوئی بھی ناپاک چیز کنوئیں میں پڑ جائے، تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور اس کا کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کنوئیں میں آدمی، گائے، بھینس، بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر جائے یا چھوٹے سے چھوٹا بہنے والا خون والا کنوئیں میں مر کر پھول پھٹ جائے یا ایسا جانور جس کا جوٹھا ناپاک ہے، کنوئیں میں گر پڑے، اگرچہ زندہ نکل آئے جیسے سورا، کتا تو ان سب صورتوں میں کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ: اگر بلی یا مرغی یا اتنا ہی جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے، پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے، تو چالیس ڈول پانی نکالنا واجب، اور ساٹھ ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے۔ اتنا پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر چوہا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے، تو بیس ڈول پانی نکالنا واجب اور تیس ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے۔ اس کے بعد کنواں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: جن جانوروں کا جوٹھا پاک ہے جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ ان میں سے اگر کوئی کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکل آئے اور ان کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا معلوم نہ ہو تو کنواں پاک ہے، لیکن

نجاست خفیفہ: جیسے گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ حلال جانوروں کا پیشاب، یوں ہی گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ، یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

مسئلہ: نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے اگر نماز پڑھ لی جائے تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر نماز کو حقیر چیز سمجھتے ہوئے ایسا کیا تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے، تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی، تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کو دوہرا لینا واجب ہے اور قصداً پڑھی، تو گناہ گار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے، تو پاک کر لینا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگی، مگر خلاف سنت ہوئی اور اس نماز کو دوہرا لینا بہتر ہے۔

مسئلہ: نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر، تو درہم کے برابر یا کم۔ زیادہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں درہم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو۔ درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے اور اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب اور شراب وغیرہ، تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے درہم کی لمبائی چوڑائی کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے، یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں، اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے۔ اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنی بڑی درہم کی لمبائی چوڑائی ہوتی ہے، یعنی روپے کی لمبائی چوڑائی کے برابر۔ (در مختار ج ۱، ص ۲۱۱)

مسئلہ: نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے۔ اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے، مثلاً آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی یا ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھو کر پاک کئے نماز نہ ہوگی۔

(در مختار ج ۱، ص ۲۱۲)

جو نجاست کپڑے یا بدن میں لگی ہے اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست دل والی ہو جیسے لید، گوبر، پاخانہ، تو اس کے دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑا صاف ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں! اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھولینا بہتر ہے اور اگر نجاست دل دار نہ ہو، بلکہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ، تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

(در مختار ج ۱، ص ۲۱۸، ۲۲۱)

مسئلہ: نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ اسی وقت ہیں کہ بدن اور کپڑے میں نجاست لگی ہو اور اگر کسی پتلی چیز دودھ یا سرکہ یا پانی میں نجاست پڑ جائے تو چاہے نجاست غلیظہ ہو یا



مسئلہ: جو زمین گوبر سے لپی گئی، اگرچہ سوکھ گئی ہو، اس پر نماز جائز نہیں، ہاں! اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھایا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں، اگرچہ کپڑے میں تری ہو، مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔  
(بہار شریعت، ج ۲، ص ۱۰۸)

## حیض و نفاس و جنابت کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے (ہر ماہ) جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے، اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اس کو حیض کہتے ہیں اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے، اس کو استحاضہ کہتے ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے، وہ نفاس کہلاتا ہے۔

مسئلہ: حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ہے۔ جو خون اس سے کم مدت میں بند ہو گیا، وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے اور حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں۔ اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے، تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اور اس کے بعد جو خون آیا، وہ استحاضہ ہے اور اگر پہلے اس عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی، تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا، وہ استحاضہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھو کہ اس کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی، اب کی مرتبہ دس دن آیا تو دس دن حیض ہے، اور اگر بارہ دن خون آیا، تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے، اور سات دن استحاضہ کے، اور ایک حالت مقرر نہ تھی، بلکہ کبھی چار دن، کبھی پانچ دن حیض آیا کرتا تھا، تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے، وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی استحاضہ مانا جائے گا۔

مسئلہ: کم سے کم نو برس کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی عمر پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ (حیض و اولاد سے ناامید ہونے والی) کہتے ہیں۔ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے، وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے، یوں ہی پچپن برس کی عمر کے بعد جو خون آئے، وہ بھی استحاضہ ہے، لیکن اگر کسی عورت کو پچپن برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں آیا کرتا تھا، تو اس حیض کو مان لیا جائے گا۔

مسئلہ: حمل والی عورت کو جو خون آیا، وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے، یوں ہی حیض و نفاس کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے، تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے



(عالمگیری ج ۱، ص ۷۳)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ ہاں! اگر چور یا درندے سے ڈر کر یا کسی بھی شدید مجبوری سے مجبور ہو کر مسجد میں چلی جائے تو جائز ہے، مگر اس کو چاہئے کہ تیمم کر کے مسجد میں جائے۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت اگر عید گاہ میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں اگر مسجد کے باہر رہ کر اور ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھالے یا مسجد میں کوئی چیز رکھ دے تو جائز ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت کو خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۶)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے بستر پر سلانے میں غلبہ شہوت یا اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سلوائے بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ غلبہ شہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سلانا حرام اور گناہ ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کو حلال سمجھنا کفر ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا، تو سخت گناہگار ہو! اس پر توبہ کرنا فرض ہے اور اگر شروع حیض و نفاس میں ایسا کر لیا، تو ایک دینار اور اگر قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے غضب سے امان پائے۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۷۳ وغیرہ)

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر حیض و نفاس شروع ہو گیا، تو وہ روزہ جاتا رہا، اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

مسئلہ: نفاس کی حالت میں عورت کو زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے۔ یوں ہی حیض و نفاس والی عورت کو ساتھ کھلانے اور اس کا جوٹھا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہندوستان میں بعض جگہ جاہل عورتیں حیض و نفاس والی عورتوں کے برتن الگ کر دیتی ہیں، بلکہ ان برتنوں کو اور حیض و نفاس والی عورتوں کو نجس جانتی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بیہودہ رسموں سے مسلمان عورتوں کو بچنا لازم ہے۔

اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو جائے، اگرچہ نفاس کا خون بند ہو چکا ہو وہ نہ نماز پڑھتی ہیں نہ اپنے کو نماز کے قابل سمجھتی ہیں، یہ بھی محض جہالت ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ جیسے ہی نفاس کا خون بند ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہانے سے بیماری کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھیں۔

نماز ہر گز ہر گز نہ چھوڑیں۔

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت یا ایسے مرد و عورت جن پر غسل فرض ہے۔ اگر یہ لوگ قرآن شریف کی تعلیم دیں، تو ان کو لازم ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر سانس توڑ توڑ کر پڑھائیں، مثلاً اس طرح پڑھائیں کہ الحمد پڑھ کر سانس توڑیں پھر اللہ پڑھ کر سانس توڑ دیں۔ پھر رب العالمین پڑھیں۔ ایک سانس میں پوری آیت لگا تار نہ پڑھیں اور قرآن شریف کے الفاظ کو جچے کر کے پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے وظیفے کلمہ شریف و درود شریف وغیرہ کو پڑھنا جب کے لئے بلا کراہت جائز، بلکہ مستحب ہے جیسے کہ حیض ونفاس والی عورت کے لئے قرآن شریف کے علاوہ دوسرے تمام اذکار و وظائف کو پڑھنا جائز و درست بلکہ مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۶)

معذور کا بیان: جس شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جیسے پیشاب کے قطرے ٹپکنے یا دست آنے یا استحاضہ کا خون آنے کے امراض کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر گیا اور وہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا، تو ایسے شخص کو شریعت میں معذور کہتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جب کسی نماز کا وقت آجائے تو معذور لوگ وضو کریں اور اسی وضو سے جتنی نمازیں چاہیں پڑھتے رہیں۔ اس درمیان میں اگرچہ بار بار قطرہ وغیرہ آتا رہے، مگر ان لوگوں کا وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا، جب تک کہ اس نماز کا وقت باقی رہے اور جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہوا، ان لوگوں کا وضو ٹوٹ جائے گا، اور دوسری نماز کے لئے پھر دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۸)

مسئلہ: جب کوئی شخص شریعت میں معذور مان لیا گیا، تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک بار بھی اس کا عذر پایا جاتا رہے گا، وہ معذور ہی رہے گا، جب اس کو اتنی شفا حاصل ہو جائے کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر جائے اور اس کو ایک مرتبہ بھی قطرہ وغیرہ نہ آئے تو اب یہ شخص معذور نہیں مانا جائے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۸)

مسئلہ: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا، جس کے سبب سے معذور ہے، لیکن اگر کوئی وضو توڑنے والی دوسری چیز پائی گئی، تو اس کا وضو جاتا رہے گا جیسے کسی کو قطرے کا مرض ہے اور وہ معذور مان لیا گیا، تو نماز کے پورے وقت میں قطرہ آنے سے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن ہوا نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں قطرہ آ جاتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں قطرہ نہیں آتا، تو اس پر فرض ہے کہ نماز بیٹھ کر پڑھا کرے اور وہ معذور شمار نہیں کیا جائے گا۔

جاڑوں میں عصر کا وقت تقریباً ڈیڑھ گھنٹے لمبا رہتا ہے اور گرمیوں میں قریب قریب دو گھنٹے (کچھ کم زیادہ مختلف تاریخوں میں) رہتا ہے۔ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، لیکن نہ اتنی تاخیر کہ سورج کی نکیہ میں زردی آجائے۔

**مغرب کا وقت:** سورج ڈوبنے کے بعد سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔ شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سورج ڈوبنے کی سرخی کے بعد کچھ کم میں صبح صادق کی سپیدی کی طرح اتر دکن میں پھیلی رہتی ہے۔ مغرب کے وقت کی لمبائی ہمارے دیار میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ تقریباً ہوا کرتی ہے اور ہر روز جتنا لمبا فجر کا وقت ہوتا ہے اتنا ہی لمبا مغرب کا وقت بھی ہوتا ہے۔

**عشاء کا وقت:** شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کی سپیدی ظاہر ہونے تک ہے لیکن عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنی مستحب ہے اور آدھی رات تک مباح ہے اور آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

**نماز وتر کا وقت:** وہی ہے جو نماز عشاء کا وقت ہے، لیکن عشاء پڑھنے سے پہلے وتر نہیں پڑھی جاسکتی کیونکہ عشاء اور وتر میں ترتیب فرض ہے، یعنی ضروری ہے کہ پہلے عشاء پڑھ لی جائے اس کے بعد وتر پڑھی جائے۔ اگر کسی نے قصد عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر ادا نہیں ہوگی بلکہ عشاء پڑھنے کے بعد پھر وتر پڑھنی پڑے گی۔ ہاں! اگر بھول کر وتر عشاء سے پہلے پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء بغیر وضو کے پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی تھی تو وہ وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھے، لیکن وتر جو پہلے پڑھ لی ہے وہ ادا ہوگئی اس کو دہرانا ضروری نہیں۔

## مکروہ وقتوں کا بیان

**مسئلہ:** سورج نکلنے کے وقت، سورج ڈوبنے کے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں، لیکن اس دن کی عصر اگر نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے، مگر عصر میں اتنی دیر کر کے نماز پڑھنی سخت گناہ ہے۔

**مسئلہ:** ان تینوں وقت میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں ہے۔ اچھا یہ ہے کہ ان تینوں وقتوں میں کلمہ یا تسبیح یا درود شریف وغیرہ پڑھنے میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** اگر ان تینوں وقتوں میں جنازہ لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں، کوئی کراہت نہیں، کراہت اس

تک کوئی نماز سنت و نفل وغیرہ جائز نہیں۔

۶- عین خطبہ کے درمیان کوئی نماز سنت و نفل وغیرہ جائز نہیں چاہے جمعہ کا خطبہ ہو یا عیدین کا یا گریہ کی نماز کا یا نماز استسقاء یا نکاح کا، لیکن ہاں صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے دوران بھی قضا نماز کو پڑھ لینا لازم ہے۔

۷- عید کی نماز سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے، چاہے گھر میں پڑھے یا مسجد میں یا عید گاہ میں۔

۸- عیدین کی نماز کے بعد بھی عید گاہ یا مسجد میں نماز نفل پڑھنی مکروہ ہے۔ ہاں اگر گھر میں نفل پڑھ لے، تو یہ مکروہ نہیں۔

۹- میدان عرفات میں جو ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھتے ہیں، ان دونوں نمازوں کے درمیان میں اور بعد میں نفل و سنت مکروہ ہے۔

۱۰- مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھتے ہیں، ان دونوں نمازوں کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنی مکروہ ہے۔ دونوں نمازوں کے بعد اگر نفل و سنت پڑھے، تو مکروہ نہیں ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

۱۱- نماز فرض کا وقت اگر تنگ ہو گیا، تو ہر نماز یہاں تک کہ فجر و ظہر کی سنتیں پڑھنی بھی مکروہ ہیں۔ جلدی جلدی فرض پڑھ لے تاکہ نماز قضا نہ ہونے پائے۔

۱۲- جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو، تو اسے دور کئے بغیر ہر نماز مکروہ ہے، مثلاً پاخانہ، پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ یوں ہی کھانا سامنے آ گیا اور بھوک لگی ہو یا دوسری کوئی بات ایسی ہو، جس سے دل کو اطمینان نہ ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنی مکروہ ہے، البتہ اگر وقت جارہا ہو تو ایسی حالت میں بھی نماز پڑھ لے تاکہ قضا نہ ہو جائے، لیکن پھر اس نماز کو دہرا لے۔

## اذان کا بیان

اذان کے فضائل اور اس کے ثواب کے بیان میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ جو شخص سات برس تک ثواب کی نیت سے اذان پڑھے گا، اس کے لئے جہنم سے نجات لکھ دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۵ باب الاذان)

اذان اسلام کا نشان ہے، اگر کسی شہر یا گاؤں کے لوگ اذان پڑھنا چھوڑ دیں، تو بادشاہ اسلام ان کو مجبور کر کے اذان پڑھوائے اور اس پر بھی لوگ نہ مانیں، تو ان سے جہاد کرے۔

مُحَمَّدَ اَرْسَنُوْا اللّٰهَ کہے۔ پھر داینے طرف منہ پھیر کر دو مرتبہ حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃ کہے۔ پھر بائیں طرف منہ پھیر کر دو مرتبہ حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاح کہے۔ پھر قبلہ کو منہ کر لے اور اللّٰهَ اَکْبَرُ اللّٰهَ اَکْبَرُ کہے۔ پھر ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ کہے۔

مسئلہ: فجر کی اذان میں حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاح کہنے کے بعد دو مرتبہ الصَّلٰوۃ خَیْر ”مَنْ التَّوَمَّ“ کہے کہ مستحب ہے۔

اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھے۔ پھر اذان پڑھنے والا اور اذان سننے والے سب یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلٰوةُ الْقَائِمَةُ اَبْسَدْنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَصِيْلَةَ  
وَالذَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَهُ وَاَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ  
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

## اذان کا جواب

جب اذان سنے، تو اذان کا جواب دینے کا حکم ہے اور اذان کے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃ اور حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے اور فجر کی اذان میں الصَّلٰوۃ خَیْر ”مَنْ التَّوَمَّ“ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

مسئلہ: جب موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا درود شریف بھی پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور کہے: قُوْثْ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ (رد المحتار جلد اول ص ۲۶۸ مصری)

مسئلہ: خطبہ کی اذان کا جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (در مختار ج ۱ ص ۲۶۸)

مسئلہ: جب بھی اذان کا جواب دے۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت پر اور جماع میں مشغول ہونے والے اور پیشاب پاخانہ کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں۔ (در مختار ص ۳۶۵)

## صلوٰۃ پڑھنا

اذان و اقامت کے درمیان میں الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یا اس قسم کے دوسرے کلمات نماز کے اعلانِ ثانی کے طور پر بلند آواز سے پکارنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ اس کو شریعت کی

## استقبالِ قبلہ کے چند مسائل

پوری نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا، نماز کی شرط اور ضروری حکم ہے، لیکن چند صورتوں میں اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کرے، پھر بھی نماز جائز ہے مثلاً:

مسئلہ: جو شخص دریا میں کسی تختہ پر بہا جا رہا ہو اور صحیح اندیشہ ہو کہ منہ پھیرنے سے ڈوب جائے گا، اس طرح کی مجبوری سے وہ قبلہ کی طرف منہ نہیں کر سکتا، تو اس کو چاہیے کہ وہ جس رخ بھی نماز پڑھ سکتا ہو پڑھ لے، اس کی نماز ہو جائے گی، اور بعد میں اس نماز کو دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر سکے اور وہاں دوسرا ایسا کوئی آدمی بھی نہیں کہ جو کعبہ کی طرف اس کا منہ کر دے، تو وہ اس مجبوری کی حالت میں جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے گا، اس کی نماز ہو جائے گی اور اس نماز کو بعد میں دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔

(بہار شریعت و رد المحتار)

مسئلہ: چلتی ہوئی کشتی میں اگر نماز پڑھے، تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کرے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے، خود بھی قبلہ کی طرف منہ پھیرتا رہے، اگرچہ فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیۃ)

مسئلہ: اگر یہ نہ معلوم ہو کہ قبلہ کدھر ہے، اور وہاں کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو نمازی کو چاہیے کہ اپنے دل میں سوچے اور جدھر قبلہ ہونے پر دل جم جائے، اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیۃ المصلی وغیرہ)

مسئلہ: جس طرف دل جم گیا تھا، ادھر منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا، پھر درمیان نماز ہی میں اس کی یہ رائے بدل گئی کہ قبلہ دوسری طرف ہے یا اس کو اپنی غلطی معلوم ہو گئی تو اس پر فرض ہے کہ فوراً ہی اس طرف گھوم جائے اور پہلے جتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے، اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ اسی طرح اگر نماز میں اس کو چاروں طرف بھی گھومنا پڑا، پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر رائے بدلتے ہی یا غلطی ظاہر ہوتے ہی دوسری طرف نہیں گھوما اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر لگا دی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (در مختار و رد المحتار ج ۱، ص ۴۹۱)

مسئلہ: نمازی نے اگر بلا عذر قصد اُجاں بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا تو اگرچہ فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ پھیر لیا، پھر بھی اس کی نماز ٹوٹ گئی اور وہ پھر سے نماز پڑھے۔ اور اگر نماز میں بلا قصد و ارادہ قبلہ سے سینہ پھر گیا، اور فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ کر لیا تو اس کی نماز ہو گئی۔ (منیۃ المصلی و بجر)



سوال: چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کسی طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اور دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

فائدہ: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے، لیکن کھڑے ہو کر نفل پڑھنے میں دو گنا ثواب ملتا ہے اور بیٹھ کر نفل پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

سوال: عصر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: آٹھ رکعت۔ پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض۔

سوال: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: مغرب کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: سات رکعت۔ پہلے تین رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت نفل۔

سوال: تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے



جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی، اللہ تعالیٰ کے لئے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اگر نیت کے الفاظ بھول کر کچھ کے کچھ زبان سے نکل گئے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، یعنی نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، تو اگر دل میں مثلاً ظہر کا پکا ارادہ کیا اور زبان سے ظہر کی جگہ عصر کا لفظ نکل گیا، تو ظہر کی نماز ہو جائے گی۔

سوال: قضاء نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے، مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہوگئی، تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فرض فجر کی، اللہ تعالیٰ کے لئے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اگر کئی سال کی نمازیں قضا ہوں، تو نیت کیسے کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر پڑھنی ہے، تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا، جو میرے ذمہ باقی ہیں، ان میں سے پہلے فرض ظہر کی، اللہ تعالیٰ کے لئے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

اسی طریقہ پر دوسری قضاء نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

جواب: بیس (۲۰) رکعت، دو رکعت فجر، چار رکعت ظہر، چار رکعت عصر، تین رکعت مغرب، چار رکعت عشاء، تین رکعت وتر، خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے۔ سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں ہے۔

(عامہ کتب فقہ)

## نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کرے اور اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے، دونوں کانوں کی لو سے چھو جائیں، باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں، نہ بالکل ملی ہوئی، نہ بہت پھیلی ہوئی، اس حال میں کہ کانوں کی لو سے چھوتے ہوئے دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو، پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے اس طرح باندھ لے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر پہنچوں کے پاس رہے اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر

رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ پڑھے پھر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَايَ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یا اور کوئی دعاء ماثورہ پڑھے مثلاً یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِيْرًا وَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمٰی اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمة اللہ کہے پھر بائیں شانے کی طرف اسی طرح۔ اب نماز ختم ہوگئی اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دعاء مثلاً:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَبِّتْنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا اِذَا السَّلَامُ تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالٰیثَ اِذَا الْجَلَالُ وَالْاِکْرَامُ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ (آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ) پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیر لے۔

نماز کا یہ طریقہ جو لکھا گیا امام یا تہما مرد کے پڑھنے کا ہے، لیکن اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو الحمد اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرأت کرتا ہو یا آہستہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔

## نماز میں عورتوں کے چند خاص مسائل

عورتوں کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ صرف کندھوں تک ہی ہاتھ اٹھا کر بائیں ہتھیلی سینہ پر رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھیں۔ رکوع میں زیادہ نہ جھکیں یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ اسی طرح عورتیں رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں مٹی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکا ہو رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کر دیں۔ عورتوں کو بالکل سمٹ کر سجدہ کرنا چاہیے یعنی

مسئلہ: قرأت فرض ہونے کا مطلب ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل اور سنتوں کی ہر ہر رکعت میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی نے ان رکعتوں میں قرآن مجید نہیں پڑھا، تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکیں کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں اور پورا رکوع یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

مسئلہ: سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ ماتھا زمین پر جما ہو اور کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو، تو اگر کسی نے اس طرح کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی رہے، تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار۔ فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت) ایک انگلی کے پیٹ کا سجدہ میں زمین سے لگنا تو فرض ہے مگر دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین سے لگنا واجب ہے اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ سجدہ میں زمین سے لگا ہونا سنت ہے۔

مسئلہ: نماز کی رکعتوں کو پوری کر لینے کے بعد پوری التیحات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے اور اسی کا نام قعدہ اخیرہ ہے۔

مسئلہ: قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے قصد و ارادہ اور کسی عمل سے نماز کو ختم کر دینا خواہ سلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے یہ بھی نماز کے فرائض میں سے ہے، لیکن اگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا کام کر کے نماز کو ختم کیا، تو اگرچہ نماز کا فرض تو ادا ہو گیا، لیکن اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات: نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں: ۱- تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔ ۲- الحمد پڑھنا۔ ۳- فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور سنت و نفل اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ کوئی سورۃ یا تین چھوٹی آیتوں کو ملانا۔ ۴- فرض نمازوں میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت کرنا۔ ۵- الحمد کا سورۃ سے پہلے ہونا۔ ۶- ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔ ۷- الحمد اور سورۃ کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔ ۸- قرأت کے بعد فوراً ہی رکوع کرنا۔ ۹- سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا۔ ۱۰- دونوں سجدوں کے درمیان کسی رکن کا فاصلہ نہ ہونا۔ ۱۱- تعدیل یعنی رکوع و سجود اور قومہ جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کے برابر ٹھہرنا۔ ۱۲- جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ ۱۳- قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔ ۱۴- قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل نماز ہو۔ ۱۵- فرض اور وتر اور مؤکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں التیحات سے زیادہ کچھ نہ پڑھنا۔ ۱۶- ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا۔ ۱۷- لفظ السلام دوبارہ کہنا۔ ۱۸- وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۱۹- وتر میں قنوت کی تکبیر۔ ۲۰- عیدین کی چھ زائد تکبیریں۔ ۲۱- عیدین میں

کاکروٹوں سے اور پیٹ کا رانوں سے الگ رہنا۔ ۳۰۔ سجدہ کی حالت میں کلائیوں کو زمین پر بچھانا۔ ۳۱۔ عورت کو سجدہ میں اپنے بازو کو کروٹوں سے پیٹ کو ران سے ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دینا۔ ۳۲۔ دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا۔ ۳۳۔ اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ ۳۴۔ سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ٹلی ہوئی ہونا۔ ۳۵۔ اور پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا۔ ۳۶۔ دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔ ۳۷۔ قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا۔ ۳۸۔ داہنا قدم کھڑا رکھنا۔ ۳۹۔ اور داہنے قدم کی انگلیوں کا قبلہ رخ کرنا۔ ۴۰۔ عورت کو دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ ۴۱۔ دایاں ہاتھ داہنی ران پر۔ ۴۲۔ اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا۔ ۴۳۔ اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا۔ ۴۴۔ کلمہ شہادت پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ ۴۵۔ قعدہ اخیرہ میں التیحات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔

نماز کے مستحبات: ۱۔ حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنا۔ ۲۔ رکوع میں قدم کی پشت پر دیکھنا۔ ۳۔ سجدہ میں ناک پر نظر رکھنا۔ ۴۔ قعدہ میں سینے پر نظر جمانا۔ ۵۔ پہلے سلام میں داہنے شانے کو دیکھنا۔ ۶۔ دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر کرنا۔ ۷۔ جمائی آئے تو منہ بند کئے رکھنا اور اس سے جمائی نہ رکے، تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے، تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور قیام کے علاوہ دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی جمائی کا آنا بند ہو جائے گا۔ ۸۔ مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ ۹۔ عورت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ ۱۰۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو دفع کرنا۔ ۱۱۔ جب مکبر حی علی الفلاح کہے تو امام و مقتدی سب کو کھڑا ہو جانا۔ ۱۲۔ جب مکبر قد قامت الصلوۃ کہے تو نماز شروع کر سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہو جانے پر نماز شروع کرے۔ ۱۳۔ دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ ۱۴۔ مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ ۱۵۔ سجدہ زمین پر بلا کچھ بلائے ہوئے کرنا۔

## نماز کے بعد ذکر و دعا

نماز کے بعد بہت سے اذکار اور دعاؤں کے پڑھنے کا حدیثوں میں ذکر ہے، ان میں سے جس قدر پڑھ سکے پڑھے، لیکن ظہر و مغرب اور عشاء میں تمام وظائف سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھیں۔

مسئلہ: جن عذروں کی وجہ سے نماز باجماعت چھوڑ دینے میں گناہ نہیں، وہ یہ ہیں:

- ۱- ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت اور دشواری ہو۔ ۲- سخت بارش۔ ۳- بہت زیادہ کیچڑ۔ ۴- سخت سردی۔ ۵- سخت اندھیری رات۔ ۶- آندھی۔ ۷- پاخانہ پیشاب کی حاجت۔ ۸- ریح کا بہت زور ہونا۔ ۹- ظالم کا خوف۔ ۱۰- قافلہ چھوٹ جانے کا خوف۔ ۱۱- اندھا ہونا۔ ۱۲- اپانچ ہونا۔ ۱۳- اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو۔ ۱۴- مال و سامان یا کھانا یا ہلاک ہو جانے کا ڈر۔ ۱۵- مفلس کو قرض خواہ کا ڈر۔ ۱۶- بیمار کی دیکھ بھال کہ اگر یہ چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا وہ گھبرائے گا، یہ سب کچھ جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

(درمختار ج ۱، ص ۷۳)

مسئلہ: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ کی ہو یا عیدین کی۔ عورت چاہے جوان ہو یا بوڑھی، یوں ہی عورتوں کو ایسے مجموعوں میں جانا بھی ناجائز ہے، جہاں عورتوں مردوں کا اجتماع ہو۔ (درمختار ج ۱، ص ۳۸۰)

مسئلہ: اکیلا مقتدی چاہے لڑکا ہو، امام کے برابر دہنی طرف کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، امام کے برابر کھڑے ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ دو سے زیادہ کا امام کے بغل میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۳۸۱)

مسئلہ: پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے، لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۳۸۳)

مسئلہ: امام ہونے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت وغیرہ کے احکام سب سے زیادہ جاننے والا ہو۔ پھر وہ شخص جو قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو زیادہ متقی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا، پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، پھر زیادہ تہجد گزار۔ غرض کہ چند آدمی برابر درجے کے ہوں تو ان میں جو شرعی حیثیت سے فوقیت رکھتا ہو، وہی زیادہ حقدار امامت ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۷۳)

مسئلہ: فاسق معلن جیسے شرابی، زنا کار، جواری، سود خور، داڑھی منڈانے والا یا کتا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا، ان لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور نماز کو دہرانا

مسئلہ: دعائے قنوت وتر میں پڑھنا واجب ہے۔ اگر بھول کر دعائے قنوت چھوڑ دے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے اور اگر قصداً چھوڑ دیا تو وتر کو دہرانا پڑے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۰۴)

مسئلہ: دعائے قنوت ہر شخص چاہے امام ہو یا مقتدی یا اکیلا ہمیشہ پڑھے، ادا ہو یا قضا، رمضان ہو یا دوسرے دنوں میں۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۰۴)

مسئلہ: وتر کے سوا کسی اور نماز میں دعائے قنوت نہ پڑھے۔ ہاں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ واقع ہو تو فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کو قنوت نازلہ کہتے ہیں۔ (درمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۴۵)

## سجدہ سہو کا بیان

جو نماز میں چیزیں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی کوپورا کرنے کے لئے سجدہ سہو واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے اور پھر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (درمختار ج ۱، ص ۴۹۶)

مسئلہ: اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا، تو سجدہ سہو کافی نہیں، بلکہ نماز کو دہرانا واجب ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۴۹۶)

مسئلہ: جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی چھوٹ گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہو سکتی، بلکہ پھر سے اس نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: ایک نماز میں اگر بھول سے کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک مرتبہ وہی دو سجدے سہو کے سب کے لئے کافی ہیں، چند بار سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔ (درمختار ج ۱، ص ۴۹۷)

مسئلہ: پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے میں اتنی دیر لگا دی کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے، دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اس لئے دھیان رکھو کہ پہلے قعدہ میں التحیات ختم ہوتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ (درمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۴۹۸)



نمازی کے آگے سے گزرنے نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت لیکن نمازی کے آگے سے گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟ تو وہ زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے، تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینہ کہا یا چالیس برس۔

(ترمذی ج ۱، ص ۴۵)

## نماز کے مکروہات

نماز میں جو باتیں مکروہ ہیں، وہ یہ ہیں: کپڑے یا بدن یا داڑھی مونچھ سے کھیننا، کپڑا سمیٹنا، جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا تہبند اٹھالینا، کپڑا الٹنا یعنی سر یا کندھے پر کپڑا چادر وغیرہ اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہیں۔ کسی ایک آستین کو آدھی کلائی سے چڑھانا، دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا، پیشاب یا پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا، مرد کا سر کے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا، انگلیاں چٹھانا، ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا، آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا، مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو زمین پر بچھانا، التحیات میں یا دونوں سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو ران پر رکھنے کے بجائے زمین پر رکھ کر بیٹھنا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا، چادر میں اس طرح لپٹ کر نماز پڑھنا کہ بدن کا کوئی حصہ یہاں تک کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں، پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر پگڑی کا کوئی حصہ نہ ہو، ناک اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا، بے ضرورت کنکھارنا، قصداً جمائی لینا، اگر خود ہی جمائی آجائے تو حرج نہیں، جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا، تصویر کا نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہونا یا اوپر لٹکی ہوئی ہونا، یا دائیں بائیں دیوار میں بنی یا لگی ہوئی آگے پیچھے تصویر کا ہونا، یا جیب یا تھیلی میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔

(در مختار، ج ۱، ص ۴۲۹ و عالمگیری ج ۱، ص ۹۹)

سجدہ گاہ سے کنکریاں اٹھانا، مگر جبکہ پورے طور پر سجدہ نہ کر سکتا ہو، تو ایک بار ہٹا دینے کی اجازت ہے۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہ رکھنا چاہئے، کرتا چادر موجود ہوتے ہوئے صرف پا جاما یا تہبند پہن کر نماز پڑھنا، الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا، نماز میں بلا عذر پالتی



مسئلہ: سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جبکہ کاٹ لینے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔

(درمختار ص ۴۴۰)

مسئلہ: اپنے یا کسی اور کے درہم کے نقصان کا ڈر ہو جیسے دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری کے جل جانے کا ڈر ہو تو ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے اسی طرح ایک درہم کی کوئی چیز چور لے بھاگا تو نماز توڑ کر اس کو پکڑنے کی اجازت ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۴۴۰)

مسئلہ: نماز پڑھ رہا تھا کہ ریل گاڑی چھوٹ گئی اور سامان ریل گاڑی میں ہے یا ریل گاڑی چھوٹ جانے سے نقصان ہو جائے گا تو نماز توڑ کر ریل گاڑی میں سوار ہو جانا جائز ہے۔  
نفل نماز میں ہو اور ماں باپ پکاریں اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے بعد میں اس کی قضا نماز پڑھ لے۔ (درمختار رد المحتار ج ۱، ص ۴۴۰)

## بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ: اگر بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا ناقابل برداشت درد ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (درمختار ج ۱، ص ۵۰۸)

مسئلہ: اگر لاشی یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ (درمختار جلد ۱، صفحہ ۵۰۹)

مسئلہ: اگر کچھ دیر کے لئے بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کھڑا ہو کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (درمختار ج ۱، ص ۵۰۹)

مسئلہ: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلانے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ کر ذرا سر کو اونچا کرے اور رکوع و سجود سر کے اشارے سے کرے۔ (درمختار ج ۱، صفحہ ۵۱۰)

مسئلہ: اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۵۱۰)

## مسافر کی نماز کا بیان

جو شخص تقریباً ۹۶ کلومیٹر کی دوری کے سفر کا ارادہ کرے گھر سے نکلا اور اپنی بستی سے باہر چلا گیا تو شریعت میں یہ شخص مسافر ہو گیا اب اس پر واجب ہو گیا کہ قصر کرے، یعنی ظہر و عصر و عشاء چار رکعت والی

مقدار میں دیر لگا دی، تو گنہگار ہوگا اور اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھتے ہی فوراً ہی رکوع میں چلا گیا اور رکوع کے بعد نماز کے دونوں سجدوں کو کر لیا، تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی ہو، مگر سجدہ تلاوت بھی ادا ہو گیا۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۱۸)

مسئلہ: نماز میں آیت سجدہ پڑھی، تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے، نماز کے باہر یہ سجدہ ادا نہیں ہو سکتا۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۱۸)

مسئلہ: اردو زبان میں اگر آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھ دیا، تب بھی پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۲۴)

مسئلہ: ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا، پھر اسی مجلس میں دوبارہ اسی آیت کی تلاوت کی، تو دوسرا سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر بار بار آیت سجدہ پڑھی، تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور اگر مجلس بدل کر وہی آیت سجدہ پڑھی، تو جتنی مجلسوں میں اس آیت کو پڑھے گا، اتنے ہی سجدے اس پر واجب ہو جائیں گے۔

مجلس بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں، مثلاً کبھی تو جگہ بدلنے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے مدرسہ ایک مجلس ہے اور مسجد ایک مجلس ہے اور کبھی ایک ہی جگہ میں کام بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سبق پڑھایا، تو یہ مجلس درس ہوئی، پھر اسی جگہ بیٹھے لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو یہ مجلس بدل گئی کہ پہلے مجلس درس تھی اب مجلس طعام ہو گئی، کسی گھر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جانے، کمرے سے صحن میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ کسی بڑے ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۲۰، عالمگیری ج ۱، ص ۱۲۷)

## قرأت کا بیان

قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے میں اتنی آواز ہونی چاہئے کہ اگر بہر انہ ہو اور شور و غل نہ ہو تو خود اپنی آواز سن سکے۔ اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو قرأت نہیں ہوئی اور نماز نہ ہوگی۔

(در مختار ج ۱، ص ۵۹۳)

مسئلہ: فجر میں مغرب و عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان کے وتر میں امام پر جہر کے ساتھ قرأت کرنا واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

سب لوگ آہستہ پڑھیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: بازاروں اور کارخانوں میں جہاں لوگ کام میں لگے ہوں، زور سے قرآن شریف پڑھنا جائز ہے کیونکہ لوگ اگر نہ سنیں، تو گنہگار ہوں گے۔ (ردالمحتار ج ۱، ص ۳۶۷)

مسئلہ: قرآن شریف کو پیٹھ نہ کی جائے نہ اس کی طرف پاؤں پھیلائیں نہ اس سے اونچی جگہ بیٹھیں نہ اس پر کوئی کتاب رکھیں، اگرچہ حدیث وفقہ کی کتاب ہو۔

مسئلہ: قرآن شریف بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ نمازی یا بیمار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

مسئلہ: قرآن شریف اگر بوسیدہ ہو کر پڑھنے کے قابل نہیں رہا، تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیں اور اس کے لئے لحد بنائی جائے تاکہ مٹی اس کے اوپر نہ پڑے۔ قرآن شریف کو جلانا نہیں چاہئے بلکہ دفن ہی کرنا چاہئے۔ (عالمگیری و بہار شریعت جلد ۱۶ ص ۱۱۸)

## احکام مسجد کا بیان

جب مسجد میں داخل ہو تو درود شریف پڑھ کر اللہم افتح لی ابواب رحمتک پڑھے اور جب مسجد سے نکلے تو درود شریف کے بعد اللہم انی اسئلک من فضلک پڑھے۔

مسئلہ: مسجد کی چھت کا بھی مسجد ہی کی طرح ادب و احترام لازم ہے بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت جلد ۳، ص ۱۷۸)

مسئلہ: بچے کو اور پاگل کو جن سے گندگی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نجاست کا ڈرنہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسجد کا کوڑا جھاڑ کرایسی جگہ ڈالے جہاں بے ادبی نہ ہو۔

مسئلہ: ناپاک کپڑا پہن کر یا کوئی بھی ناپاک چیز لے کر مسجد میں جانا منع ہے۔ یونہی ناپاک تیل مسجد میں لگانا یا ناپاک گار مسجد میں لگانا منع ہے۔

مسئلہ: وضو کے بدن کا پانی مسجد میں جھاڑنا یا مسجد میں تھوکنایا ناک صاف کرنا ناجائز ہے۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۰۳)

مسئلہ: مسجد میں ان آداب کا خیال رکھے: (۱) مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہوں، ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں، تو یوں کہیے: السّلام عَلَینَا وَ عَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ

(۲) وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے۔ (۳) خرید و فروخت نہ کرے (۴) نگلی تلوار مسجد

حاجت وغیرہ ان سنتوں کو اگر پڑھے، تو بہت زیادہ ثواب ہے اور اگر نہ پڑھے، تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ ان سنتوں کو سنن الزوائد اور کبھی سنت مستحبہ بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: قیام کی قدرت ہونے کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن جب قدرت ہو تو نفل کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل اور دو گنا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی شریف ج ۱، ص ۴۹)

## نماز تحیۃ الوضو

مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت (نماز تحیۃ الوضو) پڑھے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۴۵۸)

## نماز اشراق

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر الہی کرتا رہے، یہاں تک سورج بلند ہو جائے، پھر دو رکعت (نماز اشراق) پڑھے، تو اسے پورے ایک حج کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی شریف ج ۱، ص ۷۶)

## نماز چاشت

چاشت کی نماز کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(ترمذی شریف ج ۱، ص ۶۲-۶۳)

## نماز تہجد

نماز تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سو کراٹھے، اس کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے تک وقت ہے۔ تہجد کی نماز کی کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ رکعت تک ثابت ہے۔ حدیث شریف میں اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ (صحاح

(ستہ)

پڑھے پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثِمٍ لِي لَا تَدْعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

(ترمذی ورد المختار جلد ۱، ص ۴۶۱)

انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہوگی اسی طرح حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب جو نابینا تھے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور دعا کر دیں تو آپ نے ان کو یہ حکم دیا کہ تم خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْتَ وَاَنْتَ وَآتُوْجِّهْ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهِ لِیْ قُطِیْ لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے اور ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس اٹھیا رہو کہ اس شان سے آئے کہ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

(ترمذی جلد ۲، ص ۱۹۷ و مسند ابن جنبل ج ۴، ص ۱۳۸ و مستدرک ج ۱، ص ۵۲۶)

## نماز صلوٰۃ الاسرار

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پوری ہونے کے لئے ایک مجرب نماز صلوٰۃ الاسرار بھی ہے جس کو امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطرنوفی نے ”بجۃ الاسرار“ اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے پڑھے یا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَغْنِنِیْ وَ اَمْدُدْنِیْ فِیْ قَضَائِیْ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ پڑھے: یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغْنِنِیْ وَ اَمْدُدْنِیْ فِیْ قَضَائِیْ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔ (اخبار الانبیاء ص ۲۶ نزہۃ الخاطر ص ۷۸)

مسئلہ: مردوں کے لئے تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی، تو محلہ کے سب لوگ گنہگار ہوں گے اور اگر کچھ لوگوں نے مسجد میں جماعت سے تراویح پڑھ لی، تو سب لوگ بری الذمہ ہو گئے۔ (درمختار ج ۱، ص ۷۲)

مسئلہ: پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے اور دوبار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو، مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ (درمختار ج ۱، ص ۷۵)

مسئلہ: جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی، وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے نہ وتر، جب تک فرض نہ ادا کرے۔

مسئلہ: جس نے عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھی اور تراویح جماعت سے، تو وہ وتر کو تنہا پڑھے۔  
(درمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۷۲)

وتر کو جماعت سے وہی پڑھے گا، جس نے عشاء کے فرض کو جماعت کے ساتھ پڑھا ہو۔  
مسئلہ: جس کی تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہیں اور امام وتر پڑھانے کے لئے کھڑا ہو جائے، تو امام کے ساتھ وتر کی نماز جماعت سے پڑھ لے، پھر اس کے بعد تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے، بشرطیکہ عشاء کے فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو اور اگر چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کر کے وتر تنہا پڑھے، تو یہ بھی جائز ہے مگر پہلی صورت افضل ہے۔ (عالمگیری و رد المحتار)

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے تراویح میں ختم قرآن نہ ہو سکے، تو سورتوں سے تراویح پڑھیں، اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم تر کیف سے آخر تک دوبار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔  
(درمختار ج ۱، ص ۷۵)

مسئلہ: بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے، بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار ج ۱، ص ۷۵) ہاں! اگر بیمار یا بہت زیادہ بوڑھا اور کمزور ہو تو بیٹھ کر تراویح پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں، کیونکہ یہ بیٹھنا عذر کی وجہ سے ہے۔

مسئلہ: نابالغ کسی نماز میں امام نہیں بن سکتا، اسی طرح نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہیں ہوگی۔  
صاحب ہدایہ و صاحب فتح القدیر نے اسی قول کو مختار بتایا ہے۔ (بہار شریعت)

## نمازوں کی قضا کا بیان

مسئلہ: کسی عبادت کو اس کے مقرر وقت پر ادا کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گزر جانے کے بعد عمل

## جمعہ کا بیان

جمعہ فرض ہے اور اس کا فرض ہونا ظہر سے زیادہ موکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

(در مختار ج ۱ ص ۵۳۵)

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین جمعے برابر چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ وہ منافق ہے اور اللہ تعالیٰ سے بے تعلق ہے۔ (ابن خزیمہ و بہار شریعت)

مسئلہ: جمعہ فرض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں: (۱) شہر میں مقیم ہونا، لہذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں (۲) آزاد ہونا، لہذا غلام پر جمعہ فرض نہیں (۳) تندرستی یعنی ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں جو جامع مسجد تک نہیں جاسکتا (۴) مرد ہونا یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں (۵) عاقل ہونا یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں (۶) بالغ ہونا یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں (۷) انکھیاں نہ ہونا لہذا اندھے پر جمعہ فرض نہیں (۸) چلنے کی قدرت رکھنے والا ہونا، یعنی اپاچ اور لنبے پر جمعہ فرض نہیں (۹) قید میں نہ ہونا، لہذا جیل خانہ کے قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں (۱۰) حاکم یا ظالم وغیرہ کا خوف نہ ہونا (۱۱) بارش کا آندھی کا اس قدر زیادہ نہ ہونا جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔ (در مختار و رد المحتار ج ۱ ص ۵۳۶)

مسئلہ: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں مثلاً مسافر، اندھے اور اپاچ وغیرہ۔ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھیں تو ان کی نماز صحیح ہوگی، یعنی ظہر کی نماز ان لوگوں سے ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ: جمعہ جائز ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں، یعنی ان میں سے ایک بھی اگر نہیں پائی گئی تو جمعہ ادا ہوگا ہی نہیں۔

پہلی شرط: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط شہر یا شہری ضروریات سے تعلق رکھنے والی جگہ ہونا ہے۔ شریعت میں شہر سے مراد وہ آبادی ہے کہ جس میں متعدد دسڑکیں، گلیاں اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل کا شہر یا قصبہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گئے جاتے ہیں اور اگر ضلع یا تحصیل نہ ہو تو ضلع یا تحصیل جیسی بستی ہو۔ جمعہ جائز ہونے کے لئے ایسی بستی کا ہونا شرط ہے، لہذا چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ ان لوگوں کو روزانہ کی طرح ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے۔ لیکن جن گاؤں میں پہلے سے جمعہ قائم ہے جمعہ کو بند نہیں کرنا چاہئے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں، غنیمت ہے لیکن ان لوگوں کو چار رکعت ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

دوسری شرط: دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ اسلام یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے اور اگر وہاں اسلامی



پیدل جانا (۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۳) عید گاہ کو جانے سے پہلے کھجوریں کھالینا، تین پانچ سات یا کم زیادہ مگر طاق ہوں کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے (۱۴) خوشی ظاہر کرنا (۱۵) صدقہ و خیرات کرنا (۱۶) عید گاہ کو اطمینان اور وقار کے ساتھ جانا (۱۷) آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینا۔ (در مختار ج ۱، ص ۲۵۶ تا ۲۵۷)

## نماز عیدین کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور شا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ خلاصہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور چوتھی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور دوسری اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دے۔ چوتھی تکبیر کے بعد امام آہستہ سے اعود بواللہ و بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے الحمد اور کوئی سورہ پڑھے اور رکوع و سجدہ سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں الحمد اور کوئی سورہ پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر بار اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی بار بلا ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔ پہلے خطبے کو شروع کرنے سے پہلے امام نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر آہستہ سے کہے کہ یہ سنت ہے۔

(در مختار ج ۱، ص ۵۶۱)

مسئلہ: اگر کسی عذر مثلاً سخت بارش ہو رہی ہو یا ابرکی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا اور زوال کے بعد چاند ہونے کی شہادت ملی اور عید کی نماز نہ ہو سکی تو دوسرے دن عید کی نماز پڑھی جائے اور اگر دوسرے دن بھی نہ ہو سکی تو تیسرے دن عید الفطر کی نماز نہیں ہو سکتی۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۶۲)

مسئلہ: عید الاضحیٰ (بقر عید) تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف چند باتوں میں فرق ہے۔ عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھالینا مستحب ہے اور عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اور یہ فرق بھی ہے کہ عید الفطر کی نماز عذر کی وجہ سے دوسرے دن پڑھی جاسکتی ہے تیسرے دن نہیں پڑھی جاسکتی مگر عید الاضحیٰ کی نماز بارہویں تک یعنی تیسرے دن بھی بلا کراہت پڑھی جاسکتی ہے۔ (در مختار ج ۱)

مسئلہ: قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ صدقہ کر دے۔ ایک حصہ احباب میں تقسیم کر دے اور ایک حصہ اپنے خرچ کے لئے رکھ لے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت کافر کو ہرگز نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔

مسئلہ: چمڑا، جھول، رسی وغیرہ سب صدقہ کر دے۔ چمڑے کو خود اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے مثلاً ڈول، مصلیٰ، جائے نماز، بچھونا بنا سکتا ہے۔

مسئلہ: آج کل لوگ عموماً قربانی کی کھال دینی مدارس میں دیا کرتے ہیں یہ جائز ہے۔ اگر مدرسہ میں دینے کی نیت سے کھال بیچ کر قیمت مدرسہ میں دے دیں تو یہ بھی جائز ہے۔

(عالمگیری و بہار شریعت)

## عقیقہ کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: جن جانوروں کو قربانی میں ذبح کیا جاتا ہے انہی جانوروں کو عقیقہ میں بھی ذبح کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کرنا بہتر ہے اگر گائے بھینس عقیقہ میں ذبح کرے تو دو حصہ لڑکے کی طرف سے اور ایک حصہ لڑکی کی طرف سے ذبح کرنے کی نیت کرے اور اگر چاہے تو پوری گائے یا بھینس لڑکے کے عقیقہ میں ذبح کرے۔

مسئلہ: گائے بھینس میں قربانی کے وقت کچھ حصہ قربانی کی نیت سے اور کچھ حصہ عقیقہ کی نیت سے رکھ کر ذبح کرے تو ایک ہی جانور میں قربانی اور عقیقہ دونوں ہو جائیں گے اور ایسا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: عقیقہ کے لئے بچے کی پیدائش کا ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کریں سنت ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ: عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں اور جالبوں میں جو یہ مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت یہ لوگ نہیں کھا سکتے یہ بات بالکل غلط ہے۔

مسئلہ: عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ دَمَهَا بِدَمِهِ وَ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَ جِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاً لِّمَنْ لَّهٗ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ دعا میں فُلان بن فُلان کی جگہ بچے اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر لڑکی ہو تو یہی دعا اس طرح پڑھے: اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانٍ دَمَهَا بِدَمِهَا وَ لَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَ جِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاً لِّمَنْ لَّهَا مِنَ النَّارِ

مسئلہ: کفن و دفن میں جلدی کریں کہ حدیثوں میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ (جوہرہ)

## میت کے نہلانے کا طریقہ

مسئلہ: میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے نہلا دیا تو سب اس ذمہ داری سے بری الذمہ ہو گئے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۷)

مسئلہ: نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں، پھر اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی پاک کپڑے سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے، پھر نماز جیسا وضو کرائے مگر میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیر دیا پاک صابون سے دھوئیں، ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تخت تک پانی پہنچ جائے، پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی بہائیں۔ اگر بیری کے پتوں کا ابالا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم کافی ہے، پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی سے پیٹ سہلائیں۔ اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں اور غسل کو دہرانے کی ضرورت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں، پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ کر سکھائیں۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۹)

مسئلہ: مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت نہلائے اور چھوٹا لڑکا ہو تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی ہو تو مرد بھی اس کو غسل دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۹)

مسئلہ: عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے، ہاں دیکھنے کی ممانعت نہیں۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۷۵) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ بالکل غلط ہے، صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا کپڑا حائل ہونے کے ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ وہاں نہلانے کے لئے پانی نہیں ملتا، تو میت کو تیمم کرائیں اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیں۔ ہاں! اگر دفن سے پہلے پانی مل جائے تو غسل دے کر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۰)

## کفن کا بیان

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں: (۱) کفن ضرورت (۲) کفن کفایت

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور ساتھ چلنے والوں کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہئے، داہنے بائیں نہ چلیں اور جنازہ کے آگے چلنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری (ج ۱، ص ۱۵۲)

مسئلہ: جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر چلیں، مگر اس طرح کہ میت کو جھٹکانہ لگے۔

مسئلہ: ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، مثلاً (۱) باغی جو امام برحق پر خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے (۲) ڈاکو جو ڈاکر زنی میں مارا گیا (۳) ماں باپ کا قاتل (۴) جس نے کئی شخصوں کا گلا گھونٹ کر ماریا ہو۔ (درمختار ج ۱، ص ۵۸۳)

مسئلہ: جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جو زنا کاری کی سزا میں سنگسار کیا گیا یا خون کے قصاص میں پھانسی دیا گیا اسے غسل دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔ (عالمگیری، درمختار ج ۱، ص ۵۸۴)

مسئلہ: جو بچہ مردہ پیدا ہوا، اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائیگی۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۲)

## نماز جنازہ کی ترکیب

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، یعنی اگر کچھ لوگوں نے نماز جنازہ پڑھ لی، تو سب بری الذمہ ہو گئے اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی، تو سب گنہگار ہوئے، جو نماز جنازہ کے فرض ہونے کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۵۸۱)

مسئلہ: نماز جنازہ کے لئے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے، تو فرض ادا ہو گیا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۲)

مسئلہ: نماز جنازہ اس طرح پڑھیں کہ پہلے نیت یوں کرے: نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے اور دعا اس میت کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف (مقتدی اتنا اور کہے) پیچھے اس امام کے پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لے، پھر یہ ثناء پڑھے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جو پانچ وقتہ نمازوں میں پڑھے جاتے ہیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَهِيدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَأَنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ۔ اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے، پھر بغیر کوئی

**مسئلہ:** قبر پر سونا، چلنا، بیٹھنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہے، اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (عالمگیری، درمختار ج ۱، ص ۶۰۶)

**مسئلہ:** میت کو دفن کرنے کے بعد سوئم، دسواں، چہلم کرنا یعنی نماز و روزہ اور تلاوت و کلمہ اور صدقہ و خیرات اور لوگوں کو کھانا کھلانے کا ثواب میت کی روح کو پہنچانا جائز ہے، جتنے لوگوں کی روحوں کو ثواب پہنچائے گا، سب کی روحوں کو ثواب پہنچے گا اور اس پہنچانے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہی امید ہے کہ اس کو پورا پورا ثواب ملے گا، یہ نہیں کہ تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے گا، بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کو ان سب کے مجموعہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (شرح عقائد ہدایہ فتاویٰ رضویہ بہار شریعت وغیرہ)

### زیارتِ قبور

قبروں کی زیارت کے لئے جانا سنت ہے۔ ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے اور اس کے لئے سب سے افضل جمعہ کا دن، صبح کا وقت ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات پر دور دور سے سفر کر کے جانا یقیناً جائز ہے۔ اولیاء اپنے زیارت کرنے والوں کو اپنے رب کی دی ہوئی طاقتوں سے نفع پہنچاتے ہیں اور اگر مزاروں پر کوئی خلاف شرع بات ہو جائے عورتوں کا آئنا سامنا یا گانا بجانا وغیرہ تو اس کی وجہ سے زیارت نہ چھوڑی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام چھوڑا نہیں جاتا، بلکہ خلاف شرع باتوں کو برا جانے اور ہو سکے تو بری باتوں سے لوگوں کو منع کرے اور بری باتوں کو اپنی طاقت بھرو کے۔ (ردالمحتار ج ۱، ص ۶۳۱)

**مسئلہ:** قبروں کی زیارت کا یہ طریقہ ہے کہ قبر کی پائنتی کی طرف سے جا کر قبلہ کو پشت کر کے میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلُ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاَنْتَا اِنْ شَاءَ اللہ بِکُمْ لَا حِفْوْنَ پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ پر بیٹھے کہ جتنی دور زندگی میں اس کے پاس بیٹھتا تھا۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے کہ جو گیارہ مرتبہ قل هو اللہ احد شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کی روح کو پہنچائے، تو مردوں کی گنتی کے برابر اس کا ثواب ملے گا۔ (درمختار ج ۱، ص ۶۰۵)

**مسئلہ:** وہابی لوگ قبروں کی توہین کرتے ہیں، قبروں کی زیارت اور فاتحہ سے منع کرتے ہیں، ان لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہئے اور ہرگز ان لوگوں سے میل جول نہ رکھنا چاہیے۔ نہ ان کی باتوں کو ماننا چاہئے۔ یہ لوگ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہیں۔

**مسئلہ:** علماء اور اولیاء کی قبروں پر قبہ بنانا جائز ہے مگر قبروں کو پختہ نہ کیا جائے۔

یعنی غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں (۵) مالک نصاب ہونا یعنی جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں (۶) پورے طور پر مالک ہونا یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں، مثلاً کسی نے اپنا مال زمین میں دفن کر دیا اور جگہ بھول گیا پھر برسوں کے بعد جگہ یاد آئی اور مال مل گیا، تو جب تک مال نہ ملا تھا، اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں، کیونکہ نصاب کا مالک تو تھا، مگر اس پر قبضہ نہیں تھا (۷) نصاب کا قرض سے فارغ ہونا مگر کسی کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے مگر وہ ایک ہزار کا قرض دار بھی ہے، تو اس کا مال قرض سے فارغ نہیں، لہذا اس پر زکوٰۃ نہیں (۸) نصاب کی حاجت اصلہ سے فارغ ہونا، حاجت اصلہ یعنی آدمی کو زندگی بسر کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہے، مثلاً اپنے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں کے کپڑے، گھریلو سامان یعنی کھانے پینے کے برتن، چار پائیاں، کرسیاں، میزیں، چولہے، پنکھے وغیرہ ان مالوں میں زکوٰۃ نہیں کیونکہ سب یہ مال و سامان حاجت اصلہ سے فارغ نہیں ہیں (۹) مال نامی ہونا، یعنی بڑھنے والا مال ہونا خواہ حقیقتاً بڑھنے والا مال ہو جیسے مال تجارت اور چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور یا حکماً بڑھنے والا مال ہو جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں اور بیچی جائیں تاکہ نفع ہونے سے یہ بڑھتے رہیں، لہذا سونا چاندی جس حال میں بھی ہو زیور کی شکل میں ہوں یا دفن ہوں ہر حال میں یہ مال نامی ہیں اور ان کی زکوٰۃ نکالنی ضروری ہے (۱۰) مال نصاب پر ایک سال گزر جانا یعنی نصاب پورا ہوتے ہی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی، بلکہ ایک سال تک وہ نصاب ملک میں باقی رہے، تو سال پورا ہونے کے بعد اس کی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۶۰ تا ۱۶۴)

مسئلہ: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔ سونے چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ میں سونا اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی ہی دیں، بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازاری بھاؤ کے مطابق سونے چاندی کی قیمت لگا کر روپیہ زکوٰۃ میں دیں۔ (کتب فقہ)

### زیورات کی زکوٰۃ

حدیث شریف میں ہے کہ دو عورتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عورتوں نے عرض کیا کہ جی نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عورتوں نے کہا نہیں، تو ارشاد فرمایا کہ تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرو۔



مسئلہ: جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے یا خریدے ہوئے پانی سے پیدا ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۴)

مسئلہ: کھیتی کے اخراجات نکال کر عشر نہیں نکالا جائے گا، بلکہ جو کچھ پیداوار ہوئی ہو ان سب کا عشر یا نصف عشر دینا واجب ہے، گورنمنٹ کو جو مال گزاری دی جاتی ہے وہ بھی عشر کی رقم سے مجرا نہیں کی جائے گی، پوری پیداوار کا عشر یا نصف عشر خدا تعالیٰ کی راہ میں نکالنا پڑے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

زمین اگر بنائی پردے کر کھیتی کرائی ہے، تو زمین والے اور کھیتی کرنے والے دونوں کو جتنی جتنی پیداوار ملی ہے، دونوں کو اپنے اپنے حصہ کی پیداوار کا دسواں اور بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔

(رد المحتار ج ۲، ص ۵۶)

## زکوٰۃ کا مال کن کن لوگوں کو دیا جائے

جن جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے وہ یہ لوگ ہیں:

(۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ اس کے پاس کچھ مال ہے، مگر نصاب کی مقدار سے کم ہے۔ (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے کھانے کے لئے غلہ اور پہننے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو۔ (۳) قرض دار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو۔ (۴) مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا ہو اس کو بقدر ضرورت زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے۔ (۵) عامل یعنی جس کو بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ (۶) مکاتب غلام تاکہ وہ مال دے کر آزاد ہو جائے۔ (۷) غریب مجاہد تاکہ وہ جہاد کا سامان کرے۔ (عالمگیری جلد ۱، ص ۱۷۶ تا ۱۷۷)

## کن کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے؟

جن جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) مالدار یعنی صاحب نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے اس کو زکوٰۃ کا مال جائز نہیں (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس، حضرت حارث بن عبد اللہ \* (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی اولاد کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۷ و ہدایہ) (۳) اپنی اصل و فروع یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، وغیرہم اور بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۴) شوہر اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو اپنی زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (جوہرہ ج ۱، ص ۱۳۲) (۵) یونہی صدقہ فطر اور کفارہ بھی ان لوگوں کو نہیں دے سکتے (۶) مالدار کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اور



شرعیہ کر لینا ضروری ہے تاکہ زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے اور پھر ان رقموں کو مدرسہ کی جس مد میں چاہیں خرچ کر سکیں۔

مسئلہ: حیلہ شرعیہ کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقموں کو الگ کر کے کسی طالب علم کو جو غریب ہو دے دیں اور ان رقموں کا اس طالب علم کو مالک بنا دیا جائے اور پھر وہ طالب علم اپنی طرف سے وہ رقم اپنی خوشی سے دیدے اس طرح کر لینے سے زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور پھر وہ رقم مدرسہ کی ہر مد میں خرچ کی جاسکے گی۔

زکوٰۃ و صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے ماموؤں اور خالاؤں کو پھر ان کی اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر اور گاؤں والوں کو دیں اور علم دین حاصل کرنے والے طالب علموں کو بھی دینا افضل ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۷۸ وغیرہ)

## صدقہ فطر کا بیان

ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صاع صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ (درمختار ج ۲، ص ۷۴)

مسئلہ: صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گئیہوں اور گئیہوں کا آدھا صاع اور جو یا جو کا آٹا یا کھجور ایک صاع دیں۔ (درمختار ج ۲، ص ۷۶)

مسئلہ: اعلیٰ درجے کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے پرانے روپے سے تین سو اکیاون روپے بھر اور آدھا صاع کا وزن ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) اور نئے وزن سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً چورانوے گرام ہوتا ہے اور آدھے صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ: صدقہ فطر دینے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں، لہذا اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر اپنی شرارت سے روزہ نہ رکھا جب بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۲، ص ۷۴)

## سوال کسے حلال اور کسے نہیں؟

آج کل یہ ایک عام بلا پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کم کراوروں کو کھلائیں، مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، محنت مشقت سے جان چراتے ہیں اور ناجائز طور پر

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لوہا، تو فرشتوں نے کہا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے، تو فرمایا ہاں آگ، تو فرشتوں نے پوچھا کہ آگ سے بھی بڑھ کر کوئی طاقت والی چیز تیری مخلوق میں ہے؟ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں پانی، پھر فرشتوں نے سوال کیا کہ کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو ارشاد ہوا، ہاں ہوا۔ یہ سن کر فرشتوں نے دریافت کیا کہ تیری مخلوق میں ہوا سے بھی بڑھ کر طاقت والی کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! ابن آدم! اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ سے چھپائے۔ مطلب یہ ہے کہ اس قدر چھپا کر صدقہ دے کہ داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ یہ صدقہ پہاڑ، لوہا، آگ، ہوا، پانی تمام چیزوں سے بڑھ کر طاقتور ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۷۰)

حدیث (۲) صدقہ اس طرح گناہوں کو بھادیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بھادیتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۴)

حدیث (۳) ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہئے، تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) جو شخص صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پائے، تو وہ کیا کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کر کے کچھ کمائے، پھر خود بھی اس سے نفع اٹھائے اور صدقہ بھی دے، تو لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ کسی حاجت مند کی کسی طرح مدد کر دے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ خود برائی کرنے سے رک جائے، یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۷)

حدیث (۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بھادیتا ہے، اور بری موت کو رفع کر دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۸)

حدیث (۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک زنا کار عورت ایک کتے کے پاس سے گزری، جو ایک کنوئیں کے پاس پیاس سے زبان نکالے ہوئے تھا، اور قریب تھا کہ پیاس اس کتے کو مار ڈالے، تو اس عورت نے اپنے چمڑے کا موزہ نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر اس میں کنوئیں سے پانی بھرا اور اس کتے کو پلا دیا، (تو اتنا ہی صدقہ کرنے سے) اس کی مغفرت ہو گئی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۸)

حدیث (۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ

ڈوبنے تک کھانے پینے اور جماع سے اپنے آپ کو روک رکھنا۔

مسئلہ: رمضان شریف کے ادا روزے اور نذر معین اور نفل وسنت و مستحب روزے اور مکروہ روزے ان روزوں کی نیت کا وقت سورج ڈوبنے سے لے کر ضحوة کبریٰ (دوپہر سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے) تک ہے۔ اس درمیان میں جب بھی روزہ کی نیت کر لے یہ روزے ہو جائیں گے، لیکن رات ہی میں نیت کر لینا بہتر ہے۔ ان چھ روزوں کے علاوہ جتنے روزے ہیں مثلاً رمضان المبارک کی قضاء کا روزہ، نذر معین کی قضا کا روزہ، کفارہ کا روزہ، حج میں کسی جرم کرنے کا روزہ وغیرہ ان سب روزوں کی نیت کا وقت غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے اس کے بعد نہیں۔ (درمختار رد المحتار ج ۲، ص ۸۵)

مسئلہ: جس طرح اور عبادتوں میں بتایا گیا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں اسی طرح روزہ میں بھی نیت سے مراد دل کا پختہ ارادہ ہے، لیکن زبان سے بھی کہہ لینا اچھا ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے: نَوَيْتُ اَنْ اَصُومَ غَدًا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ فَرَضٍ رَمَضَانَ اور اگر دن میں نیت کرے تو یوں کہے: نَوَيْتُ اَنْ اَصُومَ هَذَا الْيَوْمَ مِنْ فَرَضٍ رَمَضَانَ۔

مسئلہ: قضاے رمضان وغیرہ جن روزوں میں رات سے نیت کر لینی ضروری ہے ان روزوں میں خاص اس روزہ کی نیت بھی ضروری ہے جو روزہ رکھا جائے، مثلاً یوں نیت کرے کہ میں اپنے پہلے رمضان کے روزے کی قضا رکھوں گا یا میں نے جو ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی تھی، کل میں وہ روزہ رکھوں گا۔

مسئلہ: عید و بقر عید اور ذوالحجہ کی گیارہ بارہ، تیرہ تاریخ، ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور گناہ ہے۔ (درمختار ج ۲، ص ۸۳)

مسئلہ: کسی کام کی منت مانی، تو کام پورا ہو جانے پر اس روزہ کو رکھنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ: اگر نفل کا روزہ رکھ کر اس کو توڑ دیا، تو اب اس کی قضا واجب ہے۔ (درمختار ج ۲، ص ۱۲۰)

مسئلہ: عورت کو نفل کا روزہ بلا شوہر کی اجازت کے رکھنا منع ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۸)

## چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ: پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔

(فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: شعبان کی انتیس تاریخ کو شام کے وقت چاند دکھائی دے، تو روزہ اگلے دن رکھیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے روزہ رکھیں۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۳)

مسئلہ: مطلع نہ صاف ہونے میں، یعنی آسمان میں ابرو غبار ہونے کی حالت میں صرف رمضان کے چاند

نہیں کی، تو خود اس شخص پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ اگر نہ رکھایا تو ژڈالاتو قضا لازم

(ہدایہ در مختار۔ عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۵)

مسئلہ: اگر دن میں چاند دکھائی دیا، دوپہر سے پہلے دوپہر کے بعد بہر حال وہ آنے والی رات کا چاند مانا جائے گا۔ یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہوگا۔ مثلاً تیس رمضان المبارک کو دن میں چاند نظر آیا، تو یہ دن رمضان شریف ہی کا ہے شوال کا نہیں، اور روزہ پورا کرنا فرض ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کو دن میں چاند نظر آ گیا، تو یہ دن شعبان ہی کا ہے۔ رمضان شریف کا نہیں، لہذا آج کا روزہ فرض نہیں۔ (در مختار رد المحتار ج ۲، ص ۹۵)

مسئلہ: تارٹیلیفون، ریڈیو، ٹی وی سے چاند دیکھنا ثابت نہیں ہو سکتا، اس لئے اگر ان خبروں کو ہر طرح سے صحیح مان لیا جائے، جب بھی یہ محض ایک خبر ہے، یہ شہادت نہیں ہے اور محض ایک خبر سے چاند کا ثبوت نہیں ہوتا اور اسی طرح بازاری افواہوں سے، جنتریوں اور اخباروں میں چھپنے سے بھی چاند نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ: چاند دیکھ کر اس کی جانب انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے، اگرچہ دوسروں کو بتانے کے لئے ہو۔ (عالمگیری و در مختار ج ۲، ص ۹۷)

## روزہ توڑنے والی چیزیں

کھانے پینے سے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ روزہ دار ہونا یا دہو اور اگر روزہ دار ہونا یا نہ رہا اور بھول کر کھالیا یا پانی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ہدایہ عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۹)

مسئلہ: حقہ بیڑی، سگریٹ، چرٹ، سگار پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: دانتوں میں کوئی چیز رکی ہوئی تھی، چنے برابر یا اس سے زیادہ تھی، اسے کھالیا یا چنے سے کم ہی تھی، مگر اس کو منہ سے نکال کر پھر کھا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۹)

مسئلہ: نختوں میں دوائی یا کان میں تیل ڈالا، تیل اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا، اور اگر پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا، تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۹۰)

مسئلہ: کلی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے نیچے چلا گیا یا ناک میں پانی چڑھا رہا تھا، بلا قصد پانی دماغ میں چڑھ گیا، تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۹۰)

مسئلہ: دوسرے کا تھوک نکل گیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر رکھ کر نکل گیا، تو روزہ جاتا رہا۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۹۰)

مسئلہ: بلا قصد اور بے اختیار قے ہو گئی، تو روزہ نہیں ٹوٹا، تھوڑی قے ہو یا زیادہ روزہ دار ہونا یا نہ ہونا

کھلائے کفارہ میں روزہ رکھنے کی صورت میں لگاتار روزے رکھنا ضروری ہیں۔ اگر درمیان میں ایک دن کا روزہ بھی چھوٹ گیا، تو پھر سے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے۔ (ردالمحتار ج ۲، ص ۱۰۹ وغیرہ)

کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟: شرعی سفر، حاملہ عورت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، دودھ پلانے والی عورت کے دودھ سوکھ جانے کا ڈر، بیماری، بڑھاپا کمزوری کی وجہ سے ہلاک ہو جانے کا خوف، یا کسی نے گردن پر تلوار رکھ کر مجبور کر دیا کہ روزہ نہ رکھے، ورنہ جان سے مار ڈالے گا یا کوئی عضو کاٹ لے گا یا پاگل ہو جائے یا جہاد کرنا، یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں، ان باتوں کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں، لیکن بعد میں جب عذر جاتا رہے، تو ان چھوڑے ہوئے روزوں کو رکھنا فرض ہے۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۲، ص ۱۱۵)

مسئلہ: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا، تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور اس کو لازم ہے کہ ہر روز کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دیا کرے۔ (درمختار ج ۲، ص ۱۱۹)

مسئلہ: جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، ان کو علانیہ کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے، وہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر کھاپی سکتے ہیں۔

## چند نفلی روزوں کی فضیلت

عاشورائی: یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں محرم کو بھی روزہ رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۷۹)

اور ارشاد فرمایا کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۷۹)

عرفہ: یعنی نویں ذوالحجہ کا روزہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۷۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزوں کو ہزاروں روزوں کے برابر بتاتے تھے، مگر حج کرنے والوں کو جو میدانِ عرفات میں ہوں، ان کو اس روزہ سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد و نسائی و بیہقی و طبرانی)

شوال کے چھ روزے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے

عبادت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: اول اعتکاف واجب، دوسرے اعتکاف سنت، تیسرے اعتکاف مستحب۔

**اعتکاف واجب:** جیسے کسی نے یہ نیت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں ایک دن یا دو دن کا اعتکاف کروں گا اور اس کا کام ہو گیا، تو یہ اعتکاف واجب ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ یاد رکھو کہ اعتکاف واجب کے لئے روزہ شرط ہے۔ بغیر روزہ کے اعتکاف واجب صحیح نہیں۔ (درمختار ج ۲، ص ۱۲۹، ۱۳۰)

**اعتکاف سنت موكده:** رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں کیا جائے گا۔ یعنی بیسویں رمضان المبارک کو سورج ڈوبنے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے اور بیسویں رمضان شریف کو سورج ڈوبنے کے بعد یا اثنیسویں رمضان کو چاند ہونے کے بعد مسجد سے نکلے۔ یاد رکھو کہ اعتکاف سنت موكده کفایہ ہے، یعنی اگر محلہ کے سب لوگ چھوڑ دیں تو سب آخرت کے مواخذہ میں گرفتار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہو جائیں گے۔ اس اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے، مگر وہی رمضان المبارک کے روزے کافی ہیں۔ (درمختار ج ۲، ص ۱۲۹)

**اعتکاف مستحب:** اعتکاف مستحب یہ ہے کہ جب کبھی بھی دن یا رات میں مسجد کے اندر داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کرے۔ جتنی دیر مسجد میں رہے گا، اعتکاف کا ثواب پائے گا، نیت میں صرف اتنا دل میں خیال کر لینا اور منہ سے کہہ لینا کافی ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے لئے اعتکاف مستحب کی نیت کی۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۹۷)

**مسئلہ:** مرد کے لئے ضروری ہے کہ مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرے گی جو جگہ اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی ہو۔ (درمختار ج ۲، ص ۱۲۹)

**مسئلہ:** اعتکاف کرنے والے کے لئے بلا عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، چاہے قصد نکلا یا بھول کر۔ اسی طرح عورت نے جس مکان میں اعتکاف کیا ہے اس کو گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔ اگر عورت اس مکان سے باہر چلی گئی تو خواہ وہ قصد نکلی ہو یا بھول کر اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار ج ۲، ص ۱۳۳)

**مسئلہ:** اعتکاف کرنے والا صرف دو عذروں کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے، ایک عذر طبعی جیسے پیشاب پاخانہ اور غسل فرض و وضو کے لئے، دوسرے عذر شرعی جیسے نماز جمعہ کے لئے جانا، ان عذروں کے سوا کسی اور وجہ سے اگرچہ ایک ہی منٹ کے لئے ہو مسجد سے نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اگرچہ بھول کر ہی نکلے۔ (درمختار و رد المحتار ج ۲، ص ۱۳۳)

**مسئلہ:** اعتکاف کرنے والا دن رات مسجد ہی میں رہے گا، وہیں کھائے پئے سوئے، مگر یہ احتیاط رکھے کہ



پر حج فرض نہیں (۵) آزاد ہونا یعنی لونڈی وغلام پر حج فرض نہیں (۶) تندرست ہونا کہ حج پر جاسکے اس کے اعضاء سلامت ہوں لہذا اپنا حج اور فالح والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور اس بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں۔ یوں ہی اندھے پر بھی حج فرض نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر چلنے والا اسے ملے۔ ان سب پر بھی یہ ضروری نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرا دیں۔ (۷) سفر خرچ کا مالک ہونا اور سواری کی قدرت ہونا چاہئے۔ سواری کا مالک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ سواری کرایہ پر لے سکے (۸) حج کا وقت یعنی حج کے مہینے میں تمام شرائط پائی جائیں۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۲۰۲ تا ۲۰۴ وغیرہ)

**وجوب ادا کے شرائط:** یہاں تک تو وجوب کے شرط کا بیان ہے۔ اب شرائط ادا کرنے کا بیان ہوتا ہے کہ یہ شرطیں اگر پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور یہ سب شرطیں نہ پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو ورنہ خود بھی حج کرنا ضروری ہوگا وہ شرطیں یہ ہیں (۱) راستہ میں امن و امان ہونا یعنی اگر غالب گمان سلامتی کا ہو تو حج کے لئے جانا ضروری ہے اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکہ یا لڑائی کی وجہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو حج کے لئے جانا ضروری نہیں (۲) عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم کا ہونا شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا اور اگر تین دن سے کم کا راستہ ہو تو عورت بغیر شوہر اور محرم کے بھی جاسکتی ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہو چاہے نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے بیٹا باپ بھائی وغیرہ چاہے دودھ کے رشتے سے نکاح حرام ہو جیسے رضاعی بھائی رضاعی باپ رضاعی بیٹا وغیرہ یا سسرال کے رشتہ سے نکاح حرام ہو جیسے خسر یا شوہر کا بیٹا عورت شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے (۳) حج کو جانے کے زمانہ میں عورت عدت میں نہ ہو چاہے وفات کی عدت ہو یا طلاق کی (۴) قید میں نہ ہو۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۲۰۴ تا ۲۰۵ وغیرہ)

**صحت ادا کی شرطیں:** صحت ادا کی نو شرطیں ہیں کہ اگر یہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہ ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) احرام کہ بغیر احرام کے حج نہیں ہو سکتا (۳) حج کا وقت یعنی حج کے لئے جو وقت شریعت کی طرف سے معین ہے اس سے قبل حج کے افعال نہیں ہو سکتے (۴) افعال حج کی جگہوں پر افعال حج کرنا مثلاً طواف کی جگہ مسجد حرام ہے۔ وقوف کی جگہ میدان عرفات و مزدلفہ ہے کنکری مارنے کی جگہ منی ہے۔ اگر یہ کام دوسری جگہ کرے گا تو حج صحیح نہیں ہوگا۔ (۵) تمیز کرنا اتنا چھوٹا بچہ کہ جس میں کسی چیز کی تمیز ہی نہ ہو اس کا حج صحیح نہیں (۶) عقل والا ہونا کہ مجنون اور دیوانے کا حج



اکثر حصہ ایام نحر میں ہو جانا عرفات سے واپسی میں جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام ”طواف زیارت“ ہے اور اس طواف کو ”طواف افاضہ“ بھی کہتے ہیں (۱۸) طواف ”حطیم“ کے باہر ہونا (۱۹) داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو (۲۰) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا ہاں عذر ہو تو سواری پر بھی طواف کرنا جائز ہے (۲۱) طواف کرنے میں با وضو اور با غسل ہونا اگر بے وضو یا جنابت کی حالت میں طواف کر لیا تو اس طواف کو دہرائے (۲۲) طواف کرتے وقت ستر چھپانا (۲۳) طواف کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الطواف پڑھنا، لیکن اگر نہ پڑھی تو قربانی واجب نہیں (۲۴) کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے اور طواف زیارت میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں مارے پھر غیر مفرد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف زیارت کرے۔ (۲۵) طواف صدر یعنی میقات کے باہر کے رہنے والوں کے لئے رخصت کا طواف کرنا (۲۶) وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا (۲۷) احرام کے منوعات مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔ (بہار شریعت ج ۶)

**حج کی سنتیں:** حج کی سنتیں یہ ہیں: (۱) طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا کہ مکہ معظمہ پہنچ کر سب سے پہلا جو طواف کرے اس کو طواف قدوم کہتے ہیں۔ طواف قدوم مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے متمتع کے لئے نہیں (۲) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا (۳) طواف قدوم یا طواف زیارت میں رمل کرنا یعنی شانہ ہلا ہلا کر اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے اکڑ کر چلنا (۴) صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز رنگ کے نشانوں کے درمیان دوڑنا (۵) امام کا مکہ میں ساتویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا (۶) اسی طرح میدان عرفات میں نویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا (۷) اسی طرح میدان منیٰ میں گیارہویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا (۸) آٹھویں ذوالحجہ کو فجر کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہونا تاکہ منیٰ میں ظہر عصر مغرب اور عشاء و فجر کی پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں (۹) ذوالحجہ کی نویں رات منیٰ میں گزارنا (۱۰) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا (۱۱) عرفات میں ٹھہرنے کے لئے غسل کر لینا (۱۲) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے اندر رات کو رہنا (۱۳) اور آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ کو چلے جانا (۱۴) دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات بھی منیٰ میں رہے۔ (۱۵) بطح یعنی وادی محصب میں اترنا اگرچہ تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو۔ (بہار شریعت)

ضروری تنبیہ: حج کے فرائض میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ہوگا ہی نہیں اور حج کے واجبات میں سے اگر کسی واجب کو چھوڑ دیا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا سہواً تو اس پر ایک قربانی واجب ہے

سب حاجیوں کے لئے سامانوں کی مقدار یکساں معین نہیں کی جاسکتی، پھر بھی ایک اوسط درجہ کے حاجی کے لئے سفر حج و زیارت میں مندرجہ ذیل سامانوں کا ساتھ لے لینا آرام و راحت کا باعث ہوگا۔

گرمی اور سردی کے موسموں کے لحاظ سے ایک ہلکا سا بستر جس میں ایک دری، دو چادریں، ایک ادنیٰ سی شال ایک تکیہ ہو، ایک بکس جس میں کپڑے اور دوسرے سامان رکھے جاسکیں۔ ایک ٹین یا لکڑی کا صندوق جس میں متفرق سامانوں کو رکھا جاسکے۔ ایک بوری کا تھیلا جس میں سب برتنوں کو رکھا جاسکے۔ برتنوں میں ایک بڑی بالٹی، ایک لوٹا، ایک گلاس، چھوٹی بڑی چار پلیٹیں، دو پیالے، تام چینی کے، اگالداں، چھوٹی بڑی دو دیگچیاں، ایک بڑا اور دو تین چھوٹے بڑے چمچے، اگر چند قسم کے کھانوں کا عادی ہو تو اسی انداز سے کھانے پکانے کے برتن ساتھ لے جائے، ایک برتن مٹی کا بھی ضرور رکھ لے یا مٹی اور پتھر کی کوئی چیز رکھ لے تاکہ اگر جہاز میں بیمار ہو گیا اور تیمم کی ضرورت پڑی تو اس پر تیمم کر سکے۔ پانی رکھنے کے لئے ٹین کے پیسے بھی ہونے چاہئیں کہ جہاز میں کام دیں گے اور جس منزل یا مکان میں ٹھہرو گے وہاں بھی اس کی ضرورت پڑے گی۔ اسٹود اور کوئلہ والا چولہا بھی سفر میں ہونا بہت ضروری ہے۔ پہننے کے کپڑوں میں پانچ کرتے، پانچ پاجامے، پانچ بنڈیاں، دو تہند، دو صدریاں، ایک عمامہ، چار ٹوپیاں، ہاتھ منہ پونچھنے کے لئے دو رو مال، دو تولیے، احرام کی چادریں، کفن کا کپڑا ساتھ میں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے دو جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہو تو بدل سکیں۔ ایک بھیڑ کے بالوں کا دیسی کبل یا مولے پلاسٹک کا دو گز لمبا اور ڈیڑھ گز چوڑا کلنر ساتھ ہونا بہت ہی آرام دہ ہے کہ جہاں چاہو بچھا کر لیٹ یا بیٹھ جاؤ، پھر اٹھا لو۔ مختلف سامانوں میں نزلہ، زکام اور قبض و پیچش اور قے دست و بد، ہضمی کی مجرب دوائیں ضرور ساتھ میں رکھ لو، کیونکہ کم ہی حجاج ان امراض سے بچتے ہیں اور اگر تم کو خود ضرورت نہ پڑی تو کسی ضرورت مند کو تم نے دے دی، تو وہ اس کمپرسی کی حالت میں تمہارے لئے کتنی دعائیں دے گا۔ آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھو کہ یہ سنت ہے، ان کے علاوہ ایک چھری، ایک چاقو، دو ایک بوریاں سٹی، سو آ، سوئی، دھاگہ، حج و زیارت وغیرہ کے مسائل کی کچھ کتابیں، چند قلم، پنسل، دوات، سادی کا پیاں، قرآن مجید، چھتری، چھتری، ٹارچ، کچھ موم بتیاں کچھ دیا سلایاں بھی ضرور لے لو۔ کچھ پھٹے پرانے کپڑے بھی ضرور ساتھ رکھو کہ اس کو پھاڑ پھاڑ کر صافی بنا سکو اور جہاز پر قے وغیرہ صاف کرنے اور استنجا وغیرہ سکھانے میں کام دیں گے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو بیان کرنے کی حاجت نہیں، کیونکہ اس معاملہ میں لوگوں کی حالتیں اور ان کے کھانے پینے کی عادتیں اور ذوق مختلف ہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ ہمیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہوگی اور ہم کس طرح گزر بسر کر سکتے ہیں، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ گیہوں، چاول، دال، گھی،

حاجی بمبئی میں: ٹکٹ وغیرہ لینے اور جہاز کے انتظار میں ہر حاجی کو کم از کم چار پانچ دن بمبئی میں مسافر خانہ حاجی صابو صدیق یا مسافر خانہ واڑی بندر میں ٹھہرنا پڑتا ہے۔ یہاں خاص طور پر یہ خیال ضروری ہے کہ:

۱- مسافر خانہ میں مختلف صوبوں اور مختلف مزاجوں کے حاجی اور ان کو رخصت کرنے والوں کا مجمع ہوتا ہے اور چوریاں بہت ہوتی ہیں اس لئے اپنے سامانوں خصوصاً رقوم کی حفاظت کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ بکسوں میں ہر وقت تالا بند رکھے اور جب باہر نکلے تو اپنے ساتھیوں کو سامان کی حفاظت سونپ کر نکلے۔

۲- ٹکٹ وغیرہ خریدنے کے لئے ہرگز ہرگز کسی کے ہاتھ میں رقم نہ دے بلکہ خود لائن میں کھڑے ہو کر رقم جمع کرائے اور ٹکٹ خریدے۔

۳- بمبئی شہر میں زیادہ ادھر ادھر نہ پھرے کہ جیب کٹنے کے علاوہ سوار یوں کی بھیڑ بھاڑ سے ایکسٹنٹ کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے اس لئے سب کو اور خاص کر دیہات والوں کو مسافر خانہ سے باہر بہت کم نکلنا چاہیے اور اپنے سامان کے پاس ہی رہنا چاہیے۔

۴- اپنے قلی کا نمبر ہر وقت یاد رکھنا چاہیے اور جہاز پر سوار ہونے کے لئے بندر گاہ کو جاتے ہوئے اپنے قلی کے سوا کسی کو اپنا سامان سپرد نہیں کرنا چاہیے اور رقم اور پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ کو بہر حال اپنے پاس رکھنا چاہیے۔

حاجی جہاز پر: ہوائی جہاز کے مسافروں کو چاہیے کہ بمبئی میں احرام باندھ لیں اور جہاز پر سواری کی دعا پڑھ کر سوار ہوں اور راستہ بھر اَللّٰهُمَّ تَبَيِّكْ کی دعا پڑھتے رہیں۔ چند گھنٹوں میں یہ لوگ جدہ میں زمین پر اتر جائیں گے مگر سمندری جہاز والوں کو ایک ہفتہ سمندر ہی میں رہنا ہے اس لئے ان لوگوں کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

۱- جہاز میں مختلف صوبوں کے رہنے والوں اور مختلف زبان بولنے والوں کا مجمع ہوتا ہے ایک دوسرے کے مزاج داں نہ ہونے سے اکثر جھگڑے ٹکرا کر کی نوبت آ جاتی ہے خصوصاً میٹھا پانی لینے کے وقت لائن لگانے میں اکثر گالی گلوچ بلکہ مار پیٹ ہو جایا کرتی ہے اس لئے جہاز پر بہت صبر و برداشت کے ساتھ رہنے کی ضرورت ہے۔ حج کے سفر میں جھگڑا اور گالی گلوچ کرنا سخت حرام اور بڑا گناہ ہے۔

۲- جہاز پر سوار ہونے کے بعد اپنا سب سامان اپنی سیٹ کے نیچے ترتیب سے رکھ کر جب مطمئن ہو جائیں اور انتہائی کوشش کریں کہ ایک ختم قرآن مجید کی تلاوت سمندر میں پوری کر لیں اور نماز باجماعت کی ہر جگہ خاص طور پر پابندی رکھیں اور فضول باتیں خاص کر جھگڑے ٹکرا سے انتہائی پرہیز رکھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي  
وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ  
وَاحْرَمْتُ بِهَا مَخْلُصَ اللَّهِ تَعَالَى۔

اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اس کو تو  
میرے لئے آسان کر دے اور میری طرف  
سے قبول فرمائے میں نے عمرہ کی نیت کی اور  
اس کا احرام باندھا خالص اللہ تعالیٰ کے لئے۔

اس نیت کی دعا کے بعد بلند آواز سے لبیک پڑھے لبیک یہ ہے:

تَبٰیكَ ۞ اَللّٰهُمَّ تَبٰیكَ ۞ تَبٰیكَ  
 لَا شَرِيكَ لَكَ تَبٰیكَ ۞ اِنَّ  
 الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ  
 وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ۞

یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ! میں  
 تیرے حضور حاضر ہوا، میں تیرے حضور حاضر  
 ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے حضور  
 حاضر ہوا۔ بیشک تعریف اور نعت اور بادشاہی  
 تیرے ہی لئے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جہاں جہاں دعائیں وقف کی علامت (ط) بنی ہے، وہاں وقف کرے اور لمبیک کی دعائیں مرتبہ پڑھے، پھر درود شریف پڑھے، پھر دل لگا کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا پڑھے، اور یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ ۖ اے اللہ! میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں  
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالتَّارِ ۖ اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا  
ہوں۔

تَبَنَیْگ پڑھ لینے کے بعد احرام بندھ گیا۔ اب جتنی چیزیں احرام کی حالت میں منع ہیں، ان سب چیزوں سے بچے اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خاص کر سحر کے وقت تَبَنَیْگ برابر بلند آواز میں پڑھتا رہے۔

**طواف کعبہ مکرمہ:** جب مکہ مکرمہ میں پہنچ جائے، تو سب سے پہلے مسجد حرام میں جائے۔ اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے اور طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اپنی چادر کو داہنی بغل سے نیچے سے نکالے کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے اور چادر کے دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر نکال دے۔ اب کعبہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب حجر اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ پورا حجر اسود اپنے داہنے ہاتھ کے سامنے رہے، پھر طواف کی نیت کرے اور نیت یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ يَعْنِي اے اللہ! میں تیرے عزت والے گھر کے  
الْمَحْرَمِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي طواف کا ارادہ کرتا ہوں، لہذا تو اس کو میرے لئے  
آسان کر دے اور اس کو میری طرف سے قبول  
فرمालے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے  
مَعْدِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُوْالِيْ تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو  
وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاعْفُزْ لِيْ ذَنْوِيْ جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاسِطُ قَلْبِيْ مِرَّةً فِيْ نَفْسٍ مِّثْلِيْ تو اے اللہ! میں  
وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصْنِنِيْ اِلَّا مِرَّةً گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ! میں  
مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ رِضًا مِّنْ مَّعِيْشَةٍ بِمَا تَجِبُ اسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے  
قَلْبٍ مِّثْلِيْ سَرِيْتِ كَرَجَائِ اور یقین صادق  
قَسَمْتُ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے  
گا جو تو نے میرے لئے لکھا ہے اور جو کچھ  
تو نے میری قسمت میں کیا ہے اس پر راضی  
رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان!

نماز اور اس دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائے اور اپنا سینہ اور پیٹ کے رخساروں کو دیوار کعبہ  
سے ملے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلانے یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں حجر اسود کی  
طرف پھیلانے اور یہ دعا خوب رو رو کر اور گڑ گڑا کر مانگے۔

## دعاء ملتزم

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تَزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً  
اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ اے قدرت والے اے بزرگ تو نے مجھے جو  
نعمت دی ہے اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔

اس کے علاوہ اور دوسری دعائیں بھی یہاں مانگو کہ یہ مقبولیت کی جگہ ہے اور مقبولیت کا وقت بھی  
ہے۔ اس کے بعد زمزم شریف کے نلوں کے پاس آؤ اور کھڑے ہو کر ادب کے ساتھ کعبہ مکرمہ کی طرف  
منہ کر کے تین سانس میں خوب پیٹ بھر کر پیو۔ ہر بار بِسْمِ اللّٰهِ سے شروع کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر ختم اور  
ہر بار نگاہ اٹھا کر کعبہ مکرمہ کو دیکھو بچا ہوا پانی اپنے سر اور بدن پر ڈال لو۔ زمزم شریف پینے کی دعا یہ ہے:

## دعاء زمزم

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ روزی اور عمل  
وَ اِسْعَاؤَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَ شِفَاؤَ مَنْ كُلِّ دَايٍ مَّقْبُولٍ اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

پھر حجر اسود کے پاس آ کر اس کو چومو اور اللہ اکبر، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور درود شریف

کر لو اور مسجد حرام میں دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھو، اس کے بعد حج کی نیت کرو اور لبیک پڑھو اور جب آفتاب نکل آئے تو منیٰ کو چلو، اگر ہو سکے تو پیدل جاؤ کہ جب تک مکہ معظمہ پلٹ کی آؤ گے، ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تقریباً اٹھتر کھرب چالیس ارب بنتی ہیں، راستہ بھر لبیک اور حمد و ثناء اور درود شریف پڑھتے رہو، جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ هَذِهِ مِنِّيْ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا  
مَنْنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِيْ  
الہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے  
اولیاء پر تو نے کیا ہے۔

میدان عرفات میں: نویں ذوالحجہ کو آفتاب طلوع ہو جانے کے بعد اب میدان عرفات کو چلو، دل کو خیال غیر سے پاک صاف کر کے اور یہ سوچتے ہوئے نکلو کہ آج وہ دن ہے کہ بہت سے خوش بختوں کا حج مقبول ہوگا اور بہت سے لوگ ان کے صدقے میں بخشے جائیں گے جو آج کے دن محروم رہا، وہ واقعی محروم ہے، راستہ بھر تَبَّیْک بے شمار بار پڑھتے چلو، جب ”جبل رحمت“ پر نظر پڑے اور زیادہ گڑ گڑا کر بلند آواز سے تَبَّیْک پڑھو اور اپنی دنیاوی و دینی مرادوں اور اپنے حج کی مقبولیت کے لئے دعائیں مانگتے میدان عرفات میں پہنچ کر اپنے معلم کے خیمہ میں اتر کر ٹھہرو۔ دوپہر تک زیادہ وقت رونے گڑ گڑانے میں اور صدقہ و خیرات کرنے میں گزارو اور تَبَّیْک و درود شریف و کلمہ توحید و استغفار پڑھتے رہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن سب سے بہتر وظیفہ میرا اور دوسرے نبیوں کا یہی ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهٗ اللّٰهُ كَسَاوَاكُوْنِيْ مَجْبُوْدِيْنِيْ، وَهٖ اَكِيْلَا هٖ، كُوْنِيْ اَسْ كَا  
الْمُلْكِ وَلَهٗ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ شَرِيْكَ نَحِيْۤیْ اَسٰی كَلَهٗ بَادِشَاہِیْ هٖ اَسٰی كَلَهٗ  
حٰی” لَا يَمُوْتُ بِیْدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ لَهٗ حَمْدٌ هٖ وَهٖ زَنْدَگِیْ اور مَوْت دیتا ہے اور وہ زَنْدہ  
هٖ وَهٖ نَحِيْۤیْ مَرے گا، اَسْ كَلَهٗ قَبْضہ میں سب  
شَئِیْ قَدِيْر“

بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

دوپہر ڈھلتے ہی ظہر کی نماز باجماعت پڑھو۔ ظہر کے فرض پڑھ کر فوراً تکبیر ہوگی اور عصر کی نماز پڑھو یا درکھو کہ یہ ظہر و عصر ملا کر ظہر کے وقت پڑھنا جہی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان اسلام پڑھائے یا اس کا نائب۔ میدان عرفات میں جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی، اس کو وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ وہ ظہر کو ظہر کے وقت میں اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھے۔ (بہار شریعت)

نماز کے بعد فوراً موقف کو روانہ ہو جائیں۔ موقف وہ جگہ ہے کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر الہی اور دعا مانگنے کا حکم ہے۔ اگر ہجوم اور اپنی کمزوری کی وجہ سے ”موقف“

ڈھلنے کے بعد دونوں روزتینوں جہروں کو سات سات کنکریاں مارتے رہیں۔ بارہویں ذوالحجہ کو کنکری مار کر غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ کو روانہ ہو جاؤ۔ جب وادی محصب میں جو جنت المعلیٰ کے قریب ہے پہنچو تو سواری سے اتر لو یا سواری ہی پر کچھ دیر ٹھہر کر دعا کر لو۔ اب مکہ میں جب تک قیام رہے اپنی اور اپنے ماں باپ کی اپنے استادوں اپنے پیروں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے روزانہ عمرے ادا کرتے رہو۔ کچھ عمرے متعیم سے (چھوٹا عمرہ) کرو۔ کچھ عمرے جعرانہ سے (بڑا عمرہ) کرو۔

مکہ مکرمہ کی چند زیارت گاہیں: قبرستان جنت المعلیٰ میں خاص طور پر حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و دیگر مزارات کی زیارت اسی طرح مکان ولادت حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مکان خدیجہ الکبریٰ و مکان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما و مسجد الحنن و مسجد الراہیہ و مسجد الفتح و مسجد جبل ابوقبیس و مزارات شہداء شہیکہ و جبل ثور و غار حرا و غیرہ مقامات متبرکہ کی زیارتوں سے بھی مشرف ہو۔ کعبہ معظمہ میں داخلہ اور دو رکعت نماز ادا کرنا بھی بڑی سعادت ہے۔ کمال ادب سے آنکھیں جھکائے لرزتے کانپتے بسم اللہ پڑھ کر دایاں قدم پہلے رکھے اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے وہاں دو رکعت نفل پڑھے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے۔ پھر حمد الہی اور درود شریف پڑھے اور دعا مانگے اور ستونوں اور دیواروں سے چٹے اور روئے گز گزاتے آنکھیں نیچی کئے واپس چلا آئے۔

مکہ مکرمہ سے روانگی: جب رخصت کا ارادہ ہو تو طواف وداع کرے کہ باہر والوں پر یہ طواف واجب ہے مگر اس طواف میں نہ رمل کرے نہ اضطباع کرے اور اس طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی بھی نہ کرے۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھ کر دعا مانگے پھر زمزم شریف کے پاس آ کر خوب سیراب ہو کر پئے اور کچھ بدن پر ڈالے پھر دروازہ کعبہ کے پاس آ کر چوکھٹ چومے اور قبول حج و زیارت کی اور بار بار حاضری کی دعائیں مانگے اور یہ دعا پڑھے:

اَلْسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْتَلِكُ مِنْ فَضْلِكَ يَا اللّٰه! تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان و مغز و فک و ویز و جز و خمت گ۔

کاسوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔

پھر ”ملتزم“ پر آ کر غلاف کعبہ سے چٹے اور خوب روئے پھر حجر اسود کو بوسہ دے پھر اٹلے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے کعبہ مقدسہ کو حسرت سے دیکھتے ہوئے مسجد حرام کے دروازہ سے باایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلے اور کلمہ شہادت و حمد الہی اور درود شریف و دعا کرتے ہوئے روانہ ہو اور فقرائے مکہ مکرمہ کو حسب توفیق صدقہ و خیرات دیتے ہوئے سرکار اعظم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دربار مدینہ طیبہ کے مقدس سفر کے



حاضری کی اجازت طلب کر رہے ہو پھر بِسْمِ اللہ پڑھ کر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر سر اپا ادب بن کر داخل ہوا اور محبوب کے خیال و تصور میں ڈوب جاؤ۔

۶- یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچی حقیقی جسمانی حیات کے ساتھ ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ الہی کی تصدیق کے لئے ایک ایک آن کے واسطے تھی ان کا انتقال صرف عوام کی نظروں سے چھپ جانا ہے چنانچہ امام محمد ابن حاج کی مدخل میں اور امام احمد قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں دوسرے ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ:

”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور نیتوں کو اور ان کے دلوں کے خیالات کو خوب جانتے پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس طرح روشن ہے کہ قطعاً اس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔“ (بہار شریعت بحوالہ مدخل و مواہب لدنیہ)

۷- مسجد نبوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصلیٰ پر دو رکعت نماز تَحِیۃ المسجد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ سے مختصر پڑھے پھر سجدہ میں گر کر دربار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت کی دعا مانگے پھر کمال ادب میں گردن جھکائے لرزتے کانپتے ندامت سے پسینہ پسینہ ہو کر آنسو بہاتے ہوئے مشرق کی طرف سے مواہبہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مزار انور میں جلوہ افروز ہیں اس طرف سے تم حاضر ہو گے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ بے کس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور وہ سعادت تمہارے لئے دونوں جہان میں کافی ہے۔

۸- اب انتہائی ادب و احترام کے ساتھ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار پر انوار کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱، ص ۲۴۸) اور نہایت ہی ادب و وقار کے ساتھ آب و از در داغ نیز اس طرح صلوٰۃ و سلام عرض کرو:

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ اے نبی! آپ پر درود و سلام! اور اللہ تعالیٰ کی  
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَیْكَ یا رحمتیں اور برکتیں! اے اللہ کے رسول آپ پر  
رَسُوْلُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یا خَیْرُ خَلْقِ سَلَامُ اے اللہ کی تمام

اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یا شَفِیْعَ الْمَذْنِبِیْنَ مخلوق سے بہتر آپ پر سلام آپ پر اور آپ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعلیٰ آلِکِ واصحابِکِ پر اور آپ کی تمام امت پر  
وَاصْحَابِکِ وَآفَتِکِ اَجْمَعِیْنَ ۝ سلام۔

وَزَيَّرَ رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمَا يَا اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کرنے والے  
صَحْبِیْنِی رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ دونوں پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس  
اَسْتَلْكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى کی برکتیں۔ آپ دونوں سے سوال کرتا ہوں کہ  
اللہ علیہ وعلیکما وبارک وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہماری  
شفاعت کیجئے اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر  
درواد اور برکت و سلام نازل فرمائے۔

۹۔ یہ سب حاضریاں مقبولیت دعا کے مقامات ہیں؛ لہذا خوب دعائیں مانگو؛ پھر منبر شریف کے پاس  
دعا کرو اور ستون ابولبابہ و ستون حنّانہ کے پاس دو رکعت پڑھ کر دعاؤں میں مشغول رہو۔ یہاں  
کی حاضری میں ایک منٹ بھی ضائع نہ کرو۔ تلاوت؛ درود شریف و سلام اور نوافل میں ہمہ تن  
مصروف رہو۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں کم از کم ایک ایک روزہ بھی رکھ لو تو تمہاری خوش نصیبی کا  
کیا کہنا؟ پنجگانہ نمازوں کے بعد سلام کے لئے حاضر ہوا کرو۔ ہر نماز مسجد نبوی میں ادا کرو۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے اس  
کے لئے دوزخ اور نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں گی۔

(بہار شریعت)

۱۰۔ قبر منور کو کبھی پیٹھ نہ کرو نہ روضہ انور کا طواف کرو نہ سجدہ کرو نہ اتنا جھکو کہ رکوع کے برابر ہو۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

۱۱۔ قبرستان جنت البقیع کی زیارت سنت ہے۔ روضہ منورہ کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً  
جمعہ کے دن اس قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آرام فرما رہے ہیں اور تابعین  
و تبع تابعین و اولیاء و صلحا کی گنتی کا کوئی شمار ہی نہیں کر سکتا۔ جب حاضر ہو تو پہلے تمام مدفونین  
مسلمین کی زیارت کا قصد کرو اور اس طرح سلام پڑھو:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ اَنْتُمْ لَنَا تَمُّرُ سَلَامِ اے قوم مؤمنین کے گھر والو! تم ہمارے  
سَلَفٌ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی بِكُمْ بِشِوَاہُو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے  
لَا حِقْوَنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ اللّٰہ! بقیع غرقہ والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہم کو  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِهَمَّ اور انہیں بخش دے۔

۱۲۔ تمام اہل بقیع میں افضل حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے مزار  
انور پر حاضر ہو کر کمال ادب و احترام کے ساتھ اس طرح سلام عرض کرے۔

والا ملے، تو ان مبارک کنوؤں کی بھی زیارت کرو، خاص کر مندرجہ ذیل کنوؤں کا خیال رکھو۔  
 بیسڑ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یہ کنواں وادی عقیق کے کنارے پر مدینہ منورہ سے تقریباً  
 تین میل کے فاصلہ پر ایک باغ میں ہے اس کنوئیں کو ”بیسڑ رومہ“ کہتے ہیں۔ یہ وہی کنواں ہے جس کا مالک  
 ایک یہودی تھا، اور مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس ہزار درہم پر  
 اس کنوئیں کو یہودی سے خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

بیسڑ اریس: یہ کنواں مسجد قبا سے متصل پچھم کی جانب ہے اس کو ”بیسڑ خاتم“ بھی کہا جاتا ہے اس لئے  
 کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے مہر نبوت کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی اور بڑی تلاش و  
 جستجو کے باوجود نہیں ملی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کا پانی پیا اور اس سے وضو  
 فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن بھی ڈالا تھا۔

بیسڑ غرس: یہ کنواں مسجد قبا سے تقریباً چار فرلانگ پورب اتر کون پر واقع ہے اس کے پانی سے حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس کا پانی پیا بھی ہے اور اس میں اپنا لعاب دہن اور شہد بھی ڈالا ہے۔  
 بیسڑ بصرہ: یہ کنواں قبا کے راستے میں جنت البقیع کے متصل ہے۔ اس کنوئیں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا، اس جگہ دو کنوئیں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ بڑا کنواں بیربصرہ  
 ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں سے برکت حاصل کرے۔

بیسڑ بضاعہ: یہ کنواں شامی دروازہ سے باہر جمل اللیل باغ کے پاس ہے اس میں بھی حضور اکرم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔

بیسڑ حاک: یہ کنواں باب مجیدی کے سامنے شمالی فصیل سے باہر ہے۔ یہ کنواں حضرت ابو طلحہ صحابی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے  
 اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے۔ جب آیہ مبارکہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ نَازِل ہوئی  
 تو چونکہ یہ کنواں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ محبوب تھا اس لئے انہوں نے اس کو خدا  
 تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

بیسڑ عہن: یہ کنواں مسجد شمس کے قریب ہے اس کے پانی سے بھی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 وضو فرمایا ہے۔ اس کا پانی قدرے کھاری ہے اس کو بیر الیسیر بھی کہا جاتا ہے۔

**مدینہ منورہ کی چند مسجدیں**

چاروں مقامات درحقیقت جنگ کے مورچے تھے اور یہ چاروں صحابہ کرام ایک ایک مورچہ پر متعین تھے۔ ان حضرات نے ان مورچوں پر نمازیں بھی پڑھیں، اس لئے یہ مورچے مسجد بن گئے۔  
 مسجد بنی حرام: سلج پہاڑی کی گھاٹی میں مسجد احزاب کو جاتے ہوئے داہنی طرف یہ مسجد واقع ہے اس کی تاریخ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے، اس کے قریب ایک غار ہے جس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ وحی اتری تھی اور جنگ خندق کے موقع پر رات کو اس غار میں آرام فرماتے تھے اس کی بھی زیارت کرنی چاہئے۔

مسجد ذباب: یہ مسجد ذباب کی پہاڑی پر ہے جو جبل احد کے راستہ کے بائیں جانب ہے۔ جنگ خندق کے موقع پر اس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیمہ گاڑا گیا تھا۔  
 مسجد قبلتین: یہ مسجد وادی عقیق کے قریب ایک ٹیلہ پر ہے۔ اسی جگہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ شریف قبلہ مقرر ہوا۔ اسی لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد تبیح: عوالی کے مشرقی حصہ میں یہ مسجد ہے۔ اس جگہ بنو نضیر کے یہودیوں کا محاصرہ کرنے کی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس کا دوسرا نام مسجد شمس بھی ہے۔ اس مسجد کو نجدی حکومت نے شہید کر ڈالا ہے۔

مسجد بنو قریظہ: محاصرہ بنی نضیر کے وقت یہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ یہ مسجد فصیح سے جانب مشرق تھوڑے فاصلہ پر ہے۔

مسجد ابراہیم رضی اللہ عنہ: یہ مسجد بنی قریظہ سے جانب شمال واقع ہے۔ اس جگہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے اور اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھی ہے۔

## در بار اقدس سے واپسی

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن  
 جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی شریف میں جا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلیٰ پر یا اس کے قریب جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں۔ اس کے بعد سنہری جالی کے سامنے مواجہہ اقدس میں حاضر ہو کر گریہ و زاری میں ڈوب کر درد و غم کے ساتھ صلوٰۃ و سلام عرض کریں پھر دونوں جہان کی بھلائی، حج و زیارت کی مقبولیت اور حصول شفاعت کی سعادت اور خاتمہ بالخیر کے

ہمیں کرنی ہے شہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی  
وہ اپنے ہو گئے ہے رحمتِ پروردگار اپنی  
کھانے کا طریقہ

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گلوں تک دھوئے، صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں ہی نہ دھوئے کہ اس سے سنت ادا نہ ہوگی، لیکن اس کا دھیان رہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر نہ پونچھنا چاہیے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر تولیہ یا رومال سے پونچھ لینا چاہیے تاکہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔ (ترمذی ج ۲، ص ۷، عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۶)

بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں اور بلند آواز سے بسم اللہ پڑھیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی یاد آ جائے یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ۔ (ترمذی شریف ج ۲، ص ۷)  
روٹی کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے اور ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھیں۔ کھانا ہمیشہ داہنے ہاتھ سے کھائیں، بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۶۶۳)

مسئلہ: کھانا کھاتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے یا داہنا پاؤں کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے اور اگر بھاری بدن یا کمزور ہونے کی وجہ سے اس طرح نہ بیٹھ سکے تو پالتی مار کر کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں، کھانا کھانے کے درمیان میں کچھ باتیں بھی کرتا رہے۔ بالکل چپ رہنا یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر کوئی یہود یا پھوڑ بات ہرگز نہ کہے بلکہ اچھی اچھی باتیں کرتا رہے، کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے، کھانے کی ابتداء نمک سے کریں اور نمک ہی پر ختم کریں کہ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفاء ہے۔ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط کھانے کے بعد صابن لگا کر ہاتھ دھونے میں کوئی حرج نہیں، کھانے سے قبل عوام اور جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد علماء و مشائخ اور بوڑھوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ کھانا کھا لینے کے بعد دسترخوان پر صاحب خانہ اور حاضرین کے لئے خیر و برکت کی دعا مانگنی بھی سنت ہے۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۵، ص ۲۱۶)

مسئلہ: پاؤں پھیلا کر اور لیٹ کر اور چلتے پھرتے، کچھ کھانا پینا خلاف ادب اور طریقہ سنت کے خلاف ہے مسلمانوں کو ہر بات اور ہر کام میں اسلامی طریقوں کی پابندی اور آداب سنت کی تابعداری کرنی چاہیے۔  
مسئلہ: چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ ان چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست

شریف میں اس کی ممانعت ہے۔ پانی چوس چوس کر پینا چاہیے غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔ جب پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے پینے کے بعد گلاس یا کٹورے کا بچا ہوا پانی پھینکنا اسراف و گناہ ہے۔ صراحی اور مشک کے منہ میں منہ لگا کر پانی پینا منع ہے اسی طرح لوٹے کی ٹوٹی سے بھی پانی پینے کی ممانعت ہے لیکن اگر پانی انڈیلنے کے لئے کوئی برتن نہ ہو تو ٹوٹی وغیرہ میں دیکھ بھال کر پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۹)

مسئلہ: وضو کا بچا ہوا پانی اور زمزم شریف کا پانی کھڑے ہو کر پیا جائے۔ ان دو کے سوا ہر پانی بیٹھ کر پینا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہرگز تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر کچھ نہ پیئے اور اگر بھول کر کھڑے کھڑے پی لے تو اس کو چاہیے کہ قے کر دے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۳۷۰)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا ہے کہ جب بھول کر پی لینے میں یہ حکم ہے کہ قے کر دے تو قصد پینے میں تو بدرجہ اولیٰ یہ حکم ہو گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۳، ص ۵۲۲)

مسئلہ: سبیل کا پانی مالدار بھی پی سکتا ہے ہاں! البتہ وہاں سے پانی کوئی اپنے گھر نہیں لے جاسکتا، کیونکہ وہاں پانی پینے کے لئے رکھا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لئے، لیکن اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو گھر میں لے جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۹)

مسئلہ: جاڑوں میں اکثر جگہ مسجد کے سقایہ میں پانی گرم کیا جاسکتا ہے تاکہ مسجد میں جو نمازی آئیں اس سے وضو غسل کریں وہ پانی بھی وہیں استعمال کیا جاسکتا ہے، گھر لے جانے کی اجازت نہیں، اس طرح مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعمال کر سکتے ہیں، گھر نہیں لے جاسکتے۔ بعض لوگ تازہ پانی بھر کر مسجد کے لوٹوں میں گھر لے جاتے ہیں یہ جائز نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۲۷)

## سونے کے آداب

مستحب یہ ہے کہ با وضو سوائے اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کچھ دیر داہنی کروٹ پر اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَخِیْتُ پڑھ کر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوائے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر سوائے پیٹ کے بل نہ سوائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لینے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹنا منع ہے جبکہ تہبند پہنے ہوئے ہو، کیونکہ اس صورت میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے۔ ایسی چھت پر سونا منع ہے جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو۔ لڑکا جب دس برس کا ہو جائے



مردوں کو بھی ایسا تہبند اور پاجامہ پہننا جائز نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو دھوتی نہیں پہننی چاہیے کہ دھوتی پہننا ہندوؤں کا لباس ہے اور اس سے ستر پوشی بھی نہیں ہوتی کہ چلنے اور اٹھنے بیٹھنے میں اکثر ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے اسی طرح ہر وہ لباس جو یہود و نصاریٰ یا دوسرے کفار کا قومی یا مذہبی لباس ہے، مسلمانوں کو ہرگز نہیں پہننا چاہیے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۵۴)

اور ایسا تنگ لباس پہننا بھی ناجائز ہے جس سے رکوع و سجود نہ ہو سکے، نیکر اور جالگہ بھی ہرگز نہ پہنیں کہ گھٹنوں اور ران کا کھولنا حرام ہے۔ ہاں تہبند کے نیچے اگر نیکر یا جالگہ پہنیں، تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو ریشمی لباس پہننا یا لڑکوں کو پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے۔ لیکن اگر ریشمی کپڑے کا باناسوت کا ہوا اور تاناریشم کا ہو تو یہ کپڑا مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔

(عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۱)

مسئلہ: عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۸)

مسئلہ: بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے ڈوپٹہ ہٹا دینا جائز نہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ نئی دہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ آکر دہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی میں دہن کو دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا بھی منع ہے۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۲۱۲)

مسئلہ: سفید کپڑے بہتر ہیں کہ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے کہ سیاہ رنگ کے کپڑے بھی بہتر ہیں۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب فاتحانہ حیثیت سے مکہ معظمہ تشریف لائے، تو سراقدس پر کالے رنگ کا عمامہ تھا، کسم وزعفران میں رنگا ہوا اور سرخ رنگ کا کپڑا عورتوں کے لئے جائز اور مردوں کے لئے منع ہے۔

(در مختار رد المحتار ج ۵، ص ۲۲۸)

مسئلہ: علماء و فقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے علمی فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملے اور علم کی عزت و وقعت بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔ (رد المحتار و بہار شریعت ج ۱۶، ص ۵۲)

مسئلہ: عورتوں کو چوڑی دار تنگ پاجامہ نہیں پہننا چاہیے کہ اس سے ان کی پنڈلیوں اور رانوں کی بناوٹ اور شکل ظاہر ہوتی ہے۔ عورتوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ ان کے پاجامے غرارے یا ڈھیلے ڈھالے اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں، ان کے لئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ سے زیادہ حصہ چھپ جائے، یہ بہت



مسئلہ: دانتوں کو ریتی سے ریت کر خوب صورت بنانے والی یا موچنے سے بھوؤں کے بالوں کو نوچ کر بھوؤں کو باریک اور خوبصورت بنانے والی ان سب عورتوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(بخاری ج ۲ ص ۸۸۰)

لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا جائز ہے۔ بعض جاہل مرد اور عورتیں لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دریا پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی لڑکوں کے کان بھی چھدوانا ناجائز اور ان کے کان میں زیور پہنانا بھی حرام ہے۔ (درالمختار)

عورتیں اپنی چوٹیوں میں سونے چاندی کے دانے پھول، کلپ لگا سکتی ہیں۔  
مسئلہ: عورتوں کو کاجل اور کالا سرمہ زینت کے لئے لگانا جائز ہے۔ مردوں کو کالا سرمہ آنکھوں کی زینت کے لئے لگانا ناجائز ہے۔ ہاں اگر کالا سرمہ آنکھوں کے علاج کے لئے لگائے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۴)

## آداب

۱- جو امیر عورتیں بہت قیمتی اور زرق برق لباس اور شاندار زیورات پہنتی ہیں ان کے پاس بہت کم اٹھو بیٹھو کہ ان کے ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر تم کو اپنی غریبی اور مفلسی پر افسوس ہوگا اور تم خداوند کریم کی ناشکری کرنے لگو گی اور خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔

۲- ہر ہفتہ نہادھو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ اگر چالیس دن گزر گئے اور بال صاف نہ کئے تو گناہ ہوا۔ عورتوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ عورتوں کی گندگی اور پھو ہڑ پن سے شوہروں کو اپنی بیویوں سے نفرت ہو جایا کرتی ہے پھر میاں بیوی کے تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب ہو جایا کرتے ہیں۔

(درمختار ج ۵ ص ۲۶۱)

۳- موٹے کپڑے پہننا اور پھٹے پرانے کپڑوں میں پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳)

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک کپڑے میں پیوند لگا کر پہن لو اس وقت تک کپڑے کو پرانا نہ سمجھو اس لئے خبردار! کبھی ہرگز بھی پیوند لگا کر کپڑوں کو پہننے میں نہ شرم کرو اور نہ اس کو حقیر سمجھو نہ اس پر کسی کو طعنہ مارو۔

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھوٹا عمامہ سات ہاتھ کا اور بڑا عمامہ بارہ ہاتھ کا تھا لہذا بس اسی سنت کے مطابق رکھنا چاہیے۔ بارہ ہاتھ سے بڑا عمامہ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۵۶)

مسئلہ: گلے میں تعویذ پہننا یا بازو پر تعویذ باندھنا، اسی طرح بعض دعاؤں یا آیتوں کو کاغذ پر یا رکابی پر لکھ کر شفاء کی نیت سے دھو کر پلانا بھی جائز ہے۔ یاد رکھو کہ بعض حدیثوں میں جو گلے میں تعویذ لٹکانے کی ممانعت آئی ہے۔ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کے وہ تعویذات ہیں جو مشرکانہ منتروں سے بنائے جاتے تھے ایسے جنتروں کا پہننا آجکل بھی حرام ہے، لیکن قرآن کریم کی آیتوں اور حدیثوں کے تعویذات ہمیشہ اور ہر زمانے میں جائز ہیں اور اب بھی جائز ہیں۔

(درمختار رد المحتار ج ۵، ص ۲۳۲)

مسئلہ: بچھونے یا مصلیٰ یا دسترخوان یا تکیوں یا مسندوں یا رومالوں پر اگر کچھ لکھا ہوا ہو تو ان کو استعمال کرنا جائز نہیں، یہ لکھاؤں خواہ کپڑوں میں بنی ہوئی ہو یا گاڑھی ہوئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہوئی ہو، الفاظ ہوں یا حروف ہوں، ہر صورت میں ممانعت ہے، کیونکہ لکھے ہوئے الفاظ اور حروف کا ادب و احترام لازم ہے۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۳۲)

مسئلہ: نظر لگنے سے بچنے کے لئے ماتھے یا ٹھوڑی وغیرہ میں کاجل وغیرہ سے دھبہ لگادینا یا کھیتوں میں کسی لکڑی میں کپڑا لپیٹ کر گاڑ دینا تاکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے اور بچوں اور کھیتی کو کسی کی نظر نہ لگے، ایسا کرنا منع نہیں ہے، کیونکہ نظر کا لگنا حدیثوں سے ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان کی کوئی چیز دیکھے اور وہ اچھی لگے اور پسند آجائے تو فوراً یہ دعا پڑھے: تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ یا اردو میں یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ برکت دے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔

(رد المحتار ج ۵، ص ۲۳۳)

مسئلہ: جس کے یہاں میت ہوئی ہے اسے اظہار غم کے لئے کالے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۳) اسی طرح اظہار غم کے لئے کالے بلے لگانا بھی ناجائز ہے۔ اولاً تو یہ سوگ کی صورت ہے۔ دوم یہ کہ یہ نصرائیوں کا طریقہ ہے۔ اسی طرح محرم کے دنوں میں پہلی محرم سے بارہویں محرم تک تین قسم کے رنگ والے کپڑے نہ پہنے جائیں۔ (۱) کالا کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔ (۲) سبز کہ یہ بدعتیوں، یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے۔ (۳) اور سرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ! اظہار مسرت کے لئے سرخ لباس پہنتے ہیں۔

کے خلاف ہے اس لئے شریعت میں اس قسم کی چال چلنا منع اور ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے

اترا اتر کر چل رہا تھا اور بہت گھمنڈ میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۰۴)

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ چلنے میں جب تمہارے سامنے عورتیں آجائیں تو تم ان کے درمیان میں سے مت گزرؤ دانے یا بائیں کا راستہ لے لو۔ (شعب الایمان، بیہقی)

مسئلہ: راستہ چھوڑ کر کسی کی زمین میں چلنے کا حق نہیں ہاں! اگر وہاں راستہ نہیں ہے تو چل سکتا ہے مگر جب کہ زمین کا مالک منع کرے تو اب نہیں چل سکتا۔ یہ حکم ایک شخص کے متعلق ہے اور جب بہت سے لوگ ہوں تو جب زمین کا مالک راضی نہ ہو نہیں چلنا چاہیے لیکن اگر راستہ میں پانی ہے اور اس کے کنارے کسی کی زمین ہے۔ ایسی صورت میں اس زمین پر چل سکتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۷۱، بحوالہ عالمگیری)

بعض مرتبہ کھیت بویا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں چلنا کاشت کار کے نقصان کا سبب ہے۔ ایسی صورت میں ہرگز اس میں نہ چلنا چاہیے بلکہ بعض مرتبہ کاشت کار کھیت کے کنارے پر کانٹے رکھ دیتے ہیں یہ صاف اس کی دلیل ہے کہ اس کی جانب سے چلنے کی ممانعت ہے اس پر بھی بعض لوگ توجہ نہیں کرتے ان لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ اس صورت میں چلنا منع ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۷۱)

## آداب مجلس کا بیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا لِمَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَافْسَحُوا لِمَجْلِسِ فِي الْمَجْلِسِ

وَوُ

يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا تَوَتَمُّوا كَوَاللَّهِ تَعَالَى جَلَّ دَعَاؤُكُمْ سَعَاؤُكُمْ فَانْشُرُوا يَزِفِعَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ جَاءَ كِهْ كِهْ هُوَ تَوَاثُ كِهْ هُوَ وَالَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔

(پارہ ۲۸، رکوع ۲) والوں کے درجات کو بلند فرما دے گا۔

اس کے لئے اس خیر پر مہر کر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۱۹۳ مہبتائی)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔  
اے اللہ! ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری  
پاکی بیان کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود  
نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے

در بار میں توبہ کرتا ہوں۔

## زبان کی حفاظت کا بیان

بات چیت میں ہمیشہ اس کا دھیان رکھو کہ تمہاری زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ نکل جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت سے لوگوں کو ان کی زبانوں سے نکلی ہوئی باتیں جہنم میں لے جائیں گی اس لئے خاص طور پر بات چیت کرنے میں ان باتوں کا خیال رکھو:

۱۔ بے سوچے سمجھے ہرگز کوئی بات مت کہو جب سوچ کر تمہیں یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری نہیں تب بولو ورنہ بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

۲۔ کسی کو بے ایمان کہنا یا یہ کہنا کہ فلاں پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کی لعنت، خدا کا غضب پڑے فلاں کو دوزخ نصیب ہو اس طرح سے بولنا گناہ کی بات ہے جس کو ایسا کہا ہے اگر واقعی وہ ایسا نہ ہو تو یہ ساری لعنت اور پھٹکار لوٹ کر کہنے والے پر پڑے گی۔

۳۔ اگر تم کو کسی نے دکھ دینے والی بات کہہ دی ہے تو تم صبر کرو اور معاف کر دو تمہیں بہت بڑا اجر و ثواب ملے گا اور اگر تم اس کا جواب دینا چاہو تو تم بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو جتنا اس نے تم کو کہا ہے اگر اس سے زیادہ کہو گے تو گنہگار ہو جاؤ گے۔

۴۔ دو غلی بات ہرگز ہرگز مت کہو کہ اس کے منہ پر اسی کی سی بات کرو اور دوسرے کے منہ پر اس کی سی بات کرو کہ یہ دونوں جہان میں رسوائی کا سامان ہے۔

۵۔ نہ کسی کی چغلی کرو نہ کسی کی چغلی سنو کہ یہ بڑے بڑے فسادوں کی جڑ اور گناہ کبیرہ ہے۔

۶۔ جھوٹ کبھی ہرگز نہ بولو کہ یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ ہے۔

۷۔ خوشامد کے طور پر کسی کے منہ پر اس کی تعریف نہ کرو نہ پیٹھ کے پیچھے بھی کسی کی حد سے زیادہ تعریف کرو۔

۸۔ نہ کسی کی غیبت کرو نہ کسی کی غیبت سنو غیبت گناہ کبیرہ ہے اور غیبت یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ کے پیچھے اس کی کوئی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو رنج ہو اگرچہ وہ بات سچی ہی ہو اور اگر وہ بات ہی

مسئلہ: اگر تم نے کسی کے مکان پر جا کر اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی اور گھر والے نے اجازت نہ دی، تو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں، خوشی خوشی وہاں سے واپس چلے آؤ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت کسی ضروری کام میں مشغول ہو اور اس کو تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو۔

مسئلہ: اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہو کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (در مختار ج ۵، ص ۲۶ و رد المحتار) یا اس طرح کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوا کرتی ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۸۴)

## سلام کے مسائل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَإِذَا حِينُكُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ  
مِنْهَا أَوْ رَدُّوْهَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ  
شَيْءٍ حَسِيْبًا۔ (پارہ ۵، رکوع ۸)

اور جب تم کو کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ میں جواب دو یا وہی لفظ تم بھی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

مسئلہ: سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ: سلام کرنے والے کیلئے چاہیے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان اس کا مال اس کی عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام سمجھتا ہوں۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۸۸)

مسئلہ: عورت ہو یا مرد سب کے لئے سلام کرنے اور جواب دینے کا اسلامی طریقہ یہی ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے اور جواب میں وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کہے اس کے سوا دوسرے سب طریقے غیر اسلامی ہیں۔

مسئلہ: اگر دوسرے کا سلام لائے تو جواب میں یہ کہنا چاہیے عَلَیْكُمْ وَعَلَيْهِم السلام۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

مسئلہ: السلام علیکم اور جواب میں وعليکم السلام کہنا کافی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور جواب دینے والا بھی یہی کہے۔ سلام میں اس سے زیادہ الفاظ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۶)

مسئلہ: سلام علیکم کا لفظ بھی سلام ہے، مگر چونکہ یہ لفظ شیعوں میں مذہبی نشان کے طور پر رائج ہو گیا

مسئلہ: کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اور اس نے سلام پہنچانے کا وعدہ کر لیا، تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور اگر سلام پہنچانے کا وعدہ نہیں کیا تھا، تو سلام پہنچانا واجب نہیں۔

مسئلہ: خط میں سلام لکھا ہوتا ہے، اس کو پڑھتے ہی زبان سے وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کہہ لے تحریری سلام کا جواب ہو گیا۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۹۲)

مسئلہ: انگلی یا ہتھیلی سے اشارۃً سلام کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کر کے سلام کرنا یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں، بلکہ بعض تو فقط آنکھوں کے اشارہ سے سلام کا جواب دیا کرتے ہیں، یوں سلام کا جواب نہیں ہوا۔ زبان سے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

مسئلہ: چھوٹے جب بڑوں کو سلام کرتے ہیں، تو بڑا جواب میں کہتا ہے کہ ”جیتے رہو“۔ اسی طرح بڑی عورتیں بچیوں کے سلام کا جواب اس طرح دیا کرتی ہیں ”خوش رہو“ ”سہاگن بنی رہو“ دودھ پوت والی رہو“۔ ان سب الفاظ سے سلام کا جواب نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ اور ہر مرد و عورت کو سلام کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کہنا چاہیے۔

مسئلہ: اس زمانے میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لئے جن میں سب سے برے الفاظ ”غمستے“ اور ”بندگی عرض ہیں“۔ مسلمانوں کو کبھی ہرگز ہرگز یہ نہیں کہنا چاہیے۔ بعض لوگ ”آداب عرض“ کہتے ہیں، اس میں اگرچہ اتنی برائی نہیں مگر یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو میں ہے تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہیے اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت بھی سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی بات چیت کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہو اور باقی سن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے، مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے، اور حاضرین سن رہے ہیں، تو آنے والا شخص چپکے سے آ کر بیٹھ جائے، سلام نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

مسئلہ: جو شخص پیشاب پاخانہ پھر رہا ہو یا کبوتر اڑا رہا ہو یا گانا گار رہا ہو یا ننگا نہار رہا ہو یا پیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجہ سکھا رہا ہو، اس کو سلام نہ کیا جائے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

مسئلہ: جب اپنے گھر میں جائے، تو گھر والوں کو سلام کرے، بچوں کے سامنے گزرے تو ان بچوں کو سلام کرے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

## معانقہ و مصافحہ و بوسہ و قیام

حدیث شریف میں ہے کہ جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ابوداؤد جلد ثانی، صفحہ ۳۶۱، محبتی)

مسئلہ: مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت متواتر حدیثوں سے ہے اور احادیث میں اس کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو ہلایا، تو اس کے تمام گناہ گرجائیں گے، جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ مطلقاً مصافحہ کا جائز ہونا یہ بتاتا ہے کہ نماز فجر و نماز عصر کے بعد جو اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا مسلمانوں میں رواج ہے، یہ بھی جائز ہے اور فقہ کی جو بعض کتابوں میں اس کو بدعت کہا گیا ہے، اس سے مراد بدعت حسنہ ہے اور ہر بدعت حسنہ جائز ہی ہوا کرتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۹۸ بحوالہ درمختار و رد المحتار ج ۵، ص ۲۴۴)

اور جس طرح نماز فجر و عصر کے بعد مصافحہ جائز ہے، دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے، کیونکہ جب اصل مصافحہ کرنا جائز ہے، تو جس وقت بھی مصافحہ کیا جائے، جائز ہی رہے گا، جب تک کہ شریعت مطہرہ سے اس کی ممانعت ثابت نہ ہو جائے اور ظاہر ہے کہ پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی ممانعت شریعت کی طرف سے ثابت نہیں ہے، لہذا پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۹۸ بحوالہ رد المحتار ج ۵، ص ۲۴۴)

مسئلہ: مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا، یعنی ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو، دوسرا طریقہ جس کو بعض فقہاء نے بیان کیا ہے اور اس کو بھی حدیث سے ثابت بتاتے ہیں، وہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے داہنے ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ بائیں ہاتھ سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۹۸)

مسئلہ: وہابی غیر مقلد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کو ناجائز اور خلاف سنت بتاتے ہیں اور صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف صاف تحریر فرمایا ہے کہ:



رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قرآن مجید کو بوسہ دیتے تھے اور اپنے چہرے سے لگاتے تھے۔ (در مختار ج ۵، ص ۲۴۶)

مسئلہ: سجدہ تحیت یعنی ملاقات کے وقت تعظیم کے طور پر کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت سے ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۴۶)

مسئلہ: آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز بلکہ مستحب ہے، خصوصاً جبکہ ایسے شخص کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جو تعظیم کا مستحق ہے مثلاً عالم دین کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۴۶)

مسئلہ: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اس کی یہ خواہش مذموم اور ناپسندیدہ ہے۔ (رد المحتار) بعض حدیثوں میں جو قیام کی مذمت آئی ہے اس سے مراد ایسے ہی شخص کے لئے قیام ہے یا اس قیام کو منع کیا گیا ہے جو عجم کے بادشاہوں میں رائج ہے کہ سلاطین اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے ارد گرد تعظیم کے طور پر لوگ کھڑے رہتے ہیں آنے والے کے لئے قیام کرنا اس قیام میں داخل نہیں۔

## چھینک اور جمائی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جمائی ناپسند ہے۔ جب کوئی چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر حق ہے کہ یَزِجْ مَکَ اللّٰہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے کیونکہ جب کوئی آدمی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ جمائی کسل اور غفلت کی دلیل ہے ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے (ابوداؤد ج ۲، ص ۳۳۸)

مسئلہ: جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور جس طرح سلام کا جواب فوراً ہی دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے واجب ہے بالکل اسی طرح چھینک کا جواب بھی فوراً ہی اور بلند آواز سے دینا واجب ہے۔ (در مختار و رد المحتار ج ۵، ص ۲۶۶)

مسئلہ: جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں ہے کہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۰۵)

جمائی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور جمائی روکنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ جب جمائی آنے لگے تو دل میں یہ خیال کرے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آئی تھی۔ یہ خیال دل میں لاتے ہی ہرگز جمائی نہیں آئے گی۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۳۲۲)

سے اکثر بیشتر واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ان کو غور سے پڑھ کر یاد کر لو۔

مسئلہ: جب تک خرید و فروخت کے ضروری مسائل نہ معلوم ہوں کہ کوئی بیع جائز ہے اور کوئی ناجائز اس وقت تک مسلمان کو چاہیے کہ وہ تجارت نہ کرے بلکہ تجارت کرنے سے پہلے ان مسئلوں کو جان لینا چاہیے تاکہ تجارت میں حرام کی کمائی سے بچا رہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۱۷)

مسئلہ: تاجر کو اپنی تجارت میں اس قدر مشغول نہ ہونا چاہیے کہ فرائض فوت ہو جائیں بلکہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ تجارت کو چھوڑ کر نماز پڑھنے چلا جائے۔

مسئلہ: بیچنے اور خریدنے میں یہ ضروری ہے کہ سودے اور قیمت دونوں کو اچھی طرح صاف صاف طے کر لیں، کوئی ایسی بات گول مول نہ رکھیں جس سے بعد میں جھگڑے بکھیرے پڑیں، اگر ان دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہوگی، تو بیع صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز ہے اور اپنے کسی کام میں لانا بھی درست نہیں۔ (ہدایہ ج ۳، ص ۳۹)

مسئلہ: عورت کے دودھ کو بیچنا اور خریدنا ناجائز ہے اگرچہ اس کو کسی برتن میں رکھ لیا ہو، اگرچہ جس کا دودھ ہو وہ باندی ہو۔ (ہدایہ ج ۳، ص ۳۹)

مسئلہ: خنزیر کے بال اس کی کھال وغیرہ اس کے کسی جزو کا بیچنا اور خریدنا حرام اور اس کی بیع باطل ہے اسی طرح مردار کے چمڑے کی بیع بھی باطل اور ناجائز ہے جبکہ پکا یا ہوا نہ ہو، اور اگر دباغت کر لی ہو تو اس کی بیع درست اور اس کو کام میں لانا جائز ہے۔ (ہدایہ شریف ج ۳، ص ۳۹)

مسئلہ: تیل ناپاک ہو گیا، اس کی بیع جائز ہے اور کھانے کے علاوہ اس کو دوسرے کام میں لانا بھی جائز ہے۔ (در مختار ج ۳، ص ۱۱۴) مگر یہ ضروری ہے کہ بیچنے والا خریدار کو تیل کے ناپاک ہونے کی اطلاع دے دے تاکہ خریدار اس کو کھانے کے کام میں نہ لائے اور اس وجہ سے خریدار کو بھی مطلع کرنا ضروری ہے کہ تیل کا ناپاک ہونا عیب ہے اور بیچنے والے پر لازم ہے کہ خریدار کو سودے کے عیب پر مطلع کر دے۔ ناپاک تیل مسجد میں جلانا ناجائز نہیں، گھر میں جلا سکتا ہے۔ ناپاک تیل کا چراغ جلا کر استعمال کرنا اگرچہ جائز ہے، مگر بدن یا کپڑے پر جہاں بھی لگ جائے گا، ناپاک ہو جائے گا اور بدن یا کپڑے کو پاک کرنا پڑے گا۔ بعض دوائیں اس قسم کی بنائی جاتی ہیں جس میں کوئی ناپاک چیز شامل کرتے ہیں، مثلاً جانور کا پتہ یا خون یا حرام جانوروں کی چربی یا شراب وغیرہ یہ دوائیں اگر بدن یا کپڑے پر لگ گئیں، تو ان کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: مردار کی چربی بیچنا یا اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا ناجائز نہیں، نہ اس سے چراغ جلا سکتے ہیں، نہ چمڑا

نہ کسی کو منع کرنا درست ہے، ہاں البتہ اگر زمین کے مالک نے پانی دے کر سینچا ہو اور محنت کی ہو اور حفاظت و رکھوالی کی ہو تو اس صورت میں وہ گھاس زمین کے مالک کی ہو جائے گی، اب اس کو بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو اس گھاس کے کاٹنے سے منع کرنا بھی درست ہے۔ (درمختار و رد المحتار ج ۳، ص ۱۱۰)

مسئلہ: کافر نے اگر قرآن مجید خرید لیا، تو قاضی کو چاہیے کہ اس کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ کسی مسلمان کے ہاتھ فروخت کر دے۔ (تنویر)

مسئلہ: تازی، سیندھی، شراب کی تجارت حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر اور اس کو نچوڑنے والے پر اور اس کے چھاننے والے پر اور اس کو اٹھانے والے پر اور یہ جس کے اوپر لادی گئی ہو لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۱۶۱ محبتی)

مسئلہ: لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی جس کا پہننا مرد اور عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے اس کا بیچنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری) اسی طرح افیون وغیرہ جس کا کھانا جائز نہیں، ایسوں کے ہاتھ بیچنا جو ان کو نشہ کے طور پر کھاتے ہیں ناجائز ہے کیونکہ یہ گناہ پر اعانت ہے۔

مسئلہ: جس سودے کے متعلق یہ معلوم ہے کہ یہ چوری یا غصب کا مال ہے اس کا خریدنا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۱۸)

مسئلہ: رنڈیوں کو حرام کاری یا گانے ناچنے کی اجرت میں جو سامان ملا ہے، وہ بھی مال خبیث اور حرام ہے اس کو بھی خریدنا جائز نہیں۔

مسئلہ: کسی نے کوئی چیز بے دیکھے ہوئے خرید لی، تو یہ بیع جائز ہے، لیکن جب اس سامان کو دیکھے، تو اس کو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے اور اگر ناپسند ہو تو پھیر دے، اگرچہ اس میں کوئی عیب نہ ہو اس کو شریعت میں ”خیار رویت“ کہتے ہیں۔ (ہدایہ ج ۳، ص ۳۵)

مسئلہ: جب کوئی چیز بیچے، تو واجب ہے کہ اس میں اگر کچھ عیب و خرابی ہو تو خریدار کو بتا دے، عیب کو چھپا کر اور خریدار کو دھوکہ دے کر بیچنا حرام ہے۔

مسئلہ: کوئی چیز خریدی اور خریدنے کے بعد دیکھا کہ اس میں عیب ہے، مثلاً تھان کو اندر سے چوہوں نے کتر ڈالا ہے یا اندر سے کٹا ہوا ہے، تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے لے لیوے چاہے واپس کر دے اس کو شریعت میں ”خیار عیب“ کہتے ہیں۔ (ہدایہ ج ۳، ص ۳۹)

مسئلہ: جانور کے تھن میں جو دودھ بھرا ہے، دوہنے سے پہلے اس کا بیچنا اور خریدنا جائز نہیں، پہلے دھو

ہو تو حاکم چیزوں کی قیمتیں مقرر کر کے بھاؤ پر کنٹرول کر سکتا ہے اور کنٹرول کی ہوئی قیمت پر جو بیع ہوگی، وہ جائز و درست ہوگی۔ (ہدایہ ج ۴، ص ۵۶۶)

## نشہ والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: ہر قسم کی شراب حرام اور نجس ہے، تاڑی کا بھی یہی حکم ہے۔ دوا کے لئے بھی اس کا پینا درست نہیں، بلکہ جن دواؤں میں تاڑی یا شراب پڑی ہو اس کا کھانا اور بدن میں لگانا جائز نہیں۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۲۱۶ وغیرہ)

مسئلہ: تاڑی شراب کے علاوہ جتنی بھی نشہ لانے والی چیزیں ہیں جیسے افیون، بھنگ، جائفل وغیرہ، ان کا حکم یہ ہے کہ دوا کے لئے اتنی مقدار میں ان کا کھالینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آئے اور اس دوا کا بدن میں لگانا بھی جائز ہے۔ جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں لیکن ان کو اتنی مقدار میں کھانا کہ نشہ ہو جائے، حرام ہے۔ (در مختار و رد المحتار ج ۳، ص ۱۶۶)

مسئلہ: بعض جاہل عورتیں بچوں کو افیون پلا کر سلا دیتی ہیں کہ وہ نشہ میں پڑے سوتے رہیں، روئیں دھوئیں نہیں، یہ حرام ہے اور اس کا گناہ عورتوں کے سر پر ہے۔

## بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لے لینا

کسی کی کوئی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اس کی اجازت کے بغیر لے لینا بہت بڑا گناہ ہے۔ بعض عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی رشتہ دار کی کوئی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں، اسی طرح بعض مرد اپنے دوستوں اور ساتھیوں یا اپنی عورتوں کی چیزیں بلا اجازت لے لیا کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ جائز و درست نہیں، بلکہ گناہ ہے۔ اگر کسی کی کوئی چیز بغیر اجازت لے لی ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ اس چیز کو واپس کر دینا ضروری ہے اور اگر خرچ یا ہلاک ہوگئی، تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ ایسی چیز ہے کہ اس کی مثل بازار میں مل سکتی ہے تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی خرید کر دے دینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی ہے کہ اس کی مثل ملنا مشکل ہے، تو اس کی قیمت دینا واجب ہے یا یہ کہ جس کی چیز تھی اس سے معاف کرا لے اور وہ معاف کر دے تب چھٹکارا مل سکتا ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

## تصویروں کا بیان

حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے) جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۵، ص ۱۱۳ المطابع)

ہمارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جتنی بیویاں تھیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کوئی کنواری نہ تھیں، ایک ایک دو دو نکاح ان کے پہلے ہو چکے تھے تو کیا نعوذ باللہ کوئی ان امت کی ماؤں کو ذلیل یا برا کہہ سکتا ہے؟ تو بے نعوذ باللہ!

بہر حال! یاد رکھو کہ بیوہ عورتوں سے نکاح یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی کسی چھوڑی ہوئی اور مردہ سنت کو زندہ اور جاری کرے اس کو سوشہیدوں کا ثواب ملے گا لہذا مسلمان مردوں اور عورتوں پر واجب ہے کہ اس بیوہ رسم کو دنیا سے مٹا دیں اور اللہ و رسول کی خوشنودی کے لئے بیوہ عورتوں کا نکاح ضرور کر دیں اور ان بیچاری دکھاری اللہ کی بندیوں کو نیکی اور تباہی و بربادی سے بچا کر ایک سوشہیدوں کا ثواب حاصل کریں اور بیوہ عورتوں کو بھی لازم ہے کہ اللہ و رسول کے حکم کو اپنے سر اور آنکھوں پر رکھتے ہوئے بغیر کسی شرم اور عار کے خوشی خوشی دوسرا نکاح کر لیں اور سوشہیدوں کے ثواب کی حقدار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ  
وَالضَّلِيلِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ  
وَأَمَّاكُمْ  
(سورہ نور)

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادٍ  
أَمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ۔  
یعنی میری امت میں فساد پھیل جانے کے  
وقت جو شخص مضبوطی کے ساتھ میری سنت پر  
عمل کرے اس کو ایک سوشہیدوں کا ثواب  
ملے گا۔

اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ”کتاب الزہد“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ، ص ۳۰)

## بیماری اور علاج کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے شفا بھی اتاری۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج ۲، ص ۳۸۷)

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ہر بیماری کے لئے دوا ہے۔ جب بیماری کو

مطلب یہ ہے کہ علاج دوا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے کہ اگر دوا نہ کرے اور مرجائے تو گنہگار ہو۔ ہاں البتہ بھوک پیاس کا غلبہ ہو اور کھانا پانی موجود ہوتے ہوئے کچھ کھایا پیا نہیں اور بھوک پیاس سے مر گیا تو ضرور گنہگار ہوا کیونکہ یہاں یقیناً معلوم ہے کہ کھانے پینے سے اس کی بھوک پیاس چلی جاتی اور بھوک پیاس کی وجہ سے اس کی موت نہ ہوتی۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۱۰)

مسئلہ: حقنہ کرنے یعنی عمل دینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ حقنہ ایسی چیز کا نہ ہو جو حرام ہے مثلاً شراب۔ (ہدایہ ج ۴، ص ۵۹)

مسئلہ: بعض امراض میں مریض کو بیہوش کرنا پڑتا ہے تاکہ گوشت کاٹا جاسکے یا ہڈی کو کاٹا یا جوڑا جاسکے یا زخم میں ٹانکے لگائے جائیں اس ضرورت سے دواؤں کے ذریعہ مریض کو بیہوش کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۱۲۷)

مسئلہ: حقنہ لگانے یا پیشاب اتارنے کے لئے سلائی چڑھانے میں اس جگہ کی طرف دیکھنے اور چھونے کی نوبت آتی ہے بوجہ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۳۷)

مسئلہ: اسقاط حمل کے لئے دوا استعمال کرنا یا دوائی سے حمل گروانا منع ہے۔ بچہ کی صورت بن گئی ہو یا نہ بنی ہو دونوں صورتوں میں حمل گرانا ممنوع ہے لیکن ہاں اگر کوئی عذر ہو مثلاً بچہ پیدا ہونے کی صورت میں عورت کی جان کو خطرہ ہو یا عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور حمل سے دودھ خشک ہو جائے گا اور کوئی دودھ پلانے والی عورت مل نہیں سکتی اور باپ کے پاس اتنی وسعت نہیں کہ وہ بچے کے لئے دودھ کا انتظام کر سکے اور بچہ کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ان صورتوں میں مجبوری کی وجہ سے حمل گرایا جاسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ بچے کے اعضا نہ بنے ہوں اس کی مدت ایک سو بیس دن ہے یعنی اگر حمل ایک سو بیس دن کا ہو چکا ہو اور بچے کے اعضا بن چکے ہوں تو ایسی صورت میں حمل گرانے کی اجازت نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۱۲ و بہار شریعت ج ۱۶، ص ۱۲۸)

مسئلہ: بیماری میں نقصان دینے والی چیزوں سے پرہیز کرنا سنت ہے۔ بد پرہیزی نہیں کرنی چاہیے۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۱۸۳)

مسئلہ: مریض کو کھلانے پلانے میں زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ مریضوں کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۳۸۸)

اور یہ بھی فرمان نبوی ہے کہ جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسے کھلا دو۔ (ابن ماجہ) یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانا مریض کو مضرت نہ ہو اور کھانے کی اشتہاء صادق ہو۔

چمکدار سورتیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کو پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دوا برہیں یا دوسا سبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی شفاعت کریں گی۔ سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس سورۃ کی تاب نہیں لاسکتے۔

(مسلم و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۸۴)

حدیث: جو شخص سورۃ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہو گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۸۹)

حدیث: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سورۃ یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۸۹)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کریم کا دل یٰسین ہے جس نے سورۃ یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۸۷)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورۃ ہے وہ آدمی کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی وہ سورۃ ملک ہے۔ (ترمذی ج ۲، ص ۱۱۳)

حدیث: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تمہاری قرآن کریم کے برابر اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ جو تمہاری قرآن کریم کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف ج ۲، ص ۱۱۳)

اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت بچھونے پر داہنی کروٹ لیٹ کر سومرتبہ قل هو اللہ احد پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! اپنی داہنی جانب جنت میں چلا جا۔ (ترمذی شریف ج ۲، ص ۱۱۳)

## قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسئلہ: قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا اور قیمتی غلاف چڑھانا جائز ہے کہ اس سے عوام کی نظروں میں قرآن مجید کی عظمت پیدا ہوتی ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۵)

مسئلہ: قرآن مجید بہت چھوٹے سائز کا چھپوانا جیسے کہ لوگ تعویذ قرآن چھپواتے ہیں مکروہ ہے اور اس سے قرآن مجید کی عظمت عوام کی نظروں میں کم ہوتی ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۵)



(عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۲)

ہندوستان میں عام طور پر یہ رواج ہے کہ مسجد کے اندر روزہ افطار کرتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اگر خارج مسجد کوئی ایسی جگہ ہو جب تو مسجد میں نہ افطار کریں ورنہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیں اب افطار کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ مسجد کے فرش اور چٹائیوں کو کھانے پینے سے آلودہ نہ کریں۔

مسئلہ: مسجد کو راستہ بنانا، مسجد میں کوئی سامان یا تعویذ وغیرہ بیچنا یا خریدنا جائز نہیں۔

(عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجد کے سائل کو دینا یا مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا منع ہیں مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکوؤں کو اس طرح کھالیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا ڈالتی ہے یہ جائز کلام کے متعلق ہے ناجائز کلام کے گناہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے؟ (درمختار و ردالمختار)

مسئلہ: مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر جماعت کرنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۳) ہاں اگر نمازیوں کی کثرت اور مسجد میں تنگی ہو تو چھت پر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ بمبئی اور کلکتہ میں مسجد کی تنگی کی وجہ سے چھت پر بھی جماعت ہوتی ہے۔

مسئلہ: عظمت اور احترام کے لحاظ سے سب سے بڑا درجہ مسجد حرام یعنی کعبہ مقدسہ کی مسجد کا ہے پھر مسجد نبوی کا پھر مسجد بیت المقدس کا پھر جامع مسجد پھر محلہ کی مسجد کا پھر سڑکوں کی مسجدوں کا۔

(عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجدوں کی صفائی کے لئے ابا بیلوں اور چگا ڈوں وغیرہ کے گھونسلوں کو نوچ کر پھینک دینا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجدوں میں جو تاپہن کر داخل ہونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۲) یہ اس وقت ہے جبکہ جوتوں میں کوئی نجاست نہ لگی ہو اور اگر جوتوں میں نجاست لگی ہو تو ان ناپاک جوتوں کو پہن کر مسجد میں داخل ہونا سخت حرام ہے۔

مسئلہ: مسجدوں میں ان آداب کا خاص طور پر خیال رکھیں (۱) جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ وہاں لوگ ذکر الہی اور درس یا نماز میں مشغول نہ ہوں اور اگر مسجد میں کوئی موجود نہ ہو یا جو لوگ موجود ہوں وہ عبادتوں میں مشغول ہوں تو السلام علیکم کہنے کی بجائے یوں کہیے: - اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَبِّنَا وَ عَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ۝ (وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے) (۲) خرید و فروخت نہ کرے (۳) تنگی تلوار لے کر مسجد میں نہ جائے (۴) گئی ہوئی چیز چلا کر مسجد میں نہ ڈھونڈے

ابھی سحری کا وقت باقی ہے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے اور افطار کا وقت ہو گیا ہے سب جائز ہیں؛ کیونکہ لہو و لعب کے طور پر نہیں ہیں، بلکہ ان سے اعلان کرنا مقصود ہے اسی طرح ملوں اور کارخانوں میں کام شروع ہونے اور کام ختم ہونے کے وقت جو سیٹیاں بجائی جاتی ہیں یہ بھی جائز ہیں کہ ان سے لہو مقصود نہیں بلکہ اطلاع دینے کے لئے یہ سیٹیاں بجائی جاتی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۱۳۰)

مسئلہ: کبوتر پالنا اگر اڑانے کے لئے نہ ہو تو جائز ہے اور کبوتروں کو اڑانے کے لئے پالا ہے تو ناجائز ہے کیونکہ کبوتر بازی یہ بھی ایک قسم کا لہو ہے اور اگر کبوتروں کو اڑانے کے لئے چھت پر چڑھتا ہو جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہو تو اس کو سختی کے ساتھ منع کیا جائے گا اور وہ اس پر بھی نہ مانے تو اسلامی حکومت کی طرف سے اس کے کبوتر ذبح کر کے اس کو دے دیئے جائیں تاکہ اڑانے کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے۔ (درمختار ج ۵، ص ۲۵۷)

مسئلہ: جانوروں کو لڑانا جیسے لوگ مرغ، بٹیر، تیتیر اور مینڈھوں کو لڑاتے ہیں یہ حرام ہے اور ان کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۱۳۱)

مسئلہ: اکھاڑوں میں کشتی لڑنا اگر لہو و لعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانا ہو تو یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ ستر پوشی کے ساتھ۔ آج کل لنگوٹ اور جاگیہ پہن کر جو کشتی لڑتے ہیں جس میں ران وغیرہ کھلی رہتی ہوں یہ ناجائز ہے اور ایسی کشتیوں کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکنا پہلوان سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ اس کو پچھاڑا؛ کیونکہ رکنا پہلوان نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ رکنا مسلمان ہو گئے۔

(درمختار و رد المحتار ج ۵، ص ۲۵۹)

مسئلہ: اگر لوگ اس طرح آپس میں ہنسی مذاق کریں کہ نہ گالی گلوچ ہو نہ کسی کی ایذا رسانی ہو محض پر لطف اور خوش کرنے والی باتیں ہوں جن سے اہل محفل کو ہنسی آجائے اور تفریح ہو جائے اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسی تفریح اور مزاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ (دیکھو ہماری کتاب ”روحانی حکایات“ اول و دوم حصہ)

## علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت

علم دین پڑھنے پڑھانے کی فضیلت اور اس کے اجر و ثواب کی فضیلت کا کیا کہنا؟ اس علم سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعہ نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم دین جاننے

باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں۔ اگر اپنے بچوں کو علم دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا علم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔

## حلال روزی کمانے کا بیان

اتنا کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے جو اپنے اہل و عیال کے گزارہ کے لئے اور جن لوگوں کا خرچہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کا خرچ چلانے کے لئے اور اپنے قرضوں کو ادا کرنے کے لئے کافی ہو اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ اتنی ہی کمائی پر بس کرے یا اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ پس ماندہ مال رکھنے کی بھی کوشش کرے کسی کے ماں باپ اگر محتاج و تنگ دست ہوں تو لڑکوں پر فرض ہے کہ کم کر انہیں اتنا دیں کہ ان کے لئے کافی ہو جائے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۰۵)

مسئلہ: سب سے افضل کمائی جہاد ہے یعنی جہاد میں جو مال غنیمت حاصل ہوا۔ جہاد کے بعد افضل کمائی تجارت ہے پھر زراعت پھر صنعت و حرفت کا مرتبہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۰۵)

مسئلہ: جو لوگ مسجدوں اور بزرگوں کی خانقاہوں اور درگاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور بسراوقات کے لئے کوئی کام نہیں کرتے اور اپنے کو متوکل بتاتے ہیں حالانکہ ان کی نظریں ہر وقت لوگوں کی جیبوں پر لگی رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں کچھ دے جائے ان لوگوں نے اس کو اپنی کمائی کا پیشہ بنا لیا ہے اور یہ لوگ طرح طرح کے مکرو فریب سے کام لے کر لوگوں سے قمیص کھسوتے ہیں۔ ان لوگوں کا یہ طریقہ ناجائز ہے ہرگز ہرگز یہ لوگ متوکل نہیں بلکہ مفت خور اور کام چور ہیں اس سے لاکھوں درجے یہ اچھا ہے کہ یہ لوگ بسراوقات کے لئے کچھ کام کرتے اور رزق حلال کھا کر خدا تعالیٰ کے فرائض کو ادا کرتے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۹۶ وغیرہ)

مسئلہ: اپنی ضرورتوں سے بہت زیادہ مال و دولت کمانا اگر اس نیت سے ہو کہ فقراء و مساکین اور اپنے رشتہ داروں کی مدد کریں گے تو یہ مستحب بلکہ نفلی عبادتوں سے افضل ہے اور اگر اس نیت سے ہو کہ میرے وقار و عزت میں اضافہ ہوگا تو یہ بھی مباح ہے۔ لیکن اگر مال کی کثرت اور فخر و تکبر کی نیت سے زیادہ کمائے تو یہ ممنوع ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۰۶)

## ضروری تنبیہ:

یاد رکھو کہ مال کمانے کی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض صورتیں ناجائز ہیں۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جائز طریقوں پر عمل کرے اور ناجائز طریقوں سے دور بھاگے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

ہی ہیں) (امام احمد)

حدیث: چوری، ڈاکہ، غصب، خیانت، رشوت، شراب، سینما، جوا، سٹ، ناچ گانا، جھوٹ، فریب، دھوکا بازی، کم ناپ تول، بغیر کام کئے مزدوری اور تنخواہ لینا، سود وغیرہ یہ ساری کمائیاں حرام و ناجائز ہیں۔ (قرآن و حدیث و کتب فقہ)

حدیث: جس شخص نے حرام طریقوں سے مال جمع کیا اور مرگیا تو اس کے وارثوں کو یہ لازم ہے کہ اگر انہیں معلوم ہو کہ یہ فلاں فلاں کے اموال ہیں، تو ان کو واپس کر دیں اور نہ معلوم ہو تو کل مالوں کو صدقہ کر دیں کہ جان بوجھ کر حرام مال کو لینا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۶۰۶ وغیرہ)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ ہمیشہ مال حرام سے بچتا رہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مال حرام جب حلال مال میں مل جاتا ہے، تو مال حرام، مال حلال کو بھی برباد کر دیتا ہے۔ اس زمانے میں لوگ حلال و حرام کی پروا نہیں کرتے، یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، لیکن بہر حال ایک مسلمان کے لئے حلال و حرام میں فرق کرنا فرض ہے، اوپر تم یہ حدیث پڑھ چکے ہو کہ خدا تعالیٰ کے فرائض کے بعد رزق حلال تلاش کرنا بھی مسلمان کے لئے ایک فریضہ ہے۔

## پیری مریدی کے لئے ہدایات

۱- مرید کو چاہئے کہ اپنے پیر کا ظاہر و باطن میں سامنے اور پیٹھ پیچھے انتہائی ادب و احترام رکھے۔ پیر جو وظیفہ بتائے، اس کو پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے اور اپنے پیر کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ جس قدر ظاہری اور باطنی فیض مجھے اپنے پیر سے مل سکتا ہے، اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں مل سکتا۔

۲- اگر پیر نے اپنے مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہ سنواریا ہو اور پیر کا وصال ہو جائے تو مرید کو چاہیے کہ کسی دوسرے پیر کا دل سے جس میں پیری کی سب شرائط پائی جاتی ہوں، اس سے مرید ہو کر فیض حاصل کرے اور پہلے پیر کے لئے ہمیشہ فاتحہ دلاتا اور ایصال ثواب کرتا رہے۔

۳- بغیر اپنے پیر سے پوچھے ہوئے کوئی وظیفہ یا فقیری کا کوئی عمل نہ کرے اور جو کچھ دل میں برے یا اچھے خیالات پیدا ہوں یا نئے کام کا ارادہ کرے، تو پیر سے پوچھ لیا کرے۔

۴- عورت کو چاہیے کہ اپنے پیر کے سامنے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہوتے وقت پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر مرید نہ ہو بلکہ پیر کا رومال پکڑ کر مرید بنے۔

یا بالکل اثرات و کیفیات زائل ہو جائیں، تو ہرگز ہرگز پیر سے بد اعتقاد ہو کر ذکر اور وظیفہ کو نہ چھوڑے، بلکہ برابر پڑھتا رہے اور پیر کا ادب و احترام بدستور رکھے اور ذرا بھی تنگ دل نہ ہو اور یہ سوچ سوچ کر صبر کرے اور اپنے دل کو تسلی دیتا رہے کہ ۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر  
تجھ سے کیا ضد تھی؟ اگر تو کسی قابل ہوتا

۹- ہر مرید کو لازم ہے کہ دوسرے بزرگوں یا دوسرے سلسلہ کی شان میں ہرگز ہرگز کبھی کوئی گستاخی اور بے ادبی نہ کرے نہ کسی دوسرے پیر کے مریدوں کے سامنے کبھی یہ کہے کہ میرا پیر تمہارے پیر سے اچھا ہے یا ہمارا سلسلہ تمہارے سلسلہ سے بہتر ہے نہ یہ کہے کہ ہمارے پیر کے مرید تمہارے پیر سے زیادہ ہیں یا ہمارے پیر کا خاندان تمہارے پیر کے خاندان سے بڑھ چڑھ کر ہے، کیونکہ اس قسم کی فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے اور فخر و غرور کا شیطان سر پر سوار ہو کر مرید کو جہنم کے گڑھے میں گرادیتا ہے اور پیروں و مریدوں کے درمیان نفاق و شقاق پارتی بندی اور قسم قسم کے جھگڑوں کا اور فتنہ و فساد کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

## مرید کو کس طرح رہنا چاہئے؟

- ۱- ضرورت کے مطابق دین کا علم حاصل کرتا رہے، خواہ کتابیں پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پوچھ کر۔
- ۲- سب گناہوں سے بچتا رہے۔
- ۳- اگر کبھی کوئی گناہ ہو جائے، تو فوراً دل میں شرمندہ ہو کر خدا تعالیٰ سے توبہ کرے۔
- ۴- کسی کو اپنے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ دے نہ کسی کا کوئی حق مارے۔
- ۵- مال کی محبت اور عزت و شہرت کی تمنا دل میں نہ رکھے نہ اچھے کھانے اور اچھے کپڑے کی فکر کرے بلکہ وقت پر جو کچھ مل جائے، اس پر صبر و شکر کرے۔
- ۶- اگر کسی خطا پر کوئی ٹوٹے، تو اپنی بات کو بیچ کر کے اس پر اڑا نہ رہے، بلکہ فوراً ہی خوشی دل سے اپنی غلطی کو تسلیم کرے اور توبہ کرے۔
- ۷- بغیر سخت ضرورت کے سفر نہ کرے، کیونکہ سفر میں بہت سی بے احتیاطی ہوتی ہے اور بہت سے دینی کاموں اور وظیفوں، یہاں تک کہ نمازوں میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔
- ۸- کسی سے جھگڑا نہ کرے۔

۲۳- اپنی موت کو یاد رکھے۔

۲۴- روزانہ رات کو سوتے وقت دن بھر کے کاموں کو سوچے کہ آج دن بھر میں مجھ سے کتنی نیکیاں ہوئیں اور کتنے گناہ ہوئے، نیکیوں پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور گناہوں سے توبہ کرے۔

۲۵- جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، فضول بکواس سے بچتا رہے۔

۲۶- جو محفل خلاف شریعت ہو وہاں ہرگز قدم نہ رکھے اور اس معاملہ میں عزیز و اقرباء کی ناراضگی کی بھی کوئی پرواہ نہ کرے۔

۲۷- اپنی صورت و سیرت اپنے علم و فن، اپنی عزت و شہرت، اپنے مال و دولت اور دوسری خوبیوں پر ہرگز کبھی مغرور نہ ہو۔

۲۸- نیکوں کی صحبت میں بیٹھے۔

۲۹- غصہ نہ کرے، ہمیشہ بردباری اور برداشت کرنے کی عادت بنائے۔

۳۰- ہر شخص سے نرمی کے ساتھ بات چیت کرے۔

۳۱- اپنے پیر کے بتائے ہوئے وظیفوں کی پابندی کرے اور اس کی نصیحتوں کو ہر دم پیش نظر رکھے۔

## خیر و برکت والی مجلسیں

مسلمانوں کی وہ مجلسیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان مجلسوں میں رحمت کے فرشتے اترتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ان مبارک مجلسوں میں سے چند یہ ہیں، جن میں مسلمانوں کا حاضر ہونا سعادت اور باعث خیر و برکت اور اجر و ثواب کی دولت سے مالا مال ہونے کا ذریعہ ہے۔

### ۱- میلاد شریف

اس مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا بیان اور اسی کے ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و معجزات اور آپ کی سیرت مبارکہ اور آپ کی مقدس زندگی کے حالات کا ذکر جمیل ہوتا ہے۔ ان چیزوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی اور حدیثوں میں بھی بکثرت ہے۔ اگر مسلمان اپنی محفلوں میں ان مقدس مضامین کو بیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لئے محفل منعقد کریں، تو اس کے ناجائز ہونے کی بھلا کون سی وجہ ہو سکتی ہے، بلاشبہ یقیناً ایک خیر کی طرف بلانا ہے جو ثواب کا کام ہے جس طرح وعظ اور جلسوں کے اعلان کئے جاتے ہیں اور تاریخ مقرر کر کے اشتہار چھاپے جاتے ہیں اور اعلان کر کے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور ان باتوں کی وجہ سے وہ وعظ اور



مناقب اور آپ کی کرامات کو بیان کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا کرتا ہے، لہذا یہ جلسے بھی جائز اور بہت ہی بابرکت ہیں اور بلاشبہ یہ ثواب کے کام ہیں۔

## ۴- سیرت پاک کے اجلاس

ان جلسوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل اور آپ کی مقدس سیرت اور اتباع سنت و شریعت اور محبت رسول ﷺ کا بیان ہوا کرتا ہے۔ میلاد شریف کی طرح یہ جلسے بھی بہت مبارک اور خیر و برکت والے ہیں اور اہل جلسہ و حاضرین سب ثواب پاتے ہیں۔

## ۵- حلقہ ذکر

صوفیاء کرام اہل طریقت جمع ہو کر حلقہ بنا کر کلمہ طیبہ پڑھتے اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر شجرہ شریفہ پڑھ کر پیران کبار کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ ان حلقوں کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا؟ ان ذکر کے حلقوں کو حدیث پاک میں ”جنت کا باغ“ کہا گیا ہے۔

## ۶- عرس بزرگان دین:

بزرگان دین و علماء صالحین کے وصال کی تاریخوں میں ان کے مزاروں پر حاضرین کا اجتماع جس میں قرآن مجید کی تلاوت اور میلاد شریف، نعت خوانی اور وعظ ہوتا ہے اور ان بزرگوں کے حالات زندگی بیان کئے جاتے ہیں اور پھر فاتحہ و ایصال ثواب کیا جاتا ہے، یہ جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہر سال کے اول یا آخر میں شہداء احد کے مزاروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عرسوں کو زمانہ حال کے خرافات و لغویات قسم کی چیزوں سے پاک رکھا جائے، جاہلوں کو ناجائز کاموں سے منع کیا جائے۔ منع کرنے سے بھی اگر وہ باز نہ آئیں، تو ان ناجائز کاموں کا گناہ ان کے سر پر ہوگا۔ ان لغویات و خرافات کی وجہ سے عرس کو حرام نہیں کہا جاسکتا۔ ناک پر کبھی بیٹھ جائے تو کبھی کواڑا دینا چاہئے، ناک کاٹ کر نہیں پھینک دی جائے گی۔

## ایصال ثواب

یعنی قرآن مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف یا نفلی نمازوں یا کسی بھی بدنی یا مالی عبادتوں کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا جائز ہے اور اسی کو عام طور پر لوگ فاتحہ دینا اور فاتحہ دلانا کہتے ہیں۔ زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ فقہ اور عقائد کی کتابوں مثلاً ہدایہ و شرح عقائد نسفیہ میں اس کا بیان



اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا: ہذہ لام سعدیہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی اے اللہ! اس کنوئیں کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما۔ اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

۵- غریب مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی فاتحہ کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے ثواب بخش دیا حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا، اسی طرح اگرچہ غریب مسکین کو کھانا دینے کے بعد ثواب ملے گا، لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا جائز ہے۔

۶- کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی، مثلاً غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بکرا یا غازی میاں کا مرغہ کہنے سے بکرا یا مرغہ حرام نہیں ہو سکتا، کیونکہ حضرت سعد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کنوئیں کو اپنی مرحومہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا، جو آج تک بیرام سعد کے نام سے مشہور ہے اور دور صحابہ سے آج تک مسلمان اس کا پانی پیتے رہے ہیں اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں کہ ام سعد کا نام بول دینے سے کنوئیں کا پانی حرام ہو گیا۔ بہر حال! اس پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ ایصال ثواب یعنی زندوں کی طرف سے مردوں کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ اب رہیں تخصیصات کہ تیسرے دن ثواب پہنچانا، چالیسیویں دن ثواب پہنچانا، تو یہ تخصیصات اور ان دنوں کی خصوصیات نہ تو شرعی تخصیصات ہیں نہ کوئی ان کو شرعی سمجھتا ہے، کیونکہ کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ اسی دن ثواب پہنچے گا، بلکہ یہ تخصیصات محض عرفی اور رواجی بات ہے جو لوگوں نے اپنی سہولت کے لئے مقرر کر رکھی ہے، ورنہ سب جانتے ہیں کہ انتقال کے بعد ہی سے تلاوت قرآن مجید اور صدقات و خیرات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اکثر لوگوں کے یہاں بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ سنی لوگ تیسرے دن اور چالیسیویں دن کے سوا دوسرے دن میں ایصال ثواب کو ناجائز مانتے ہیں۔ یہ بہت بڑا افتراء اور شرمناک تہمت ہے جو مخالفین کی طرف سے ہم سنی مسلمانوں پر لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور خواہ مخواہ تیجہ اور چالیسیویں کو حرام کہہ کر مردوں کو ثواب سے محروم کیا جا رہا ہے۔ بہر حال! جب ہم یہ قاعدہ کلیہ بیان کر چکے ہیں کہ ایصال ثواب اور فاتحہ جائز ہے، تو ایصال ثواب کے تمام جزئیات کے احکام اسی قاعدہ کلیہ سے معلوم ہو گئے ہیں۔ مثلاً:

تیجہ کی فاتحہ:

ان لوگوں سے میل جول رکھنا چاہئے، بلکہ نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رکھنا چاہئے کہ یہی مذہب حق ہے اور کے سوا جتنے فرقے ہیں، وہ سب صراطِ مستقیم سے بہکے اور بھٹکے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم ہم کو اہل سنت و جماعت کے مذہب پر قائم رکھے اور اسی مذہب پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین بحرمة النبی الامین و آلہ و اصحابہ اجمعین!

## فاتحہ کا طریقہ

پہلے تین بار درود شریف پڑھے، پھر کم سے کم چاروں قل، سورۃ فاتحہ اور الم سے مفلحون تک پڑھے، اس کے بعد پڑھے: **وَاللّٰهُمَّ اَلْهِکُمْ اِلٰہَ وَّ اَحَدٌ ۝ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ** اور **اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ۝ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ وَ مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ ۝ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔**

اب تین بار درود شریف پڑھے:

اور **سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَ سَلٰمٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** پڑھ کر بارگاہِ الہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے:

یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں، ان کو قبول فرما اور ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی بھی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانے اور شیرینی کا ثواب) ہماری جانب سے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر پہنچا دے اور پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ عظام و ازواج مطہرات و اہل بیت اطہار و شہدائے کربلا اور تمام اولیاء و علماء و شہداء و صلحاء کو عطا فرما۔ (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت کے ساتھ لے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نذر پہنچا دے اور جملہ مومنین و مومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔ اور کسی عام آدمی کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد یا والدہ کی روح کو ثواب پہنچا دے

آمین یا رب العلمین

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ صَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ ۝  
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

فاطمہ بنت زائدہ ہے۔ ان کی شرافت اور پاکدامنی کی بناء پر تمام مکہ والے ان کو ”طاہرہ“ کے لقب سے پکارا کرتے تھے انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق و عادات اور جمال صورت و کمال سیرت کو دیکھ کر خود ہی آپ سے نکاح کی رغبت ظاہر کی چنانچہ اشراف قریش کے مجمع میں باقاعدہ نکاح ہوا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت ہی جاں نثار اور وفا شعار بیوی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے بہت ہی بے پناہ محبت تھی چنانچہ جب تک یہ زندہ رہیں آپ نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا اور یہ مسلسل پچیس سال تک محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جاں نثاری و خدمت گزاری کے شرف سے سرفراز رہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ان سے اس قدر محبت تھی کہ ان کی وفات کے بعد آپ اپنی محبوب ترین بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جس وقت سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے مجھے اپنا سارا مال اور سامان دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (زُرْقَانِی ج ۳، ص ۲۲۴ و استیعاب ج ۴، ص ۱۸۱)

اس بات پر ساری امت کا اتفاق ہے کہ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر یہی ایمان لائیں اور ابتدائے اسلام میں جبکہ ہر طرف آپ کی مخالفت کا طوفان اٹھا ہوا تھا ایسے خوفناک اور کٹھن وقت میں صرف ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کی ذات تھی جو پروانوں کی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہو رہی تھی اور اتنے خطرناک اوقات میں جس استقلال و استقامت کے ساتھ انہوں نے خطرات و مصائب کا مقابلہ کیا۔ اس خصوصیت میں تمام ازواجِ مطہرات پر ان کو ایک ممتاز فضیلت حاصل ہے۔

ان کے فضائل میں بہت سی حدیثیں بھی آئی ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنیا کی عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی اور باکمال چار یہ بیاں ہیں: ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہؓ چوتھی حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) یہ خدیجہؓ ہیں جو برتن میں آپ کے پاس کھانا لے کر آ رہی ہیں جب یہ آپ کے پاس آ جائیں تو ان سے ان کے رب کا اور میرا سلام کہہ دیجئے اور ان کو یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ جنت میں ان کے لئے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہوگا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ (بخاری شریف ج ۱، ص ۵۳۹)

اسی طرح پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت بات چیت کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر پیشاب پاخانہ کرتے وقت اذان ہونے لگے تو زبان سے اذان کا جواب نہ دے۔ اسی طرح اگر خود چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے۔ اسی طرح کسی نے چھینک کر الحمد للہ کہا تو زبان سے یرحمک اللہ کہہ کر چھینک کا جواب نہ دے بلکہ دل ہی دل میں یرحمک اللہ کہہ لے۔

## پانی کا بیان

جن جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان سے غسل بھی جائز ہے اور جن جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے ان سے غسل بھی ناجائز ہے۔

کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے؟ بارش ندی نالے چشمے کنوئیں تالاب سمندر برف اولے کے پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ سب پانی پاک ہوں۔

کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟ پھلوں اور درختوں کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور پانی کا نام بدل گیا جیسے پانی میں شکر مل گئی اور وہ شربت کہلانے لگا یا پانی میں چند مسالے مل گئے اور وہ شوربا کہلانے لگا یا بڑے حوض اور تالاب میں کوئی ناپاک چیز اس قدر زیادہ پڑ گئی کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا یا چھوٹے حوض یا بالٹی یا گھڑے میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو یا وہ پانی جو وضو یا غسل کا دھوون ہو ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری در مختار رد المحتار) مسئلہ: پانی میں اگر کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا ہو جس کے بدن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، شہد کی مکھی، بچھو، برساتی کیڑے مکوڑے تو ان جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری ص ۲۳)

مسئلہ: اگر پانی میں تھوڑا سا صابون مل گیا جس سے پانی کا رنگ بدل گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے لیکن اگر اس قدر زیادہ صابون پانی میں گھول دیا گیا کہ پانی ستو کی طرح گاڑھا ہو گیا ہو تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰)

مسئلہ: جو جانور پانی ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی ہی میں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مچھلیاں اور پانی کے مینڈک وغیرہ ان کے پانی میں مرجانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۳)

مسئلہ: دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دہ دردہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یوں ہی بیس ہاتھ لمبا پانچ

مسئلہ: پانی میں بلا دھلا ہوا ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں۔ نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں اور دوسری طرف سے بہہ جائے سب کام کا ہو جائے گا، یوں ہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۴۹)

مسئلہ: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے۔ اگر اس سے وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا۔ یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہئے کہ وہ اکثر نابالغ بچوں سے پانی بھرا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ نابالغ کا بھی صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بالغ کا بھرا ہوا پانی بھی بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرنا حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۵۰)

## جانوروں کے جھوٹے کا بیان

آدمی کے لئے جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا جوٹھا پاک ہے جیسے بھیڑ، بکری، گائے، بھینس، کبوتر، فاختہ وغیرہ۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۲۲ مصری وغیرہ)

جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے سوز، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، گیدڑ، ہاتھی، بندر اور تمام شکاری چوپائے ان سبھوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۲۳ مصری وغیرہ)

گھروں اور بلوں میں رہنے والے جانور مثلاً بلی، نیولا، چوہا، سانپ، چھپکلی اور شکاری پرندے جیسے چیل، کوا، شکر، باز وغیرہ اور وہ مرغی جو ادھر ادھر پھرتی اور نجاستوں پر منہ ڈالتی ہو اور وہ گائے، بھینس جو غلیظ کھاتی ہو ان سب کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۲۳)

گدھے اور خچر کا جوٹھا مشکوک ہے، یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے، لہذا اس سے وضو اور غسل نہیں ہو سکتا، لیکن اگر گدھے اور خچر کے جوٹھے کے سوا کوئی دوسرا پانی موجود ہی نہ ہو اور نماز کا وقت آ گیا، تو چاہیے کہ اسی پانی سے وضو کرے اور پھر تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ اگر صرف وضو کیا اور تیمم نہیں کیا، یا صرف تیمم کیا اور وضو نہیں کیا، تو نماز نہ ہوگی۔ گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۲۳)

مسئلہ: جس جانور کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس جانور کا جوٹھا مکروہ ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی مکروہ ہے اور جس کا جوٹھا پاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے۔

احتیاطاً ہمیں ڈول پانی نکال ڈالیں۔

مسئلہ: حلال پرندوں جیسے کبوتر اور گوریا، مینا، مرغابی وغیرہ اونچے اڑنے والے پرندوں کی بیٹ کنوئیں میں گر جائے، تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا۔ یوں ہی چگا درڑ کے پیشاب سے بھی کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ (خانہ وغیرہ)

مسئلہ: یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ فلاں فلاں صورت میں اتنا اتنا پانی نکالا جائے، تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جو چیز کنوئیں میں گری ہے، پہلے اس کو کنوئیں میں سے نکال لیں، پھر اتنا پانی نکالیں۔ اگر وہ چیز کنوئیں میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بے کار ہے۔ (درالمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۱۴۲)

مسئلہ: جہاں جہاں اتنے اتنے ڈول پانی نکالنے کا ذکر آیا ہے وہاں ڈول کی گنتی اس ڈول سے کی جائے گی جو ڈول اس کنوئیں پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اگر اس کنوئیں کا کوئی خاص ڈول نہ ہو، تو اتنا بڑا ڈول ہونا چاہئے جس میں سوا پانچ کلو پانی آجائے۔ (درمختار ج ۱، ص ۱۴۵)

مسئلہ: سالن یا پانی یا شربت میں اگر کبھی گر پڑے، تو اس کو غوطہ دے کر باہر پھینک دیں اور سالن، پانی، شربت کو کھاپی لیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کھانے میں کبھی گر پڑے تو اس کو کھانے میں غوطہ دے کر کبھی کو پھینک دیں، پھر اس کھانے کو کھائیں، کیونکہ کبھی کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں اس کی شفاء ہے اور کبھی اس پر کو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے، اس لئے غوطہ دے کر شفا والا پر بھی کھانے میں پہنچا دیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۶۲ باب ماسئل اکلہ)

مسئلہ: ناپاک کنوئیں میں سے جس صورت میں جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے، جب اتنا پانی نکال لیا گیا، تو اب وہ ڈول اور رسی اور کنوئیں کی دیواریں خود بخود پاک ہو گئیں، کسی کو دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ہدایہ ص ۲۴ و رد المحتار ج ۱، ص ۱۴۲)

## نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ایک غلیظہ (بھاری نجاست) دوسری خفیفہ (ہلکی نجاست)

نجاست غلیظہ: جیسے پیشاب، پاخانہ، بہتا خون، پیپ، منہ بھرتے، دکھتی ہوئی آنکھ کا کچھ پانی، دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب، بچے نے جو منہ بھر کر قے کی، مرد یا عورت کی منی، حرام جانوروں جیسے کتا، شیر، سوسو وغیرہ کا پیشاب، پاخانہ اور گھوڑے، گدھے، خچر کی لید اور حلال جانوروں کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گو برا اور اونٹ کی میٹھی، مرغی اور بطخ کی بیٹ، ہاتھی کے سوند کا پانی، درندہ جانوروں کا تھوک، شراب، نشہ لانے والی تاڑی، سانپ کا پاخانہ، مردار کا گوشت، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔



خفیفہ۔ بہر حال پتلی چیز ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑ گئی ہو۔

(بہار شریعت ج ۲، ص ۹۷)

نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ میں مل جائے تو کل نجاست غلیظہ ہو جائے گی۔ (درمختار ج ۱، ص ۲۱۳)  
مسئلہ: حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے، مگر پینا جائز نہیں۔

(بہار شریعت ج ۲، ص ۹۹)

مسئلہ: چوہے کی میٹھی گیبوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر اس قدر زیادہ میٹھنیاں پڑ گئیں کہ آٹا اور تیل کا مزہ بدل گیا، تو آٹا اور تیل ناپاک ہو جائے گا اور اس کا کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار ج ۱، ص ۲۱۲)

مسئلہ: آدمی کا چمڑا ناخن کے برابر اگر تھوڑے پانی (یعنی وہ درودہ سے کم) میں پڑ جائے، تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر آدمی کا کٹنا ہوا ناخن یا بال پانی میں پڑ گیا، تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

(بہار شریعت ج ۲، ص ۱۰۱)

مسئلہ: نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا، تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔

(درمختار ج ۱، ص ۲۱۷)

مسئلہ: اُپلے کی راکھ پاک ہے، اور راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک ہے۔

(بہار شریعت ج ۲، ص ۱۰۲)

مسئلہ: ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتی رہے، پاک ہو گئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں، مگر اس زمین سے تیمم نہیں کر سکتے، کیونکہ تیمم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی بھی نجاست نہ پڑی ہو۔

(ردالمحتار ج ۱، ص ۲۰۸ عالمگیری ص ۴۱)

مسئلہ: ناپاک مٹی سے برتن بنائے، تو جب تک کچے ہیں، ناپاک ہیں، بعد پختہ کر لینے کے پاک ہو گئے۔

مسئلہ: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہو گئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی، مثلاً زمین پر پیشاب پڑ گیا، پھر زمین سوکھ گئی اور نجاست کا اثر زائل ہو گیا اور وہ زمین پاک ہو گئی۔ اب اگر وہ زمین بھیگ گئی، تو ناپاک نہیں ہوگی۔ یوں ہی چھری خون لگنے سے ناپاک ہو گئی اور چھری کو زمین پر خوب رگڑ رگڑ کر خون کا اثر زائل کر دیا تو چھری پاک ہو گئی، اب اگر وہ چھری بھیگ گئی، تو ناپاک نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۱۰۷)



تھے کہ خون آگیا، تو یہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: حیض کے چھ رنگ ہیں (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مثیلا۔ خالص سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۴)

مسئلہ: نفاس کی کم سے کم کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ بھی خون آیا، تو وہ نفاس ہے، اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۳۵)

مسئلہ: کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس عورت کے پہلے ہی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے، جیسے تیس دن نفاس کا خون آنے کی عادت تھی، مگر اب کی مرتبہ پینتالیس دن خون آیا، تو تیس دن نفاس کے مانے جائیں گے اور پندرہ دن استحاضہ کے ہوں گے۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۳۵ وغیرہ)

## حیض و نفاس کے احکام:

حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان دونوں حالتوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں، البتہ روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے اور قرآن مجید پڑھنا حرام ہے، خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی پڑھے، یوں ہی قرآن مجید کا چھونا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۳۶)

مسئلہ: قرآن مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام وظائف کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ حیض و نفاس کی حالت میں عورت بلا کراہت پڑھ سکتی ہے، بلکہ مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر تک درود شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے، جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۶)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری یعنی جماع حرام ہے، بلکہ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عضو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی حرام ہے۔ ہاں البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے اس حالت میں عورت کے بدن کو چھونا یا بوسہ دینا جائز ہے۔

مسئلہ: حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع کرنا جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو لیکن مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صحبت کرے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۷)

مسئلہ: اگر دس دن سے کم عرصہ میں حیض بند ہو گیا، تو تا وقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقت جس میں پاک ہوئی نہ گزر جائے صحبت کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ تلاوت بھی حرام ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ: رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا، رات ہی سے حائضہ نہیں مانی جائے گی۔

مسئلہ: حیض والی صبح کو سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں، تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔

استحاضہ کے احکام: استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے گی روزہ بھی رکھے گی، کعبہ میں بھی داخل ہوگی طواف کعبہ بھی کرے گی، قرآن شریف کی تلاوت بھی کرے گی، وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ بھی لگائے گی اور اسی حالت میں شوہر اس سے ہمبستری بھی کرے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۳۷)

جنب کے احکام: ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا، ”جب“ کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو ”جنبت“ کہتے ہیں۔ جب خواہ مرد ہو یا عورت، جب تک غسل نہ کر لے، وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا، نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے نہ قرآن کریم دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے نہ زبانی پڑھ سکتا ہے نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے نہ کعبہ کا طواف کر سکتا ہے۔

(عامہ کتب)

مسئلہ: جب کو ساتھ کھلانے اور اس کا جوٹھا کھانے اس کے سلام و مصافحہ اور معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد ج ۱، ص ۳۹)

مسئلہ: جب کو چاہیے کہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر، کتا اور جنب ہو۔

(ابوداؤد ج ۱، ص ۳۴)

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے (۱) ایک کافر کا مردہ (۲) دوسرے خلوق (عورتوں کی رنگین خوشبو) استعمال کرنے والا (۳) تیسرے جنب آدمی، مگر یہ کہ وضو کر لے۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۵۰)

## نماز کے وقتوں کا بیان

دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء ان پانچوں نمازوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے اور جس نماز کا جو وقت مقرر ہے اس نماز کو اس وقت میں پڑھنا فرض ہے۔ وقت نکل جانے کے بعد نماز قضا ہو جاتی ہے۔

اب ہم نمازوں کے وقتوں کا بیان کرتے ہیں کہ کس نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے۔

**فجر کا وقت:** صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک ہے۔ اس درمیان میں جب چاہیں فجر کی نماز پڑھ لیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اتنا اجالا ہو جانے کے بعد پڑھیں کہ مسجد کے نمازی ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیں۔

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے آسمان کے پورے کناروں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ یہ روشنی پورے آسمان میں پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔ صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ صبح صادق جاڑوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمیوں میں لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

**ظہر کا وقت:** سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس سایہ کے علاوہ اسی چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ظہر کے وقت میں مستحب یہ ہے کہ جاڑوں میں اول وقت اور گرمیوں میں دیر کر کے نماز ظہر پڑھیں۔

**فائدہ:** سورج ڈھلنے اور دوپہر کے سایہ کے علاوہ سایہ دوگنا ہونے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک ہموار لکڑی بالکل سیدھی اس طرح گاڑ دیں کہ پورے پچھتم یا اتر دھن کو ذرا بھی جھکی نہ ہو۔ اب خیال رکھو کہ جتنا سورج اونچا ہوتا جائے اس لکڑی کا سایہ کم اور چھوٹا ہوتا جائے گا۔ جب یہ سایہ کم ہونا رک جائے تو سمجھ لو کہ ٹھیک دوپہر ہو گئی اور اس وقت میں اس لکڑی کا جتنا بڑا سایہ ہو اس کو ناپ کر دھیان میں رکھو۔ اس کے بعد جوں ہی سایہ بڑھنے لگے، تو یہ سمجھ لو کہ سورج ڈھل گیا اور ظہر کا وقت شروع ہو گیا اور جب سایہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو جائے کہ دوپہر والے سایہ کو نکال کر اس لکڑی کا سایہ اس لکڑی سے دوگنا بڑا ہو جائے تو سمجھ لو کہ ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت شروع ہو گیا۔ جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

**عصر کا وقت:** ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

صورت میں ہے کہ جنازہ ان وقتوں سے پہلے لایا گیا، مگر نماز جنازہ پڑھنے میں اتنی دیر کردی کہ مکروہ وقت آ گیا۔

مسئلہ: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو، اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک کوئی نماز جائز نہیں۔ سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد جب سورج ایک لاٹھی کے برابر اونچا ہو جائے، اس کے بعد ہر نماز چاہے نفل ہو یا قضا یا کوئی دوسری پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ: جب سورج ڈوبنے سے پہلے پیلا پڑ جائے، اس وقت سے سورج ڈوبنے تک کوئی نماز جائز نہیں ہاں! اس دن کی عصر ابھی تک نہیں پڑھی ہے، تو اس کو پڑھ لے، نماز عصر ادا ہو جائے گی، اگرچہ مکروہ ہوگی۔

مسئلہ: ٹھیک دوپہر میں کوئی نماز جائز نہیں۔

مسئلہ: بارہ وقتوں میں نفل اور سنت نمازیں پڑھنے کی ممانعت ہے، وہ بارہ وقت یہ ہیں:

۱- صبح صادق سے سورج نکلنے تک فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا دوسری کوئی نفل نماز پڑھنی منع ہے۔

۲- اقامت شروع ہونے سے جماعت ختم ہونے تک کوئی سنت و نفل پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں البتہ اگر نماز فجر کی اقامت ہونے لگی، اور اس کو معلوم ہے کہ سنت پڑھے گا، جب بھی جماعت مل جائے، اگرچہ قعدہ ہی سہی، تو اس کو چاہئے کہ صفوں سے کچھ دور ہٹ کر فجر کی سنت پڑھ لے، اور پھر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر وہ جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا، تو جماعت نہیں ملے گی، تو اس کو سنت پڑھنے کی اجازت نہیں، بلکہ اس کو چاہیے کہ بغیر سنت پڑھے جماعت میں شامل ہو جائے۔ فجر کی نماز کے علاوہ دوسری نمازوں میں اقامت ہو جانے کے بعد اگرچہ جان لے کہ سنت پڑھنے کے بعد بھی جماعت مل جائے گی پھر بھی سنت پڑھنے کی اجازت نہیں، بلکہ سنت چھوڑ کر فوراً ہی جماعت میں شامل ہو جانا ضروری ہے۔

۳- نماز عصر پڑھ لینے کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نفل نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ قضا نمازیں سورج ڈوبنے سے بیس ۲۰ منٹ تک پڑھ سکتا ہے۔

۴- سورج ڈوبنے کے بعد اور مغرب کے فرض پڑھنے سے پہلے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

۵- جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہو، اس وقت سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے

(قاضی خاں)

پانچوں نمازوں اور جمعہ کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لئے اذان پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے، یعنی اگر اذان نہ پڑھی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔  
مسئلہ: مسجد میں بلا اذان و اقامت کے جماعت سے نماز پڑھنی مکروہ ہے۔  
مسئلہ: گھر میں اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور اذان نہ پڑھے، تو کوئی حرج نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ: وقت ہونے کے بعد اذان پڑھی جائے۔ اگر وقت سے پہلے اذان ہو گئی، تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان پڑھی جائے۔

مسئلہ: اذان کے درمیان میں بات چیت منع ہے۔ اگر مومن نے اذان کے بیچ میں کوئی بات کر لی، تو پھر سے اذان کہے۔ (صغیری)

مسئلہ: ہر اذان یہاں تک کہ خطبہ جمعہ کی اذان بھی مسجد کے باہر کہی جائے۔ مسجد کے اندر اذان نہ پڑھی جائے۔ (خلاصہ عالمگیری وقاضی خاں)

مسئلہ: جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور سلام کا جواب اور ہر کام موقوف کر دے، یہاں تک کہ قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آجائے، تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے۔ (درمختار عالمگیری)

مسئلہ: جو شخص اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: فرض نمازوں اور جمعہ کی جماعتوں کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بھی اذان کہی جاسکتی ہے جیسے پیدا ہونے والے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت، اسی طرح مغموم کے کان میں مرگی والے اور غضب ناک اور بد مزاج آدمی اور جانور کے کان میں جنگ اور آگ لگنے کے وقت۔ جنوں اور شیطانوں کی سرکشی کے وقت، جنگل میں راستہ نہ ملنے کے وقت، میت کے دفن کرنے کے بعد اذان صورتوں میں اذان پڑھنا مستحب ہے۔

(بہار شریعت، رد المحتار ج ۱، ص ۲۵۸)

اذان کا طریقہ: مسجد سے خارج حصہ میں کسی اونچی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کانوں کے سوراخوں میں کلمہ شہادت کی انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ پھر دو مرتبہ ٹھہر ٹھہر کر اَشْهَدُ اَنْ

اصطلاح میں تثنیہ کہتے ہیں اور تثنیہ مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں مستحب ہے۔ تثنیہ کے لئے کوئی خاص کلمات شریعت میں مقرر نہیں ہیں؛ بلکہ اس شہر میں جن لفظوں کے ساتھ تثنیہ کہتے ہوں، ان لفظوں سے تثنیہ کہنا مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

## اقامت

اقامت اذان ہی کے مثل ہے؛ مگر چند باتوں میں فرق ہے۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے جاتے ہیں اور اقامت کے کلمات کو جلد جلد کہیں؛ درمیان میں سکتہ نہ کریں۔ اقامت میں حَيَّ عَلَيَّ الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ بھی کہیں۔ اذان میں آواز بلند کرنے کا حکم ہے مگر اقامت میں بس اتنی ہی آواز اونچی ہو کہ سب حاضرین مسجد تک آواز پہنچ جائے۔ اقامت میں کانوں کے اندر انگلیاں نہیں ڈالی جائیں گی۔ اذان مسجد کے باہر پڑھنے کا حکم ہے اور اقامت مسجد کے اندر پڑھی جائے گی۔

مسئلہ: اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔ (درمختار رد المحتار غنیۃ الطالبین وغیرہ)

مسئلہ: اقامت میں بھی حَيَّ عَلَيَّ الصَّلَاةُ اور حَيَّ عَلَيَّ الْفَلَاحِ کے وقت داہنے بائیں منہ پھیرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: اقامت ہوتے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے؛ بلکہ اس کو چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جب حَيَّ عَلَيَّ الْفَلَاحِ کہا جائے اس وقت کھڑا ہو۔ یوں ہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی اقامت کے وقت بیٹھے رہیں۔ جب حَيَّ عَلَيَّ الْفَلَاحِ مکبر کہے اس وقت سب لوگ کھڑے ہوں۔ یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ (عالمگیری ص ۵۳)

آج کل اکثر جگہ یہ غلط رواج ہے اقامت کے وقت؛ بلکہ اقامت سے پہلے ہی لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں؛ بلکہ اکثر جگہ تو یہ ہے کہ جب تک امام کھڑا نہ ہو جائے اس وقت تک اقامت نہیں کہی جاتی؛ یہ طریقہ خلاف سنت ہے۔ اس بارے میں بہت سے رسالے اور فتاویٰ بھی چھاپے گئے؛ مگر ضد اور ہٹ دھرمی کا کیا علاج؟ خداوند کریم مسلمانوں کو سنت پر عمل کی توفیق بخشے۔

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ اقامت کا جواب بھی اذان ہی کے جواب کی طرح ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ کہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر صرف منہ قبلہ سے پھیر لیا اور سینہ قبلہ سے نہیں پھرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ہی قبلہ کی طرف منہ کر لے اس کی نماز ہو جائے گی، مگر بلا عذر ایک سیکنڈ کے لئے بھی قبلہ سے چہرہ پھیر لینا مکروہ ہے۔ (منیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: اگر نمازی نے قبلہ سے سینہ پھیرا نہ چہرہ پھیرا، بلکہ صرف آنکھوں کو پھرا پھرا کر ادھر ادھر دیکھ لیا، تو اس کی نماز ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

## رکعتوں کی تعداد اور نیت کا طریقہ

نیت سے مراد دل میں پکا ارادہ کرنا ہے خالی خیال کافی نہیں، جب تک ارادہ نہ ہو۔

مسئلہ: اگر زبان سے بھی کہہ دے تو اچھا ہے، مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

مسئلہ: مقتدی ہو تو نیت میں اس کو اتنا اور کہنا چاہیے کہ پیچھے اس امام کے۔

مسئلہ: امام نے امام ہونے کی نیت نہیں کی، جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے ہو جائے گی، لیکن جماعت کا ثواب نہ پائے گا۔

اب ہم تمام نمازوں کی رکعتوں اور ان کی نیتوں کے طریقوں کا الگ الگ سوال و جواب کی صورت میں بیان کرتے ہیں، ان کو خوب اچھی طرح یاد کر لو۔

سوال: فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: کل چار رکعت۔ پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت فرض۔

سوال: دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی، اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: دو رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی، اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: ظہر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: بارہ رکعت۔ پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت نفل۔



اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اور دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نفل مغرب اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ

اکبر۔

سوال: عشاء کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: سترہ رکعت پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو

رکعت نفل پھر تین رکعت وتر واجب پھر دو رکعت نفل۔

سوال: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس

امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کیسے کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ

اکبر۔

سوال: پھر وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز واجب وتر کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف

کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کرے؟

اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اگل بغل حلقہ کی صورت میں رہیں۔ پھر ثناء پڑھے، یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے پھر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھے پھر الحمد پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔ اس کے بعد کوئی سورۃ یا تین آیتیں پڑھے یا ایک لمبی آیت جو تین آیتوں کے برابر ہو پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے اس طرح پکڑے کہ ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ کچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر اونچا نیچا نہ ہو اور نظریہ پیروں کی پشت پر ہو اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اکیلے نماز پڑھتا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہے اور دونوں ہاتھ لٹکائے رہے ہاتھوں کو باندھے نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھے اس طرح پر کہ پہلے ناک زمین پر رکھے پھر ماتھا اور ناک کی ہڈی کو دبا کر زمین پر جمائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا پیٹ زمین پر جما رہے اور ہتھیلیاں کچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے۔ پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے۔ اس طور پر کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیوں کا سر گھٹنوں کے پاس ہو۔ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے پھر سر اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے یہ ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب پھر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر الحمد پوری اور کوئی سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے پھر جب سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰحِيَاثُ اللّٰهُ وَالصَّلٰوٰثُ وَالطَّيِّبٰثُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ  
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُوْلُهُ اِسْ كُوْشِدْ كِتَبْتِيْ هِيْ۔ جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے۔ اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر ادھر ادھر نہ ہلائے اور الّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرے اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان

بازو کو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ کو ران سے اور ان کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دیں اور قعدہ میں التحيات پڑھتے وقت عورتیں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں۔

عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں، بہت سی جاہل عورتیں فرض و واجب اور سنت و نفل ساری نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں، یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ نفل کے سوا کوئی نماز بھی بلا عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہوں ان سب کی قضا کریں اور توبہ کریں۔

مسئلہ: عورت مردوں کی امامت کرے یہ ناجائز ہے۔ ہرگز عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی اور صرف عورتوں کی جماعت کہ عورت ہی امام ہو اور عورتیں ہی مقتدی ہوں، یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔  
مسئلہ: عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں، پنج وقتہ نمازوں کے لئے بھی عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے۔

## افعال نماز کی قسمیں

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس میں جن جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اگر قصد ان کو چھوڑ دیا جائے تو گناہ بھی ہوگا اور نماز کو بھی دہرانا پڑے گا اور اگر بھول کر ان کو چھوڑا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا اور بعض باتیں سنت مؤکدہ ہیں کہ ان کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ ان کو کریں تو ثواب اگر نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔ اب ہم ان باتوں کی کچھ وضاحت کرتے ہیں ان کو غور سے پڑھ کر اچھی طرح یاد کرلو۔

فرائض نماز: سات چیزیں نماز میں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ ۱- تکبیر تحریمہ ۲- قیام ۳- قرأت ۴- رکوع ۵- سجدہ ۶- قعدہ اخیرہ ۷- کوئی کام کر کے مثلاً سلام یا کلام کر کے نماز سے نکلنا۔

تکبیر تحریمہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر نماز کو شروع کرنا نماز میں بہت مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے مگر شروع نماز میں پہلی مرتبہ جو اللہ اکبر کہتے ہیں اس کا نام تکبیر تحریمہ ہے یہ فرض ہے اس کو اگر چھوڑ دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

مسئلہ: قیام فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی مرد یا عورت نے بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کی نماز ادا نہیں ہوئی ہاں نفل نماز کو بلا عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھے تو جائز ہے۔

دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر۔ ۲۲۔ اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا۔ ۲۳۔ ہر جہری نماز میں امام کو بلند آواز سے قرأت کرنا۔ ۲۴۔ اور غیر جہری نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔ ۲۵۔ ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ پر ادا کرنا۔ ۲۶۔ ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہونا۔ ۲۷۔ اور ہر رکعت میں دو ہی سجدہ ہونا۔ ۲۸۔ دوسری رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ ۲۹۔ اور چار رکعت والی نمازوں میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ ۳۰۔ آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا۔ ۳۱۔ سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا۔ ۳۲۔ فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر وقفہ نہ ہونا۔ ۳۳۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت میں مقتدی کا چپ رہنا۔ ۳۴۔ قرأت کے سوا تمام واجبات میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنی۔

نماز کی سنتیں: نماز میں جو چیزیں سنت ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصد نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی، لیکن اگر دہرا لے تو اچھا ہے کیونکہ نماز کی کسی سنت کو چھوڑ دینے سے نماز کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

نماز کی سنتیں یہ ہیں: ۱۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا۔ ۲۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دینا، یعنی نہ بالکل ملائے نہ کھلی رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ۳۔ بوقت تکبیر سر نہ جھکانا، ۴۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ ۵۔ تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا، اسی طرح قنوت اور عیدین کی تکبیروں میں بھی۔ ۶۔ کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا۔ ۷۔ عورت کو صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ ۸۔ امام کا اللہ اکبر سَمِعَ اللہ لَمِنَ حَمْدِہ اور سلام بلند آواز میں کہنا۔ ۹۔ تکبیر کے بعد ہاتھ لٹکائے بغیر باندھ لینا۔ ۱۰۔ ثناء و تعوذ و بسم اللہ پڑھنا۔ ۱۱۔ اور آمین کہنا۔ ۱۲۔ اور ان سب کا آہستہ ہونا۔ ۱۳۔ پہلے ثناء پھر تعوذ پھر بسم اللہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا۔ ۱۴۔ رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّی الْعَظِیْمِ کہنا اور۔ ۱۵۔ اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا۔ ۱۶۔ اور انگلیوں کو خوب کھلی رکھنا۔ ۱۷۔ عورت کو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو کشادہ نہ رکھنا۔ ۱۸۔ حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ ۱۹۔ رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا۔ ۲۰۔ رکوع میں پیٹھ خوب کچھی رکھنا۔ ۲۱۔ رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ لٹکا ہوا چھوڑ دینا۔ ۲۲۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کے سَمِعَ اللہ لَمِنَ حَمْدِہ کہنا۔ ۲۳۔ مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔ ۲۴۔ اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کو دونوں کہنا۔ ۲۵۔ سجدہ کے لئے اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا۔ ۲۶۔ سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّی الْأَعْلٰی کہنا۔ ۲۷۔ سجدہ کرنے کے لئے پہلے گھٹنا، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر ماتھا زمین پر رکھنا۔ ۲۸۔ اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے پہلے ماتھا، پھر ہاتھ، پھر گھٹنا زمین سے اٹھانا۔ ۲۹۔ سجدہ میں بازو

سنت سے پہلے مختصر دعا پر قناعت چاہیے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ اس کا خیال رہے۔  
(رد المحتار)

فائدہ: حدیثوں میں جن دعاؤں کے بارے میں جو تعداد مقرر ہے، ان سے کم یا زیادہ نہ کرے، کیونکہ جو فضائل ان دعاؤں کے ہیں، وہ انہیں عددوں کے ساتھ مخصوص ہیں، ان میں کمی بیشی کی مثال یہ ہے کہ کوئی تالا کسی قسم کی کنجی سے کھلتا ہے، تو اگر کنجی کے دندانے کچھ کم یا زیادہ کر دیں، تو اس سے وہ تالا نہ کھلے گا۔ ہاں! البتہ اگر گنتی شمار کرنے میں شک ہو سکتا ہے، تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادہ کرنا گنتی بڑھانے کے لئے نہیں ہے، بلکہ گنتی کو یقینی طور پر پوری کرنے کے لئے ہے۔ (رد المحتار)

ایک مسنون وظیفہ: ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار اور ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک بار قُلْ هُوَ اللَّهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ پڑھے اور سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔ ایک بار پڑھ لے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم شریف)

## جماعت و امامت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے، یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۱ ص ۹۵)

مسئلہ: مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے، اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنے والا فاسق ہے جس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اور بادشاہ اسلام اس کو سخت سزا دے گا، اور اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ (رد المحتار جلد ۱، ص ۷۱۳)

مسئلہ: جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے، یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت چھوڑ دی، تو سب نے برا کیا۔ رمضان شریف میں وتر کو جماعت سے پڑھنا یہ مستحب ہے۔ سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے۔ (درمختار ج ۱، ص

واجب ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۷۶۳)

مسئلہ: رافضی، خارجی، وہابی اور دوسرے بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر غلطی سے پڑھ لی، تو پھر سے پڑھے۔ اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار ج ۱، ص ۷۷۳)

مسئلہ: گنوار، اندھے، حرامی، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص کی بیماری والا، مردان لوگوں کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے، اور کراہت اس وقت ہے جبکہ جماعت میں اور کوئی ان لوگوں سے بہتر ہو۔ اور اگر یہی امامت کے حقدار ہوں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو خفیف کراہت ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۷۶۳ وغیرہ)

## وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر نہیں پڑھی، تو وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے۔ (عالمگیری جلد ۱، ص ۱۰۴)

نماز وتر تین رکعتیں ایک سلام سے ہیں، دو رکعت پر بیٹھے اور صرف التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت میں بھی الحمد اور سورۃ پڑھے پھر دونوں ہاتھ کانوں کی لوتک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔ جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور باقی نماز کو پوری کرے۔ دعائے قنوت یہ ہے:

### دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَ نَعْبُدُ وَلكَ نَصَلِیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَخْشٰی وَنَزْجُوْر حَمَمٰتِكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

مسئلہ: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے، تو وہ یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَاب النَّارِ۔ اور جس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو تین مرتبہ اللھم اغفر لی پڑھ لے اس کی وتر نماز ادا ہو جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۰۴)

## نماز فاسد کرنے والی چیزیں

نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھول کر بولے۔ زیادہ بولے یا ایک ہی بات بولے اپنی خوشی سے بولے یا کسی کے مجبور کرنے پر بولے بہر صورت نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح زبان سے کسی کو سلام کرے یا عمداً یا سہواً نماز جاتی رہے گی۔ یوں ہی سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ کسی کو چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہا یا خوشی کی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا بری خبر سن کر اِنْدَ اللّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا تو ان صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی لیکن اگر خود نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ وہ چپ رہے لیکن اگر نماز پڑھنے والے نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے غیر کو لقمہ دے دیا تو اس کی نماز ہوگئی اور اگر اس نے لقمہ لے لیا تو اس کی بھی نماز جاتی رہے گی اور غلط لقمہ دینے سے لقمہ لینے والے کی نماز جاتی رہتی ہے۔ اللہ اکبر کے الف کو کھینچ کر اللہ اکبر کہنا یا اکبر کہنا یا اکبار کہنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ اسی طرح نستعین کو الف کے ساتھ نستاعین پڑھے اور انعمت کے ت کو پیش یا زیر یعنی انعمت یا انعمت پڑھنے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے۔ آہ۔ اوہ۔ اف۔ تف۔ درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور کچھ حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی۔ اگر مریض کی زبان سے حالت نماز میں بے اختیار آہ یا اوہ یا ہائے نکل گیا تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ اسی طرح چھینک یا کھانسی بھائی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً زبان سے نکل جاتے ہیں معاف ہیں اور ان سے نماز نہیں ٹوٹتی دانتوں کے اندر کوئی کھانے کی چیز انکی ہوئی تھی۔ نماز پڑھتے ہوئے زبان چلا کر اس کو نکال لیا اور نکل گیا۔ اگر وہ چیز چنے کی مقدار سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوگئی اور اگر چنے کے برابر ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ نماز پڑھتے ہوئے زور سے تہقہ لگا کر ہنس دیا تو نماز بھی ٹوٹ گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا۔ پھر سے وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی کہ بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔ نماز میں کرتا یا پاجامہ پہنایا تہبند باندھا یا دونوں ہاتھ سے کمر بند باندھا تو نماز ٹوٹ گئی۔ ایک رکن میں تین بار بدن کھلانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تین مرتبہ کھلانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک مرتبہ کھجلیا، پھر ہاتھ ہٹالیا، پھر کھجلیا پھر ہٹالیا، پھر کھجلیا یا تین مرتبہ ہو گیا، اور اگر ایک مرتبہ ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ ہاتھ ہلا کر کھجلیا، مگر ہاتھ نہیں ہٹایا اور بار بار کھجلیا تا رہا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔



مار کر بیٹھنا، کپڑے کو حد سے زیادہ دراز کر کے نماز پڑھنا مثلاً عمامہ کا شملہ اتنا لمبا رکھے کہ بیٹھنے میں دب جائے یا آستین اتنی لمبی رکھے کہ انگلیاں چھپ جائیں، پا جامہ اور تہبند ٹخنے سے نیچے ہونا، نماز میں دائیں بائیں جھومنا، التا قرآن مجید پڑھنا، امام سے پہلے مقتدی کو رکوع یا سجدہ میں جانا یا امام سے پہلے سراٹھانا، یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ اگر نماز میں یہ مکروہات ہو جائیں، تو اس نماز کو دہرا لینا چاہئے۔ (درمختار ج ۱، ص ۲۹۴ و عالمگیری ص ۹۹)

مسئلہ: نماز میں ٹوپی گر پڑی، تو ایک ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا بہتر ہے اور بار بار گر پڑتی ہو، تو نہ اٹھانا اچھا ہے۔

مسئلہ: سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا، یعنی ٹوپی سے بوجھ محسوس ہوتا ہے یا گرمی لگتی ہے، اس وجہ سے ننگے سر نماز پڑھتا ہے، تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے جیسے یہ خیال کرے کہ نماز کوئی ایسی شاندار چیز نہیں ہے جس کے لئے ٹوپی یا پگڑی کا اہتمام کیا جائے، تو یہ کفر ہے اور اگر خدا تعالیٰ کے دربار میں اپنی عاجزی اور انکساری ظاہر کرنے کے لئے ننگے سر نماز پڑھے، تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نیت پر دار و مدار ہے۔

(درمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۴۳۱)

مسئلہ: جلتی ہوئی آگ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن چراغ یا لالٹین کے سامنے نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ (درمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۴۳۸)

مسئلہ: بغیر عذر کے کبھی یا مچھراڑا ناکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۰۲)

مسئلہ: دوڑتے ہوئے نماز کو جانا مکروہ ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: نماز میں اٹھتے بیٹھتے آگے پیچھے پاؤں ہٹانا مکروہ ہے۔

نماز توڑ دینے کے اعذار یعنی کن کن صورتوں میں نماز توڑنا جائز ہے۔

مسئلہ: کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا، یا اندھا کنوئیں میں گر پڑے گا، تو ان صورتوں میں نمازی پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر ان لوگوں کو بچائے۔ یوں ہی اگر کوئی کسی کو قتل کر رہا ہو اور وہ فریاد کر رہا ہو اور یہ اس کو بچانے کی قدرت رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑے۔

(درمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۴۴۰)

مسئلہ: پیشاب پاخانہ قابو سے باہر معلوم ہو یا اپنے کپڑے پر اتنی کم نجاست دیکھی، جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز ہو سکتی ہے یا نمازی کو اجنبی عورت نے چھو دیا، تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ (درمختار و رد المحتار ج ۱، ص ۴۴۰)

فرض نمازوں کو دو ہی رکعت پڑھے، کیونکہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔ (درمختار ص ۵۲۵)  
 مسئلہ: اگر مسافر نے قصداً چار رکعت پڑھی اور دونوں قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں، مگر گنہگار ہوا اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔

(درمختار ج ۱ ص ۵۳۰)

مسئلہ: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے، قصر کرتا رہے گا۔

مسئلہ: مسافر اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو چار رکعت پوری پڑھے قصر نہ کرے۔  
 مسئلہ: مقیم اگر مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام مسافر ہونے کی وجہ سے دو ہی رکعت پر سلام پھیر دے گا۔ اب مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں قرأت نہ کریں، بلکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑے رہیں۔

(درمختار ج ۱ ص ۵۳۰)

مسئلہ: فجر و مغرب اور وتر میں قصر نہیں۔

سننوں میں قصر نہیں ہے، اگر موقع ملے، تو پوری پڑھیں، ورنہ معاف ہیں۔ (درمختار ج ۱ ص ۵۳۰)  
 مسئلہ: مسافر اپنی بستی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع کر دے گا اور جب تک اپنی بستی میں داخل نہیں ہوگا یا کسی بستی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے، برابر قصر کرتا ہی رہے گا۔

(درمختار وعامہ کتب فقہ)

## سجدہ تلاوت کا بیان

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے، اس کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ (درمختار ج ۱ ص ۵۱۳)  
 مسئلہ: سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہو اسجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہو کھڑا ہو جائے، پس نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشهد ہے نہ سلام۔ (درمختار ج ۱ ص ۵۱۳)

مسئلہ: اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے، فوراً ہی سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے۔ ہاں! بہتر یہی ہے کہ فوراً ہی کرے اور وضو ہو تو دیر کرنی مکروہ تزیہی ہے۔ (درمختار جلد ۱ ص ۵۱۷)  
 مسئلہ: اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی ہے، تو فوراً ہی سجدہ کرنا واجب ہے۔ اگر تین آیت پڑھنے کی

مسئلہ: جہر کے یہ معنی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم سے کم صف میں قریب کے لوگ سن سکیں اور آہستہ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ کم سے کم خود سن سکے۔ (درمختار ج ۱، ص ۳۵۸)

مسئلہ: جہری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے یا آہستہ مگر زور سے پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۳۵۸)

مسئلہ: قرآن شریف الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور دوسری رکعت میں قَبَّثَ يَدَا پڑھنا۔ (درمختار جلد ۱، ص ۳۶۸)

مسئلہ: درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے جیسے پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَخَذَ پڑھی اور دوسری رکعت میں قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی اور درمیان میں صرف ایک سورۃ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چھوڑ دی لیکن ہاں اگر درمیان کی سورۃ پہلے سے بڑی ہو تو درمیان میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھ سکتا ہے جیسے وَالتِّينِ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذا جاء کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا نہیں چاہئے۔ (درمختار ج ۱، ص ۳۶۸)

مسئلہ: جمعہ وعیدین میں پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ منافقون یا پہلی رکعت میں سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھنا سنت ہے۔ (ردالمحتار ج ۱، ص ۳۶۵)

فہم اسلام  
WWW.NAFSEISLAM.COM

## نماز کے باہر تلاوت کا بیان

مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر صحیح صحیح حروف ادا کر کے اچھی آواز سے قرآن شریف پڑھے لیکن گانے کے لہجے میں نہیں کہ گاکر قرآن پڑھنا جائز نہیں تلاوت کے شروع میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھا واجب ہے اور سورۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت ہے۔ درمیان تلاوت میں کوئی دنیاوی کلام یا کام کرنے تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَبِسْمِ اللّٰهِ پھر پڑھے۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ: غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جب قرآن شریف بلند آواز سے پڑھا جائے تو حاضرین پر سنتا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کاسنا کافی ہے اگر چہ اور لوگ اپنے اپنے کام میں ہوں۔

(غنیہ، فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

مسئلہ: سب لوگ مجمع میں زور زور سے قرآن شریف پڑھیں یہ ناجائز ہے۔ اکثر عرس و فاتحہ کے موقعوں پر سب لوگ زور زور سے تلاوت کرتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ اگر چند آدمی پڑھنے والے ہوں تو

میں نہ لے جائے (۵) گئی ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈے۔ (۶) ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرے (۷) دنیا کی باتیں نہ کرے (۸) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے (۹) جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑانہ کرے بلکہ جہاں خالی جگہ پائے وہاں نماز پڑھ لے اور اس طرح نہ بیٹھے کہ جگہ میں دوسروں کے لئے تنگی ہو (۱۰) کسی نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ (۱۱) مسجد میں تھوک، کھگڑا، کوئی گندی یا گھناؤنی چیز نہ ڈالے (۱۲) ذکر الہی کی کثرت کرے۔ (ماخوذ از کتب فقہ)

مسئلہ: کچا ہنس، پیاز یا مولیٰ کھا کر جب تک منہ میں بدبو باقی رہے، مسجد میں جانا جائز نہیں، یہی حکم ہر اس چیز کا ہے، جس میں بدبو ہے کہ اس سے مسجد کو بچایا جائے اور اس کو بغیر دور کئے ہوئے مسجد میں نہ جایا جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۶۸)

مسئلہ: مسجد کی صفائی کے لئے چمگاڑوں اور چڑیوں کے گھونسلوں کو نوچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
مسئلہ: اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت کم ہو جامع مسجد سے افضل ہے، بلکہ اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہہ کر اکیلے نماز پڑھے۔ یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے۔ (صغیری وغیرہ)

## سنتوں اور نفلوں کا بیان

سنت کی دو قسمیں ہیں، ایک سنت مؤکدہ اور دوسری سنت غیر مؤکدہ۔

مسئلہ: سنت مؤکدہ یہ ہیں، دو رکعت فجر کی سنت فرض نماز سے پہلے چار رکعت ظہر کی سنت، فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت بعد میں۔ مغرب کے بعد دو رکعت سنت عشاء کے بعد دو رکعت سنت، جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت اور جمعہ کے بعد چار رکعت سنت یہ سب سنتیں مؤکدہ ہیں، یعنی ان کو پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے۔ بلا عذر ایک مرتبہ بھی ترک کرے تو ملامت کے قابل ہے اور اس کی عادت ڈالے تو فاسق جہنم کے لائق ہے اور اس کے لئے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے۔ ان مؤکدہ سنتوں کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: سنت غیر مؤکدہ یہ ہیں چار رکعت عصر سے پہلے، چار رکعت عشاء سے پہلے، اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعت کی بجائے چار رکعت اور جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد بجائے چار رکعت سنت کے چھ رکعت سنت، مغرب کے بعد چھ رکعت ”صلوٰۃ الاوابین“ اور دو رکعت، تحیۃ المسجد، دو رکعت تحیۃ الوضوء اگر مکروہ وقت نہ ہو۔ دو رکعت نماز اشراق، کم سے کم دو رکعت، نماز چاشت اور زیادہ سے بارہ رکعت، کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نماز تہجد، صلوٰۃ التنبیخ، نماز استخارہ اور نماز

## لَتَسْبِيح لصلوة

اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا اگر ہو سکے تو صلوٰۃ التَّسْبِيح ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر روز نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔ اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے، پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** پھر **أَعُوذُ بِاللَّهِ** اور **بِسْمِ اللَّهِ** اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر رکوع کرے اور رکوع میں **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** اور **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** تین مرتبہ پڑھے، پھر اس کے بعد اوپر والی تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے، باقی سب جگہ دس دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہوگی۔ اپنے خیال سے گنتا رہے یا انگلیوں کے اشاروں سے تسبیح کا شمار کرتا رہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۱۷)

## نماز حاجت

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا، تو آپ اس کے لئے دو یا چار رکعت نماز پڑھتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار **آيَةُ الْكُرْسِيِّ** پڑھے۔ باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**، **قُلْ أَعُوذُ بِتِلْكَ الْفَلَقِ**، **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آجائے، تو اچھا وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، پھر تین مرتبہ اس آیت کو پڑھے: **هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الزَّحْمَنُ الزَّحِيمُ** پھر تین بار **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**

## نماز استخارہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے جس کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے پھر یہ دعا پڑھ کر با وضو قبلہ کی طرف منہ کر کے سورہ ہے۔ دعا کے اول و آخر سورہ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے۔ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۚ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي وَعَاجِلِ أُمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْضِهِ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي وَعَاجِلِ أُمْرِي وَآجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْضِ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ دُلوں جگہ الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلی جگہ هَذَا الشَّفَرُ خَيْرٌ لِي اور دوسری جگہ هَذَا الشَّفَرُ شَرٌّ لِي (ترمذی ج ۱، ص ۶۳ و کتب فقہ)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پر دل جے اسی میں بھلائی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے میں اگر خواب کے اندر پسیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔ (در مختار ج ۱، ص ۶۱)

## تراویح کا بیان

مسئلہ: مرد و عورت سب کے لئے تراویح سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں عورتیں گھروں میں اکیلے اکیلے تراویح پڑھیں مسجدوں میں نہ جائیں۔ (در مختار ج ۱، ص ۷۲)

مسئلہ: تراویح میں رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اختیار ہے کہ اتنی دیر چاہے چپکا بیٹھا رہے چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھتا رہے یا کوئی اور بھی دعا پڑھتا رہے۔ عام طور پر یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكَبَرِيَّايِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ نَوْمٌ وَلَا يَمُوتُ سُبْحَانَ قُدُّوسٍ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (در مختار ج ۱، ص ۷۳)



کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

مسئلہ: فرض نمازوں کی قضا فرض ہے، وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت اگر فرض کے ساتھ قضا ہو اور زوال سے پہلے پڑھے، تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور اگر زوال کے بعد پڑھے، تو سنت کی قضا نہیں۔ جمعہ اور ظہر کی سنتیں قضا ہو گئیں اور فرض پڑھ لیا۔ اگر وقت ختم ہو گیا، تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو ان سنتوں کو پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پہلے فرض کے بعد والی سنتوں کو پڑھے، پھر ان چھوٹی ہوئی سنتوں کو پڑھے۔ (درمختار ج ۱، ص ۴۸۸)

مسئلہ: جس شخص کی پانچ نمازیں یا اس سے کم قضا ہوں، اس کو صاحب ترتیب کہتے ہیں، اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازوں کو پڑھ لے۔ اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے اور قضا نماز کو یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز کو پڑھ لے، تو یہ نماز نہیں ہوگی۔ مزید تفصیل ”بہار شریعت“ میں دیکھنی چاہیے۔ (درمختار ج ۱، ص ۴۸۸)

مسئلہ: چھ نمازیں یا اس سے زیادہ نمازیں جس کی قضا ہو گئی ہوں وہ صاحب ترتیب نہیں۔ اب یہ شخص وقت کی گنجائش اور یاد ہونے کے باوجود اگر وقتی نماز پڑھ لے، تو اس کی نماز ہو جائے گی اور چھوٹی ہوئی نمازوں کو پڑھنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ عمر بھر میں جب بھی پڑھ لے گا، اس کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (درمختار ج ۱، ص ۴۸۹)

مسئلہ: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو، جب اس نماز کی قضا پڑھے، تو ضروری ہے کہ اس روز اور اس وقت کی قضا کی نیت کرے، مثلاً جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہو گئی، تو اس طرح نیت کر لے کہ نیت کی میں نے دو رکعت جمعہ کے دن کی نماز فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

مسئلہ: اگر مہینے دو مہینے یا چند برسوں کی قضا نمازوں کو پڑھے، تو نیت کرنے میں جو نماز پڑھنی ہے، اس کا نام لے اور اس طرح نیت کرے، مثلاً نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر کی جو میرے ذمے باقی ہے، ان میں سے پہلی فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر اس طریقہ پر دوسری قضا نمازوں کو سمجھ لینا چاہئے۔

مسئلہ: جو رکعتیں ادا میں سورۃ ملا کر پڑھی جاتی ہیں۔ وہ قضا میں بھی سورۃ ملا کر پڑھی جائیں گی اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورۃ ملائے پڑھی جاتی ہیں۔ قضا میں بھی بغیر سورۃ ملائے پڑھی جائیں گی۔

مسئلہ: مسافرت کی حالت میں جبکہ قصر کرتا تھا، اس وقت کی چھوٹی ہوئی نمازوں کو اگر وطن میں بھی قضا کرے گا، جب بھی دو ہی رکعت پڑھے گا اور جو نمازیں مسافر نہ ہونے کے زمانے میں قضا ہوئی ہیں۔ اگر سفر میں بھی ان کی قضا پڑھے گا، تو چار رکعت ہی پڑھے گا۔ (عامہ کتب فقہ)



حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم دین اس شہر کا جمعہ قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ قائم نہیں ہو سکتا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ جمعہ قائم کرے ہر شخص کو یہ حق نہیں کہ جب چاہے جمعہ قائم کر لے۔

تیسری شرط: ظہر کا وقت ہونا ہے لہذا وقت سے پہلے یا بعد میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی اور اگر جمعہ کی نماز پڑھتے پڑھتے عصر کا وقت شروع ہو گیا تو جمعہ باطل ہو گیا۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ نماز جمعہ سے پہلے خطبہ ہو اور خطبہ عربی زبان میں ہونا چاہیے۔ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

پانچویں شرط: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت ہے جس کے لئے امام کے سوا کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔

چھٹی شرط: اذان عام ہونا ضروری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو لہذا بند مکان میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۳۶ تا ۵۴۶ وغیرہ)

## نماز عیدین کا بیان

عید و بقر عید کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں مگر صرف انہی لوگوں پر جن لوگوں پر جمعہ فرض ہے۔ بلا وجہ عیدین کی نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۵۵)

مسئلہ: عیدین کی نماز واجب ہونے اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں فرق اتنا ہے کہ جمعہ کا خطبہ شرط ہے اور عیدین کا خطبہ سنت ہے۔ دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز جمعہ کے لئے اذان و اقامت ہے اور عیدین کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبار الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر نماز عیدین کے اعلان کی اجازت ہے۔

مسئلہ: عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ سورج بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے۔

(در مختار جلد ۱، ص ۵۵۸)

مسئلہ: عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں: (۱) حجامت بنوانا، (۲) ناخن کنوانا، (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) اچھے کپڑے پہننا نئے ہوں یا پرانے (۶) انگوٹھی پہننا (۷) خوشبو لگانا (۸) صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا (۹) عید گاہ جلد چلے جانا (۱۰) نماز سے پہلے صدقہ فطرا ادا کرنا (۱۱) عید گاہ کو

(ص ۵۶۲)

مسئلہ: نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے: **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** (درمختار ج ۱ ص ۵۶۲) مسئلہ: قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی ذوالحجہ سے دسویں ذوالحجہ تک بال یا ناخن نہ کٹوائے۔

## قربانی کا بیان

مسئلہ: ہر مالک نصاب مرد و عورت پر ہر سال قربانی واجب ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے۔ خاص جانور کو خاص دن میں اللہ تعالیٰ کیلئے ثواب کی نیت سے ذبح کرنا اس کا نام قربانی ہے۔ مسئلہ: مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے سامان تجارت یا کسی سامان یا روپیوں، نوٹوں، پیسوں کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

مسئلہ: مالک نصاب پر ہر سال اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے مگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

مسئلہ: قربانی کا جانور موٹا تازہ، اچھا اور بے عیب ہونا ضروری ہے۔ اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی مکروہ ہوگی اور اگر زیادہ عیب ہے تو قربانی ہوگی ہی نہیں۔

مسئلہ: اندھا، لنگڑا، کانا، بید بدلہ، تہائی سے زیادہ کان، دم، سینگ، تھن وغیرہ کٹا ہوا، پیدائشی بے کان کا بیمار، ان سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

## قربانی کا طریقہ

قربانی کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو تو پھر یہ دعا پڑھیں: **إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ** اور جانور کے پہلو پر اپنا دایاں پاؤں رکھ کر **اللَّهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ** پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیں اور ذبح کے بعد پھر یہ دعا پڑھیں: **اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**۔ اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کرے تو منی کے بجائے من کہہ کر اس کا نام لے۔

دُعا میں فَلَانَةُ بِنْتِ فَلَانٍ کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر دعا یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے دل میں یہ خیال کر کے فلاں لڑکے یا فلاں لڑکی کا عقیقہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَسْتَجِبْ پڑھ کر ذبح کر دے عقیقہ ہو جائے گا عقیقہ کے لئے دعا پڑھنا ضروری نہیں۔

## گہن کی نماز

سورج گہن کی نماز سنت موکدہ اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لئے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی جماعت قائم کر سکتا ہو۔ اگر وہ نہ ہو تو لوگ تنہا تنہا پڑھیں چاہے گھر میں پڑھیں یا مسجد میں۔

مسئلہ: گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ پڑھیں پھر اس وقت تک دعا مانگتے رہیں کہ ختم ہو جائے۔

مسئلہ: گہن کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرأت۔ (در مختار ج ۱، ص ۵۶۵)

## میت کے متعلقات

جب موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چپٹ لٹا دیں اور قبلہ کو پاؤں کر دیں مگر اس صورت میں سر کو کچھ اونچا کر دیں تاکہ قبلہ کی طرف منہ ہو جائے اور اگر قبلہ کو منہ کرنے میں اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔ (در مختار و عالمگیری ص ۱۴)

مسئلہ: جان کنی کی حالت میں اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز میں کلمہء شہادت پڑھیں مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ دیں اور جب وہ پڑھ لے تو تلقین بند کر دیں۔ ہاں! اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کر لی تو پھر تلقین کریں تاکہ اس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ہو۔

(عالمگیری)

مسئلہ: جان کنی کے وقت حاضرین اپنے لئے اور اس کے لئے دعائے خیر کریں اور سورۃ یاسین و سورۃ رعد پڑھیں۔ جب روح نکل جائے تو ایک چھوڑ پٹی جڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔ یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو مثلاً باپ یا بیٹا وہ کرے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۴)

(۳) کفن سنت۔ مرد کے لئے کفن سنن تین کپڑے ہیں۔ چادر تہبند کرتا، مگر تہبند سر سے پاؤں تک لمبا ہونا چاہیے اور عورت کے لئے کفن سنن پانچ کپڑے ہیں چادر تہبند کرتا اور ڈھنی سینہ بند اور کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں چادر تہبند اور عورت کے لئے تین کپڑے چادر تہبند اور ڈھنی یا چادر کرتا اور اور ڈھنی اور کفن ضرورت عورت مرد دونوں کے لئے یہ ہے کہ جو میسر آ جائے اور کم سے کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔ (در مختار عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۰)

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کفن کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار دھونی دے کر پہلے چادر کو بچھائیں، پھر اس کے اوپر تہبند پھر کرتا پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کرتا پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائیں اور سجدہ کی جگہوں یعنی ماتھے ناک، دونوں ہاتھ، گھٹنوں، قدموں پر کافور لگائیں، پھر تہبند لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے، پھر چادر لپیٹیں، پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے، پھر سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تاکہ اڑنے اور بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو۔ عورت کو کفنی یعنی کرتا پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اور ڈھنی آدھی پیٹ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب کے ڈال دیں کہ اس کی لمبائی آدھی پیٹھ سے سینہ تک رہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک رہے۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۱)

## جنازہ لے چلنے کا بیان

سنت یہ ہے کہ چار آدمی جنازہ اٹھائیں اور سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس گناہ کبیرہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرمادے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۱)

مسئلہ: جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہئے اور عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ممنوع و ناجائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۲)

مسئلہ: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا نیک آدمی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۲)

دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے اور اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے:  
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا  
 ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔  
 مسئلہ: میت کو ایسے قبرستان میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں نیک لوگوں کی قبریں ہوں۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۵۶)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر کے پاس سورہ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں۔ سرہانے الم سے مفلحون تک اور پانقتی امن الرسول سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (جوہرہ)

## قبر پر تلقین

مسئلہ: دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا اہل سنت کے نزدیک جائز ہے۔ (جوہرہ)

یہ جو بعض کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے۔ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا ہے۔ (شامی) حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر میت اور اس کی ماں کا نام لے کر یوں کہے: یا فلان بن فلانہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلان بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے: یا فلان بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی، پھر کہے: اذْكُرْ مَا خَوَّجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاَنْتَكَ رَضِيتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) نَبِيًّا وَّبِالْقُرْآنِ اِمَامًا تکرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے ہیں اس پر کسی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کیا کہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا حوا کی طرف نسبت کرے

(طبرانی فی المعجم الکبیر و ضیاء فی الاحکام و ابن شاہین فی ذکر الموت و فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۹۴)

مسئلہ: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے، تسبیح کریں گے اور میت کا دل پہلے گا۔

(رد المحتار)

مسئلہ: قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۶۰۶)

(در مختار و رد المحتار ص ۶۰۱)

یعنی اندر سے پختہ نہ بنائی جائے اور اگر اندر قبر کچی ہو اور اوپر سے پختہ بنائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو۔

(جوہرہ در مختار ص ۶۰۱)

مسئلہ: قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پیشاب پاخانہ کرنا، قبر پر تھوکرنا حرام ہے کہ اس سے قبر والے کو تکلیف پہنچے گی اسی طرح قبرستان میں جوتا پہن کر نہ چلے۔ ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتیاں پہن کر قبرستان میں چلتے دیکھا تو فرمایا کہ اے شخص! جوتیاں اتار لے تو قبر والے کو تکلیف دے اور نہ قبر والا تجھ کو تکلیف دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۶، بہار شریعت ج ۲ ص ۱۶۴)

مسئلہ: بزرگان دین کی قبروں پر صفائی ستھرائی کرتے رہنا، وہاں اگر بتی جلا کر عطر لگا کر خوشبو کرنا، مزاروں پر پھول پتیاں ڈالنا، عوام کی نظروں میں صاحب مزار کی عزت و عظمت پیدا کرنے کے لئے مزاروں پر غلاف و چادر چڑھانا، مزاروں کے آس پاس روشنی کرنا تا کہ راستہ چلنے والوں کو روشنی ملے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کسی بزرگ کا مزار ہے تا کہ یہ لوگ آ کر فاتحہ پڑھیں یہ سب کام جائز ہیں اور اچھی نیت سے کریں تو مستحب بھی۔ (کشف النور علامہ نابلسی)

مسئلہ: جہاز پر کسی کا انتقال ہوا اور کنارہ بہت دور ہے تو چاہیے کہ میت کو غسل دے کر اور کفن پہنا کر پورے اعزاز کے ساتھ سمندر میں ڈال دیں۔ (غنیۃ و رد المحتار ج ۱ ص ۵۹۹)

## زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ فرض ہے اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ دینے والا فاسق و جہنمی اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۰ مصری)

نماز کی طرح اس کے بارے میں بھی بہت سی آیتیں وحدیثیں آئی ہیں جن میں زکوٰۃ ادا کرنے کی سخت تاکید کی ہے اور نہ ادا کرنے والے پر طرح طرح کے دنیا و آخرت کے عذابوں کی وعیدیں آئی ہیں۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شریعت نے مقرر کیا ہے کسی فقیر کو مالک بنادینا شریعت میں اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں: (۱) مسلمان ہونا، یعنی کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں (۲) بالغ ہونا، یعنی نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں (۳) عاقل ہونا یعنی دیوانے پر زکوٰۃ فرض نہیں (۴) آزاد ہونا،

(ترمذی شریف)

مسئلہ: سونا چاندی جبکہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ نکالنی فرض ہے، خواہ سونے چاندی کے ٹکڑے ہوں یا سکے یا زیورات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں، مثلاً برتن، گٹھری، سرمہ دانی، سلائی وغیرہ غرض جو کچھ ہو سب کی زکوٰۃ نکالنی فرض ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: جن زیورات کی مالک عورت ہو، خواہ وہ میکہ سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر ان کا مالک بنا دیا ہو، تو ان کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے اور جن زیورات کا مالک مرد ہو، یعنی عورت کو صرف پہننے کے لئے دیا ہے، مالک نہیں بنایا ہے، تو ان زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے، عورت پر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴ وغیرہ)

مسئلہ: اگر کسی کے پاس سونا چاندی یا ان دونوں کے زیورات ہوں اور سونا چاندی میں سے کوئی بھی بقدر نصاب نہیں تو چاہے کہ سونے کی قیمت کی چاندی کی قیمت کا سونا فرض کرے دونوں کو ملائیں، پھر اگر ملانے پر بھی بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ نہیں اور اگر سونے کی قیمت کی چاندی میں ملائیں، تو بقدر نصاب ہو جاتا ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں، تو بقدر نصاب نہیں تو واجب ہے کہ جس صورت میں نصاب پورا ہو جاتا ہے، وہ کریں۔ (درمختار رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ: تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے، پھر اگر اس سے سونے یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۶۸)

مسئلہ: اگر سونا چاندی نہ ہو، نہ مال تجارت ہو، بلکہ صرف نوٹ اور روپے پیسے ہوں کہ کم سے کم اتنے روپے پیسے یا نوٹ ہوں کہ بازار میں ان سے ساڑھے سات تولہ سونا یا باون تولہ چاندی خریدی جاسکتی ہے، تو وہ شخص صاحب نصاب ہے، اس کو نوٹ اور روپے پیسوں کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ نکالنا فرض ہے۔

اگر شروع سال میں پورا نصاب تھا اور آخر سال میں بھی نصاب پورا رہا، درمیان میں کچھ دنوں مال گھٹ کر نصاب سے کم رہ گیا، تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی، بلکہ اس کو پورے مال کی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔

(عالمگیری ج ۱)

## عشر کا بیان

زمین سے جو بھی پیداوار ہو، گیہوں، جو، چنا، باجرا، دھان وغیرہ ہر قسم کے اناج، گنا، روئی، ہر قسم کی ترکاریاں، پھول، پھل، میوے سب میں عشر واجب ہے۔ تھوڑی پیداوار ہو یا زیادہ۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۴)



مالدار کی بالغ اولاد جبکہ وہ نصاب کے مالک نہ ہوں ان کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (۷) کسی کافر و مرتد یا بد مذہب کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۷)

مسئلہ: بہو، داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوں یا شوہر کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہوں اور دوسرے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۶۳)

مسئلہ: مالدار کی بیوی اگر وہ مالک نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۷)

مسئلہ: تندرست اور طاقتور آدمی اگر مالک نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مگر اس کو سوال

کرنا یا بھیج کر مانگنا جائز نہیں (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۷)

مسئلہ: زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں اس کو مالک بنادیں اس لئے اگر زکوٰۃ کی رقم سے کھانا پکا کر غریبوں کو بطور دعوت کے کھلادیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کیونکہ یہ اباحت ہوئی، تمسک نہیں ہوئی ہاں! اگر کھانا پکا کر فقیر کو کھانا دے دے اور ان کو اس کھانے کا مالک بنادے کہ وہ چاہیں اس کو کھائیں یا کسی کو دے دیں یا

بیچ ڈالیں تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ (در مختار و رد المحتار ج ۲، ص ۶۳)

مسئلہ: زکوٰۃ کا مال مسجد یا مدرسہ یا مہمان خانہ کی عمارت میں لگانا یا میت کے کفن و دفن میں لگانا یا کنواں بنوادینا یا کتابیں خرید کر کسی مدرسہ میں وقف کر دینا اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب تک کسی

ایسے آدمی کو مال زکوٰۃ کا مالک نہ بنادیں جو زکوٰۃ لینے کا اہل ہے اس وقت تک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۷۷)

فقیر زکوٰۃ کے مال کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے اگر مدرسہ و مسجد کی عمارت میں لگا دے یا میت کے کفن و دفن میں صرف کر دے تو یہ جائز ہے۔

**قابل توجہ تنبیہ:**

آج کل عام طور پر دینی مدارس میں یہ چلن ہے کہ عطیات اور صدقات و خیرات و چرمہائے قربانی اور زکوٰۃ کی سب رقمیں متولی یا ناظم کے پاس جمع کی جاتی ہیں اور ناظم و متولی ان سب رقموں کو ملا کر رکھتے

ہیں اور اسی قسم میں سے طلبہ کا مطبخ بھی چلاتے ہیں اور مدرسین و ملازمین کی تنخواہیں بھی دیتے ہیں اور واعظین و محققین کا نذرانہ بھی دیتے ہیں اور مسجد و مدرسہ کی عمارت بھی بنواتے ہیں اور اپنے مصارف میں

بھی لاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہ تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہوتی ہے نہ ان کاموں میں زکوٰۃ کی رقموں کو لگانا جائز ہے اور یہ متولیوں اور ناظموں کی بہت بڑی خیانت ہے کہ وہ لوگوں کی زکوٰۃ کے

مال کو صحیح مصرف میں صرف نہیں کرتے اور گنہگار ہوتے ہیں لہذا علماء کرام پر شرعاً واجب ہے کہ متولیوں اور ناظموں کو یہ مسئلہ بتادیں کہ مدارس میں جتنی رقمیں زکوٰۃ کی آتی ہیں پہلے ان رقموں کا حیلہ

بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہت سے لوگوں نے تو سوال کرنا اور بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے۔ گھر میں ہزاروں روپے ہیں کھیتی باڑی بھی ہے مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے۔ ان سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ تو ہمارا پیشہ ہے۔ واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں حالانکہ ایسے لوگوں کو سوال کرنا اور بھیک مانگنا بالکل حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرتا ہے گویا وہ آگ کا انگارہ کھاتا ہے۔

(ترمذی، ج ۱، ص ۸۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے حالانکہ اس کو نہ فاقہ ہوا ہے نہ اس کے اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس پر فاقہ نہیں گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے۔ اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا۔ ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔

(بہار شریعت بحوالہ بیہقی)

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ گویا آگ کا انگارہ طلب کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۲)

خلاصہ یہ ہے کہ بغیر شدید ضرورت کے بھیک مانگنا اور لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

## صدقہ کرنے کی فضیلت

زکوٰۃ و عشر و صدقہ یہ تینوں تو واجب ہیں جو ان تینوں کو نہ ادا کرے گا وہ سخت گنہگار ہوگا، مگر ان تینوں کے علاوہ صدقہ دینے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرنے کا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے بڑے بڑے فوائد و منافع ہیں چنانچہ اس کے بارے ہم یہاں چند حدیثیں لکھتے ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان مقدس فرمانوں پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار لو۔

حدیث (۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور زمین کو پہاڑوں کے سہارے پر ٹھہرا دیا۔ یہ دیکھ کر فرشتوں کو پہاڑوں کی طاقت پر بڑا تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اللہ

علیک وسلم) میری ماں کی وفات ہوگئی ہے تو اس کی طرف سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”پانی“ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور یہ کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مسلمان ننگے بدن والے کو کپڑا پہنائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ہر لباس پہنائے گا، اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے میوے کھلائے گا، اور جو کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا شربت خاص پلائے گا، جس پر مہر لگی ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے گا، تو جب تک اس کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے گا، اس وقت تک کپڑا پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مردہ زمین کو زندہ کرے (یعنی کھیت بوئے اور درخت لگائے) تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور چرند و پرند اس کا دانہ یا پھل کھالیں گے، وہ سب اس کے لئے صدقہ ہوگا، یعنی اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۱۰) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی (مسلمان) بھائی کے سامنے (خوشی سے) تمہارا مسکرا دینا، یہ بھی صدقہ ہے، اور کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھا دینا یہ بھی صدقہ ہے اور کسی اندھے کی مدد کر دینا یہ بھی صدقہ ہے، اور راستہ سے پتھر اور کانٹا اور ہڈی ہٹا دینا یہ بھی صدقہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان سب کاموں پر صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

## روزہ کا بیان

نماز کی طرح روزہ بھی فرض عین ہے، اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔  
مسئلہ: شریعت میں روزہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج

کا ثبوت ایک مسلمان عاقل و بالغ، مستور یا عادل کی گواہی یا خبر سے ہو جاتا ہے، چاہے مرد ہو یا عورت اور رمضان کے سوا تمام مہینوں کا چاند اس وقت ثابت ہوگا، جب دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب پابند شرع ہوں اور یہ کہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس مہینے کا چاند فلاں دن خود دیکھا ہے۔ (ہدایہ و درمختار و بہار شریعت)

عادل: ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو۔ تہذیب و مروت کے خلاف ہو جیسے بازاروں میں سڑکوں پر چلتے پھرتے کھانا پینا۔  
مستور: سے یہ مراد ہے کہ جس کا ظاہر حال شرع کے مطابق ہو مگر باطن کا حال معلوم نہیں۔ (در المختار)  
مسئلہ: جس عادل شخص نے چاند دیکھا ہے اس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت دے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۵)

مسئلہ: گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی حاکم یا قاضی نہیں جس کے سامنے گواہی دے۔ تو گاؤں والوں کو جمع کر کے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دے۔ اگر یہ گواہی دینے والا عادل ہے تو لوگوں پر روزہ لازم ہے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۵)

مسئلہ: مطلع اگر صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں چاند کا ثبوت نہ ہوگا، (چاہے رمضان کا چاند ہو یا عید کا یا کسی اور مہینے کا) رہا یہ کہ کتنے لوگوں کی گواہی! اس صورت میں چاہیے تو یہ قاضی کی رائے پر ہے جتنے گواہوں سے اسے غالب گمان ہو جائے اتنے گواہوں کی شہادت سے چاند ہونے کا حکم دے گا، لیکن اگر شہر کے باہر کسی اونچی جگہ سے چاند دیکھنا بیان کرے تو ایک مستور کا بھی قول صرف رمضان شریف کے چاند میں مان لیا جائے گا۔ (درمختار ج ۲، ص ۹۳ و بہار شریعت ج ۵، ص ۱۰۶)

مسئلہ: اگر کچھ لوگ آ کر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا، بلکہ اگر شہادت بھی دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا، بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا، بلکہ اگر یہ شہادت بھی دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لئے لوگوں سے کہا یہ سب طریقے چاند کے ثبوت کے لئے ناکافی ہیں اور اس قسم کی شہادتوں سے چاند کا ثبوت نہ ہو سکے گا۔ (درمختار و درمختار و بہار شریعت)

مسئلہ: کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے چند جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے چاند نظر آنے کی بناء پر فلاں دن سے روزے شروع کر دیئے ہیں تو یہاں والوں کے لئے بھی ثبوت ہو گیا۔ (رد المختار و بہار شریعت ج ۵، ص ۱۰۷)

مسئلہ: کسی نے اکیلے رمضان شریف یا عید کا چاند دیکھا اور گواہی دی مگر قاضی نے اس کی گواہی قبول

ہو بہر حال روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۹۰)

مسئلہ: منہ میں رنگین دھاگہ یا کوئی رنگین چیز رکھی جس سے تھوک رنگین ہو گیا، پھر اس رنگین تھوک کو نگل گیا، تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۹۰)

## جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھایا یا پیاجامع کر لیا، تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۸۹)

مسئلہ: بکھی یا دھواں یا غبار بے اختیار حلق کے اندر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح سرمہ یا تیل لگایا، اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں معلوم ہوتا ہو، پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹا، یوں ہی دوا یا مرچ کو ٹایا آٹا چھانا اور حلق میں اس کا اثر اور مزہ معلوم ہوا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۹۰)

مسئلہ: کلی کی اور پانی بالکل اگل دیا، صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھوک کے ساتھ اس کو نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا احتلام ہو گیا یا غیبت کی یا جنابت کی حالت میں صبح کی، بلکہ اگر سارے دن جنابت کی حالت میں رہا اور غسل نہیں کیا، تو روزہ نہیں گیا، لیکن اتنی دیر تک بلا عذر قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب (جس پر غسل فرض ہے) جس گھر میں رہتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (عالمگیری وغیرہ)

روزہ کے مکروہات: جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ کرنے، کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: روزہ دار کو بلا وجہ کوئی چیز زبان پر رکھ کر چکھنا یا چبا کر اگل دینا مکروہ ہے۔ اسی طرح عورت کو بوسہ دینا، اور گلے لگانا اور بدن چھونا بھی مکروہ ہے جبکہ یہ ڈر ہو کہ انزال ہو جائے گا۔

مسئلہ: روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: روزہ دار کو غسل کرنا یا ٹھنڈا پانی ٹھنڈک کے لئے سر پر ڈالنا یا گیلہ کپڑا اوڑھنا یا بار بار کلی کرنا یا مسواک کرنا یا سر اور بدن میں تیل کی مالش کرنا یا سرمہ لگانا یا خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں ہے۔ (عالمگیری و درمختار و رد المحتار وغیرہ)

روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ: اگر کسی وجہ سے رمضان کا یا کوئی دوسرا روزہ ٹوٹ گیا، تو اس روزہ کی قضا لازم ہے، لیکن بلا عذر رمضان کا روزہ قصداً کھاپی کر یا جماع کر کے توڑ ڈالنے سے قضا کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا واجب ہے۔ روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی خرید کر آزاد کرے اور نہ ہو سکے تو لگا تار ساٹھ روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت بھر بھر پیٹ کھانا

روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے (مسلم و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۷۹)

**شعبان کا روزہ اور شب برأت:** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات (شب برأت) آئے تو اس رات میں قیام کرو یعنی نفل نمازیں پڑھو اور اس دن روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے بعد سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اس کو بخش دوں؟ کیا ہے کوئی روزی کا طلب کرنے والا کہ میں اسے روزی دوں؟ کیا ہے کوئی گرفتار ہونے والا کہ میں اس کو رہائی دوں؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ اس قسم کی ندا میں ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۱۵)

**ایام بیض کے روزے:** یعنی ہر مہینے کی تیرہ چودہ پندرہ تاریخوں کے روزے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ۔ (بخاری و ترمذی ج ۱، ص ۹۵) اور فرمایا کہ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ ہر روزہ اس دن کے گناہ مٹاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر و حضر میں ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۸۰)

**دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ:** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال (در بار خداوندی) میں پیش کئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں اور فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ایسے دو آدمیوں کی جنہوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیا ہو ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۸۰)

**بدھ و جمعرات و جمعہ کا روزہ:** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بدھ و جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا مکان بنائے گا جس کے باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا حصہ باہر سے۔ (طبرانی، بہار شریعت ج ۵، ص ۹۵)

## اعتکاف

کھانے پینے سے مسجد گندی نہ ہونے پائے۔ معتکف کے سوا کسی اور کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی آدمی مسجد میں کھانا پینا اور سونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اعتکاف مستحب کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے یا ذکر الہی کرے، پھر اس کے لئے کھانے پینے اور سونے کی بھی اجازت ہے۔ (در مختار ج ۲، ص ۱۳۴)

مسئلہ: اعتکاف کرنے والا بالکل ہی چپ نہ رہے نہ بہت زیادہ لوگوں سے بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہیے کہ نفل نمازیں پڑھے، تلاوت کرے، علم دین کا درس دے، اولیاء و صالحین کے حالات سنے اور دوسروں کو سنائے، کثرت سے درود شریف پڑھے اور ذکر الہی کرے اور اکثر با وضو رہے اور دنیا داری کے خیالات سے دل کو پاک و صاف رکھے اور بکثرت رورو کر گڑ گڑا کر خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگے۔ (در مختار ج ۲، ص ۱۳۵)

## حج کا بیان

حج ۹ھ میں فرض ہوا، نماز و زکوٰۃ اور روزہ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے، اس کا فرض ہونا قطعی اور یقینی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور اس کا ترک کرنے والا فاسق اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ  
یعنی حج و عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو۔

احادیث میں حج و عمرہ کے فضائل اور اجر و ثواب کے بارے میں بڑی بڑی بشارتیں آئی ہیں، مگر حج عمر میں صرف ایک بار ہی فرض ہے۔

حدیث: ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کے درمیان [فحش کلام] اور فسق نہ کیا، تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک و صاف ہو کر لوٹا جیسے کہ اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ج ۱، ص ۲۲۱)

حدیث: حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ ج ۱، ص ۲۲۲)

حج واجب ہونے کی شرطیں: حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں، جب تک یہ سب نہ پائی جائیں حج نہیں (۱) مسلمان ہونا، کافر پر حج فرض نہیں (۲) دار الحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ حج اسلام کے ارکان میں سے ہے۔ (۳) بالغ ہونا یعنی نابالغ پر حج فرض نہیں (۴) عاقل ہونا، مجنون



صحیح نہیں (۷) حج کے فرائض کو ادا کرنا جس نے حج کا کوئی فرض چھوڑ دیا، اس کا حج صحیح نہیں ہوا (۸) احرام کے بعد اور عرفات میں وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا، اگر ہوگا، تو حج باطل ہو جائے گا (۹) جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا، اگر اس سال احرام باندھا اور چاہے اسی احرام سے آئندہ سال حج کرے، تو یہ حج صحیح نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۶)

**حج کے فرائض:** حج میں یہ چیزیں فرض ہیں: (۱) احرام کہ یہ شرط ہے (۲) وقوف عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت ”عرفات“ میں ٹھہرنا (۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے، یہ دونوں چیزیں یعنی عرفہ کا وقوف اور طواف زیارت حج کا رکن ہیں (۴) نیت (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا، پھر عرفہ میں ٹھہرنا، پھر طواف زیارت (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا (۷) مکان یعنی وقوف عرفہ میدان عرفات کی زمین میں ہونا۔ ”سوا بطنِ عرنہ“ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ (در مختار و رد المحتار)

**حج کے واجبات:** حج کے واجبات یہ ہیں: (۱) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام باندھے آگے نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے، تو جائز ہے (۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا، اس کو ”سعی“ کہتے ہیں (۳) سعی کو ”صفا“ سے شروع کرنا (۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا (۵) دن میں میدان عرفات کے اندر وقوف کیا ہے، تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب غروب ہو جائے خواہ آفتاب ڈھلنے ہی شروع کیا تھا یا بعد میں غرض! غروب آفتاب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں میدان عرفات کے اندر وقوف کیا ہے، تو اس کے لئے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں، مگر وہ اس واجب کا تارک ہو کہ دن میں غروب آفتاب تک وقوف کرتا (۶) وقوف میں رات کا کچھ حصہ آجانا (۷) عرفات سے واپسی میں امام کی پیروی کرنا، یعنی جب تک امام میدان عرفات سے نہ نکلے، یہ بھی نہ چلے ہاں! اگر امام نے وقت سے تاخیر کی، تو اسے امام سے پہلے میدان عرفات سے روانہ ہو جانا جائز ہے اور اگر زبردست بھیڑ کی وجہ سے یا کسی دوسری ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد میدان عرفات میں ٹھہرا رہا، امام کے ساتھ نہ گیا، جب بھی جائز ہے۔ (۸) ”مزدلفہ“ میں ٹھہرنا (۹) مغرب و عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں مزدلفہ پہنچ کر پڑھنا (۱۰) تینوں جمروں میں دسویں، گیارہویں، بارہویں ذوالحجہ کو تینوں جمروں پر کنکریاں مارنا (۱۱) حمرۃ العقبہ کی رمی پہلے دن سرمنڈانے سے پہلے ہونا (۱۲) ہر روز رمی کا اسی دن ہونا (۱۳) احرام کھولنے کے لئے سر منڈانا یا بال کتر وانا (۱۴) یہ سرمنڈانا یا بال کتر وانا، منیٰ یعنی حرم کی حدود کے اندر ہونا (۱۵) قرآن یا تمتع کرنے والے کو قربانی کرنا (۱۶) اور اس قربانی کا حدود حرم اور ایام نحر میں ہونا (۱۷) طواف زیارت کا

اور اس کا حج باطل نہیں ہوگا ہاں! البتہ بعض واجب ایسے بھی ہیں کہ ان کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں ہوتی، مثلاً طواف کے بعد کی دو رکعتیں تحیۃ الطواف واجب ہیں، لیکن اگر کوئی چھوڑ دے، تو اس پر قربانی لازم نہیں اور حج کی سنتوں میں سے اگر کوئی سنت چھوڑ دے، تو اس سے نہ توجج باطل ہوگا نہ قربانی لازم ہوگی ہاں! البتہ! حج کے ثواب میں کچھ کمی آجائے گی۔

سفر حج و زیارت کے آداب: ہر حاجی کو چاہئے کہ روانگی سے پہلے ضروریات سفر پرانے حاجیوں سے معلوم کر کے مہیا کرے اور مندرجہ ذیل آداب و ہدایات کا خاص طور پر خیال کرے۔

۱- سب سے پہلے نیت کو درست کرے کہ اس سفر سے مقصود صرف اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں، اس کے سوا ناموری یا شہرت یا سیر و تفریح یا تجارت وغیرہ کا ہرگز ہرگز دل میں خیال نہ لائے۔

۲- نماز، روزہ جتنی عبادات اس کے ذمہ واجب ہوں، سب کو ادا کرے اور توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے، اسی طرح اس کے اوپر جن جن لوگوں کا قرض ہو، سب کا قرض ادا کرے، جن جن لوگوں کی امانتیں ہوں، ان کی امانتوں کو ادا کرے، جن جن لوگوں کے حقوق اس کے ذمے ہوں، سب سے حقوق معاف کرائے یا ادا کرے۔ جن لوگوں پر کوئی زیادتی کی ہو، اس سے معاف کرائے، جن جن لوگوں کی اجازت کے بغیر سفر مکروہ ہے، جیسے ماں باپ، شوہران کو رضامند کر کے اجازت حاصل کرے۔ ان تمام چیزوں سے فارغ اور سبکدوش ہو کر سفر حج و زیارت کے لئے روانہ ہو۔

۳- عورت کے ساتھ جب تک کہ اس کا شوہر یا بالغ محرم قابل اطمینان نہ ہو، جس سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو، اس وقت تک عورت کے لئے سفر حرام ہے۔ عورت اگر بلا شوہر یا بغیر محرم کے حج کرے گی، تو اس کا حج تو ہو جائے گا، مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ (جو ہر وہ بہار شریعت ج ۶)


۴- رقم یا توشہ جو کچھ ساتھ لے مال حلال سے لے ورنہ حج مقبول ہونے کی امید نہیں، اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا۔ اگر اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو چاہیے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے اور توشہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں کو صدقہ دیتا چلے کہ یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

۵- چونکہ سفر کرنے والے مختلف حیثیت کے لوگ ہوتے ہیں، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی ضرورت کے مطابق سفر کا سامان اپنے ساتھ لے جائے تاکہ سفر میں تکلیفوں کا سامنا نہ کرنا پڑے

تیل مصالے وغیرہ اپنے ذوق اور ضرورت کے مطابق لے لے۔ اچار، چٹنی اگر ساتھ ہو یا کاغذی لیہوں کچھ لے لے تو جہاز پر ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ سمندری سفر میں منہ کا ذائقہ بہت خراب رہتا ہے اور اکثر سوندھی چیزیں کھانے کو دل چاہتا ہے اس لئے کچھ پاپڑیا، نمکین دال سویاں، بھنے ہوئے چنے رکھ لو، مگر بند ڈبوں میں رکھو ورنہ سمندری ہوا سے بد مزہ ہو جائیں گے۔ عرب میں سگریٹ بہت ملتا ہے مگر بیڑی اور پان بہت کم اور بے حد گراں ملتا ہے اس لئے ہندوستان ہی سے اس کا انتظام کر لینا چاہئے ضرورت کی چیزیں ساتھ ہوں، یہ بہت اچھا ہے، لیکن یاد رکھو کہ سفر میں جس قدر کم سے کم سامان ہوگا اتنا ہی زیادہ آرام ملے گا۔ سامانوں کی کثرت بعض جگہوں پر بہت بڑی مصیبت بن جاتی ہے اس کا خیال رکھو۔ اپنے ہر سامان کے بندلوں پر اپنا اور اپنے معلم کا نام ضرور لکھ دو اس سے جدہ میں سامان تلاش کرتے وقت بڑی آسانی ہوتی ہے۔

**حاجی گھر سے نکلتے وقت: ۱۔** چلتے وقت سب عزیزوں اور دوستوں سے ملاقات کرے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اپنے لئے سب سے دعائیں کرائے کیونکہ دوسروں کی دعائیں قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کس کی دعا مقبول ہوگی اس لئے سب سے دعا کرائے اور لوگ حاجی یا کسی مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ اور حاجی سب لوگوں کے دین اور جان مال اولاد اور سلامتی و تندرستی کو خدا کے سپرد کرے۔

۲۔ سفر کے لباس پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد اور چاروں قل پڑھ کر باہر نکلے یہ چاروں رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی نماز کے بعد یہ دعا کرے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَغْیِ السَّفَرِ وَکِتَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بِغَدِ الْکُوْرِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ پھر کچھ صدقہ کرے اور گھر سے باہر نکلے اور دروازہ سے باہر نکلتے ہی کچھ صدقہ کرے اور گھر میں سے نکلے اور یہ پڑھے: اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لَرَاٰکَ اِلٰی مَعَادٍ اِنْشَاء اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ مکان پر واپس آئے گا۔ گھر سے نکلتے وقت خوشی خوشی باہر نکلے۔

۳۔ سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھے، پھر ریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو بِسْمِ اللّٰهِ تین بار پڑھے، پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ ہر ایک تین تین بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک بار پڑھے، پھر یہ پڑھے: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَاَمَّا كُنَّا لَهُ مَقْرِبَیْنِ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ سواری کے شروع و فساد  پر ہے

حاجی جدہ میں: جدہ میں جہاز سے اترتے وقت یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے تمام سامان کو اچھی طرح باندھ کر ایک جگہ اپنی سیٹ کے اوپر رکھ دیں، بکسوں کو رسیوں سے جکڑ دیں اور سامانوں کی بوری کو سی دیں تاکہ جہاز سے اتارتے وقت سامانوں کو ٹوٹنے پھوٹنے اور بکھر جانے کا خطرہ نہ رہے۔ پھر صرف پاسپورٹ اور رقم ساتھ لے کر جہاز سے اتر جائیں۔ پاسپورٹ کی چیکنگ اور معائنہ کے بعد سب سے بڑا اور مشکل کام سامانوں کے ڈھیر میں سے اپنے سامانوں کو تلاش کرنا ہے۔ اس سلسلے میں حاجیوں کو بچہ پریشانی ہوتی ہے اور لوگ اپنے اپنے سامانوں کی تلاش میں دیوانہ وار دوڑتے اور بھاگتے پھرتے ہیں۔ اس موقع پر نہایت ہی صبر و سکون چاہیے اور سامانوں کی تلاش میں جلدی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ تھوڑی دیر سکون کے ساتھ بیٹھ جانا چاہیے۔ جب لوگ اپنے اپنے سامانوں کو اٹھا لیں اور سامان تھوڑا رہ جائے تو اپنے سامانوں کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا۔ اطمینان رکھیں کہ کوئی دوسرا آپ کے سامانوں کو نہیں اٹھائے گا۔ آخر تک آپ کا سامان وہیں پڑا رہے گا اور اگر خدا نخواستہ آپ کا سامان وہاں نہ ملے تو بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں، بلکہ اپنے معلم کے وکیل کو ہمراہ لے کر مدینۃ الحجاج کی مسجد کے سامنے والے میدان میں اپنے سامان کو تلاش کیجئے وہاں ملے گا۔ وہاں کا دستور ہے کہ حاجیوں کا جو سامان چھوٹ جاتا ہے، ٹرک والے اس کو لاد کر مسجد کے میدان میں ڈال دیتے ہیں۔ ہاں! اس کا خیال رکھئے کہ آپ کے ہر سامان پر آپ کا اور آپ کے معلم کا نام ضرور لکھا ہونا چاہیے۔ یہ سعودی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہر حاجی کا چھوٹا ہوا سامان اس کے معلم کے مکان پر پہنچائے۔

احرام: جب جدہ دو تین میل رہ جاتا ہے تو جہاز والے سیٹی بجا کر احرام باندھنے کی اطلاع دیتے ہیں جب وہ جگہ آجائے تو غسل کریں اور مسواک کے ساتھ وضو کریں اور ایک نئی یا دھلی ہوئی چادر کا احرام باندھ لیں اور ایسے ہی ایک چادر اوڑھ لیں اور احرام کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر احرام باندھنے کی دعا پڑھیں۔

ضروری ہدایت: یاد رکھو کہ حج کا احرام تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ خالی حج کرے اس حاجی کو ”مفرد“ کہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ یہاں سے فقط عمرہ کی نیت کرے اور عمرہ ادا کر کے مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھے ایسے حاجی کو متمتع کہتے ہیں۔ تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے یہ سب سے افضل ہے اس کو قرآن کہتے ہیں اور ایسے حاجی کو قارن کہتے ہیں، مگر ان تینوں قسموں میں تمتع زیادہ آسان ہے اور اکثر ہندوستانی لوگ یہی احرام باندھتے ہیں اس لئے ہم یہی آسان طریقہ لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ:

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی داہنی طرف چلو جب حجر اسود بالکل تمہارے منہ کے سامنے ہو (اور یہ بات ایک ذرا حرکت کرنے میں حاصل ہو جائے گی) کیونکہ پہلے حجر اسود داہنے ہاتھ کے سامنے تھا اب ذرا سا ہٹ جانے سے منہ کے سامنے ہو جائے گا) اب کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اگر آسانی سے ہو سکے تو حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دے کہ آواز پیدا ہو تین بار ایسا ہی کرو اور اگر بھیڑ کی وجہ سے اس طرح بوسہ لینا نصیب نہ ہو تو ہاتھ رکھ کر ہاتھ کو چوم لو یا اس پر چھڑی رکھ کر چھڑی کو چوم لو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھ کو چوم لو۔ اب طواف کے لئے دروازہ کعبہ کی طرف بڑھو۔ جب حجر اسود کے سامنے سے گزر جاؤ تو سیدھے ہولو خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر کر کے اس طرح چلو کہ کسی کو ایذا مت دو پہلے تین پھیروں میں مرد کو رمل کرنا چاہئے۔ یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہلاتا ہوا بہادریوں کی طرح چلے نہ کودتے ہوئے نہ دوڑتے ہوئے اور جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کو چوم لے دعائیں پڑھتے ہوئے طواف کرے۔ معلم دعائیں پڑھاتے ہوئے طواف کراتے ہیں لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا فرض یا واجب نہیں۔ اگر یہ دعائیں یاد نہ ہوں تو درود شریف پڑھتے ہوئے طواف کے ساتوں چکر پورے کرے۔ جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر چوم لے۔ حجر اسود کو پہلی بار جب چوم اس وقت سے تَبٰیْغِ پڑھنا بند کر دے۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر یہ آیت پڑھو: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھو یہ نماز واجب ہے اور اس کا نام ”تحیۃ الطواف“ ہے نماز کے بعد یہ دعا نہایت روتے گزر گزرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر پڑھے۔

## مقام ابراہیم کی دعا

پڑھتے ہوئے۔  
**صفا و مروہ کی سعی:** باب الصفا سے نکل کر صفا پہاڑی کی جانب چلو اور اس پر چڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھو:

أَبْدِئْ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ إِنَّ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ ذَكَرَ كَيْفَ بَشَّكَ صَفَا وَمَرْوَةَ اللَّهِ كَيْفَ نَشَانِيهِمْ مِنْ  
أَوْعَمَمَرُوا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا جَسْنَ نَعْنِي كَيْفَ يَأْمُرُهُ كَيْفَ اسْطَرَّ انْ كَيْفَ طَوَافٍ مِنْ  
وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ غَنَاهُمْ نَعْنِي اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک  
عَلَيْهِمْ ۝

پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ کندھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھاؤ اور تھوڑی  
دیر تسبیح و تہلیل و تکبیر اور درود شریف پڑھ کر اپنے لئے اور دوستوں کے لئے دعا مانگو کہ یہاں دعا مقبول  
ہوتی ہے پھر اس طرح سعی کی نیت کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي۔  
یعنی اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا  
ارادہ کرتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان فرما  
دے اور اس کو تو میری طرف سے قبول  
فرما لے۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلو اور درود شریف اور دعاؤں کا پڑھنا برابر جاری رکھو۔ جب سبز رنگ کا  
نشان آئے تو یہاں سے دوڑنا شروع کر دو یہاں تک کہ دوسرے سبز نشان سے آگے نکل جاؤ اور مروہ  
تک پہنچو۔ یہاں بھی تکبیر، تسبیح اور حمد و ثناء اور درود شریف پڑھو اور یہ دعا مانگو یہ ایک پھیرا ہوا پھر یہاں  
سے صفا کو چلو اور سبز نشان کے پاس پہنچو تو دوڑو اور دوسرے نشان سے آگے نکل جاؤ یہاں تک کہ صفا  
پر پہنچ کر بدستور سابق دعائیں مانگو۔ اسی طرح سے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک اور صفا سے مروہ  
تک آؤ پھر جاؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو۔ ہر پھیرے میں اسی طرح کرو اور دونوں سبز  
رنگ کے نشانوں کے درمیان ہر پھیرے میں دوڑ کر چلتے رہو۔ طواف کعبہ اور سعی کر لینے سے تمہارا عمرہ  
جس کا احرام باندھ کر آئے ہو ادا ہو گیا اب سر منڈا کر یا بال کٹوا کر احرام اتار لو اور غسل کر کے سہلے  
ہوئے کپڑے پہن لو اور بلا احرام کے مکہ مکرمہ میں مقیم رہو اور روزانہ جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے  
نفل طواف کرتے رہو۔

منیٰ کو روانگی: پھر آٹھویں ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھو اور ایک نفل طواف میں رمل اور صفا و مروہ کی سعی

میں نہ جاسکو تو اپنے خیمہ ہی میں لمبیک پڑھنے اور ذکر و دعا میں آفتاب غروب ہونے تک مشغول رہو اور خبردار اس انمول اور قیمتی وقت کو چائے بیڑی اڑانے اور گپ لڑانے میں برباد نہ کرو بلکہ آنکھیں بند کئے گردن جھکائے دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف سر سے اونچا اٹھا کر پھیلائے، تکبیر و تہلیل اور لمبیک و دعا اور توبہ و استغفار میں ڈوب جائے اور خوب روئے اور اگر روانہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت بنائے اور انتہائی کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسو ٹپک جائے کہ یہ مقبولیت کی نشانی ہے۔

رات بھر مزدلفہ میں: سورج غروب ہو جانے کے بعد میدان عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو جاؤ اور پورے راستہ میں لمبیک اور ذکر و دعا اور تکبیر کثرت سے بلند آواز سے پڑھتے چلو۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب کو عشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے پڑھو پھر مغرب کے بعد فوراً ہی عشاء پڑھو اس کے بعد ”مشعر الحرام“ کی مقدس پہاڑی یا اس کے قرب میں یا پورے میدان میں ”وادی محسر“ کے سوا جہاں چاہو ٹھہرو اور لمبیک اور تکبیر و تہلیل میں خوب رورو کر مشغول رہو اور صبح صادق کے طلوع ہونے سے اجالا ہونے تک کا وقت بہت ہی خاص وقت ہے اس میں ذکر و دعا سے غافل نہ رہو۔

مزدلفہ ہی سے تین دن جمروں پر مارنے کے لئے ۴۹ کنکریاں بھجور کی گٹھلی کے برابر چن لو اور ان کو تین مرتبہ دھو لو اور طلوع آفتاب میں جب دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جاؤ اور منیٰ پہنچ کر ”جرمہ العقبہ“ کو سب سے پہلے جاؤ اور اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو اب پانچ ہاتھ کی دوری سے سات کنکریاں جدا جدا چنگلی میں لے کر داہنا ہاتھ خوب اونچا اٹھا کر جرمہ کو مارو اور ہر کنکری کو یہ دعا پڑھ کر پھینکو:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ زَعْمًا لِلشَّيْطٰنِ  
رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَبًّا مَّبْرُورًا ذَلِيلٌ كَرِيْمٌ  
اے اللہ! اس حج کو مبرور بنا دے اور سعی مشکور  
کر دے اور گناہوں کو بخش دے۔

کنکری مار کر قربانی کرے مگر خوب سمجھ لو کہ یہ قربانی وہ قربانی نہیں ہے جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے جو قربان کرنے والے اور تمتع کرنے والوں پر واجب اور مفرد پر مستحب ہے۔ قربانی کے بعد مرد و ستر منڈائیں یا بال کتر وائیں۔ عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے وہ صرف ایک پورے کے برابر سر کے بال کٹا دیں اور احرام اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیں اور افضل یہ ہے کہ آج دسویں ذی الحجہ ہی کو مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت جو فرض ہے کر لیں۔ اگر دسویں کو یہ طواف نہ کر سکیں تو ۱۱ اور ۱۲ کو سورج غروب ہونے سے پہلے یہ طواف کر لیں اور مکہ سے منیٰ جا کر ٹھہریں اور ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو منیٰ میں رہیں اور سورج



لئے روانہ ہو جائے۔

حاضری دربار مدینہ منورہ: مدینہ طیبہ کی حاضری اور اس مقدس سفر میں مندرجہ ذیل ہدایات پر خاص طور سے دھیان رکھو۔

۱۔ مزار اقدس کی زیارت قریب بواجب ہے۔ محدث ابن عدی نے ”کامل“ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (بہار شریعت)

۲- حاضری میں خاص قبر انور کی زیارت کی نیت کرے یہاں تک کہ امام ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس مرتبہ مسجد نبوی کی نیت بھی شریک نہ کرے۔ (بہار شریعت)

۳- راستہ میں اس قدر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہو کہ ذکر و درود شریف میں غرق ہو جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے اور زیادہ ذوق و شوق بلکہ وجد میں جھوم جھوم کر درود شریف پڑھو اور عشق رسول کی مستی میں ڈوب جاؤ۔

۴- جب حرم مدینہ منورہ آئے تو اگر سواری سے اتر سکو، تو پیادہ سر جھکائے روتے ہوئے اور درود شریف پڑھتے چلو اور جب گنبد خضراء پر نگاہ پڑے، تو درود و سلام والہانہ جوش و خروش کے ساتھ پڑھو۔ اور جب شہر اقدس مدینہ منورہ میں پہنچو، تو جلال و جمال محبوب کے تصور میں غرق ہو جاؤ اور دروازہ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھو اور یہ دعا پڑھو:

[illegible]

۵۔ پھر غسل و وضو اور تمام ضروریات سے فارغ ہو کر مسواک کر کے خوشبو لگا کر اور سفید و صاف کپڑے پہن کر آستانہ مقدسہ کی طرف انتہائی عاجزی و خاکساری اور ادب و احترام کے ساتھ متوجہ ہوا اور روتے ہوئے مسجد نبوی کے دروازے پر صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرہ دے گویا تم سرکار سے

ان سلاموں کو بار بار جب تک دل چاہے، بکثرت پڑھتے رہو اور اپنے ماں باپ اور استادوں اور دوستوں اور اپنے تمام عزیزوں کی طرف سے بھی سلام عرض کرو اور سب کے لئے بار بار شفاعت کی بھیک مانگو اور بار بار یہ عرض کرو کہ اَسْتَلْكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اُور جو میری اور میری اس کتاب کو پڑھے، اس کو میں وصیت کرتا ہوں کہ مجھ گنہگار کی طرف سے بھی سلام عرض کر کے شفاعت کی بھیک مانگیں، پھر اپنے داسنے ہاتھ کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی چہرہ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَلِیْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے خلیفہ رسول اللہ! آپ پر سلام اے  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فی رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام اے غار ثور  
النَّارِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہ۔  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق آپ  
پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی  
برکتیں۔

پھر اتنی ہی دور ہٹ کر حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پر جلال چہرہ کے سامنے عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ اے امیر المومنین آپ پر سلام اے چالیس کا عدد  
عَلَیْكَ يَا مُتِمِّمَ الْاَزْبَعِیْنَ اَلسَّلَامُ پورا کرنے والے مسلمان آپ پر سلام اے  
عَلَیْكَ يَا عَزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ اسلام اور مسلمانوں کی عزت آپ پر سلام اور اللہ  
وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہ  
تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا يَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے رسول اللہ کے دونوں خلیفہ آپ دونوں پر  
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا  
یا سلام اے رسول اللہ کے دو وزیر و آپ دونوں پر  
سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام اے خلفائے  
عَلَیْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ راشدین میں تیسرے خلیفہ آپ پر سلام اے غزوۂ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا صَاحِبَ الْهَجْرَتَیْنِ تبوک کی فوج جس سے تیاری کرنے والے آپ پر  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُجَهِّزَ جَیْشِ الْعُسْرَةِ سلام اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور  
بِالنَّقْدِ وَالْعِیْنِ جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ تَمَامِ مُسْلِمَانُوں کی طرف سے آپ کو بدلہ دے اور  
رَسُوْلِهِ وَعَنْ سَائِرِ اَپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

الْمُسْلِمِينَ وَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَعَنِ  
الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ۔

۱۳- ظالم مجدیوں نے تمام قبوں اور قبروں کو توڑ پھوڑ کر میدان کر ڈالا ہے، بہت کم قبروں کے نشان باقی ہیں، بہر حال جو مقابر ظاہر ہیں، سب جگہ سلام پڑھو اور فاتحہ خوانی کرو اور دعائیں مانگو کہ یہ سب بارش انوار و برکات کی جگہیں اور مقبولیت کے مقامات ہیں۔

۱۴- قبر شریف کی زیارت کرے اور مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد قبا میں نماز عمرہ کے مثل ہے اور دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سنیچر کو قبر شریف لے جاتے۔ کبھی سوار کبھی پیدل اس مقام کی بزرگی کے بارے میں دوسری احادیث بھی ہیں۔ (ترمذی وغیرہ)

۱۵- شہداء احد کی بھی زیارت کرو حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہداء احد کی مقدس قبروں پر تشریف لے جاتے اور یہ فرماتے: اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَمَّا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ اور احد پہاڑ کی بھی زیارت کرو کہ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوہ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جمعرات کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس پر سلام عرض کرے اور حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں یہ دونوں یہیں مدفون ہیں۔

مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں

۱۶- مدینہ منورہ کے وہ کنوئیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہیں، یعنی کسی سے وضو فرمایا، کسی کا پانی نوش فرمایا، کسی میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جاننے والا اور بتانے

۱۷۔ مدینہ منورہ کی چند مشہور مسجدوں کی بھی زیارت کرے اور ہر مسجد میں کم سے کم دو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر دعائیں مانگے۔ خصوصیت کے ساتھ ان مسجدوں کی:

مسجد جمعہ: یہ مسجد قبا کے نئے راستے سے جانب مشرق ہے۔ پہلا جمعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمایا تھا۔

مسجد غمامہ: اس جگہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدین کی نماز پڑھتے تھے، اسی لئے اس کو مسجد مصلیٰ بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ: یہ مسجد بالکل مسجد غمامہ کے قریب شمالی جانب ہے۔

مسجد علی رضی اللہ عنہ: یہ مسجد بھی غمامہ کے پاس ہی ہے۔

مسجد بغلہ: یہ مسجد جنت البقیع کے مشرق میں ہے۔ مسجد کے قریب ایک پتھر میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجر کے کھر کا نشان ہے، اس لئے اس کو مسجد بغلہ کہتے ہیں بغلہ کے معنی حجر ہے۔

مسجد اجابہ: یہ مسجد جنت البقیع کے شمالی جانب ہے۔ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قبیلہ والوں کے لئے اس جگہ دعائیں مانگیں، جو مقبول ہوئیں۔

مسجد اُبی رضی اللہ عنہ: یہ مسجد جنت البقیع کے بالکل قریب ہی ہے۔ اسی جگہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی کبھی یہاں رونق افروز ہوتے اور نماز پڑھتے تھے۔

مسجد سقیا: باب عنبر یہ کے قریب ریلوے سٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے جس کو قبہ الرؤس کہتے ہیں، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ”بیر السقیا“ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں جاتے ہوئے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد احزاب: یہ مسجد سلح پہاڑی کے مغربی کنارے پر ہے۔ جنگ خندق کے موقع پر اسی جگہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مقبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی، اسی لئے بعض لوگ اسے مسجد الفتح بھی کہتے ہیں۔ اس کے قرب میں چار دوسری مسجدیں بھی ہیں: ایک مسجد ابوبکر، دوسری کا نام مسجد عمر، تیسری کا نام مسجد عثمان اور چوتھی کا نام مسجد سلمان ہے۔ ان پانچوں مسجدوں کو مساجد خمسہ کہا جاتا ہے۔ یہ

لئے خوب گڑ گڑا کر اور روتے ہوئے دعائیں مانگیں اور خاص کر یہ بھی دعا کریں کہ حاضری کا یہ آخری موقع نہ ہو بلکہ خداوند قدوس اس دربار مقدس کی حاضری بار بار نصیب فرمائے۔

اپنے ساتھ اپنے والدین اور رشتہ داروں، عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں اور بچوں کے لئے بھی دعائیں مانگیں اس کے بعد روضہء منورہ کی طرف دیکھتے ہوئے اور جدائی کے رنج و غم میں آنسو بہاتے ہوئے مسجد نبوی شریف سے پہلے بایاں پاؤں نکالیں اور جہاں تک گنبد خضریٰ نظر آئے بار بار حسرت بھری نگاہوں سے دیدار کرتے رہیں اور یہ کہتے ہوئے روانہ ہو جائیں کہ ۔

مدینہ جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں

اسی میں عمر دو روزہ تمام ہو جائے

ظظظ



نہیں، جیسے سونے چاندی کا چچا استعمال کرنا یا ان کے بنے ہوئے خلال سے دانت صاف کرنا، اسی طرح چاندی سونے کے بنے ہوئے گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا یا خاصدان میں پان رکھنا یا چاندی کی سلائی سے سرمہ لگانا یا چاندی کی پیالی میں تیل رکھ کر تیل لگانا یہ سب حرام ہے۔

(در مختار و رد المحتار ج ۵، ص ۲۱۷)

**آداب:** کسی کے یہاں دعوت میں جاؤ، تو کھانے کے لئے بہت بے صبری نہ ظاہر کرو کہ ایسا کرنے میں تم لوگوں کی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے، کھانا سامنے آئے تو اطمینان کے ساتھ کھاؤ، بہت جلدی جلدی مت کھاؤ، دوسروں کی طرف مت دیکھو اور دوسروں کے برتنوں کی جانب نگاہ مت ڈالو، خبردار! کسی کھانے میں عیب نہ نکالو کہ اس سے گھر والوں کی دل شکنی ہوگی اور سنت کی مخالفت بھی ہوگی، کیونکہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ یہی تھا کہ کبھی آپ نے کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا، بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ کو مرغوب ہوتا اُس کو تناول فرماتے اور جو نا پسند ہوتا، اس کو نہ کھاتے۔ بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارا کرتے ہیں، کبھی کھانوں میں عیب نکالتے ہیں، کبھی منتظمین کو کوسنے دیتے ہیں، میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں، لہذا ان بری باتوں کو چھوڑ دو، بلکہ یہ طریقہ اختیار کرو کہ اگر دعوتوں میں تمہارے مزاج کے خلاف بھی کوئی بات ہو تو اس کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرو اور صاحب خانہ کی دل جوئی کے لئے چند کلمات تعریف کے کہہ کر اس کا حوصلہ بڑھا دو، ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں تمہارا وقار بڑھ جائے گا۔

**مسئلہ:** ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے، تو اس کو اٹھا کر کھا لو، شیخی مت بگھاؤ کہ اس کو ضائع کر دینا اسراف ہے، جو گناہ ہے۔ بہت زیادہ گرم کھانا مت کھاؤ، نہ کھانے کو سونگھو، نہ کھانے پر پھونک مار مار کر اس کو ٹھنڈا کرو کہ یہ سب باتیں خلاف ادب بھی ہیں اور مضرب بھی۔

(رد المحتار ج ۵، ص ۲۱۶)

## پینے کا طریقہ

جو کچھ بھی پیو، بِسْمِ اللہ پڑھ کر دہنے ہاتھ سے پیو، بائیں ہاتھ سے پینا شیطان کا طریقہ ہے، جو چیز بھی پیو، تین سانس میں پیو اور ہر مرتبہ برتن سے منہ ہٹا کر سانس لو چاہیے کہ پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہئے پی لئے کھڑے ہو کر کوئی چیز نہ پیئے۔ حدیث

تو اپنی ماں بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے بلکہ اتنی عمر کا لڑکا لڑکوں اور مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ)

مسئلہ: دن کے ابتدائی حصہ اور مغرب و عشاء کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۲۷، بہار شریعت ج ۱۶، ص ۲۹)

مسئلہ: شمال کی طرف پاؤں پھیلا کر بلاشبہ سونا جائز ہے اس کو ناجائز سمجھنا غلطی ہے ہاں البتہ مغرب کی طرف پاؤں کر کے سونا یقیناً ناجائز ہے کہ اس میں قبلہ کی بے ادبی ہے۔

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے تو بچوں کو گھروں میں سمیٹ لو کہ اس وقت شیاطین ادھر ادھر نکل پڑتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کر لو اور بسم اللہ پڑھ کر مشکوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانپ دو اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دو اور سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کر دو اس کو بجھا دیا کرو۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد وغیرہ)

مسئلہ: رات میں جب کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے بولنے کی آوازیں سنو تو آغُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھو۔ (شرح السنۃ)

مسئلہ: اگر رات میں کوئی ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھوکنا چاہیے اور تین بار آغُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ کر اور کروٹ بدل کر سو رہنا چاہیے اور کسی سے بھی اس خواب کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔ انشاء اللہ اس خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۳۹۴)

مسئلہ: اپنی طرف سے جھوٹا خواب گھر کر لوگوں سے بیان کرنا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔

(ترمذی شریف ج ۲، ص ۵۲)

مسئلہ: سونے سے پہلے بستر کا جھاڑ لینا سنت ہے۔ جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اٰخِيْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اَلِيْهِ النُّشُوْرُ اور بستر سے اٹھ جائے۔ (عالمگیری)

## لباس کا پہننا

اتنا لباس پہننا ضروری ہے کہ جس سے ستر عورت ہو جائے عورتیں بہت بار یک اور اتنا چست لباس ہرگز نہ پہنیں کہ جس سے بدن کے اعضاء ظاہر ہوں کہ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے۔ مرد بھی پا جامہ اور تہبند اتنے بار یک اور ہلکے کپڑے کا نہ پہنیں کہ جس سے بدن کی رنگت جھلکے اور ستر پوشی نہ ہو کہ



ہی اچھا ہے۔

مسئلہ: مردوں کا پاجامہ تہبند ٹخنوں سے نیچا ہونا سخت منع ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ سخت ناپسند ہے۔  
مسئلہ: اون اور بالوں کے کپڑے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں اور بہت سے اولیاء کاملین اور بزرگان دین نے اپنی زندگی بھر ان کپڑوں کو پہنا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اون کے کپڑے پہن کر اپنے دلوں کو منور کرو کہ یہ دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں نور ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۳)

مسئلہ: کپڑا داہنی طرف سے پہننا پہلے داہنی آستین داہنا پانسچہ پہننا یہ سنت ہے نیا لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا  
وَرَزَقْنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ وَلَا قُوَّةٍ

یعنی اس اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے یہ  
پہنایا اور مجھے رزق دیا، بغیر میری طاقت و  
قوت کے۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۲۰۲)

(مجتبائی)

## زینت کا بیان

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ والی جو وزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم ہو پہن سکتے ہیں۔ مرد چند انگوٹھی یا ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ یہ سب مردوں کے لئے ناجائز ہیں۔ عورتیں سونے چاندی ہر قسم کی انگوٹھیاں، چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں، لیکن سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہا، تانبہ، پیتل، رولڈ گولڈ وغیرہ کے زیورات یا انگوٹھیاں مرد عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں۔ بجنے والے زیورات بھی عورتوں کے لئے منع ہیں۔ نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہننا حرام ہے۔ پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔ (درمختار رد المحتار ج ۵، ص ۲۳۰، عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۵)

مسئلہ: شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ فخر اور گھمنڈ کے لئے نہ ہو بلکہ نعمت خداوندی کے اظہار کے لئے ہو۔

مسئلہ: انسان کے بالوں کو عورت چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھے تاکہ اس کے بال زیادہ اور خوبصورت معلوم ہوں یہ حرام ہے اور اگر اون یا کالے دھاگوں کی چوٹی بنا کر بالوں میں گوندھے تو یہ جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۱۳)

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۵۴)

۴- ناک منہ صاف کرنے کے لئے یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے یا پسینہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا، عورتوں اور مردوں کے لئے جائز ہے اس لئے رومال رکھنا چاہیے۔ دامن یا آستین سے ہاتھ منہ پونچھنا یا ناک صاف کرنا خلاف ادب اور گھناؤنی بات ہے۔

(عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۳)

## متفرق مسائل:

مسئلہ: مردوں کو عمامہ باندھنا سنت ہے۔ خصوصاً نماز میں، کیونکہ جو نماز عمامہ باندھ کر پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

مسئلہ: عمامہ باندھتے تو اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے اور شملہ زیادہ سے زیادہ اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۱)

بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے، یہ خلاف سنت ہے اور بعض لوگ شملہ کو اوپر لا کر عمامہ میں گھس لیتے ہیں یہ بھی نہیں چاہیے۔ خصوصاً نماز کی حالت میں تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۵۵)

مسئلہ: عمامہ کو جب پھر سے باندھنا ہو تو اس کو اتار کر زمین پر پھینک نہ دے، بلکہ جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح ادھیڑنا چاہیے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۱)

مسئلہ: ٹوپی پہننا بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۹۱)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم میں اور مشرکین میں یہ فرق ہے کہ ہم عماموں کے نیچے ٹوپی رکھتے ہیں اور وہ صرف پگڑی باندھتے ہیں اور اس کے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے، چنانچہ ہندوستان کے کفار و مشرکین بھی اگر پگڑی باندھتے تو اس کے نیچے ٹوپی نہیں پہنتے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۵۴)

مسئلہ: اولیاء و صالحین کے مزاروں پر غلاف و چادر ڈالنا جائز ہے، جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحب مزار کی عظمت و رفعت عوام کی نظروں میں پیدا ہو اور عوام ان اللہ والوں کا ادب کریں اور ان سے فیوض و برکات حاصل کریں اور وہاں باادب حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کریں۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۳۲)

وہابی اور بدعتیہ لوگ جن کے دلوں میں اولیاء اور بزرگان دین کی محبت و عقیدت نہیں ہے ان کو ناجائز و حرام بتاتے ہیں۔ ان لوگوں کی بات ہرگز ہرگز نہیں ماننی چاہیے ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔

(بہار شریعت بحوالہ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ ج ۱۶، ص ۵۳)

مسئلہ: علماء و فقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے مسائل پوچھنے اور دینی معلومات حاصل کرنے کا موقع ملے اور علم دین کی عزت و وقعت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔ (بہار شریعت ج ۵، ص ۵۲، بحوالہ رد المحتار)

مسئلہ: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹ کیا، وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا، جس کی دوا نہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، ص ۲۵۸ بحوالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب)

مسئلہ: پاجامہ کا ٹکئیہ نہ بنائے کہ یہ ادب کے خلاف ہے اور عمامہ کا بھی ٹکئیہ نہ بنائے۔

(بہار شریعت ج ۱۶، ص ۲۵۸)

## چلنے کے آداب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا أَوْزِينَٰ ۖ يَرْتَضِيٰ ۖ لِلَّذِينَ أُخْلِصَ لَهُمْ الْأَرْضَانِ مَشْيًا وَلَا تَتَرَفَّعُوا عَلَيْهِمْ قَدْرًا ۚ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَتَمْسِكِ إِلَٰهَ رَبِّكَ ۚ وَإِنَّ أَوْلَىٰ لِطَاغُوتِ النَّاسِ وَأَوْلَىٰ لِلَّهِ فِي الْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ

۲۱۔ (کوہ ۱۱)

کی آواز ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

لَعْنَةُ تَوْزَمِينَ ۚ اَمَّا اَكْرَمَتُكُمْ فَطُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَلَا تَمْسِكْ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا۔ (پارہ ۱۵، رکوع ۴)

یعنی تو زمین پر اترا کر مت چل، بیشک تو ہرگز نہ تو زمین کو چیر ڈالے گا اور نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔

تیسری آیت میں فرمایا:

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا (پارہ ۱۹ گروہ ۴)

یعنی رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

مسئلہ: چلنے میں اترا اتر کر چلنا یا اکڑ کر چلنا یا دائیں بائیں ملتے اور جھومتے ہوئے چلنا یا زمین پر پاؤں پٹک پٹک کر چلنا یا بلا ضرورت دوڑتے ہوئے چلنا یا بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چلنا یا لوگوں کو دکھا دیتے ہوئے چلنا یہ سب اللہ تعالیٰ کو نا پسند ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ مجلس سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ آنے والوں کے لئے ہٹ جائے اور جگہ کشاہ کرے۔ (بخاری وغیرہ) مجلسوں میں ہر مرد و عورت کو ان چند آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے:

- ۱- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۳۱۶)
- ۲- کوئی مجلس سے اٹھ کر کسی کام کو گیا اور یہ معلوم ہے کہ وہ ابھی آئے گا تو ایسی صورت میں اس جگہ کسی اور کو بیٹھنا نہیں چاہیے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۳۱۸)
- ۳- اگر دو شخص مجلس میں پاس پاس بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں، تو ان دونوں کے بیچ میں جا کر نہیں بیٹھ جانا چاہیے ہاں! البتہ اگر دونوں اپنی خوشی سے تمہیں اپنے درمیان میں بٹھائیں، تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۳۱۷)
- ۴- جو تم سے ملاقات کو آئے، تو تم خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لئے ذرا اپنی جگہ سے ہٹ کر جاؤ، جس سے وہ یہ جانے کہ میری قدر و عزت کی۔
- ۵- مجلس میں سردار بن کر مت بیٹھو بلکہ جہاں بھی جگہ ملے بیٹھ جاؤ، غرور اور گھمنڈ اللہ تعالیٰ کو بیحد ناپسند ہے اور تواضع اور انکساری اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔
- ۶- مجلس میں چھینک آئے تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو اور بلند آواز سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو اور بلند آواز سے حاضرین مجلس جواب میں یٰزِ حَمْدُکَ اللّٰہ کہیں۔
- ۷- جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو اگر پھر بھی نہ رکے تو ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانک لو۔
- ۸- بہت زور سے قہقہہ لگا کر مت ہنسو کہ اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- ۹- مجلسوں میں لوگوں کے سامنے تیوری چڑھا کر ماتھے پر بل ڈال کر ناک منہ چڑھا کر مت دیکھو کہ یہ گھمنڈی لوگوں اور متکبروں کا طریقہ ہے بلکہ نہایت عاجزانہ انداز سے غریبوں کی طرح بیٹھو۔ کوئی بات موقع کی ہو تو لوگوں سے بول چال بھی لو، لیکن ہر گز ہر گز کسی کی بات نہ کاٹو نہ کسی کی دل آزاری کرو نہ کوئی گناہ کی بات بولو۔
- ۱۰- مجلس میں خبردار! خبردار! کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ، یہ بالکل ہی خلاف ادب ہے۔

**مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا:**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس سے اٹھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر اور مجلس ذکر میں اس دعا کو پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ

غلط ہو تو اس کو کہنا یہ بہتان ہے اس میں غیبت سے بھی زیادہ گناہ ہے۔

۹۔ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اس کے لئے مغفرت کی دعائیں کیا کرو

امید ہے کہ قیامت میں وہ معاف کر دے۔

۱۰۔ کبھی ہرگز کسی سے جھوٹا وعدہ نہ کرو۔

۱۱۔ محض اپنی بات کو اونچی رکھنے کے لئے کسی سے بحث نہ کرو۔

۱۲۔ کبھی ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔

۱۳۔ سنی سنائی باتوں کو بلا تحقیق کئے ہوئے مت کہا کرو کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

۱۴۔ کسی کی بری صورت یا بری بات کو نقل مت کرو۔

۱۵۔ ہمیشہ اچھی باتیں لوگوں کو بتاتے رہو اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہو۔

## مکان میں جانے کے لئے اجازت لینا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو اندر مت جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ایسے گھروں کے اندر چلے جاؤ جن میں کوئی رہتا نہیں ہے اور ان میں تمہارا سامان موجود ہے ”اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمام ان باتوں کو جن کو تم ظاہر کرتے ہو اور جن کو تم چھپاتے ہو۔“ (قرآن مجید)

مسئلہ: جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کر لے پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے پھر اس کے بعد بات چیت شروع کرے اور اگر جس شخص کے پاس گیا ہے وہ مکان سے باہر ہی مل گیا ہو تو اب اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں سلام کرے پھر کلام شروع کر دے۔ (خانیہ)

مسئلہ: کسی کے دروازہ پر جا کر آواز دی اور اس نے اندر سے کہا: کون؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ ”میں“ جیسا کہ آجکل بہت سے لوگ میں کہہ کر جواب دیتے ہیں اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے کیونکہ ”میں“ کا لفظ تو ہر شخص اپنے کو کہہ سکتا ہے پھر یہ جواب ہی کب ہوا؟

ہے کہ اس لفظ کے سنتے ہی فوراً ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ شخص شیعہ مذہب کا ہے۔ لہذا سنیوں کو سلام میں اس لفظ سے بچنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۸۹)

مسئلہ: سلام کا جواب فوراً ہی دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوا اور یہ گناہ سلام کا جواب دے دینے سے دفع نہیں ہوگا، بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔ (در مختار و رد المحتار ج ۵، ص ۲۶۶)

مسئلہ: ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور ان میں سے کسی ایک نے بھی سلام نہ کیا، تو سب سنت چھوڑنے کے الزام میں گرفتار ہوئے اور ان میں سے ایک شخص نے بھی سلام کر لیا، تو سب بری ہو گئے، لیکن افضل یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں، یوں ہی اگر جماعت میں سے کسی نے بھی سلام کا جواب نہ دیا، تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے سب گنہگار ہوئے اور اگر ایک شخص نے بھی سلام کا جواب دے دیا تو پوری جماعت الزام سے بری ہوگئی مگر افضل یہی ہے کہ سب سلام کا جواب دیں۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۶)

مسئلہ: ایک شخص شہر سے آ رہا ہے اور دوسرا شخص دیہات سے آ رہا ہے، دونوں میں کون کسی کو سلام کرے؟ بعض نے کہا کہ شہری دیہاتی کو سلام کرے اور بعض کا قول ہے کہ دیہاتی شہری کو سلام کرے اور اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے، چھوٹا بڑے کو سلام کرے، سوار پیدل کو سلام کرے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ ایک شخص پیچھے سے آیا، یہ آگے والے کو سلام کرے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۶)

مسئلہ: کافر کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے، مگر جواب میں صرف علیکم کہہ اور اگر ایسی جگہ گزرتا ہو جس جگہ مسلمان اور کفار دونوں جمع ہوں تو اَلْسَلَام عَلَیْکُمْ کہہ اور مسلمانوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے ملے جلے مجمع کو اَلْسَلَام عَلَیْکُمْ اَتَّبِعَ اَلْهَدٰی کہہ کر سلام کرے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۶)

مسئلہ: اذان و اقامت اور جمعہ و عیدین کے خطبہ کے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے۔

(عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۶)

مسئلہ: علانیہ فسق و فجور کرنے والے کو سلام نہیں کرنا چاہیے، لیکن اگر کسی کے پڑوس میں فساق رہتے ہوں اور اگر یہ ان سے سختی کرتا ہے، تو وہ ان کو پریشان کرتے ہوں اور ایذا دیتے ہوں اور اگر یہ ان سے سلام و کلام جاری رکھتا ہے، تو وہ اس کو ایذا پہنچانے سے باز رہتے ہوں، تو ایسی صورت میں ظاہری طور پر ان فساق کے ساتھ سلام و کلام کے ساتھ میل جول رکھنے میں یہ شخص معذور سمجھا جائے گا۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

مسئلہ: مرد و عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر کسی اجنبیہ عورت نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ (خانیہ)

مسئلہ: بغض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اگر یہ جھکنار کو ع کے برابر ہو جائے تو حرام ہے اور اگر رکوع کی حد سے کم ہو تو مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۹۲)

مسئلہ: کسی کے نام کے ساتھ ”علیہ السلام“ کہنا یہ حضرات انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ خاص ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت جبریل علیہ السلام نبی اور فرشتے کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کے ساتھ علیہ السلام نہیں کہنا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۹۳)

مسئلہ: سلام محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ تم مومن نہ بن جاؤ اور تم لوگ مومن نہیں بنو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، لہذا میں تم لوگوں کو ایک ایسے کام کی رہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم لوگ وہ کام کرنے لگو گے، تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۵۹، ۳۵۹ مجتبیٰ)

مسئلہ: سلام خیر و برکت کا سبب ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے پیارے بیٹے! جب تو گھر میں داخل ہوا کرے تو گھر والوں کو سلام کر، کیونکہ تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج ۲، ص ۳۹۹)

مسئلہ: سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۳۹۷)

مسئلہ: ہر مسلمان کے ہر مسلمان کے اوپر چھ حقوق ہیں: (۱) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے۔ (۲) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو۔ (۳) جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرے۔ (۴) جب وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے۔ (۵) جب وہ چھینکے تو یرحمکم اللہ کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے۔ (۶) اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۳۹۷)



”ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہیے۔“ (اشعۃ

اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ ج ۴ ص ۲۰)

مسئلہ: معافقہ کرنا بھی سنت ہے کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معافقہ فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۶۱)

مسئلہ: بعد نماز عیدین مسلمانوں میں معافقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہار خوشی کا ایک طریقہ ہے یہ معافقہ بھی جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف اور شہوت کا اندیشہ نہ ہو مثلاً خوبصورت امردڑکوں سے معافقہ کرنا کہ یہ فتنہ کا محل ہے لہذا اس سے بچنا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸)

مسئلہ: کسی مرد کے رخسار یا پیشانی یا ٹھوڑی کو بوسہ دینا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو ناجائز ہے اور اگر اکرام و تعظیم کے لئے ہو تو جائز ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان کو بوسہ دیا اور حضرات و صحابہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۶۲ وغیرہ)

مسئلہ: عالم دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے بلکہ ان لوگوں کے قدم کو بھی چومنا جائز ہے بلکہ اگر کسی عالم دین سے لوگ یہ خواہش ظاہر کریں کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ میں بوسہ دوں تو لوگوں کی خواہش کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لئے لوگوں کی طرف بڑھا سکتا ہے۔ (در مختار ج ۵ ص ۲۴۵)

مسئلہ: بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۹ بحوالہ زیلعی و در مختار ج ۵ ص ۲۴۵)

## بوسہ کی چھ قسمیں:

یاد رکھو بوسہ کی چھ قسمیں ہیں: (۱) بوسہ رحمت: جیسے ماں باپ کا اپنی اولاد کو بوسہ دینا۔ (۲) بوسہ شفقت: جیسے اولاد کا اپنے والدین کو بوسہ دینا۔ (۳) بوسہ محبت: جیسے ایک شخص اپنے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دے۔ (۴) بوسہ تحیت: جیسے بوقت ملاقات ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بوسہ دے۔ (۵) بوسہ شہوت: جیسے مرد و عورت کو بوسہ دے۔ (۶) بوسہ دیانت: جیسے حجر اسود کا بوسہ۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۹ بحوالہ زیلعی)

مسئلہ: قرآن شریف بوسہ دینا بھی صحابہ کرام کے فعل سے ثابت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح کو قرآن مجید چومتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے رب کا عہد اور اس کی کتاب ہے اور حضرت عثمان

مسئلہ: جس کو چھینک آئے وہ بلند آواز سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے۔ اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے: يَزُحْمُكَ اللّٰہ۔ پھر چھینکنے والا یَغْفِرُ اللّٰہ لَنَا وَلَكُمْ کہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

مسئلہ: اگر ایک مجلس میں کسی کو کئی مرتبہ چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ضروری ہے اس کے بعد اس کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷)

مسئلہ: دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سننے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۶۶)

مسئلہ: چھینکنے والے کو چاہیے کہ سر جھکا کر پست آواز سے منہ کو چھپا کر چھینکے۔ بہت ہی بلند آواز سے چھینکنا حماقت ہے۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۶۶)

مسئلہ: بعض جاہل لوگ چھینک کو بدشگونی سمجھتے ہیں۔ اگر کسی کام کے لئے جاتے وقت خود کو یا کسی دوسرے کو چھینک آگئی تو لوگ یہ بدفالی لیتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہوگا یہ بہت بڑی جہالت ہے اور بے عقلی کی دلیل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور یہ بھی ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی بات کرتے ہوئے چھینک آ جائے تو چھینک اس بات پر ”شاہد عدل“ ہے۔ اب غور کرو کہ جب چھینک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ”شاہد عدل“ کا لقب دیا تو پھر بھلا چھینک منحوس اور بدشگونی کا سامان کیسے بن سکتی ہے اس لئے لوگوں کو اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیے کہ چھینک منحوس اور بدفالی کی چیز ہے۔ خداوند کریم مسلمانوں کو اتباع سنت اور پابندی شریعت کی توفیق بخشے۔ آمین! (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۱۰۳)

مسئلہ: کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَهْدِيكَ اللّٰہ کہنا چاہیے۔ (رد المحتار ج ۵، ص ۲۶۶)

مسئلہ: چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے دوبار جواب دینا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۷، و بہار شریعت ج ۱۶، ص ۱۰۶)

## خرید و فروخت کے چند مسائل

خریدنے اور بیچنے کے مسائل بہت زیادہ ہیں۔ اس مختصر کتاب میں بھلا اس کی گنجائش کہاں؟ جس کو مفصل طور پر خرید و فروخت کے مسائل کو جاننا ہو وہ بہار شریعت حصہ یازدہم کا بغور مطالعہ کرے۔ یہ اس بارے میں بہت ہی جامع اور معتبر کتاب ہے۔ ہم یہاں صرف چند ضروری مسائل کا ذکر لکھتے ہیں جن

پکانے کے کام میں لاسکتے ہیں نہ اس کو کسی مرہم یا صابون میں ملا سکتے ہیں۔

(ردالمحتار ج ۳، ص ۱۱۴)

مسئلہ: مردار کے بال ہڈی سینگ، کھر پڑ چوچ، ناخن ان سب کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے۔ شکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں ان کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔ اسی طرح ہاتھی کے دانت اور ہڈی اور اس کی بنی ہوئی چیزوں کو بھی خریدنا اور بیچنا اور استعمال کرنا جائز ہے۔ (ہدایہ ج ۳، ص ۳۹)

مسئلہ: کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکر، ان سب کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے۔ شکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں یا بغیر سکھائے ان کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ وہ سکھائے جانے کے قابل ہوں یا نکھنا کتا یا دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے اس کو خریدنا بیچنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار ج ۳، ص ۱۱۱)

مسئلہ: جانور یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے اور ان مقاصد کے لئے نہ ہوں تو کتا پالنا جائز نہیں اور جن صورتوں میں کتا پالنا جائز ہے ان صورتوں میں بھی مکان کے اندر کتوں کو نہ رکھ لیکن اگر چور یا دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے۔

(فتح القدیر و مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۳۵۹)

مسئلہ: مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور، مینڈک، کچھو، کیڑا وغیرہ اور حشرات الارض مثلاً چوہا، سانپ، گرگٹ، گوہ، بچھو، چوئی وغیرہ کو خریدنا اور بیچنا جائز نہیں۔ (درمختار ج ۲، ص ۱۱۱)

بندر کو کھیل اور مذاق کے لئے خریدنا منع ہے اور اس کو نچانا اور اس کے ساتھ کھیل کرنا حرام

ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: گبیہوں وغیرہ اناجوں میں دھول اور نلکری وغیرہ ملا کر بیچنا ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

اسی طرح دودھ میں پانی ملا کر بیچنا بھی ناجائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶، ص ۱۰۶)

مسئلہ: تالاب کے اندر مچھلیوں کو بیچنے کا جو دستور ہے یہ بیع ناجائز ہے تالاب کے اندر جتنی مچھلیاں ہوتی ہیں جب تک وہ شکار کر کے پکڑ نہ لی جائیں تب تک ان کا کوئی مالک نہیں۔ شکار کر کے جو ان مچھلیوں کو پکڑ لئے وہی ان کا مالک بن جاتا ہے۔ جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھو کہ جس شخص کا تالاب ہے جب وہ ان مچھلیوں کو پکڑ کر بیچا کرے تو یہ درست ہے۔ اگر کسی دوسرے شخص سے پکڑوائے گا تو پکڑنے والا ان مچھلیوں کا مالک ہو جائے گا تالاب کے مالک کا ان مچھلیوں پر کوئی حق نہیں ہوگا۔ تالاب کے مالک کو یہ حق نہیں ہے کہ مچھلیوں کو پکڑنے سے لوگوں کو منع کرے۔ (درمختار ج ۳، ص ۱۰۶)

مسئلہ: کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اگی نہ اس نے لگایا نہ اس نے پانی دے کر سیخا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملکیت نہیں ہے جو چاہے کاٹ لے جائے زمین کے مالک کے لئے نہ اس گھاس کو بیچنا جائز ہے

لے تب بیچے۔ اسی طرح بھیڑ دنبہ وغیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لے اس کو بیچنا اور خریدنا جائز نہیں۔ (درمختار ج ۳، ص ۱۰۸)

مسئلہ: گوہر کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے، لیکن آدمی کے پاخانہ کو بیچنا اور خریدنا جائز نہیں، ہاں البتہ اگر آدمی کے پاخانہ میں راکھ اور مٹی اس قدر مل جائے کہ مٹی اور راکھ غالب ہو جائے اور پاخانہ کھاد بن جائے تو اس کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے۔ (درمختار ج ۵، ص ۲۴۶ و بہار شریعت)

مسئلہ: احتکار (ذخیرہ اندوزی) ممنوع ہے۔ احتکار کے معنی یہ ہیں کہ کھانے کی چیزوں کو اس لئے چھپا کر رکھ لینا کہ جب اس کا بھاء زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا، تو ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور قحط کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اور مخلوق خدا کو ضرر اور نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس سے منع کیا ہے اور اس کے بارے میں بہت سی وعید کی حدیثیں آئی ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ جو چالیس دن تک احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جہازم (کوڑھ) اور مفلسی میں مبتلا کر دے گا اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کی نفلی عبادتوں کو قبول فرمائے گا، نہ فرض عبادتوں کو (درمختار ج ۵، ص ۲۴۶)

احتکار (ذخیرہ اندوزی) انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً اناج، شکر وغیرہ اور جانوروں کے چارہ میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس بھوسا۔ (درمختار رد المحتار ج ۵، ص ۲۵۱)

مسئلہ: احتکار وہیں کہلائے گا، جبکہ غلہ کا روکنا وہاں والوں کے لئے مضر ہو یعنی اس کی وجہ سے گرانی ہو جائے یا یہ صورت ہو کہ سارا غلہ اسی کے قبضہ میں ہے اس کے روکنے سے قحط کا اندیشہ ہے، دوسری جگہ غلہ دستیاب نہ ہوگا۔ (ہدایہ ج ۴، ص ۲۵۴) اور اگر کسی نے فصل پہ غلہ اس نیت سے خرید کر رکھ لیا کہ جب غلہ کا بھاء کچھ گراں ہوگا، تو بیچ کر نفع اٹھاؤں گا تو یہ نہ احتکار ہے نہ ممنوع ہے۔

مسئلہ: احتکار کرنے والوں کو قاضی یہ حکم دے گا کہ اپنے گھر والوں کے خرچ کے لائق غلہ رکھ لے اور باقی فروخت کر ڈالے اگر وہ لوگ قاضی کے حکم کے خلاف کریں یعنی زائد غلہ نہ بیچیں، تو قاضی ان لوگوں کو مناسب سزا دے گا اور ان لوگوں کی حاجت سے زیادہ جتنا غلہ ہوگا، قاضی خود اس کو فروخت کر دے گا، کیونکہ لوگوں کو پریشانی اور ضرر عام سے بچانے کی یہی صورت ہے۔

(ہدایہ ج ۴، ص ۲۵۵)

مسئلہ: بادشاہ کو رعایا کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ذخیرہ اندوزی کرنے والوں سے غلہ لے کر رعایا میں تقسیم کر دے پھر جب ان لوگوں کے پاس غلہ ہو جائے تو جتنا لیا ہے واپس دے دیں۔ (درمختار ج ۵، ص ۲۵۶)

مسئلہ: تاجروں نے اگر چیزوں کی قیمت بہت زیادہ بڑھادی ہے اور بغیر کنٹرول کے کام چلتا نظر نہ آتا

اور دوسری حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ سب سے زیادہ عتاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۳۸۵) ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ تصویر بنانے والے پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (بخاری ج ۲، ص ۸۸۱)

مسئلہ: جاندار چیزوں کی تصویر بنانا، بنوانا، اس کا رکھنا، اس کا بیچنا، خریدنا حرام ہے، ہاں البتہ غیر جاندار چیزوں درختوں، مکانوں وغیرہ کی تصویر بنانے اور ان کے رکھنے، ان کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اوپر کی حدیثوں میں جن تصویروں کی ممانعت ہے ان سے مراد جاندار کی تصویریں ہیں۔

مسئلہ: کچھ لوگ مکانوں میں زینت کے لئے انسانوں اور جانوروں کی تصویریں یا مورتیاں رکھتے ہیں، یہ حرام ہے اسی طرح کچھ لوگ مٹی یا پلاسٹک یا دھاتوں کی مورتیاں بچوں کے کھیلنے کے لئے خریدتے ہیں، یہ سب حرام و ممنوع ہیں، اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہیے اور ایسے کھلونوں اور گڑیوں کو توڑ پھوڑ دینا، یا جلا دینا چاہیے۔

مسئلہ: جانوروں اور کھیتی اور مکان کی حفاظت اور شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے، ان مقصدوں کے علاوہ کتا پالنا جائز نہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۵۹۳)

بعض بچے کتوں کے بچوں کو شوقیہ پالتے اور گھروں میں لاتے ہیں۔ ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو اس سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں۔ حدیث شریف میں جن کتوں کے گھر میں رہنے سے رحمت کے فرشتوں کے نہ آنے کا ذکر ہے ان کتوں سے مراد وہی کتے ہیں، جن کو پالنا جائز نہیں ہے۔

## بیوہ عورتوں کا نکاح

مسلمانوں میں ہندوؤں کے میل جول سے جہاں بہت سی بیہودہ رسموں کا رواج اور چلن ہو گیا ہے، ان میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ بیوہ عورت کے نکاح کو برا اور عار سمجھتے ہیں اور خاص کر اپنے کو شریف کہلانے والے مسلمان اس بلا میں بہت زیادہ گرفتار ہیں، حالانکہ شرعاً اور عقلاً جیسا پہلا نکاح، ویسا دوسرا۔ ان دونوں میں فرق سمجھنا انتہائی حماقت اور بیوقوفی بلکہ شرمناک جہالت ہے عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ خود دوسرا نکاح کرنا یا دوسروں کو اس کی رغبت دلانا تو درکنار اگر کوئی اللہ کی بندی اللہ و رسول کے حکم کو اپنے سر اور آنکھوں پر لے کر دوسرا نکاح کر لیتی ہے تو وہ عمر بھر حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور عورتیں بات بات پر اس کو طعنہ دے کر ذلیل کرتی ہیں۔ یاد رکھو کہ دوسرا نکاح کرنے والی عورتوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا اور نکاح ثانی کو برا جاننا یہ بہت بڑا گناہ ہے، بلکہ اس کو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے، کیونکہ شریعت کے کسی حکم کو عیب سمجھنا اور اس کے کرنے والے کو ذلیل جاننا کفر ہے۔ کون نہیں جانتا کہ

دوا پہنچ جائے گی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا ہو جائے گا۔ (مسلم و مشکوٰۃ ج ۲، ص ۳۸۷)

ابوداؤد ترمذی وابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبیث دواؤں سے ممانعت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر بد سے جھاڑ پھونک کرنے کی اجازت دی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۳۸۸)

### بیمار پرسی

بیمار کا حال پوچھنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۸۶)

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے اعلان کرنے والا ایک فرشتہ یہ ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے، تیرا چلنا اچھا ہے اور جنت کی ایک منزل کو تو نے اپنا ٹھکانا بنالیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۱۳۷)

مسئلہ: مریض کی بیمار پرسی کے لئے جانا سنت اور ثواب ہے، لیکن اگر معلوم ہو کہ بیمار پرسی کو جائے گا تو مریض پر گراں گزرے گا تو ایسی حالت میں بیمار پرسی کو نہ جائے۔

مسئلہ: دوا علاج کرنا جائز ہے جبکہ یہ اعتقاد ہو کہ درحقیقت شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس نے دواؤں کو مرض کے زائل کرنے کا سبب بنا دیا ہے۔ اگر کوئی دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہے تو اس اعتقاد کے ساتھ دوا و علاج کرنا جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۱۰)

مسئلہ: حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا جائز نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔ انگریزی دوائیں بکثرت ایسی ہیں جن میں اسپرٹ، الکحل اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے۔ ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۲۸۸)

مسئلہ: شراب سے خارجی علاج بھی ناجائز ہے جیسے زخم میں شراب لگائی یا کسی جانور کے زخم پر شراب کا پھایہ رکھا یا شراب ملے ہوئے مرہم یا لپ کو بدن پر لگایا بچے کے علاج میں شراب کا استعمال کیا، ان سب صورتوں میں وہ گناہگار ہوا جس نے شراب کو استعمال کیا یا کرایا۔

(عالمگیری ج ۵، ص ۳۱۱)

مسئلہ: کوئی شخص بیمار ہو اور دوا علاج نہیں کیا اور مر گیا تو گناہگار نہیں ہوا۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۱۱)

مسئلہ: جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش، کوڑھ وغیرہ ایسے مریضوں کو چاہیے کہ وہ خود سب سے الگ تھلگ رہیں تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

## قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب

قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کے فضائل اور اجر و ثواب بہت زیادہ ہیں، اس کے متعلق چند حدیثوں کو پڑھ لو اور ان پر عمل کر کے اجر و ثواب کی دولتوں سے مالا مال ہو جاؤ۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں وہ بہترین شخص ہے جو قرآن مجید پڑھے پڑھائے۔ (بخاری ج ۲، ص ۷۵۲)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قرآن کریم پڑھنے میں ماہر ہے وہ ”کراماً کا تبین“ کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے، یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ الفاظ ادا ہوتے ہیں، اس کیلئے دو گنا ثواب ہے۔ (ابوداؤد ج ۱، ص ۱۱۲)

حدیث: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے وہ ویرانہ اور اجاڑ مکان کے مثل ہے۔ (ترمذی ج ۲، ص ۱۱۵)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے گا، اس کو ایک ایسی نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الہا ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام دوسرا حرف ہے اور میم تیسرا حرف ہے مطلب یہ ہے کہ جس نے صرف الم پڑھ لیا، تو اس کو تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی ج ۲، ص ۱۱۵)

حدیث: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ نماز میں تم نے کون سی سورت پڑھی؟ تو انہوں نے سورۃ فاتحہ الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر سنائی، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ نہ اس کے مثل تو ریت میں کوئی سورۃ اتاری گئی، نہ انجیل میں نہ زبور میں۔ یہ سورۃ سبع مثنیٰ ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔

(ترمذی ج ۲، ص ۱۱۱)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ شیطان اس گھر میں سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دو



مسئلہ: قرآن مجید بہت پرانا اور بوسیدہ ہو گیا اور اس قابل نہیں رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق ادھر ادھر بکھر جائیں گے تو چاہیے کہ اس کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیں اور دفن کرنے میں اس پر تختہ لگا کر دفن کر دیں تاکہ قرآن مجید پر مٹی نہ پڑے۔ قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہو جائے تو اس کو جلا یا نہ جائے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۵)

مسئلہ: قرآن مجید پر اگر توہین کے ارادہ سے کسی نے پاؤں رکھ دیا، تو کافر ہو جائے گا۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۴) اور اگر بے اختیار غلطی سے پاؤں پڑ گیا، تو قرآن مجید کو ادب سے اٹھا کر بوسہ دے اور توبہ کرے۔

مسئلہ: کسی نے محض خیر و برکت کے لئے اپنے مکان میں قرآن مجید رکھا ہے، اور اس کی تلاوت نہیں کرتا، تو کچھ گناہ نہیں، بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۳)

مسئلہ: لغت اور نحو و صرف کی کتابوں کو نیچے رکھے اور ان کے اوپر علم کلام کی کتابیں رکھی جائیں اور ان کے اوپر فقہ کی کتابیں اور حدیث کی کتابیں رکھی جائیں اور ان کے اوپر تفسیر کی کتابوں کو رکھیں اور سب کتابوں سے اوپر قرآن مجید کو رکھیں اور قرآن مجید کے اوپر کوئی چیز نہ رکھیں، بلکہ قرآن مجید جس بکس اور الماری میں ہو اس بکس اور الماری کے اوپر بھی کوئی چیز نہ رکھیں۔

(عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۵)

مسئلہ: جس گھر میں قرآن مجید ہو اس میں بیوی سے صحبت کرنے کی اجازت ہے، جبکہ قرآن مجید پر پردہ پڑا ہو۔ قرآن مجید کی طرف پیٹھ کرنا، پاؤں پھیلانا، قرآن مجید سے اونچی جگہ بیٹھنا سخت خلاف ادب اور ممنوع ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۴)

## مسجد اور قبلہ کے آداب

مسئلہ: مسجد کو چومنے اور گچ سے منقش کرنا جائز ہے اور سونے چاندی کے پانی سے نقش و نگار بنانا درست ہے، جبکہ کوئی شخص اپنے مال سے ایسا کرے، مسجد کے وقف مال سے متولی کو ایسے نقش و نگار بنوانے کی اجازت نہیں ہے، لیکن بعض مشائخ کرام دیوار قبلہ میں نقش و نگار بنوانے کو مکروہ بتاتے ہیں کہ نمازی کا دل ادھر متوجہ ہوگا اور وہ بیان بٹے گا۔ (در مختار، عالمگیری ج ۵، ص ۶۸۱)

مسئلہ: مسجد میں کھانا، سونا، معتکف کے لئے جائز ہے۔ غیر معتکف کے لئے کھانا سونا مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا، سونا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو اور کچھ ذکر الہی کرے یا نماز پڑھے، اس کے بعد مسجد میں کھائے اور سوئے۔

(۵) ذکر الہی کے سوا آواز بلند نہ کرے (۶) دنیا کی باتیں مسجد میں نہ کرے (۷) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے (۸) جگہ کے لئے لوگوں سے جھگڑانہ کرے (۹) اس طرح نہ بیٹھے کہ لوگوں کے لئے جگہ تنگ ہو جائے (۱۰) نمازی کے آگے سے نہ گزرے (۱۱) مسجد میں تھوک اور کھنکار نہ ڈالے (۱۲) انگلیاں نہ چٹخائے (۱۳) نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے (۱۴) ذکر الہی کی کثرت کرے۔  
(عالمگیری ج ۵، ص ۲۸۳)

مسئلہ: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح قبلہ کی طرف نشانہ بنا کر اس پر تیر چلانا یا گولی مارنا یعنی چاند ماری کرنا مکروہ ہے، قبلہ کی طرف تھوکنہ بھی خلاف ادب ہے۔  
(عالمگیری ج ۵، ص ۱۸۱ وغیرہ)

## لہو لعب کا بیان

مسئلہ: گنجفہ، چوسر، شطرنج، تاش کھیلنا ناجائز ہے۔ حدیثوں میں شطرنج کھیلنے کی بہت زیادہ ممانعت آئی ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ”نرد شیر“ کھیلا، گویا سہو کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۳۲۷)

پھر یہ بھی وجہ ہے کہ ان کھیلوں میں آدمی اس قدر محو اور غافل ہو جاتا ہے کہ نماز وغیرہ دین کے بہت سے کاموں میں خلل پڑ جاتا ہے تو جو کام ایسا ہو کہ اس کی وجہ سے دینی کاموں میں خلل پڑتا ہو وہ کیوں نہ برا ہوگا۔ یہی حال پتنگ اڑانے کا بھی ہے کہ یہی سب خرابیاں اس میں بھی ہیں، بلکہ بہت سے لڑکے پتنگ کے پیچھے چھتوں سے گر کر مر گئے، اس لئے پتنگ لڑانا بھی منع ہے، غرض لہو لعب کی جتنی قسمیں ہیں، سب باطل ہیں، صرف تین قسم کے لہو کی حدیث میں اجازت ہے، (۱) بیوی کے ساتھ کھیلنا (۲) گھوڑے کی سواری کرنے میں مقابلہ (۳) تیر اندازی کا مقابلہ۔

مسئلہ: ناچنا، تال بجانا، ستار، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا، اسی طرح دوسرے قسم کے تمام باجے سب ناجائز ہیں، اسی طرح ہارمونیم، ڈھول، بجا کر گانا سنانا اور سننا بھی ناجائز ہے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۰۸)

مسئلہ: عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانے کی اجازت ہے، جبکہ ان دفوں میں جھانچ نہ لگے ہوں اور موسیقی کے قواعد پر نہ بجائے جائیں، بلکہ محض ڈھب ڈھب کی بے سری آواز سے فقط نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (رد المحتار و عالمگیری ج ۵، ص ۳۰۸)

مسئلہ: رمضان شریف میں سحری کھانے اور افطاری کے وقت بعض شہروں میں نفا رے یا گھنٹے بجتے ہیں یا سیٹیاں بجائی جاتی ہیں، جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ لوگ بیدار ہو کر سحری کھائیں یا انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ

والوں کی بزرگی اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ  
أَوْثَرُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔

(پارہ ۲۸، رکوع ۲۷)

درجات بلند فرمائے گا۔

ہمارے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثوں میں علم دین کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور علم دین پڑھنے اور پڑھانے والوں کی بزرگیوں اور ان کے مراتب و درجات کی عظمتوں کا بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

حدیث: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی سب اس کی بھلائی چاہنے والے ہیں جو عالم کو لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۳۴)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۳۴)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۳۷)

حدیث: عالموں کی دواتوں کی روشنائی قیامت کے دن شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی، اور اس پر غالب ہو جائے گی۔ (خطیب)

حدیث: علماء کی مثال یہ ہے کہ جیسے آسمان میں ستارے ہیں جن سے سمندر اور خشکی میں راستہ کا پتہ چلتا ہے۔ اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔ (احمد)

حدیث: ایک عالم ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱، ص ۳۴)

پیارے بھائیو اور عزیز بہنو! آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علم دین سیکھنے سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذوق و شوق تقریباً مٹ چکا ہے اس لئے ہر طرف بے دینی اور لامذہبیت کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین و مذہب سے آزاد خدا اور رسول سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں بلکہ بہت سے تو خدا تعالیٰ ہی کا انکار کر بیٹھے ہیں اور مانتے ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اس بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی علم دین کا پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی علم دین نہیں پڑھایا اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد و عورت خود بھی فرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو ضروری

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ  
بِالْبَاطِلِ  
یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق  
مت کھاؤ۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے فرمایا کہ:

كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا  
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ۔  
یعنی اللہ تعالیٰ نے جو روزی دی ہے اس میں  
سے حلال و طیب مال کو کھاؤ اور اللہ سے  
ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

ان آیتوں کے علاوہ اس بارے میں چند حدیثیں بھی سن لو:

حدیث: صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک ہے اور وہ پاک ہی کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا، جس کا رسولوں کو حکم دیا، چنانچہ اس نے اپنے رسولوں سے فرمایا کہ:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبِ  
وَاعْمَلُوا صَالِحًا  
یعنی اے رسولو! حلال چیزوں کو کھاؤ اور اچھے  
عمل کرو۔  
اور مومنین سے فرمایا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبِ  
مَا رَزَقْنَاكُمْ  
یعنی اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا  
اس میں سے حلال چیزوں کو کھاؤ۔

اس کے بعد پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک شخص لے لے سفر کرتا ہے جس کے بال پراگندہ اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا مانگے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے (دعا مانگتا ہے مگر اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام اس کا پینا حرام اس کا لباس حرام اور غذا حرام پھر اس کی دعا کیونکر قبول ہو۔) (یعنی اگر دعا مقبول ہونے کی خواہش ہو تو حلال روزی اختیار کرو کہ بغیر اس کے دعا قبول ہونے کے تمام اسباب بیکار ہیں)۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۲۳۱)

حدیث: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی پروا نہیں کرے گا کہ اس مال کو کہاں سے حاصل کیا ہے حلال سے یا حرام سے؟

(بخاری و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۱)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ حرام مال حاصل کرتا ہے اگر اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے۔ (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب

۵- اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر کا مرید بن گیا یا پہلے وہ پیر شریعت کا پابند تھا اب بگڑ گیا تو مرید کو لازم ہے کہ اسکی بیعت توڑ دے اور کسی دوسرے پابند شریعت پیر سے مرید ہو جائے لیکن اگر پیر میں کوئی ہلکی سی خلاف شریعت بات کبھی دیکھ لے تو فوراً اعتقاد خراب نہ کرے اور یہ سمجھ لے کہ پیر بھی آدمی ہی ہے کوئی فرشتہ تو ہے نہیں اس لئے اگر اس سے اتفاقہ کوئی معمولی سی خلاف شرع بات ہو گئی ہے تو جو توبہ کرنے سے معاف ہو سکتی ہے تو ایسی بات پر بدظن ہو کر پیر کو نہ چھوڑے ہاں! البتہ اگر پیر بد عقیدہ ہو جائے یا کسی گناہ کبیرہ پر اڑا رہے تو پھر مریدی توڑ دے کیونکہ بد عقیدہ اور فاسق ملعن کو اپنا پیر بنانا حرام ہے۔

۶- آج کل کے مکار فقیر کہا کرتے ہیں کہ شریعت کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ ایسا کہنے والے فقیر خواہ کتنا ہی شعبہ دکھائیں مگر ان کے بارے میں یہی عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ یہ گمراہ اور جھوٹے ہیں اور یاد رکھو کہ ایسے فقیروں سے مرید ہونا بہت بڑا گناہ ہے اور جو کچھ تعجب خیز چیزیں دکھا رہے ہیں وہ ہرگز ہرگز کرامت نہیں بلکہ جادو یا نظر بندی کا عمل یا شیطان کا دھوکہ ہے۔ (دیکھو ہماری کتاب معمولات الابرار)

۷- اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفوں سے دل میں کچھ روشنی یا اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے اچھے خواب نظر آئیں یا خواب و بیداری میں بزرگوں کا دیدار اور ان کی زیارت ہونے لگے یا نماز اور وظیفوں میں کوئی چمک پیدا ہو یا کوئی خاص کیفیت یا لذت محسوس ہو تو خبردار! ان باتوں کا اپنے پیر کے سوا کسی دوسرے سے ذکر نہ کرے نہ اپنے وظیفوں اور عبادتوں کا پیر کے علاوہ کسی کے سامنے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کر دینے سے یہ ٹلی ہوئی روحانی دولت چلی جاتی ہے اور پھر مرید عمر بھر ہاتھ ملتارہ جائے گا۔

۸- اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفہ یا ذکر کا کچھ مدت تک کوئی اثر یا کیفیت نہ ظاہر ہو تو اس سے تنگ دل اور پیر سے بدظن نہ ہو اور اس کو اپنی خامی یا کوتاہی سمجھے اور یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی توفیق ہو رہی ہے۔ ہر مرید میں پیدا انہی طور پر الگ الگ صلاحیت ہوا کرتی ہے۔ ایک ہی وظیفہ اور ایک ہی ذکر سے کسی میں کوئی اثر پیدا ہوتا ہے اور کسی میں کوئی دوسری کیفیت پیدا ہوتی ہے کسی میں جلد اثر ظاہر ہوتا ہے کسی میں بہت دیر کے بعد اثرات ظاہر ہوتے ہیں جس میں جیسی اور جتنی صلاحیت ہوتی ہے اسی لحاظ سے وظیفوں اور ذکر کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر مرید کا حال یکساں ہی ہو بہر حال! اگر وظیفہ و ذکر سے کچھ کیفیات پیدا ہوں تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر کچھ اثرات نہ ہوں یا کم ہوں یا اثرات ہو کر کم ہو جائیں

- ۹- بہت زیادہ اور قہقہہ لگا کر نہ ہنسنے۔
- ۱۰- ہر بات اور ہر کام میں شریعت اور سنت کی پابندی کا خیال رکھنے۔
- ۱۱- زیادہ وقت تنہائی میں رہنے، اگر لوگوں سے ملنا جلنا پڑے، تو لوگوں سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ ملے سب کی خدمت کرے اور ہر گز ہر گز اپنے کسی قول و فعل سے اپنی بڑائی نہ جتائے۔
- ۱۲- امیروں کی صحبت میں بہت کم بیٹھے۔
- ۱۳- بد دینیوں اور بد فعلوں سے بہت دور بھاگے۔
- ۱۴- دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے، بلکہ اپنے عیبوں پر نظر رکھے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں لگا رہے۔
- ۱۵- نمازوں کو اچھی طرح، اچھے وقت میں پابندی کے ساتھ دل لگا کر پڑھے۔
- ۱۶- جو کچھ نقصان یا رنج و غم پیش آئے، اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے اور اس پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا، اور اگر کوئی فائدہ حاصل ہو یا کوئی خوشی حاصل ہو تو اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس نفع اور خوشی کو میرے حق میں بہتر بنائے۔
- ۱۷- دل یا زبان سے ہر وقت خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے، کسی وقت غافل نہ رہے، کم از کم ہر دم یہ خیال رکھے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔
- ۱۸- جہاں تک ہو سکے، دوسروں کو دین یا دنیا کا فائدہ پہنچاتا رہے اور ہر گز کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچائے۔
- ۱۹- خوراک میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے، نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔
- ۲۰- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی آدمی سے کوئی امید اور آس نہ لگائے اور ہر گز یہ خیال نہ رکھے کہ فلاں جگہ سے یا فلاں آدمی سے مجھے کوئی فائدہ مل جائے گا، بس اللہ تعالیٰ سے آس لگائے رکھے اور اس عقیدہ پر جما رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو سب میرے کام آئیں گے اور اگر اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا، تو کوئی میرے کام نہیں آ سکتا۔
- ۲۱- جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے عیوب کو چھپائے۔
- ۲۲- مہمانوں، مسافروں اور عالموں و درویشوں کی خدمت کرے اور غریبوں محتاجوں کی اپنی طاقت بھر مدد کرے۔

جلسے ناجائز نہیں ہو جاتے اسی طرح میلاد شریف کے لئے بلا وادینے سے اس مجلس کو ناجائز اور بدعت نہیں کہا جاسکتا۔

اسی طرح میلاد شریف میں شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے۔ مٹھائی بانٹنا مسلمانوں کے ساتھ ایک نیک سلوک اور احسان کرنا ہے۔ جب میلاد شریف کی محفل جائز ہے تو مٹھائی بانٹنا جو ایک جائز اور نیک کام ہے اس محفل کو ناجائز نہیں کر دے گا۔ میلاد شریف کی مجلس میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام کو مستحب فرمایا ہے اس لئے کھڑے ہو کر سلام پڑھنا یقیناً جائز اور ثواب کا کام ہے۔ بعض اکابر اولیاء کو میلاد شریف کی مجلس پاک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور ہی اس مجلس میلاد شریف میں تشریف لاتے ہیں، لیکن اگر وہ اپنے کسی امتی پر اپنا خاص کرم فرمائیں اور تشریف لائیں تو یہ کوئی محال بات بھی نہیں۔ بہت سے غلاموں کو آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نوازا ہے اور اپنے دیدار انور سے مشرف فرمایا ہے اور مشرف فرماتے رہتے ہیں اور قیامت تک مشرف فرماتے رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حیات جاودانی عطا فرمائی ہے اور ان کو بڑی بڑی طاقتوں کا بادشاہ بلکہ شہشاہ بنایا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ سُلْطٰنِ الْعٰلَمِیْنَ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ الْمُکْرَمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

## ۲۔ رجبی شریف

۲۶۔۲۷ رجب کی معراج شریف کا بیان کرنے کے لئے جو جلسہ کیا جاتا ہے اس کو رجبی شریف کی مجلس کہتے ہیں۔ میلاد شریف کی طرح یہ بھی بہت ہی مبارک جلسہ ہے اس جلسہ کو کرنے والے اور حاضرین و سامعین سب ثواب کے مستحق ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور ان کے معجزات میں سے ایک بہت ہی عظیم الشان معجزہ یعنی معراج جسمانی کا ذکر جمیل کس قدر خداوند جلیل کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا باعث ہوگا؟ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بڑے سے بڑے اہتمام کے ساتھ اس مجلس خیر و برکت کو منعقد کریں اور ذکر معراج سننے کے لئے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر انوار و برکات کی سعادتوں سے سرفراز ہوں اور اس مقدس رات میں نوافل پڑھ کر اور صدقہ و خیرات کر کے ثواب دارین کی دولتوں سے مالا مال ہوں۔

## ۳۔ گیارہویں شریف

۱۱۔۱۲ ربیع ال آخر کو حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فضائل و



موجود ہے اس کو بدعت اور ناجائز کہنا جہالت اور ہٹ دھرمی ہے۔ حدیث شریف سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہو گیا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی (بہترین صدقہ ہے) تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اس کا ثواب اس کی روح کو ملے)۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۶۹)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی۔ میرا گمان ہے کہ وہ انتقال کے وقت کچھ بول سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۳۲۴)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں ارشاد فرمایا کہ:

”اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔“ (نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۳۲۴)

اس کے علاوہ ان دونوں حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل بھی نہایت ہی واضح طور پر ثابت ہوتے ہیں:

- ۱- میت کے ایصال ثواب کے لئے پانی بہترین صدقہ ہے کنواں کھدوا کر یا نل لگو کر یا سبیل لگا کر اس کا ثواب میت کو بخشا جائے۔
- ۲- میت کو کسی کا خیر کا ثواب بخشا بہتر اور اچھا کام ہے چنانچہ تفسیر عزیزی پارہ ۳ ص ۱۱۳ پر ہے کہ: ”مردہ ایک ڈوبنے والے کی طرح کسی فریادرس کے انتظار میں رہتا ہے ایسے وقت میں صدقات اور دعائیں اور فاتحہ اس کے بہت کام آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ ایک سال تک خصوصاً موت کے بعد ایک چلہ تک میت کو اس قسم کی امداد پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔“

۳- ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔

۴- کھانا شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مرنے سے تیسرے دن بعد قرآن خوانی اور کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے اور کچھ بتاشے یا چنے یا مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور ان کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے، چونکہ یہ ایصال ثواب کا ایک طریقہ ہے اس لئے جائز اور بہتر ہے لہذا اس کو کرنا چاہیے۔

### چالیسویں اور برسی کی فاتحہ:

مرنے کے بعد چالیسویں دن بھی کچھ کھانا پکوا کر فقراء و مساکین کو کھلایا جاتا ہے اور قرآن خوانی بھی کی جاتی ہے اور اس کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک برس پورا ہو جانے کے بعد بھی کھانوں اور تلاوت وغیرہ کا ایصال ثواب کیا جاتا ہے یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں لہذا ان کو کرتے رہنا چاہئے۔

### شب برأت کی فاتحہ:

شب برأت میں حلوہ پکایا جاتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے حلوہ پکانا بھی جائز ہے اور اس پر فاتحہ دلانا یہ ایصال ثواب میں داخل ہے لہذا یہ بھی جائز ہے۔

### کونڈوں کی فاتحہ:

رجب کے مہینے میں چاول یا کھیر پکا کر کونڈوں میں رکھتے ہیں اور حضرت جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ اسی طرح ماہ رجب میں حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایصال ثواب کرنے کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں مگر کونڈوں کی فاتحہ میں جابلوں کا یہ فعل مذموم اور زری جہالت ہے کہ جہاں فاتحہ ہوتی ہے وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹنے نہیں دیتے یہ پابندی غلط اور بے جا ہے مگر یہ جابلوں کا طریقہ عمل ہے پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں۔ اسی طرح کونڈوں کی فاتحہ کے وقت ایک کتاب ”داستان عجیب“ لوگ پڑھتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں لہذا اس کو نہیں پڑھنا چاہئے مگر فاتحہ دلانا چاہئے کہ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔

اسی طرح حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ تمام بزرگان دین کی فاتحہ دلانا جائز اور ثواب کا کام ہے۔ جو لوگ ان بزرگوں کی فاتحہ سے منع کرتے ہیں وہ درحقیقت ان بزرگوں کے دشمن ہیں لہذا ان کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہئے نہ

{ ۷ }

## تذکرہ صالحات

### چند نیک عورتوں کا حال

یہی مائیں تھیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا  
اسی غیرت سے انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

جہاں تک مسائل اور اسلامی عادات و خصائل کا تعلق ہے اس کے بارے میں ہم ایک حد تک کافی لکھ چکے اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند خواتین اسلام یعنی ان مقدس بیبیوں کا مختصر تذکرہ بھی تحریر کر دیں جو تاریخ اسلام میں صالحات (نیک بیبیوں) کے لقب سے مشہور ہیں تاکہ آج کل کی ماؤں بہنوں کو ان کے واقعات اور ان کی مقدس زندگی کے مبارک حالات سے عبرت و نصیحت حاصل ہو اور یہ ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی سنواریں اور دنیا و آخرت کی نیک نامیوں سے سرخرو و سر بلند ہو جائیں ان قابل احترام خواتین کی لذیذ حکایتوں کو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بیبیوں کے ذکر جمیل سے شروع کرتے ہیں جو تمام امت کی مائیں ہیں اور جن کو تمام دنیا کی عورتوں میں یہ خصوصی شرف ملا ہے کہ انہیں بستر نبوت پر سونا نصیب ہوا اور وہ دن رات محبوب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور ان کی خدمت و صحبت کے انوار و برکات سے سرفراز ہوتی رہیں اور جن کی فضیلت و عظمت کا خطبہ پڑھتے ہوئے قرآن عظیم نے قیامت تک کے لئے یہ اعلان فرمادیا:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْنَا مِنْكَ اَحَدٌ مِّنَ  
النِّسَاءِ ۚ  
یعنی اے نبی کی بیبیو! تمام جہان کی عورتوں  
میں کوئی بھی تمہاری مثل نہیں ہے۔

### ۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی اور رقیقہ حیات ہیں۔ یہ خاندان قریش کی بہت ہی باوقار اور ممتاز خاتون ہیں۔ ان کے والد کا نام خویلد بن اسد اور ان کی ماں کا نام

سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے بعد بہت سی عورتوں سے نکاح فرمایا، لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت آخری عمر تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک میں رچی بسی رہی یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد جب بھی کوئی بکری ذبح ہوتی تو آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کے یہاں بھی ضرور گوشت بھیجا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ بار بار حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر فرماتے رہتے تھے۔ ہجرت سے تین برس قبل پینسٹھ برس کی عمر پا کر ماہ رمضان میں مکہ مکرمہ کے اندر انہوں نے وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان جحون (جنت المعلیٰ) میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی قبر انور میں اتر کر اپنے مقدس ہاتھوں سے ان کو سپرد خاک فرمایا۔ اس وقت تک نماز جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ پر نماز نہیں پڑھائی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات سے تین یا پانچ دن پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کا انتقال ہو گیا تھا۔ ابھی چچا کی وفات کے صدمہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قلب نازک رنج و غم سے نڈھال ہی تھا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ اس سانحہ کا قلب مبارک پر اتنا زبردست صدمہ گزرا کہ آپ نے اس سال کا نام ”عام الحزن“ (غم کا سال) رکھ دیا۔

تبصرہ: حضرت اُم المؤمنین بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقدس زندگی سے ماں بہنوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ انہوں نے کیسے کٹھن اور مشکلات کے دور میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا اور سینہ سپر ہو کر تمام مشکلات کا مقابلہ کیا اور پہاڑ کی طرح ایمان و عمل صالح پر ثابت قدم رہیں اور مصائب و آلام کے طوفان میں نہایت ہی جاں نثاری کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دلجوئی اور تسکین قلب کا سامان کرتی رہیں اور ان کی قربانیوں کا دنیا ہی میں ان کو یہ صلہ ملا کہ رب العالمین کا سلام ان کے نام لے کر حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ مشکلات اور پریشانیوں میں اپنے شوہر کی دلجوئی اور تسلی دینے کی عادت خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب و پسندیدہ خصلت ہے، لیکن افسوس کہ اس زمانے میں مسلمان عورتیں اپنے شوہروں کی دلجوئی تو کہاں؟ الٹے اپنے شوہروں کو پریشان کرتی رہتی ہیں۔ کبھی طرح طرح کی فرمائشیں کر کے، کبھی جھگڑا کر کر کے، کبھی غصہ میں منہ پھلا کے۔

ماؤ بہنو! تمہیں خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنے شوہروں کا دل نہ دکھاؤ اور ان کو پریشانیوں میں نہ ڈالو بلکہ آڑے وقتوں میں اپنے شوہروں کو تسلی دے کر ان کی دل جوئی کیا کرو۔

## ۲- حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بیوی اور تمام امت کی ماں ہیں ان کے باپ کا نام ”زمعہ“ اور ماں کا نام ”شموس بنت عمرو“ ہے۔ یہ بھی قریش خاندان کی بہت ہی نامور اور معزز عورت ہیں۔ یہ پہلے اپنے چچا زاد بھائی ”سکران بن عمرو“ سے بیاہی گئی تھیں اور اسلام کی شروعات ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے اور کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حبشہ کو ہجرت بھی کر چکے تھے لیکن جب حبشہ سے واپس ہو کر دونوں میاں بیوی مکہ مکرمہ میں آ کر رہنے لگے تو ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد رات دن مغموم رہا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں یہ درخواست پیش کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح فرمالیں تاکہ آپ کا خانہ معیشت آباد ہو جائے۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ہی دیندار اور وفا شعار خاتون ہیں، بیکہ خدمت گزار بھی ہیں۔ آپ نے حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس مخلصانہ مشورہ کو قبول فرمایا، چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ سے بات چیت کر کے نسبت طے کرادی اور نکاح ہو گیا اور یہ عمر بھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجیت کے شرف سے سرفراز رہیں اور جس والہانہ محبت و عقیدت کے ساتھ وفاداری و خدمت گزاری کا حق ادا کیا وہ ان کا بہت ہی شاندار کارنامہ ہے۔ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو دیکھ کر انہوں نے اپنی باری کادن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوتی تھی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی، مگر میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جمال صورت و حسن سیرت کو دیکھ کر یہ تمنا کیا کرتی تھی کہ کاش میں بھی حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ہوتی۔ یہ اپنی دوسری قسم کی خوبیوں کے ساتھ بہت فیاض اور اعلیٰ درجے کی سخی تھیں۔

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے اس تھیلے کو دیکھ کر کہا کہ واہ بھلا کھجوروں کے تھیلے میں کہیں درہم بھیجے جاتے ہیں؟ یہ کہا اور اٹھ کر اسی وقت ان تمام درہموں کو مدینہ منورہ کے فقراء و مساکین کو گھر میں بلا کر بانٹ دیا اور تھیلہ خالی کر دیا۔ امام بخاری و امام ذہبی کا قول ہے کہ ۲۳ھ میں مدینہ منورہ کے اندران کی وفات ہوئی۔ لیکن واقعی اور صاحب اکمال

کے نزدیک ان کی وفات کا سال ۵۴ھ ہے، مگر علامہ ابن حجر عسقلانی نے تقریب التہذیب میں ان کی وفات کا سال ۵۵ھ شوال کا مہینہ لکھا ہے۔ ان کی قبر منور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہے۔

(زُرْقَانِی ج ۳، ص ۵۹۹)

**تبصرہ:** غور کرو کہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم کو غلط کیا اور کس طرح کا شانہ نبوت کو سنبھالا کہ قلب مبارک مطمئن ہو گیا اور پھر ان کی محبت رسول پر ایک نظر ڈالو کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشی کے لئے اپنی باری کا دن کس خوش دلی کے ساتھ اپنی سوت حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا، پھر ان کی فیاضی اور سخاوت بھی دیکھو درہموں سے بھرے ہوئے تھیلے کو چند منٹوں میں فقراء اور مساکین کے درمیان تقسیم کر دیا اور اپنے لئے ایک درہم بھی نہ رکھا۔

ماؤ بہنو! خدا تعالیٰ کے لئے ان امت کی ماؤں کے طرز عمل سے سبق سیکھو اور نیک بیبیوں کی فہرست میں اپنا نام لکھاؤ، حسد اور کنجوسی نہ کرو اور کام چور نہ بنو۔

### ۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں، ان کی ماں کا نام ام رومان ہے۔ ان کا نکاح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں ہوا تھا، لیکن کا شانہ نبوت میں یہ مدینہ منورہ کے اندر شوال ۲ھ میں آئیں، یہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ اور بہت ہی چہیتی بیوی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر جی نہیں اتری، مگر حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جب میرے ساتھ نبوت کے بستر پر سوتی رہتی ہیں، تو اس حالت میں بھی مجھ پر جی اترتی رہتی ہے۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۳۲)

فقہ وحدیث کے علوم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیوں کے درمیان ان کا درجہ بہت اونچا ہے بڑے بڑے صحابہ ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ عبادت میں بھی ان کا یہ عالم تھا کہ نماز تہجد کی سجد پابند تھیں اور نفلی روزے بہت زیادہ رکھتی تھیں، سخاوت اور صدقات و خیرات کے معاملہ میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب بیبیوں میں خاص طور پر بہت ممتاز تھیں۔ اُم درہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ کہیں سے ایک لاکھ درہم ان کے پاس آئے، آپ نے اسی وقت ان سب درہموں کو خیرات کر دیا۔ اس دن وہ روزہ دار تھیں، میں نے عرض کیا آپ نے سب درہموں کو بانٹ دیا اور ایک درہم بھی آپ نے باقی نہیں رکھا کہ اس سے آپ گوشت خرید کر روزہ افطار کرتیں، تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے

پہلے کہا ہوتا، تو میں ایک درہم کا گوشت منگوا لیتی۔ آپ کے فضائل میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ ۱۷۔  
 رمضان المبارک منگل کی رات میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ مدینہ منورہ کے اندر آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات میں دوسری ازواج مطہرات کے  
 پہلو میں جنت البقیع کے اندر مدفون ہوئیں۔ (زُرْقَانِی ج ۳، ص ۲۳۴ وغیرہ)

## ۴۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بیوی اور امت کی ماؤں میں سے ہیں۔ یہ حضرت امیر  
 المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند اقبال صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون  
 ہے جو ایک مشہور صحابیہ ہیں۔ یہ پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور  
 میاں بیوی دونوں ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے، مگر ان کے شوہر جنگ احد میں زخمی ہو کر وفات پا  
 گئے، تو سن ۳ھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے بھی نکاح فرمایا۔ یہ بھی بہت ہی شاندار بلند  
 ہمت اور سخی عورت تھیں اور فہم و فراست اور حق گوئی و حاضر جوابی میں اپنے والد کا مزاج پایا تھا، اکثر روزہ دار  
 رہا کرتی تھیں، اور تلاوت قرآن مجید اور دوسری قسم قسم کی عبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ عبادت گزار  
 ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ و حدیث کے علوم میں بھی بہت معلومات رکھتی تھیں۔ شعبان ۴۵ھ میں مدینہ  
 منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی۔ حاکم مدینہ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے بھتیجوں نے قبر  
 میں اتارا، اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں، بوقت وفات ان کی عمر ساٹھ یا تریسٹھ برس کی تھی۔ (زُرْقَانِی ج ۳،  
 ص ۲۳۶ تا ۲۳۸)

تبصرہ: گھریلو کام دھندا سنبھالتے ہوئے روزانہ اتنی عبادت بھی کرنی، پھر حدیث و فقہ کے علوم میں بھی  
 مہارت حاصل کرنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیبیاں آرام پسند اور  
 کھیل کود میں زندگی بسر کرنیوالی نہیں تھیں، بلکہ دن رات کا ایک منٹ بھی وہ ضائع نہیں کرتی تھیں اور دن  
 رات گھر کے کام کاج یا عبادت یا شوہر کی خدمت یا علم حاصل کرنے میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ سبحان  
 اللہ! ان خوش نصیب بیبیوں کی زندگی نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں ہونے کی برکت سے کتنی  
 مقدس، کس قدر پاکیزہ اور کس درجہ نورانی زندگی تھی۔ ماؤں بہنو! کاش تمہاری زندگی میں بھی امت کی  
 ماؤں کی زندگی کی چمک دمک یا ہلکی سی جھلک ہوتی، تو تمہاری زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی اور تمہاری  
 گود میں ایسے بچے اور بچیاں پرورش پاتے۔ جن کی اسلامی شان اور زاہدانہ زندگی کی عظمت کو دیکھ کر  
 آسمانوں کے فرشتے دعا کرتے اور جنت کی حوریں تمہارے لئے آمین کہتیں، مگر ہائے افسوس کہ تم کو تو اچھا



کھانے اچھے لباس اور بناؤ سنگھار کر کے پلنگ پر دن رات لیٹے ریڈیو کا گانا سننے سے اتنی فرصت ہی کہاں کہ تم ان امت کی ماؤں کے نقش قدم پر چلو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے اس دعا کے سوا ہم تمہارے لئے اور کیا کر سکتے ہیں؟ کاش! تم ہماری ان مخلصانہ نصیحتوں پر عمل کر کے اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لو اور امت کی نیک بیبیوں کی فہرست میں اپنا نام لکھا کر دونوں جہان میں سرخرو ہو جاؤ۔

## ۵۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کا نام ہند اور کنیت اُم سلمہ ہے، لیکن یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام ”حذیفہ“ یا ”سہیل“ اور ان کی والدہ ”عاتکہ بنت عامر“ ہیں۔ یہ پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن اسد سے بیابانی گئی تھیں اور یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو کر پہلے حبشہ ہجرت کر گئے۔ پھر حبشہ سے مکہ معظمہ چلے آئے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ابوسلمہ نے اونٹ پر کجاوہ باندھا اور بی بی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ پر سوار کرایا اور وہ اپنے دودھ پیتے بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر بیٹھ گئیں، تو ایک دم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے میکہ والے بنو مغیرہ دوڑ پڑے اور ان لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ہمارے خاندان کی لڑکی مدینہ نہیں جاسکتی، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ سے اتار ڈالا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوسلمہ کے خاندان والوں کو طیش آ گیا اور ان لوگوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود سے بچے کو چھین لیا اور یہ کہا کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کا ہے اس لئے ہم اس بچے کو ہرگز ہرگز تمہارے پاس نہیں رہنے دیں گے۔ اس طرح بیوی اور بچہ دونوں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جدا ہو گئے، مگر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کا ارادہ نہیں چھوڑا، بلکہ بیوی اور بچہ دونوں خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے تنہا مدینہ منورہ چلے گئے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شوہر اور بچے کی جدائی پر دن رات رویا کرتی تھیں۔ ان کا یہ حال دیکھ کر ان کے ایک چچا زاد بھائی کو رحم آ گیا اور اس نے بنو مغیرہ کو سمجھایا کہ آخر اس غریب عورت کو تم لوگوں نے اس کے شوہر اور بچے سے کیوں جدا کر رکھا ہے؟ کیا تم لوگ یہ نہیں دیکھ رہے ہو کہ وہ ایک پتھر کی چٹان پر ایک ہفتہ سے اکیلی بیٹھی ہوئی بچے اور شوہر کی جدائی میں رویا کرتی ہے؟ آخر بنو مغیرہ کے لوگ اس پر رضا مند ہو گئے کہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچے کو لے کر اپنے شوہر کے پاس مدینہ منورہ چلی جائے۔ پھر حضرت ابوسلمہ کے خاندان والوں نے بھی بچہ کو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کر دیا اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچے کو گود میں لے کر ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو گئیں، مگر جب ”مقام تنعیم“ میں پہنچیں تو عثمان بن طلحہ راستہ میں ملا جو مکہ کا مانا ہوا ایک نہایت ہی شریف انسان تھا، اس نے پوچھا کہ اُم سلمہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں

نے کہا کہ میں اپنے شوہر کے پاس مدینہ منورہ جا رہی ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے؟ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے درد بھری آواز میں جواب دیا: میرے ساتھ میرے اللہ اور میرے اس بچے کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ یہ سن کر عثمان بن طلحہ کو شریفانہ جذبہ آ گیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میرے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ تمہارے جیسی ایک شریف زادی اور ایک شریف انسان کی بیوی کو تنہا چھوڑ دوں، یہ کہہ کر اس نے اونٹ کی مہار اپنے ہاتھ میں لی اور پیدل چلنے لگا۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ شریف کسی عرب کو نہیں پایا، جب ہم کسی منزل پر اترتے، تو وہ الگ دور جا کر کسی درخت کے نیچے سو رہتا اور میں اپنے اونٹ پر سو رہتی، پھر چلنے کے وقت وہ اونٹ کی مہار ہاتھ میں لے کر پیدل چلنے لگتا، اسی طرح اس نے مجھے قبا تک پہنچا دیا اور یہ کہہ کر واپس مکہ چلا گیا کہ اب تم چلی جاؤ، تمہارا شوہر اسی گاؤں میں ہے۔ چنانچہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخیریت مدینہ پہنچ گئیں۔ (زرقانی ج ۳، ص ۲۳۹)

پھر دونوں میاں بیوی مدینہ منورہ میں رہنے لگے، چند بچے بھی ہو گئے، تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی یکسی میں پڑ گئیں، چند چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ بیوگی میں زندگی بسر کرنا دشوار ہو گیا، ان کا یہ حال زار دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمالیا اور بچوں کو اپنی پرورش میں لے لیا۔ اس طرح یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر آ گئیں اور تمام امت کی ماں بن گئیں۔ حضرت بی بی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عقل و فہم، علم و عمل، دیانت و شجاعت کے کمال کا ایک بے مثال نمونہ تھیں اور فقہ و حدیث کی معلومات کا یہ عالم تھا کہ تین سو اٹھتر حدیثیں انہیں زبانی یاد تھیں۔ مدینہ منورہ میں چوراسی برس کی عمر پا کر وفات پائی۔ ان کے وصال کے سال میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض مورخین نے ۵۳ھ بعض نے ۵۹ھ بعض نے ۶۲ھ لکھا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کا انتقال ۶۳ھ کے بعد ہوا ہے۔ ان کی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔ (زرقانی ج ۳، ص ۲۳۸ تا ۲۴۲)

تبصرہ: اللہ اکبر! حضرت بی بی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی صبر و استقامت جذبہ ایمانی، جوش اسلامی، زاہدانہ زندگی، علم و عمل، محنت و جفاکشی، عقل و فہم کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کی مثال مشکل ہی سے مل سکے گی۔ ان کے کارناموں اور بہادری کی داستانوں کو تاریخ اسلام کے اوراق میں پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اے آسمان بول! اے زمین بتا! کیا تم نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی شیر دل اور پیکر ایمان عورت کو ان سے پہلے کبھی دیکھا تھا؟

ماؤ بہنو! تم پیارے نبی کی پیاری بیبیوں کی زندگی سے سبق حاصل کرو اور خدا تعالیٰ کے لئے سوچو کہ وہ کیا تھیں؟ اور تم کیا ہو؟ تم بھی مسلمان عورت ہو، خدا تعالیٰ کے لئے کچھ تو ان کی زندگی کی جھلک

## ۶۔ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ سردار مکہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں۔ ان کی ماں ”صفیہ بنت عاص“ ہیں جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح پہلے عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا اور میاں بیوی دونوں اسلام قبول کر کے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے، مگر حبشہ جا کر عبید اللہ بن جحش نصرانی ہو گیا اور عیسائیوں کی صحبت میں شراب پیتے پیتے مر گیا، لیکن اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایمان پر قائم رہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ مصائب و مشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر ہوئی تو قلب نازک پر بے حد صدمہ گزرا اور آپ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی دلجوئی کے لئے حبشہ بھیجا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے نام خط بھیجا کہ تم میرے وکیل بن کر حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ میرا نکاح کر دو۔ نجاشی بادشاہ نے اپنی لونڈی ”ابرهہ“ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا۔ جب حضرت بی بی اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خوشخبری کا پیام سنا، تو خوش ہو کر ابرہہ لونڈی کو انعام کے طور پر اپنا زیور اتار کر دے دیا۔ پھر اپنے ماموں زاد بھائی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے بہت سے مہاجرین کو جمع کر کے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کر دیا اور مہر اپنے پاس سے ادا کر دیا اور پھر پورے اعزاز کے ساتھ حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیج دیا اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بیوی اور تمام مسلمانوں کی ماں بن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خانہ نبوت میں رہنے لگیں۔ یہ سخاوت و شجاعت، دینداری اور امانت و دیانت کے ساتھ بہت ہی قوی ایمان والی تھیں۔

ایک مرتبہ ان کے باپ ابوسفیان جو ابھی کافر تھے مدینہ منورہ میں ان کے گھر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھ گئے۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذرا بھی باپ کی پرواہ نہیں کی اور باپ کو بستر سے اٹھا دیا اور کہا کہ میں ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ ایک ناپاک مشرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس پاک بستر پر بیٹھے۔ اسی طرح ان کے جوش ایمانی اور جذبہ اسلامی کے واقعات عجیب و غریب ہیں جو تاریخوں میں لکھے ہوئے ہیں، بہت ہی دیندار اور پاکیزہ عورت تھیں، بہت

سی احادیث بھی یاد تھیں اور انتہائی عبادت گزار اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے انتہا خدمت گزار اور وفادار بیوی تھیں۔ ۴۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندران کی وفات ہوئی اور جنت البقیع کے قبرستان میں دوسری ازواج مطہرات کے خطیرہ میں مدفون ہوئیں۔ (زُرْقَانِی ج ۳، ص ۲۴۲ و مدارج النبوة ج ۲، ص ۴۸۱)

**تبصرہ:** اللہ اکبر! حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کتنی عبرت خیز اور تعجب انگیز ہے۔ سردار مکہ کی شہزادی ہو کر دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر حبشہ کی دور دراز جگہ میں ہجرت کر کے چلی جاتی ہیں اور پناہ گزینوں کی ایک جھونپڑی میں رہنے لگتی ہیں۔ پھر بالکل ناگہاں یہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے کہ شوہر جو پردیس کی زمین میں تنہا ایک سہارا تھا۔ عیسائی ہو کر الگ تھلگ ہو گیا اور کوئی دوسرا سہارا نہ رہ گیا، مگر ایسے نازک اور خطرناک وقت میں بھی ان کا قدم نہیں ڈگمگایا اور پہاڑ کی طرح دین اسلام پر قائم رہیں۔ اک ذرا بھی ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا، نہ انہوں نے اپنے کافر باپ کو یاد کیا، نہ اپنے کافر بھائیوں اور بھتیجوں سے کوئی مدد طلب کی، خدا تعالیٰ پر توکل کر کے ایک نامانوس پردیس کی زمین پر پڑی خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت نے ان کی دستگیری کی اور بالکل اچانک خداوند قدوس نے ان کو اپنے محبوب کی محبوبہ بی بی اور ساری امت کی ماں بنا دیا کہ قیامت تک ساری دنیا ان کو ام المومنین (مومنوں کی ماں) کہہ کر پکارتی رہے گی اور قیامت میں بھی ساری خدائی خدا تعالیٰ کے اس فضل و کرم کا تماشا دیکھے گی۔

اے مسلمان عورتو! دیکھو ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کا پھل کتنا میٹھا اور کس قدر لذیذ ہوتا ہے؟ اور یہ تو دنیا میں اجر ملا ہے، ابھی آخرت میں ان کو کیا کیا اجر ملے گا؟ اور کیسے درجات کی بادشاہی ملے گی؟ اس کو خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہم لوگ تو ان درجوں اور مرتبوں کی بلندی و عظمت کو سوچ بھی نہیں سکتے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

## ۷۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی امیمہ بنت عبد \* کی بیٹی ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آ زاد کردہ غلام اور متبنی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا، لیکن خدا تعالیٰ کی شان کہ میاں بیوی میں نباہ نہ ہو سکا اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو طلاق دے دی۔ جب ان کی عدت گزر گئی، تو اچانک ایک دن یہ آیت اتر پڑی کہ:

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا      جب زید نے حاجت پوری کر دی (طلاق دے دی اور عدت گزر گئی) تو ہم نے زینب زَوَّجْنَاهَا۔ (الاحزاب)

کا

تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

اس آیت کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کون ہے جو زینب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس جا کر اس کو خوشخبری سنا دے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔ یہ سن کر ایک خادمہ دوڑی ہوئی گئی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ خوشخبری سنا دی۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ خوشخبری سن کر اتنی خوشی ہوئی کہ اپنے زیورات اتار کر خادمہ کو انعام میں دیدیئے اور خود سجدہ میں گر پڑیں اور پھر دو ماہ لگا تار شکر یہ کا روزہ رکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے پر اتنی بڑی دعوت و لیمہ فرمائی کہ کسی بیوی کے نکاح پر اتنی بڑی دعوت و لیمہ نہیں کی تھی۔ تمام صحابہ کرام کو آپ نے نان گوشت کھلایا۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج ۲، ص ۷۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بیبیوں میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس خصوصیت سے سب بیبیوں سے ممتاز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح خود اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کر دیا۔ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ہاتھ سے کچھ دستکاری کر کے اس کی آمدنی فقراء و مساکین کو دیا کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے میری اس بی بی کی وفات ہوگی جس کے ہاتھ سب بیبیوں سے لمبے ہیں۔ یہ سن کر سب بیبیوں نے ایک لکڑی سے اپنا ہاتھ ناپا تو حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ سب سے لمبا نکلا لیکن جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات اقدس کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ ہاتھ لمبا ہونے سے مراد کثرت سے صدقہ دینا تھا۔ بہر حال! اپنی قسم قسم کی صفات حمیدہ کی بدولت یہ تمام ازواج مطہرات میں خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز تھیں۔ سن ۲۰ھ یا ۲۱ھ میں مدینہ منورہ کے اندران کی وفات ہوئی اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر کوچہ و بازار میں اعلان کر دیا تھا کہ سب لوگ اُم المومنین کے جنازہ میں شریک ہوں چنانچہ بہت بڑا مجمع ہوا۔ حضرت امیر المومنین نے خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو جنت البقیع میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں کے پہلو میں دفن کیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۷۶)

وغیرہ)



تبصرہ: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس سے کس قدر والہانہ محبت اور عشق تھا کہ انہوں نے نکاح کی خبر سن کر اپنا سارا زور خوشخبری سنانے والی لونڈی کو دے دیا اور سجدہ شکر ادا کیا اور خوشی میں دو ماہ لگا تا روزہ دار رہیں۔ پھر ذرا اس کی سخاوت پر بھی ایک نظر ڈالو کہ شہنشاہ دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملکہ ہو کر اپنے ہاتھ کی عمدہ دستکاری سے جو کچھ کمایا کرتی تھیں وہ فقراء و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں اور صرف اسی لئے محنت و مشقت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی امداد کریں۔ اللہ اکبر! محبت رسول ﷺ اور مسکین نوازی و غریب پروری کے یہ جذبات تمام مسلمان عورتوں کے لئے نصیحت آموز اور قابل تقلید شاہکار ہیں۔ خداوند کریم سب عورتوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## ۸- حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بچپن ہی سے بہت سخی تھیں غریبوں اور مسکینوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانا کھلایا کرتی تھیں اس لئے لوگ ان کو ”ام المساکین“ (مسکینوں کی ماں) کہا کرتے تھے۔ پہلے مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔ لیکن جب وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن ۳ھ میں ان سے نکاح کر لیا یہ ام المساکین کی جگہ ام المؤمنین کہلانے لگیں مگر یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کے بعد صرف دو تین مہینے زندہ رہیں اور ربیع الاول سن ۴ھ میں بمقام مدینہ منورہ وفات پا گئیں اور جنت البقیع میں ازواجِ مطہرات کے پہلو میں مدفون ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی وفات تک ان سے بیحد خوش رہے اور ان کی وفات کا قلب نازک پر بڑا صدمہ گزرا۔ یہ ماں کی جانب سے حضرت ام المؤمنین بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ ان کی وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بہن حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ (زرقانی ج ۳، ص ۲۴۹)

## ۹- حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کے والد کا نام حارث بن حزن اور ان کی والدہ ہند بنت عوف ہیں۔ پہلے ان کا نام ”برہ“ تھا مگر جب یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آ گئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ (برکت والی) رکھ دیا۔ سن ۷ھ عمرہ القضاء کی واپسی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور مقام صرف میں یہ پہلی مرتبہ بستر نبوت پر سوئیں۔ کل چھ ہتر حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ ان کے انتقال کے سال میں اختلاف ہے۔ بعض نے سن ۵۱ھ بعض نے ۶۱ھ لکھا، لیکن ابن اسحق کا

قول ہے کہ ۶۳ھ میں ان کی وفات مقام ”صرف“ میں ہوئی۔ جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا، تو ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی ہیں، جنازہ بہت آہستہ آہستہ لے کر چلو اور ان کی لاش مقدس کو ہلنے نہ دو۔ حضرت یزید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام ”صرف“ میں اسی چھپر کے اندر دفن کیا، جس میں پہلی بار ان کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربت سے سرفراز فرمایا تھا۔ (زرقانی ج ۳، ص ۵۳ و ترمذی ج ۱، ص ۱۰۴)

تبصرہ: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انتہائی محبت بلکہ عشق تھا۔ انہوں نے خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کی تمنا ظاہر کی تھی، بلکہ یہ کہا تھا کہ میں اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہبہ کرتی ہوں اور مجھے مہر لینے کی بھی کوئی خواہش نہیں ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ایک آیت بھی اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ماؤں بہنو! دیکھ لو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس پیسوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیسی والہانہ محبت تھی۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیا کہنا؟ ان امت کی ماؤں کے ایمان کی نورانیت کا۔

## ۱۰۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ بنی مصطلق کے سردار اعظم حارث بن ضرار کی بیٹی ہیں۔ غزوہ مریسج میں ان کا سارا قبیلہ گرفتار ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں قیدی بن چکا تھا اور سب مسلمانوں کے لونڈی غلام بن چکے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمایا، تو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادمانی و مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی، جب اسلامی لشکر میں یہ خبر پھیلی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا، تو تمام مجاہدین اسلام بیک زبان ہو کر کہنے لگے کہ جس خاندان میں ہمارے رسول نے نکاح فرمایا، اس خاندان کا کوئی فرد لونڈی غلام نہیں رہ سکتا، چنانچہ اس خاندان کے جتنے لونڈی غلام مسلمانوں کے قبضہ میں تھے، سب کے سب آزاد کر دیئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ دنیا میں کسی عورت کا نکاح حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح سے زیادہ مبارک ثابت نہیں ہوا، کیونکہ اس نکاح کی وجہ سے تمام خاندان بنی مصطلق کو غلامی سے نجات مل گئی۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میرے قبیلے میں آنے سے پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ مدینہ منورہ کی جانب سے ایک چاند چلتا ہوا آیا اور میری گود میں گر پڑا۔



میں نے کسی سے اس خواب کا ذکر نہیں کیا، لیکن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے نکاح فرمالیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے۔ ان کا اصلی نام ”برہ“ تھا، مگر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام ”جویریہ“ رکھ دیا۔ ان کے دو بھائی عمرو بن حارث و عبد اللہ بن حارث اور ان کی ایک بہن عمرہ بنت حارث نے بھی اسلام قبول کر کے صحابیت کا شرف پایا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عبادت گزار اور دیندار تھیں۔ نماز فجر سے نماز چاشت تک ہمیشہ اپنے وظیفوں میں مشغول رہا کرتی تھیں۔ سن ۵۰ھ میں پینسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ حاکم مدینہ مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں۔ (مدارج النبوة ج ۲، ص ۳۸۱ و ذرقانی ج ۳، ص ۲۵۵)

تبصرہ: ان کا زندگی بھر کا یہ معمول تھا کہ نماز فجر سے نماز چاشت تک ہمیشہ لگا تار ذکر الہی اور وظیفوں میں مشغول رہتا، یہ ان عورتوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے، جو نماز چاشت تک سوتی رہتی ہیں۔ اللہ اکبر! نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیماں تو اتنی عبادت گزار اور دیندار اور امتیوں کا یہ حال زار کہ نوافل کا تو پوچھنا ہی کیا؟ فرائض سے بھی بیزار بلکہ الٹے دن رات طرح طرح کے گناہوں کے آزار میں گرفتار الہی توبہ الہی تیری پناہ!۔

## ۱۱۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ خیبر کے سردار اعظم ”حیی بن اخطب“ کی بیٹی اور قبیلہ بنو نضیر کے رئیس اعظم ”کنانہ بن الحقیق“ کی بیوی تھیں، جو ”جنگ خیبر“ میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوا۔ یہ خیبر کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی خاندانی عزت و وجاہت کا خیال فرما کر اپنی ازواج مطہرات اور امت کی ماؤں میں شامل فرمالیا۔ جنگ خیبر سے واپسی میں تین دنوں تک منزل صہباء میں آپ نے ان کو اپنے خیمہ کے اندر اپنی قربت سے سرفراز فرمایا اور ان کے ولیمہ میں کھجور گھی، پنیر کا مالیدہ آپ نے صحابہ کرام کو کھلایا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو پتہ قد کہہ دیا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس قدر غصہ میں بھر کر ڈانٹا کہ کبھی بھی ان کو اتنا نہیں ڈانٹا تھا۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو ”یہودیہ“ کہہ دیا تو یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اس قدر خفا ہو گئے کہ دو تین ماہ تک ان کے بستر پر قدم نہیں رکھا۔ یہ بہت ہی عبادت گزار اور دیندار ہونے کے

ساتھ ساتھ حدیث وفقہ سیکھنے کا بھی جذبہ رکھتی تھیں، چنانچہ دس حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں۔ ان کی وفات کے سال میں اختلاف ہے۔ واقدی نے ۵۰ھ اور ابن سعد نے ۵۲ھ لکھا ہے۔ یہ بھی مدینہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۸۳ و ۸۴، ذوقانی ج ۳، ص ۲۵۹)

تبصرہ: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اس بنا پر خود نکاح فرمالیا تا کہ ان کے خاندانی اعزاز و اکرام میں کوئی کمی نہ ہونے پائے۔ تم غور سے دیکھو گے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ تر جن جن عورتوں سے نکاح فرمایا وہ کسی نہ کسی دینی مصلحت ہی کی بنا پر ہوا۔ کچھ عورتوں کی بیکیسی پر رحم فرما کر اور کچھ عورتوں کے خاندانی اعزاز و اکرام کو بچانے کے لئے کچھ عورتوں سے اس بنا پر نکاح فرمالیا کہ وہ رنج و غم کے صدموں سے نڈھال تھیں، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے دلوں پر مرہم رکھنے کے لئے ان کو اعزاز بخش دیا کہ اپنی ازواج مطہرات میں ان کو شامل کر دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتنی عورتوں سے نکاح فرمانا ہرگز ہرگز اپنی خواہش نفسانی کی بنا پر نہیں تھا، اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کوئی بھی کنواری نہیں تھیں بلکہ سب عمر دراز بیوہ تھیں، حالانکہ اگر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہش فرماتے، تو کون سی ایسی کنواری لڑکی تھی جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کرنے کی تمنا میں نہ کرتی، مگر دربار نبوت کا تو یہ معاملہ ہے کہ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی قول و فعل کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ہوا، جو دین اور دین کی بھلائی کے لئے نہ ہو، آپ نے جو کہا اور جو کیا سب دین ہی کے لئے کیا بلکہ آپ نے جو کیا اور جو کہا، وہی دین ہے، بلکہ آپ کی ذات اکرم ہی مجسم دین ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

یہ حضور اکرم شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ گیارہ ازواج مطہرات ہیں جن پر تمام مورخین کا اتفاق ہے۔ ان کا مختصر تذکرہ تم نے پڑھ لیا۔ اگر مفصل حال پڑھنا ہو تو ہماری کتاب ”سیرۃ المصطفیٰ“ پڑھو۔

اب ہم حضور سلطان دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان چار شہزادیوں کا مختصر تذکرہ لکھتے ہیں جو صالحات اور نیک بیبیوں کی لڑی میں آبدار موتیوں کی طرح چمک رہی ہیں۔

## ۱۲۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلان نبوت سے دس سال مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو گئی تھیں اور جنگ بدر کے بعد حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا تھا۔ مکہ میں کافروں نے ان پر جو جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ان کا تو پوچھنا ہی کیا، حد ہو گئی کہ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا اور ایک بدنصیب کافر جو بڑا ہی ظالم تھا، یعنی ہبار بن الاسود اس نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کے صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ان کے دیور ”کنانہ“ کو جو اگرچہ کافر تھا، ایک دم طیش آ گیا۔ اور اس نے جنگ کے لئے تیر کمان اٹھالیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر ابوسفیان نے درمیان میں پڑ کر راستہ صاف کر دیا اور یہ مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو اس واقعہ سے بڑی چوٹ لگی چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں یہ ارشاد فرمایا:

ہی أَفْضَلُ بَنَاتِیْ أَصِیْبَتْ فِیْ  
یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے بہت  
فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے  
میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔

پھر ان کے بعد ان کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے اور دونوں ایک ساتھ رہنے لگے، ان کی اولاد میں ایک لڑکا جن کا نام ”علی“ تھا اور ایک لڑکی جن کا نام امامہ تھا، زندہ رہے۔ ابن عساکر کا قول ہے کہ ”علی“ جنگ یرموک میں شہید ہو گئے۔ حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیحد محبت تھی۔ بادشاہ حبشہ نے تحفہ میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربار نبوت میں بھیجی، تو آپ نے یہ انگوٹھی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمائی۔ اسی طرح کسی نے ایک مرتبہ بہت ہی قیمتی اور انتہائی خوبصورت ایک ہار نذر کیا، تو سب بیبیاں یہ سمجھتی تھیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈالیں گے، مگر آپ نے یہ فرمایا کہ میں یہ ہار اس کو پہناؤں گا جو میرے گھر والوں میں مجھ کو سب سے زیادہ پیاری ہے، یہ فرما کر آپ نے یہ قیمتی ہار اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈال دیا۔ ۸ھ میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبرک کے طور پر اپنا تہبند شریف ان کے کفن میں دے دیا اور نماز جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کو قبر میں اتارا۔ ان کی قبر شریف بھی جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ (زُرْقَانِی ج ۳، ص ۱۹۵ تا ۱۹۷)

تبصرہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اسلام لانے کی بنا پر کافروں نے آپ کی صاحبزادی کو جس قدر ستایا اور دکھ دیا، اس سے مسلمان بیسیوں کو سبق لینا چاہئے کہ کافروں اور ظالموں کے ظلم پر صبر کرنا ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کے گھر والوں کی سنت ہے، اور خدا تعالیٰ کی راہ میں دین کے

لئے تکلیف اٹھانا اور برداشت کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

### ۱۳۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اعلان نبوت سے سات برس قبل جبکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تینتیسواں سال تھا۔ یہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹے ”عتبہ“ سے ہوا تھا، مگر ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی کہ سورۃ تبت یدانازل ہوئی۔ اس غصہ میں ابولہب کے بیٹے عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی۔ اس کے بعد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ ان دونوں میاں بیوی نے حبشہ کی طرف پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور دونوں صاحبِ الحجر تین (دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔

جنگ بدر کے دنوں میں حضرت رقیہ زیادہ بیمار تھیں، چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ رہنے کا حکم دے دیا اور جنگ بدر میں جانے سے روک دیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن جنگ بدر میں فتح مبین کی خوشخبری لے کر مدینہ طیبہ پہنچے اسی دن بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیس برس کی عمر یا کر مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ بدر کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے، مگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو جنگ بدر کے مجاہدین میں شمار فرمایا اور مجاہدین کے برابر مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔ حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے ایک فرزند پیدا ہوئے، جن کا نام ”عبداللہ“ تھا، مگر وہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد ۴ھ میں وفات پا گئے۔ بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر بھی جنت البقیع میں ہے۔

(زُرْقَانِی ج ۳، ص ۱۹۸)

### ۱۴۔ حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے بیاہی گئی تھیں، مگر سورۃ تبت یدانازل کے بعد برائی سن کر ”عتیبہ“ اس قدر طیش میں آ گیا کہ اس نے گستاخی کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چھٹ کر آپ کے پیراہن شریف کو پھاڑ ڈالا اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب نازک پر اس گستاخی اور بے ادبی سے انتہائی


صدمہ گزرا اور جوش غم سے آپ کی زبان مبارک سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے کہ:  
یا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرمادے۔

اس دعاء نبوی کا یہ اثر ہوا کہ ملک شام کے راستے میں یہ قافلہ کے بیچ میں سویا تھا اور ابولہب قافلہ والوں کے ساتھ پہرہ دے رہا تھا، مگر اچانک ایک شیر آیا اور عتیبہ کے سر کو چبا گیا اور وہ مر گیا۔ حضرت بی رقیہ کی وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۳ھ میں حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کر دیا، مگر ان کے شکم مبارک سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ۹ھ میں حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہو گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ان کو دفن فرمایا۔ (زُرْقَانِی ج ۳، ص ۲۰۰)

## ۱۵۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور سرور کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ چیمپی اور لاڈلی شہزادی ہیں، ان کا نام فاطمہ اور لقب زہرا و بتول ہے۔ اللہ اکبر! ان کے فضائل اور مناقب اور ان کے درجات و مراتب کا کیا کہنا؟ حدیثوں میں بکثرت ان کے فضائل اور بزرگیوں کا ذکر ہے، جن کو مفصل ہم نے اپنی کتاب ”حقانی تقریریں“ میں لکھا ہے۔ ۲ھ میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا اور ان کے شکم مبارک سے تین صاحبزادگان حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و حضرت محسن اور تین صاحبزادیاں زینب، اُم کلثوم و رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہنم و عنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت محسن اور رقیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تو بچپن میں ہی وفات پا گئے، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن کے شکم مبارک سے ایک فرزند حضرت زید اور ایک صاحبزادی حضرت رقیہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوئی، جن کے فرزند حضرت عون و محمد کربلا میں شہید ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے چھ مہینے بعد ۳ رمضان ۱۱ھ منگل کی رات میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (مدراج النبوة ج ۲، ص ۲۶۱، زُرْقَانِی ج ۳، ص ۲۰۰ وغیرہ)

## ۱۶۔ حضرت صفیہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی اور جنتی صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں۔ یہ بہت شیر دل اور بہادر خاتون ہیں۔ جنگ خندق کے موقع پر تمام مجاہدین اسلام کفار کے مقابلہ میں صف بندی کر کے کھڑے تھے اور ایک  مقام پر سب عورتوں بچوں کو ایک

پرانے قلعہ میں جمع کر دیا گیا تھا، اچانک ایک یہودی تلوار لے کر قلعہ کی دیوار پھاندتے ہوئے عورتوں کی طرف بڑھا، اس موقع پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکیلی اس یہودی پر جھپٹ کر پہنچیں اور خیمہ کی ایک چوب اکھاڑ کر اس زور سے اس یہودی کے سر پر ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور وہ تلوار لئے ہوئے چکر اکر گرا اور مر گیا، پھر اسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ کر باہر پھینک دیا۔ یہ دیکھ کر جتنے یہودی عورتوں پر حملہ کرنے کے لئے قلعہ کے باہر کھڑے تھے بھاگ نکلے، اسی طرح جنگ احد میں جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا، یہ اکیلی کفار پر نیزہ چلاتی رہیں، یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا، اور آپ نے ان کے فرزند حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے زبیر! اپنی ماں اور میری پھوپھی کی بہادری تو دیکھو کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے، مگر یہ چٹان کی طرح کفار کے زرعے میں ڈٹی ہوئی اکیلی لڑ رہی ہیں، اسی طرح جب جنگ احد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور کافروں نے ان کے کان، ناک کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر شکم چاک کر دیا، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منع کر دیا کہ میری پھوپھی حضرت صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو میرے چچا کی لاش پر مت آنے دینا، ورنہ وہ اپنے بھائی کی لاش کا یہ حال دیکھ کر رنج و غم میں ڈوب جائے گی، مگر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر بھی لاش کے پاس پہنچ گئیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر لاش کو دیکھا، تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کو کوئی بڑی قربانی نہیں سمجھتی، پھر مغفرت کی دعا مانگتے ہوئے وہاں سے چلی آئیں۔ ۲۰ھ میں تہتر برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (زرقانی ج ۳، ص ۶۸۷)

## ۱۷۔ ایک انصار یہ عورت رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مدینہ منورہ کی ایک عورت جو انصار کے قبیلہ کی تھیں، ان کو یہ غلط خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ جنگ احد میں شہید ہو گئے، تو یہ یقین ہو کر گھر سے نکل پڑیں اور میدان جنگ میں پہنچ گئیں۔ وہاں لوگوں نے ان کو بتایا کہ اے عورت! تیرے باپ اور بھائی اور شوہر تینوں اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ مجھے یہ تو بتاؤ کہ میرے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ جب لوگوں نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ زخمی ہو گئے ہیں مگر الحمد للہ زندہ سلامت ہیں، تو بے اختیار اس کی زبان سے اس شعر کا مضمون نکل پڑا کہ ۔

تسلی ہے پناہ بیکساں زندہ سلامت ہیں



کوئی پروا نہیں سارا جہاں زندہ سلامت ہے  
 اللہ اکبر! اس شیر دل اور بہادر عورت کا کیا کہنا؟ باپ شوہر اور بھائی تینوں کے شہید ہو جانے سے  
 صدمات کے تین پہاڑ اس پر گر پڑے ہیں، مگر محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نشہ میں اس کی مستی  
 کا یہ عالم ہے کہ زبان حال سے یہ نعرہ اس کی زبان پر جاری ہے کہ۔  
 میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا  
 اے شاہ دیں تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

(طبری ص ۱۴۲۵)

## ۱۸- حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ جنگ احد میں اپنے شوہر حضرت زید بن عاصم اور اپنے دو بیٹوں حضرت عمارہ اور حضرت عبداللہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لے کر میدان جنگ میں کود پڑیں اور جب کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 پر حملہ کر دیا تو یہ ایک خنجر لے کر کفار کے مقابلہ میں کھڑی ہو گئیں اور کفار کے تیر و تلوار کے ہر ایک وار کو  
 روکتی رہیں یہاں تک کہ جب ابن قمیہ ملعون نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تلوار چلا دی تو  
 حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس تلوار کو اپنی پیٹھ پر روک لیا، چنانچہ ان کے کندھے پر اتنا گہرا  
 زخم لگا کہ غار پڑ گیا، پھر خود بڑھ کر ابن قمیہ کے کندھے پر اس زور سے تلوار ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہو جاتا،  
 مگر وہ ملعون دوہری زہر پہنے ہوئے تھا، اس لئے وہ بچ گیا۔ اس جنگ میں بی بی اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا کے سرو گردن پر تیرہ زخم لگے تھے۔ حضرت بی بی اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند حضرت  
 عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک کافر نے جنگ احد میں زخمی کر دیا اور میرے زخم سے  
 خون بند نہیں ہوتا تھا، میری والدہ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوراً اپنا کپڑا پھاڑ کر زخم کو باندھ  
 دیا اور کہا کہ بیٹا اٹھو کھڑے ہو جاؤ اور پھر جہاد میں مشغول ہو جاؤ۔ اتفاق سے وہی کافر سامنے آ گیا، تو  
 حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمارہ! دیکھ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہی ہے۔ یہ  
 سنتے ہی حضرت اُم عمارہ نے جھپٹ کر اس کافر کی ٹانگ میں تلوار کا ایسا بھرپور وار مارا کہ وہ کافر گر پڑا اور  
 پھر چل نہ سکا، بلکہ سرین کے بل گھسٹا ہوا بھاگا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے  
 اور فرمایا اے اُم عمارہ! تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ کو اتنی طاقت اور ہمت عطا فرمائی کہ تو نے  
 خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ دعا  
 فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جنت میں آپ کی خدمت گزاری کا شرف عطا فرمائے، اس وقت آپ



نے ان کے لئے اور ان کے شوہر اور ان کے بیٹوں کے لئے اس طرح دعا فرمائی کہ:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ زُفَّائِي فِي الْجَنَّةِ يَا اللّٰهُ! ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنا دے۔

حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر علانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس دعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت بھی مجھ پر آ جائے تو مجھ کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔

(مدارج النبوة ج ۲، ص ۱۲۶)

**تبصرہ:** حضرت بی بی صفیہ اور انصاریہ عورت اور حضرت بی بی اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے تینوں واقعات کو پڑھ کر غور کرو کہ مادر اسلام کی آغوش میں کیسی کیسی شیر دل اور بہادر عورتوں نے جنم لیا ہے۔ ان بہادر خواتین اسلام کے کارناموں کو گردش لیل و نہار قیامت تک کبھی نہیں مناسکتی، ان کے سینوں میں پتھر کی چٹانوں سے زیادہ مضبوط دل تھا جس میں اسلام کی حرارت کا جوش اور محبت رسول ﷺ کی ایسی مستی بھری ہوئی تھی کہ کفار کے لشکروں کا بادل ان کی نظروں میں کھियों اور چھروں کا جھنڈ نظر آتا تھا اور ان کے دلوں میں صبر و استقامت کا ایسا سمندر لہریں مار رہا تھا کہ اس کے طوفان میں بڑی بڑی مصیبتوں کے پہاڑ پاش پاش ہو جایا کرتے تھے، مگر افسوس آج کل کی مسلمان عورتوں کے دلوں میں محبت رسول کا چراغ اس طرح بجھ گیا ہے کہ اسلام کا جوش ایمان کا جذبہ، محبت رسول ﷺ کی مستی، جہاد کا نشہ سب کچھ غارت ہو گیا اور دنیا کی محبت اور زندگی کی ہوس نے بدن کے روٹگئے روٹگئے میں خوف و ہراس اور بزدلی کی ایسی آندھی چلا دی ہے کہ کفار کے مقابلہ میں ہر مسلمان عورت رونے اور گڑ گڑانے کے سوا کچھ کر ہی نہیں سکتی۔ اے مسلمان عورتو! تم ان جاں باز اور سرفروش جہاد کرنے والی عورتوں کے جذبہ ایمانی اور جوش اسلامی سے سبق سیکھو۔ تم بھی مسلمان عورت ہو، اگر کفار کا مقابلہ ہو تو اپنی جان پر کھیل کر اور سر ہتھیلی پر رکھ کر کفار سے لڑتے ہوئے جام شہادت پی لو اور جنت الفردوس میں پہنچ جاؤ۔ خبردار! خبردار! کفار کے آگے روتے گڑ گڑاتے ہوئے اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے بزدلی کی موت ہر گز نہ مرو اور یاد رکھو کہ وقت سے پہلے ہر گز موت نہیں آ سکتی، لہذا ڈر، خوف اور ہراس اور بزدلی سے موت نہیں مل سکتی، اس لئے بہادر بنو شیر دل بنو اور بی بی صفیہ اور بی بی اُم عمارہ اور بی بی انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی مجاہدانہ سرفروشیوں کا کردار پیش کرو۔

## ۱۹- حضرت بی بی سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت عمار بن یاسر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ہیں، اسلام لانے کی وجہ سے مکہ مکرمہ کے کافروں نے ان کو بہت زیادہ ستایا۔ ایک مرتبہ ابو جہل نے نیزہ تان کر ان کو دھمکا کر کہا کہ تو کلمہ نہ پڑھ

ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا۔ حضرت بی بی سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ تان کر زور زور سے کلمہ پڑھنا شروع کیا۔ ابو جہل نے غصہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گڑ پڑیں اور شہید ہو گئیں۔ (استیعاب ج ۳، ص ۱۸۶۳)

تبصرہ: یہ ایک جاں باز مسلمان عورت کا پہلا خون تھا جس سے خدا تعالیٰ کی زمین رنگین ہو گئی، مگر اس خون کی گرمی نے ہزاروں مسلمان مردوں اور عورتوں میں جوش جہاد کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ بدر و حنین کا میدان کفار کا قبرستان بن گیا اور مکہ و خیبر میں کفر و شرک کے جنگلات کٹ گئے اور ہر طرف اسلام کا باغ پھلنے پھولنے لگا۔

## ۲۰۔ حضرت بی بی لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ایک لونڈی تھیں اور ابتدائے اسلام ہی میں اسلام کی حقانیت کا نور ان کے دل میں چمک اٹھا اور یہ اسلام کے دامن میں آ گئیں۔ کفار مکہ نے ان کو ایسی ایسی دردناک تکلیفیں دیں کہ اگر پہاڑ بھی ان کی جگہ ہوتا، تو شاید لرز جاتا، مگر اس پیکر ایمان کے قدم نہیں ڈگمگائے۔ خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تک دامن اسلام میں نہیں آئے تھے اس لونڈی کو اتنا مارتے تھے کہ مارتے مارتے خود تھک جاتے تھے، مگر حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُف نہیں کرتی تھیں، بلکہ نہایت ہی جرات و استقلال کے ساتھ کہتی تھیں کہ اے عمر! تم جتنا چاہو مجھ غریب کو مار لو کہ اگر خدا تعالیٰ کے سچے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لاؤ گے، تو خدا تعالیٰ ضرور تم سے انتقام لے گا۔ (زرقانی ج ۱، ص ۲۷۰)

تبصرہ: حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس ایمانی تقریر کی جہانگیری تو دیکھو کہ ابھی حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زخم نہیں بھرے تھے کہ اسلام کی حقانیت نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دبوچ لیا کہ وہ بے اختیار دامن اسلام میں آ گئے اور زندگی بھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہے اور حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی غریب و مظلوم لونڈیوں کے سامنے شرم سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے اور ان کمزوروں اور غریبوں سے معافی مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو یہ گرم گرم جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر روزی پتھر رکھا ہو ادیکھ کر حقارت سے ٹھوکر مار کر گزرتے تھے، تھوڑے دن نہیں گزرے تھے کہ امیر المومنین ہوتے ہوئے اپنے تخت شاہی پر بیٹھ کر یہ کہا کرتے تھے: سیدنا و مولانا بلال یعنی بلال تو ہمارے سردار ہیں، بلال تو ہمارے آقا ہیں اور سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت کو کمال ادب اور محبت کے ساتھ دیکھ کر زبان حال سے بھرے مجموعوں میں یہ کہا کرتے تھے۔

بدر اچھا ہے فلک پر نہ ہلال اچھا ہے  
چشمِ بینا ہو تو دونوں سے ہلال اچھا ہے

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## ۲۱- حضرت بی بی نہدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی لونڈی تھیں، مگر اسلام لانے پر کافروں نے ان کے ساتھ کیسے کیسے ظالمانہ سلوک کئے، اس کی تصویر کھینچنے سے قلم کا سینہ شق ہو جاتا ہے اور ہاتھ کانپنے لگتے ہیں، لیکن یہ اللہ والی بڑی بڑی مار دھاڑ کو برداشت کرتی رہی اور مصیبتیں جھیلیں رہی، مگر اسلام سے بال بھر بھی اس کے قدم کبھی نہیں ڈمگائے، یہاں تک کہ وہ دن آ گیا کہ اسلام کو ڈھانے والے خود اسلام کے معمار بن گئے اور اسلام کے خون کے پیاسے اپنے خونوں سے اسلام کے باغ کو سیراب کر سرخرو بننے لگے۔ (زرقانی وسیرت ابن ہشام ج ۱، ص ۳۱۹)

## ۲۲- حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت بی بی نہدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح یہ بھی لونڈی تھیں اور ان کو بھی کافروں نے بہت ستایا، بے حد ظلم و ستم کیا، لوہا گرم کر کے ان کے بدن کے نازک حصوں پر داغ لگایا کرتے تھے، کبھی پانی میں اس قدر ڈبکیاں دیتے تھے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا تھا، مار پیٹ کا تو پوچھنا ہی کیا؟ وہ تو ان کافروں کا روزانہ ہی کا محبوب مشغلہ تھا۔ آخر پیارے رسول مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار حضرت صدیق جاں نثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا خزانہ خالی کر کے ان مظلوموں کو خرید خرید کر آزاد کر دیا، تو ان مصیبت کے ماروں کو کچھ آرام ملا۔ (زرقانی وسیرت ابن ہشام ج ۱، ص ۳۱۹)

## ۲۳- حضرت زینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کی ایک لونڈی تھیں، انہوں نے بھی جب کلمہ پڑھا، تو سارا گھرانہ کی جان کا دشمن ہو گیا اور ان کافروں نے اتنا مارا کہ ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی، تو کافران کو یہ طعنہ دینے لگے کہ تو نے ہمارے دیوتاؤں کو چھوڑ دیا، تو تیری آنکھیں پھوٹ گئیں اب کہاں ہے تیرا خدا؟ تو کیوں نہیں اس کو بلاتی کہ وہ تیری آنکھوں کو روشن کر دے؟ یہ طعنہ سن کر وہ نہایت جرات کے ساتھ کہا کرتی تھیں کہ میں جس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائی ہوں یقیناً وہ خدا تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور میرا ایک خدا اگر چاہے گا، تو ضرور میری آنکھیں روشن ہو جائیں گی

اور تمہارے سینکڑوں دیوتا میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کا یہ طعنہ سنا تو فرمایا کہ اے زبیرہ! تو صبر کر، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، تو ان کی آنکھوں میں ایک دم روشنی آ گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر کفار کہنے لگے کہ یہ تو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا جادو ہے، وہ رسول نہیں ہیں، بلکہ وہ تو عرب کے سب سے بڑے جادوگر ہیں۔ (معاذ اللہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ (زُرْقَانِی ج ۱، ص ۲۷۰، واستیعاب ج ۴، ص ۱۸۴۹)

تبصرہ: اے مسلمان ماؤں بہنو! تمہیں خدا تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ حضرت لبینہ و حضرت ام عیسیٰ و حضرت ام عمارہ وغیرہن رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی جاں سوز و دل دوز حکایتوں کو بغور اور بار بار پڑھو اور سوچو کہ ان اللہ والیوں نے اسلام کے لئے کیسی کیسی مصیبتیں اٹھائیں، مگر ایک سیکنڈ کے لئے بھی اسلام سے ان کے قدم نہیں ڈگمگائے۔ ایک تم ہو کہ ذرا کوئی تکلیف پہنچی، تو تم گھبرا کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتی اور خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ناشکری کے الفاظ بولنے لگتی ہو اور ذرا کافروں نے دھونس دی تو تم کافروں کی بولیاں بولنے لگتی ہو، خدا تعالیٰ کے لئے اے مسلمان مردو! اور اے مسلمان عورتو! تم ان اللہ تعالیٰ کی مقدس بندیوں کا کردار پیش کرو کہ اپنے ایمان و اسلام پر اتنی مضبوطی کے ساتھ قائم رہو کہ تمہیں دیکھ کر کافروں کی دنیا پکا رائے:

بنائے آسمان بھی اس ستم پر ڈگمگائے گی  
مگر مومن کے قدموں میں کبھی لغزش نہ آئے گی

## ۲۴۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ وہ مقدس اور خوش نصیب عورت ہیں کہ انہوں نے ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہو جانے کے بعد طائف کے شہر پر جہاد فرمایا اس وقت حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک کو زمین پر بچھا کر ان کو اس پر بٹھایا اور انعام و اکرام سے بھی نوازا اور یہ سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (استیعاب ج ۴، ص ۱۸۱۲)

حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور مدینہ منورہ میں جنت البقیع کے اندر ہے۔

تبصرہ: ۱۹۵۹ء میں جب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور جنت البقیع کے مزارات مقدسہ کی زیارتوں کے لئے گیا، تو دیکھ کر قلب و دماغ پر رنج و غم اور صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے کہ ظالم مجدی وہابیوں نے تمام مزارات کو توڑ پھوڑ کر اور قبروں کو گرا کر پھینک دیا ہے، صرف ٹوٹی پھوٹی قبروں پر چند پتھروں کے

کلڑے پڑے ہوئے ہیں اور صفائی و ستھرائی کا بھی کوئی اہتمام نہیں ہے۔ بہر حال! سب مقدس قبروں کی زیارت کرتے ہوئے جب میں حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور کے سامنے کھڑا ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جنت البقیع کی کسی قبر پر میں نے گھاس اور سبزہ نہیں دیکھا، لیکن حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کو دیکھا کہ بہت ہی ہری اور شاداب گھاسوں سے پوری قبر چھپی ہوئی ہے۔ میں حیرت سے دیر تک اس منظر کو دیکھتا رہا، آخر میں نے اپنے گجراتی ساتھیوں سے کہا کہ لوگو! بتاؤ تم لوگوں نے جنت البقیع کی کسی قبر پر بھی گھاس جمی ہوئی دیکھی؟ لوگوں نے کہا کہ ”جی نہیں“ میں نے کہا کہ حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کو دیکھو کہ کیسی ہری ہری گھاس سے یہ قبر سبز و شاداب ہو رہی ہے، لوگوں نے کہا کہ ”جی ہاں بیشک“ پھر میں نے کہا کہ کیا اس کی کوئی وجہ تم لوگوں کی سمجھ میں آ رہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ”جی نہیں“ آپ ہی بتائیے تو میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ انہوں نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا دودھ پلا پلا کر سیراب کیا تھا تو رب العالمین نے اپنی رحمت کے پانیوں سے ان کی قبر پر ہری ہری گھاس اگا کر ان کی قبر کو سبز و شاداب کر دیا ہے۔ میری یہ تقریر سن کر تمام حاضرین پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سب لوگ چیخ مار مار کر رونے لگے اور میں خود بھی روتے روتے نڈھال ہو گیا۔ پھر میرے محب مخلص سیٹھ الحاج عثمان غنی چھپے رنگ والے احمد آبادی نے عطر کی ایک بڑی سی شیشی جس میں سے دو دو تین تین قطرہ وہ ہر قبر پر عطر ڈالتے تھے ایک دم انہوں نے پوری شیشی حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر انڈیل دی اور روتے ہوئے کہا کہ اے دادی حلیمہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) خدا تعالیٰ کی قسم اگر آپ کی قبر مبارک احمد آباد میں ہوتی تو میں آپ کی قبر مبارک کو عطر سے دھو دیتا۔ پھر بڑی دیر کے بعد ہمارے دلوں کو سکون ہوا اور میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لگ بھگ پچاس آدمی میرے پیچھے کھڑے تھے اور سب کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔

یا اللہ! پھر دوبارہ یہ موقع نصیب فرما۔ آمین! یا رب العالمین!

## ۲۵- حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جب ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ کے والد ماجد کی باندی تھیں آپ کی خاطر داری و خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں یہی آپ کو کھانا کھلاتی تھیں، کپڑے پہناتی تھیں، کپڑے دھوتی تھیں، جب آپ

بڑے ہوئے، تو آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا، جن سے حضرت اسامہ بن زید پیدا ہوئے۔ حضرت بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعد کافی دنوں تک مدینہ منورہ میں زندہ رہیں اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی اپنی خلافتوں کے دوران حضرت بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت و ملاقات کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کی خبر گیری فرماتے تھے۔

(زُرْقَانِی عَلِی الْمَوَہِبِ وَاسْتِعَابِ ج ۴، ص ۹۳۱)

تبصرہ: ماؤ بہنو! غور کرو کہ امیر المومنین ہوتے ہوئے اپنی جلالت شان کے باوجود حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بوڑھی عورت کی زیارت کے لئے ان کے گھر جایا کرتے تھے، ایسا کیوں؟ اور کس لئے تھا؟ صرف اس لئے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ تعلق تھا کہ انہوں نے بچپن میں آپ کی خاطر داری اور خدمت گزاری کا شرف پایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس عمل سے ثابت یہ ہوا کہ جن جن ہستیوں کو بلکہ جن جن چیزوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق رہا ہو، ان سے محبت و عقیدت اور ان کی تعظیم و تکریم اور ان کا ادب و احترام یہ ایمان کا نشان اور ہر مسلمان کی ایمانی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

## ۲۶- حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے پیارے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں ہیں، ان کے پہلے شوہر کا نام مالک تھا، بیوہ ہو جانے کے بعد ان کا نکاح حضرت ابو طلحہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گیا۔ یہ رشتہ میں ایک طرح سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خالہ ہوتی تھیں اور ان کے بھائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک جہاد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر بہت ہی مہربان تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ بخاری شریف وغیرہ میں ان کا ایک بہت ہی نصیحت آموز اور عبرت خیز واقعہ لکھا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک بچہ بیمار تھا۔ جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو اپنے کام دھندے کے لئے باہر جانے لگے، تو اس بچہ کا سانس بہت زور زور سے چل رہا تھا۔ ابھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مکان پر نہیں آئے تھا کہ بچہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت



بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوچا کہ دن بھر کے تھکے ماندے میرے شوہر مکان پر آئیں گے اور بچے کے انتقال کی خبر سنیں گے تو نہ کھانا کھائیں گے نہ آرام کر سکیں گے اس لئے انہوں نے بچے کی لاش کو ایک الگ مکان میں لٹا دیا اور کپڑا اوڑھا دیا اور خود روزانہ کی طرح کھانا پکایا، پھر خوب اچھی طرح بناؤ سنگار کر کے بیٹھ کر شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگیں۔ جب ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو گھر میں آئے تو پوچھا کہ بچے کا کیا حال ہے؟ تو بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہہ دیا کہ اب اس کا سانس ٹھہر گیا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطمئن ہو گئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ سانس کا کھنچاؤ ختم کیا ہے۔ پھر فوراً ہی کھانا سامنے آ گیا اور انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر بیوی کے بناؤ سنگھار کو دیکھ کر انہوں نے بیوی سے صحبت بھی کی۔ جب سب کاموں سے فارغ ہو کر بالکل ہی مطمئن ہو گئے، تو بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اے میرے پیارے شوہر! مجھے یہ مسئلہ بتائیے کہ اگر ہمارے پاس کسی کی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو برا ماننے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی دے دینی چاہئے۔ شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے میرے سر تاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچہ جو ہمارے پاس خدا تعالیٰ کی ایک امانت تھا، خدا تعالیٰ نے آج وہ امانت لے لی اور ہمارا بچہ مر گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونک کر اٹھ بیٹھے اور حیران ہو کر بولے کہ کیا میرا بچہ مر گیا؟ بی بی نے کہا کہ ”جی ہاں“ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو کہا تھا کہ اس کے سانس کا کھنچاؤ ختم ہو گیا ہے۔ بیوی نے کہا کہ جی ہاں مرنے والا کہاں سانس لیتا ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حد افسوس ہوا کہ ہائے میرے بچے کی لاش گھر میں پڑی رہی اور میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور صحبت بھی کی۔ بیوی نے اپنا خیال ظاہر کر دیا کہ آپ دن بھر کے تھکے ہوئے گھر آئے تھے، میں فوراً ہی اگر بچے کی موت کا حال کہہ دیتی، تو آپ رنج و غم میں ڈوب جاتے، نہ کھانا کھاتے نہ آرام کرتے، اس لئے میں نے اس خبر کو چھپایا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو مسجد نبوی میں نماز فجر کے لئے گئے اور رات کا پورا ماجرا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر دیا۔ آپ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ دعا فرمائی کہ تمہاری اس رات کی اس صحبت میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے۔ اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ اسی رات حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حمل ٹھہر گیا اور ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ رکھا گیا اور ان عبد اللہ کے بیٹوں میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔ (بخاری ج ۱، ص ۷۴۱ و حاشیہ وغیرہ)

تبصرہ: مسلمان ماؤ اور بہنو! حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صبر کرنا سیکھو اور شوہر کو آرام



پہنچانے کا طریقہ اور سلیقہ بھی اس واقعہ سے ذہن نشین کرو اور دیکھو کہ بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیسی اچھی مثال دے کر شوہر کو تسلی دی۔ اگر ہر آدمی اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے تو کبھی بھی بے صبری نہ کرے گا اور دیکھو کہ صبر کا پھل خداوند کریم نے کتنی جلدی حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیدا ہو گئے اور پھر ان کا گھر عالموں سے بھر گیا۔

## ۲۷- حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں جن کا ذکر تم نے اوپر پڑھا ہے ان کے مکان پر بھی کبھی کبھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دو پہر کو قیلولہ فرماتے تھے۔ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے تو حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ کے مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نے ابھی اپنی امت کے کچھ مجاہدین کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ سمندر میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھے ہوئے جہاد کے لئے جارہے ہیں جس طرح بادشاہ لوگ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے رہا کرتے ہیں۔ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان مجاہدین میں شامل فرمائے پھر آپ سو گئے اور دوبارہ پھر اسی طرح ہنستے ہوئے اٹھے اور یہی خواب بیان فرمایا تو ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ دعا فرمائیے کہ میں ان مجاہدوں میں شامل رہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم پہلے مجاہدین کی صف میں رہو گی چنانچہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں بحری بیڑہ تیار ہوا اور مجاہدین کشتیوں میں سوار ہونے لگے تو حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان مجاہدین کی جماعت میں شامل ہو کر جہاد کے لئے روانہ ہو گئیں۔ سمندر سے پار ہو جانے کے بعد یہ اونٹ پر سوار ہونے لگیں تو اونٹ پر سے گر پڑیں اور اونٹ کے پاؤں سے کچل کر ان کی روح پرواز کر گئی اس طرح یہ شہادت کے شرف سے سرفراز ہو گئیں۔ (بخاری ج ۱، ص ۴۰۳ باب غزوۃ البحر)

تبصرہ: مسلمان بیویو! حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس واقعہ سے جہاد کا شوق اور اسلام پر قربان ہونے کا جذبہ سیکھو۔ ان دونوں بوڑھے میاں بیوی کو بڑھاپے کے باوجود جہاد کا کس قدر شوق تھا اور شہادت کی کتنی زیادہ تمنا تھی۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر!

## ۲۸- حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں یہ اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے مگر یہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ڈر سے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان دونوں کے مسلمان ہونے کی خبر ملی۔ غصہ میں آگ بگولا ہو کر بہن کے گھر پہنچے کواڑ بند تھے مگر اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلا کر بولے کہ اے اپنی جان کے دشمن! کیا تو نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے؟ پھر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چھپٹے اور ان کی داڑھی پکڑ کر زمین پر پچھاڑ دیا اور مارنے لگے ان کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر کو بچانے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑنے لگیں تو ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا طمانچہ مارا کہ کان کے جھومر ٹوٹ کر گر پڑے اور چہرہ خون سے رنگین ہو گیا۔ بہن نے نہایت جرات کے ساتھ صاف صاف کہہ دیا کہ عمر! سن لو تم سے جو ہو سکے کرو مگر اب ہم اسلام سے کبھی ہرگز نہیں پھر سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہن کا جواہولہان چہرہ دیکھا اور ان کا جوش و جذبات میں بھرا ہوا جملہ سنا تو ایک دم ان کا دل نرم پڑ گیا۔ تھوڑی دیر چپ کھڑے رہے پھر کہا کہ اچھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دکھاؤ۔ بہن نے قرآن شریف کے ورقوں کو سامنے رکھ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ حدید کی چند آیتوں کو بغور پڑھا تو کانپنے لگے اور قرآن مجید کی حقانیت کی تاثیر سے دل بے قابو ہو کر تھرا گیا۔ جب اس آیت پر پہنچے کہ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضبط نہ کر سکے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے بدن کی بوٹی بوٹی کانپ اٹھی اور زور زور سے پڑھنے لگے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر ایک دم اٹھے اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے چٹ گئے اور پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں گئے اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ اس دن سے مسلمانوں کو خوف و ہراس سے کچھ سکون ملا اور حرم کعبہ میں علانیہ نماز پڑھنے کا موقع ملا ورنہ لوگ پہلے گھروں میں چھپ چھپ کر نماز و قرآن پڑھا کرتے تھے۔ (زرقانی علی المواہب ج ۱، ص ۲۷۲) تبصرہ: اے اسلامی بہنو! حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایمانی جوش اور اسلامی جرات کا سبق سیکھو۔

۲۹۔ حضرت اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے پیارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ یہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے مسلمان ہو گئی تھیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان پر بجد مہربان تھے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو دین و دنیا کی بڑی بڑی بشارتیں دی تھیں یہ ہجرت کے لئے بیقرار تھیں مگر یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے سے لاچار تھیں چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے ہجرت نہیں کر سکتی ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری شریف ج ۱، ص ۱۸۱ باب اذا اسلم الصبی)

### ۳۰۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ انصار صحابیہ ہیں اور جنگ بدر میں ابو جہل کو قتل کرنے والے صحابی حضرت معوذ بن عفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں انہوں نے بیعت الرضوان میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان پر بڑا خاص کرم تھا ان کی شادی کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے مکان پر تشریف لے گئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کھجور کا ایک خوشہ نذر کیا تو آپ نے اسے قبول فرما کر کچھ سونایا چاندی ان کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس کے زیور بنالو۔ امام واقدی علیہ الرحمہ نے ان کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک عورت اسماء بنت مخزمہ مدینہ منورہ میں عطر بیچا کرتی تھی وہ عطر لے کر حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئی اور کہا تم اس شخص کی بیٹی ہو جس نے اپنے سردار یعنی ابو جہل کو قتل کر دیا؟ تو انہوں نے تڑپ کر جواب دیا میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے اپنے غلام یعنی ابو جہل کو قتل کر دیا۔ یہ جواب سن کر عطر بیچنے والی جھلا گئی اور کہا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے ہاتھ اپنا عطر بیچوں تو حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی جوش میں آ کر یہ کہہ دیا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تیرا عطر خریدوں۔ میں نے تیرے عطر سے تو بدبودار کسی کا عطر ہی نہیں پایا۔ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس کا عطر بدبودار نہیں تھا، مگر میں نے جلانے کے لئے اس کے عطر کو بدبودار کہہ دیا تھا، کیونکہ وہ ابو جہل کی مداح تھی۔ (استیعاب ج ۴، ص ۱۸۳)

تبصرہ: حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جرات ایمانی دیکھو کہ ابو جہل کو سردار کہنے والی عورت کو اس کے منہ پر کیسا دندان شکن جواب دیا کہ اس کا منہ بند ہو گیا اور وہ لا جواب ہو گئی اور بلاشبہ جو کچھ کہا وہ حق ہی کہا ابو جہل ہرگز ہرگز کسی مسلمان کا سردار نہیں ہو سکتا، بلکہ وہ ہر مسلمان کا غلام، بلکہ غلام

سے بھی ہزاروں درجے بدتر اور کمتر ہے۔

مسلمان بیسیو! کاش! تم بھی اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ایسی ہی عداوت اور نفرت رکھو تا کہ تم سنت صحابہ پر عمل کر کے ثواب دارین کی دولت سے مالا مال ہو جاؤ۔

### ۳۱۔ حضرت اُم سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مدینہ منورہ کی ایک انصاریہ عورت ہیں؛ بڑی بہادر اور اسلام پر جان دینے والی صحابیہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں مدینہ منورہ کی عورتوں کے درمیان چادر تقسیم کر رہے تھے کہ ایک بہت ہی عمدہ چادر بچ گئی، تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ یہ چادریں کس کو دوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ چادر آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی بی بی اُم کلثوم کو دے دیجئے جو آپ کی بیوی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، میں یہ چادر اُم کلثوم کو نہیں دوں گا، بلکہ میری نظر میں اس چادر کی حقدار بی بی اُم سلیط ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جنگ احد کے دن یہ اور اُم المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں اپنے کندھوں پر مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور مجاہدین اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور پھر اُم سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان خوش نصیب عورتوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرما کر وہ چادر حضرت اُم سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمادی۔ (بخاری شریف ج ۱، ص ۲۰۳ باب حمل النساء القرب)

### ۳۲۔ حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ خاندان قریش کی ایک باوقار عورت ہیں؛ شرف صحابیت پایا اور ہجرت کی فضیلت بھی ان کو ملی۔ یہ بہت ہی عبادت گزار صحابیہ ہیں؛ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہ رات بھر جاگ کر عبادت کرتی تھیں۔ ان کا یہ حال سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن لو اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا، بلکہ تمہیں لوگ اکتا جاؤ گے، اس لئے تم لوگ اتنے ہی اعمال کرو جتنے اعمال کی تم طاقت رکھتے ہو، اپنی طاقت سے زیادہ کوئی عمل مت کیا کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حولاء بنت تویت نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مکان کے اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی اور جب یہ گھر میں آئیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ان کی طرف بہت خصوصی توجہ فرمائی اور ان کی مزاج پر سی فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ ان پر اس قدر زیادہ توجہ فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانے میں بھی ہمارے گھر بہت زیادہ آیا جایا کرتی تھیں اور پرانے ملاقاتیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ ایمانی خصلت ہے۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۱۵)

تبصرہ: اے اسلامی بہنو! حضرت حواء بنت تویت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عبادت اور اپنی مرحومہ بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اچھے برتاؤ سے سبق سیکھو۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرمائیے۔ (آمین!)

### ۳۳۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی صحابیہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان چھڑکنے والی عورت ہیں۔ مکہ مکرمہ میں جب کافروں نے مسلمانوں کو بیدستانا شروع کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا، چنانچہ جب لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حبشہ کا سفر کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حبشہ کے مہاجرین، حبشہ سے مدینہ منورہ چلے آئے۔ جب بی بی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو صاحب الحجر تین (دو ہجرتوں والی) کے لقب سے سرفراز فرمایا اور اجر عظیم کی بشارت دی۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۷۸۴، اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۸۷ بخاری)

### ۳۴۔ حضرت اُم رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں اور حضرت عائشہ اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ماں ہیں ان کی شکل و صورت اور ان کی بہترین عادتوں اور خصلتوں کی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں اگر کسی کو حور دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ اُم رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھ لے کہ وہ جمال صورت اور حسن سیرت میں بالکل جنت کی حور جیسی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر بڑا خاص کرم فرمایا کرتے تھے۔ ۶ھ میں جب حضرت اُم رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی قبر میں اترے اور اپنے دست مبارک سے ان کو سپرد خاک فرمایا اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہوئے کہا کہ:

یا اللہ! اُم رومان نے تیرے اور تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جو بہترین سلوک کیا ہے وہ تجھ پر پوشیدہ نہیں لہذا تو ان کی مغفرت فرما۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۹۳۶)

تبصرہ: خدا تعالیٰ کی عبادت اور پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کی بدولت حضرت اُم رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کتنی سعادت اور کتنی بڑی فضیلت نصیب ہو گئی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کو قبر میں اتارا اور بہترین انداز سے ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی۔ یقیناً یہ حضرت اُم رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے اور اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ خداوند کریم کی عبادت اور رسول کی محبت اور اطاعت سے دین و دنیا کی کتنی بڑی نعمتیں اور دولتیں ملتی ہیں۔ خداوند قدوس تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی عبادت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

### ۳۵- حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں اور حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے بڑی شفقت و محبت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے دروازے کے باہر سے کھڑے ہو کر مکان میں آنے کی اجازت طلب کی ان کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملتی جلتی تھی۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی آواز سنی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد آ گئی اور آپ نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا اور خوش ہو کر فرمایا: یا اللہ! یہ ہالہ آ گئیں۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۳۹)

### ۳۶- حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں۔ یہ مجاہدین کو پانی پلایا کرتی تھیں اور زخموں کا علاج اور ان کی تیمارداری کیا کرتی تھیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتنی عاشقانہ محبت تھی کہ جب بھی یہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتی تھیں تو ہر مرتبہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں کہ ”میرے ماں باپ آپ پر قربان“ (بخاری و استیعاب ج ۴ ص ۱۹۴)

تبصرہ: مسلمان بیوی! تم ان اللہ و رسول والی عورتوں کی ان حکایتوں سے سبق سیکھو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح عشق و محبت رکھو کہ محبت رسول ﷺ ایمان کا نشان بلکہ ایمان کی جان ہے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو یہ کرامت نصیب فرمائے۔ (آمین)



## ۷۳- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن اور جنتی صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ہی کے شکم سے پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد مہاجرین کے یہاں کچھ دنوں تک اولاد نہیں ہوئی، تو یہودیوں کو بڑی خوشی ہوئی، بلکہ بعض یہودیوں نے یہ بھی کہا کہ ہم لوگوں نے ایسا جادو کر دیا ہے کہ کسی مہاجر کے گھر میں بچہ پیدا ہی نہیں ہوگا۔ اس فضا میں سب سے پہلے جو بچہ مہاجرین کے یہاں پیدا ہوا وہ یہی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔ پیدا ہوتے ہی حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اس فرزند کو بارگاہ رسالت میں بھیجا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی مقدس گود میں لے کر کھجور منگائی اور خود چبا کر کھجور کو اس بچے کے منہ میں ڈال دیا اور عبداللہ نام رکھا اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ یہ اس بچے کی خوش نصیبی ہے کہ سب سے پہلی غذا جو ان کے شکم میں گئی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعاب دہن تھا، چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے بچے کے اس شرف میں بڑا ناز تھا، ان کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رشتہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے، مہاجرین میں بہت ہی غریب تھے۔ حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب ان کے گھر میں آئیں تو گھر میں نہ کوئی لونڈی تھی نہ کوئی غلام، گھر کا سارا کام دھندا یہی کرتی تھیں، یہاں تک کہ گھوڑے کا گھاس دانہ اور اس کی مالش کی خدمت بھی یہی انجام دیا کرتی تھیں، بلکہ اونٹ کی خوراک کے لئے کھجوروں کی گٹھلیاں بھی باغوں سے چن کر اور سر پر گٹھڑی لا کر لایا کرتی تھیں۔ ان کی یہ مشقت دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ایک غلام عطا فرما دیا، تو ان کے کاموں کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ ایک غلام دے کر گویا میرے والد نے مجھے آزاد کر دیا۔ (بخاری ج ۲، ص ۷۸۶)

یہ محنتی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی بہادر اور دل گردہ والی عورت تھیں۔ ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا توشہ سفر ایک تھیلے میں رکھا گیا اور اس تھیلے کا منہ باندھنے کے لئے کچھ نہ ملا تو حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوراً اپنے کمر کے پٹکے کو پھاڑ کر اس سے توشہ دان کا منہ باندھ دیا۔ اسی دن سے ان کو ذَاتِ النِّطَاقِیْن (دو پٹکے والی) کا معزز لقب ملا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہجرت کی، لیکن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کے بعد اپنے گھر والوں



کے ساتھ ہجرت کی۔ (بخاری شریف ج ۱، ص ۵۵۵ وغیرہ)

۶۳ھ میں واقعہ کربلا کے بعد جب یزید پلیدی کی فوجوں نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ظالموں کا مقابلہ کیا اور یزیدی لشکر کو کتوں اور چوہوں کی طرح دوڑا دوڑا کر مارا۔ اس وقت بھی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ مکرمہ میں موجود رہ کر اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمت بڑھائی اور ان کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں مانگتی رہیں اور جب عبدالملک بن مروان کے زمانہ حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ظالم کی فوجوں کا بھی مقابلہ کیا، تو اس خون ریز جنگ کے وقت بھی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ میں اپنے فرزند کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ یہاں تک جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا اور اس ظالم نے مجبور کر دیا کہ بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا چل کر اپنے بیٹے کی لاش کو سولی پر لٹکی ہوئی دیکھیں، تو آپ اپنے بیٹے کی لاش کے پاس تشریف لے گئیں۔ جب لاش کو سولی پر دیکھا تو نہ روئیں نہ بلبلائیں، بلکہ نہایت جرات کے ساتھ فرمایا کہ ”سب سوار تو گھوڑوں سے اتر گئے، لیکن اب تک یہ سوار گھوڑے سے نہیں اترے“ پھر فرمایا کہ ”اے حجاج! تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اس نے تیرے دین کو برباد کر دیا۔“ اس واقعہ کے بعد بھی چند دنوں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ رہیں۔ مکہ مکرمہ کے قبرستان میں ماں بیٹے دونوں کی مقدس قبریں ایک دوسرے کے برابر بنی ہوئی ہیں، جن کو مسجد یوں نے توڑ پھوڑ ڈالا ہے، مگر ابھی نشان باقی ہے اور ۱۹۵۹ء میں ان دونوں مزاروں کی زیارت میں نے کی ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

(استیعاب ج ۴، ص ۸۱ وغیرہ)

**تبصرہ:** اسلامی بہنو! حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی غربی اور اپنے شوہر کی خدمت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی محبت پھر ان کی بہادری اور جرات و استقلال کے ان واقعات کو بار بار بار پڑھو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو اور یہ بھی سن لو کہ پہلے تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر بہت غریب تھے، مگر بہت ہی بڑے مجاہد تھے، بہت ہی زیادہ مال غنیمت میں سے حصہ پایا، یہاں تک کہ بہت مالدار ہو گئے، اور پھر ان کے مالوں میں اس قدر خیر و برکت ہوئی کہ شاید ہی کسی صحابی کے مال میں اتنی خیر و برکت ہوئی ہوگی؟ (بخاری شریف ج ۱، ص ۴۹)

یہ ان کی نیک نیتی اور اسلام کی خدمتوں اور عبادتوں کی برکتوں کے میٹھے میٹھے پھل تھے، جو ان کو دنیا کی زندگی میں ملے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان اللہ والیوں کے لئے جو نعمتوں کے خزانے تیار فرمائے ہیں، ان کو تو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی نے سنا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آ سکتا ہے۔

اے اللہ کی بندو! ہمت کرو اور کوشش کرو اور ان نیک بندیوں کے طریقوں پر چلنے کا پختہ ارادہ کر لو انشاء اللہ تعالیٰ حق جل شانہ کی امداد و نصرت تمہارا بازو تھام لے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہارا بیڑا پار ہو جائے گا۔ بس شرط یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ یہ عزم کر لو کہ ہم ان اللہ والی مقدس بیبیوں کے نقش قدم پر اپنی زندگی کے آخری سانس تک چلتی رہیں گی اور اسلام کے عقائد و اعمال پر پوری طرح کار بند رہ کر دوسری عورتوں کی اصلاح حال کے لئے بھی اپنی طاقت بھر کوشش کرتی رہیں گی۔

### ۳۸- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی زاد بہن ہیں اور ان کی کنیت اُم سلمہ ہے، قبیلہ انصار سے تعلق رکھنے والی صحابیہ ہیں۔ یہ بہت عقلمند اور گوش ہوش والی عورت تھیں۔ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سی عورتوں کی نمائندہ بن کر آئی ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، چنانچہ ہم عورتیں آپ پر ایمان لائی ہیں اور آپ کی پیروی کا عہد کیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہم عورتیں پردہ نشین بنا کر گھروں میں بٹھادی گئی ہیں اور ہم اپنے شوہروں کی خواہشات پوری کرتی ہیں اور ان کے بچوں کو گود میں لئے پھرتی ہیں اور ان کے گھروں کی رکھوالی کرتی ہیں اور ان کے مالوں اور سامانوں کی حفاظت کرتی ہیں اور مرد لوگ جنازوں اور جہادوں میں شرکت کر کے اجر عظیم حاصل کرتے ہیں، تو سوال یہ ہے کہ ان مردوں کے ثوابوں میں سے کچھ ہم عورتوں کو بھی حصہ ملے گا یا نہیں؟ یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ دیکھو اس عورت نے اپنے دین کے بارے میں کتنا اچھا سوال کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے اسماء! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تم سن لو اور جا کر عورتوں سے کہہ دو کہ عورتیں اگر اپنے شوہروں کی خدمت گزاری کر کے ان کو خوش رکھیں اور ہمیشہ اپنے شوہروں کی خوشنودی طلب کرتی رہیں اور ان کی فرمانبرداری کرتی رہیں، تو مردوں کے اعمال کے برابر ہی عورتوں کو بھی ثواب ملے گا۔ یہ سن کر حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا مارے خوشی کے نعرہ تکبیر لگاتی ہوئی باہر نکلیں۔ (استیعاب ج ۴، ص ۱۷۸)

تبصرہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ثواب آخرت حاصل کرنے کا کتنا شوق اور جذبہ تھا۔ یہ جذبہ تمام مسلمان عورتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ کاش! اس زمانے کی عورتوں میں بھی

یہ شوق اور جذبہ ہوتا، تو یقیناً یہ عورتیں بھی نیک بیبیوں کی فہرست میں شامل ہو جاتیں اور ثواب سے مالا مال ہو جاتیں۔

## ۳۹۔ حضرت اُم خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی صحابیہ ہیں جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، تو یہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ جب ان کے والدین حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو ان کے باپ ان کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس گئے۔ یہ اس وقت پیلے رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے تھیں۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ بہت اچھا لباس ہے، بہت اچھا کپڑا ہے، پھر ایک پھولدار چادر جو بہت ہی خوبصورت تھی، آپ نے پیار و محبت سے ان کو اوڑھادی اور یہ فرمایا کہ اس کو پرانی کر، اس کو پھاڑ، یہ بہت اچھی لگتی ہے۔ اس دعا کا مطلب یہ تھا کہ تیری عمر خوب بڑی ہوتا کہ اس کو اوڑھتے اوڑھتے پرانی کر دے اور بالکل پھٹ جائے۔ چنانچہ اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ حضرت اُم خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اس قدر لمبی ہوئی کہ ان کی بڑی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا اور لوگ کہا کرتے تھے کہ ہم نے نہیں سنا کہ جتنی لمبی عمر انہوں نے پائی ہے اتنی بڑی عمر مدینہ منورہ میں کسی نے پائی ہو۔ (بخاری شریف و استیعاب ج ۴، ص ۷۹۰ وغیرہ)

تبصرہ: سبحان اللہ! عمر لمبی ہو اور پھر ساری عمر نیکیوں کے کمانے میں گزر جائے، اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت اُم خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی نیک بخت اور خوش نصیب تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کو چادر اوڑھائی اور اپنی مبارک دعاؤں سے ان کو سرفراز فرمادیا، جس کا یہ اثر ہوا کہ عمر لمبی ہوئی اور زندگی کا ایک ایک لمحہ نیکیوں اور عبادتوں کی چھاؤں میں گزرا۔

دینی بہنو! تم بھی کوشش کرو کہ جتنی بھی عمر گزرے وہ نیکیوں میں گزرے، یہ یقیناً تجارت آخرت ہے کہ جس میں نفع کے سوا کبھی کوئی گھانا نہیں ہو سکتا۔

## ۴۰۔ حضرت اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں۔ فتح مکہ کے سال ۸ھ میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ظہور اسلام سے پہلے ہی ان کی شادی ہمیرہ بن ابی وہب کے ساتھ ہو گئی تھی۔ ہمیرہ اپنے کفر پر اڑا رہا اور مسلمان نہیں ہوا، اس لئے میاں بیوی میں جدائی ہو گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے زخمی دل کو تسکین دینے کے لئے ان کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں خود تم سے نکاح کر لوں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) جب میں کفر کی حالت

میں آپ سے محبت کرتی تھی، تو بھلا اسلام کی دولت مل جانے کے بعد میں کیوں نہ آپ سے محبت کروں گی؟ لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، مجھے خوف ہے کہ میرے ان بچوں کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا جواب سن کر مطمئن ہو گئے۔ (اکمال ص ۶۲۴ واستیعاب ج ۴، ص ۱۹۶۳ وحاشیہ بخاری)

حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ دو خصوصیات بہت زیادہ باعث شرف ہیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کافر کو امان اور پناہ دے دی۔ اس کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کافر کو قتل کرنا چاہا، جب اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس کو تم نے امان دے دی، اس کو ہم نے بھی امان دے دی۔ دوسری یہ کہ فتح مکہ کے دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مکان پر غسل فرمایا اور کھانا نوش فرمایا، پھر آٹھ رکعت نماز چاشت ادا فرمائی۔ (ترمذی ج ۱، ص ۶۲ و بخاری ج ۱، ص ۴۴۹)


## ۴۱۔ حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئیں اور چونکہ مفلسی کی وجہ سے سواری کا انتظام نہ ہو سکا، اس لئے پیدل چل کر انہوں نے ہجرت کی اور مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ مدینہ طیبہ میں ان سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح فرمالیا۔ پھر جب وہ ”جنگ موتہ“ میں شہید ہو گئے، تو ان سے جنتی صحابی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح فرمالیا، پھر طلاق دے دی، تو دوسرے جنتی صحابی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح فرما لیا اور ان کے شکم سے ابراہیم و حمید دو فرزند پیدا ہوئے۔ پھر جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی تو فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور چند مہینے زندہ رہ کر وفات پا گئیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کی طرف سے بہن ہیں۔ (اکمال ص ۶۱۵ واستیعاب ج ۴، ص ۱۹۵۳)

تبصرہ: مسلمان بہنو! غور کرو کہ انہوں نے اسلام کی محبت میں اپنے گھر وطن کو چھوڑ کر پیدل ہجرت کی اور مدینہ منورہ جا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ پھر یہ بھی غور کرو کہ انہوں نے یکے بعد دیگرے چار شوہروں سے نکاح کیا، اس میں ان عورتوں کے لئے بہت بڑا سبق ہے جو دوسرے نکاح کو عیب سمجھتی ہیں اور پوری زندگی بلا شوہر کے گزار دیتی ہیں۔

## ۴۲۔ حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی تھیں۔ بہت ہی عقلمند اور فضل و کمال والی عورت تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر بہت زیادہ شفقت و کرم فرماتے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک مخصوص بستر بنا رکھا تھا کہ جب آپ دوپہر میں کبھی کبھی ان کے مکان پر قیلولہ فرماتے تھے، تو وہ اس بستر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بچھا دیتی تھیں۔ دوسرا کوئی شخص بھی نہ اس بستر پر سو سکتا تھا نہ بیٹھ سکتا تھا۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۶۰۰ و استیعاب ج ۴ ص ۱۸۶۸)

تبصرہ: سبحان اللہ! ان کے قلب میں کس قدر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور کتنا نبوت کا احترام تھا کہ جس بستر پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام فرمایا، انہوں نے دوسرے کسی شخص کو بھی اس پر بیٹھنے نہیں دیا۔ یہ بستر حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت سلیمان بن حشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک یادگاری تبرک ہونے کی حیثیت سے  ظاہر رہا، مگر حاکم مدینہ مروان بن حکم اموی نے اس مقدس بچھونے کو ان سے چھین لیا۔ اس طرح یہ تبرک لاپتہ ہو کر ضائع ہو گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جاگیر میں ایک گھر بھی عطا فرمایا تھا، جس میں یہ اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ رہا کرتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بہت قدر کرتے تھے بلکہ بہت سے معاملات میں ان سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے۔ ان کو بچھو کے ڈنگ کا زہر اتارنے کا ایک عمل بھی یاد تھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا تم یہ عمل میری بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی سکھا دو۔ الغرض یہ بارگاہ نبوت میں مقرب تھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت کی دولت سے مالا مال تھیں۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۶۸)

## ۴۳۔ حضرت اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مشہور صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں، بہت سمجھدار نہایت ہی عقلمند صحابیہ ہیں۔ علمی فضیلت کے علاوہ عبادت میں بھی بے مثال تھیں۔ اپنے شوہر حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سال پہلے ملک شام میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران ان کی وفات ہوئی۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۴ و استیعاب ج ۴ ص ۱۹۳۴)

## ۴۴۔ حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ہیں، بہت ہی بہادر اور بلند

حوصلہ صحابیہ ہیں۔ ان کے فرزند حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بہت باکمال ہوئے ہیں۔ انصاری خاندان میں قابل فخر عورت تھیں۔ جب ان کے بیٹے حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی ورنہ اتنا غم کھاؤں گی کہ آپ بھی دیکھیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔ (استیعاب ج ۴، ص ۱۸۳۸)

## ۴۵۔ حضرت اُم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ دوس کی ایک صحابیہ ہیں جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئی تھیں۔ یہ بہت ہی عبادت گزار اور صاحب کرامت تھیں، ان کی دو کرامتیں بہت مشہور ہیں، جن کو ہم نے اپنی کتاب ”کرامات صحابہ“ میں بھی لکھا ہے۔ ایک کرامت تو یہ ہے کہ یہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہی تھیں اور روزہ دار تھیں، راستہ میں ایک یہودی کے مکان پر پہنچیں، تاکہ روزہ افطار کر لیں۔ اس دشمن اسلام نے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا تاکہ ان کو روزہ افطار کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی بھی نہ مل سکے۔ جب سورج غروب ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کی فکر ہوئی تو اندھیری بند کوٹھڑی میں اچانک کسی نے ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا ڈول ان کے سینہ پر رکھ دیا اور انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔ دوسری کرامت یہ ہے کہ ان کے پاس چڑے کا ایک کپہ تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کپے میں پھونک مار کر اس کو دھوپ میں رکھ دیا تو وہ کپہ گھی سے بھر گیا۔ پھر ہمیشہ اس کپے سے گھی نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کرامت کا چرچا ہو گیا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اُم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپہ خدا تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲، ص ۸۷۵ بحوالہ ابن سعد)

## ۴۶۔ حضرت اُم سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ایک بڑھیا اور نابینا صحابیہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑ کر اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ رہنے لگی تھیں۔ ان کی بھی ایک عجیب و غریب کرامت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کا ایک بیٹا جو ابھی بچہ تھا اچانک انتقال کر گیا۔ لوگوں نے اس کی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا اور حضرت اُم سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دی کہ آپ کا بچہ انتقال کر گیا ہے۔ یہ سن کر انہوں نے آبدیدہ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا مانگی کہ:



”یا اللہ! میں تجھ پر ایمان لائی، اور میں نے اپنا وطن چھوڑ کر تیرے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی ہے، اس لئے اے میرے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں کہ تو میرے بچے کی موت کی مصیبت مجھ پر نہ ڈال۔“

حضرت انس بن مالک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعا ختم ہوتے ہی ایک دم ان کا بچہ اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر اٹھ بیٹھا، اور زندہ ہو گیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵، ص ۱۵۴، ۲۵۹)

تبصرہ: اسلامی بہنو! غور کرو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنے والیوں اور عبادت گزار عورتوں کو خداوند کریم نے کیسی کیسی کرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ تم بھی رسول پاک سے سچی محبت رکھو اور قسم قسم کی نیکیوں اور عبادتوں میں اپنی زندگی گزار دو۔ خداوند قدوس بڑا رحیم و کریم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا فضل و کرم فرمادے اور تم کو بھی صاحب کرامت بنا دے۔

## ۴۷۔ حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ انصاری بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مشک کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی نوش فرمایا، تو حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس مشک کا منہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔ (ابن ماجہ ص ۵۳ باب الشرب قائما واستیباب ج ۴، ص ۱۹۰)

تبصرہ: اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرات صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتنی والہانہ اور عاشقانہ محبت تھی کہ جس چیز کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق ہو جاتا تھا، وہ چیز ان کی نظروں میں باعث تعظیم اور لائق احترام ہو جایا کرتی تھی، کیوں نہ ہو کہ یہی ایمان کی نشانی ہے کہ مسلمان نہ صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے محبت کرے، بلکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر چیز سے بھی محبت کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر چیز کو اپنے لئے قابل تعظیم جانے اور اس کا ایمانی محبت کے ساتھ اعزاز و اکرام کرے۔

## ۴۸۔ حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ زمانہ جاہلیت میں بہت بڑی مرثیہ گو شاعرہ تھیں، یہاں تک کہ ”عکاظ“ کے میلے میں ان کے خیمے پر جو سائن بورڈ لگتا تھا، اس پر ادنیٰ العرب (عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو شاعرہ) لکھا ہوتا تھا۔ یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار خلافت میں بھی حاضر ہوئیں، ان کی شاعری کا دیوان آج بھی موجود ہے اور علماء ادب کا اتفاق ہے کہ مرثیہ کے فن میں آج تک



خساء کا مثل پیدا نہیں ہوا۔ ان کے مفصل حالات علامہ ابو الفرج اصفہانی نے اپنی کتاب ”کتاب الاغانی“ میں تحریر کئے ہیں۔ یہ صحابیت کے شرف سے سرفراز ہیں اور بے مثال شعر گوئی کے ساتھ یہ بہت ہی بہادر بھی تھیں۔ محرم ۱۲ھ میں جنگ قادسیہ کے خون ریز معرکہ میں یہ اپنے چار جوان بیٹوں کے ساتھ تشریف لے گئیں۔ جب میدان جنگ میں لڑائی کی صفیں لگ گئیں اور بہادروں نے ہتھیار سنبھال لئے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کے سامنے یہ تقریر کی کہ:

”میرے پیارے بیٹو! تم اپنے ملک کو دو بھر نہ تھے نہ تم پر کوئی قحط پڑا تھا باوجود اس کے کہ تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں لائے اور فارس کے آگے ڈال دیا۔ خدا تعالیٰ کی قسم جس طرح تم ایک ماں کی اولاد ہو اسی طرح ایک باپ کے بھی ہو۔ میں نے کبھی تمہارے باپ سے بددیانتی نہیں کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا، لو جاؤ! آخر تک لڑو۔“

بیٹوں نے ماں کی تقریر سن کر جوش میں بھرے ہوئے ایک ساتھ دشمنوں پر حملہ کر دیا۔ جب نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو حضرت خساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا کہ الہی! تو میرے بچوں کا حافظ و ناصر ہے، تو ان کی مدد فرما۔

چاروں بھائیوں نے انتہائی دلیری اور جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ یہاں تک کہ چاروں اس لڑائی میں شہید ہو گئے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ سے بے حد متاثر ہوئے اور ان چاروں بیٹوں کی تنخواہیں ان کی ماں حضرت خساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمانے لگے۔ (استیعاب ج ۲، ص ۱۸۲۶) تبصرہ: خواتین اسلام! خدا کے لئے حضرت خساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل اپنے سینوں میں پیدا کرو اور اسلام پر اپنے بیٹوں کو قربان کر دینے کا سبق اس دیندار اور جاں نثار عورت سے سیکھو جس کے جوش اسلام و جذبہ جہاد کی یاد قیامت تک فراموش نہیں کی جاسکتی۔

## ۴۹- حضرت اُم ورقہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ انصار کی ایک صحابیہ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر بہت ہی مہربان تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جاتے تھے اور ان کی زندگی ہی میں آپ نے ان کو شہادت کی بشارت دی اور ان کو شہیدہ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ جنگ بدر کے موقع پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی اس جنگ میں چلنے کی اجازت دے دیجئے، میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کی تیمارداری کروں گی، شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے۔ یہ سن کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ارشاد فرمایا: ”تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز فرمائے گا“ یقیناً تم شہیدہ ہو۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں ان کو گھر کے اندر ان کے ایک غلام اور لونڈی نے قتل کر دیا اور دونوں فرار ہو گئے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بزار خج و قلق ہوا اور آپ نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کرایا اور مدینہ منورہ میں ان دونوں کو پھانسی دے دی گئی، حالانکہ ان دونوں سے پہلے مدینہ منورہ میں کسی کو پھانسی نہیں دی گئی تھی۔ حضرت اُم ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت کی خبر سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچے تھے، کیونکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ چلو ام ورقہ شہیدہ کی ملاقات کر لیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ گھر بیٹھے ان کو شہادت نصیب ہو گئی۔ (استیعاب ج ۴، ص ۱۹۶۵)

تبصرہ: حضرت اُم ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوق شہادت سے عبرت حاصل کرو۔

## ۵۰۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پھوپھی ہیں۔ بڑی عابدہ زاہدہ اور صاحب کرامات ولیہ تھیں۔ ایک مرتبہ گیلان میں بالکل بارش نہیں ہوئی اور لوگ قحط سے پریشان حال ہو کر ان کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے اپنے صحن میں جھاڑو دے کر آسمان کی طرف سرائٹھایا اور یہ کہا کہ:

رَبِّ اَنَا كُنْتُ فَرْشَ اَنْتَ  
یعنی اے پروردگار! میں نے جھاڑو دے دیا  
تو چھڑکاؤ کر دے۔

اس دعا کے بعد فوراً ہی موسلا دھار بارش ہونے لگی اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ نہال اور خوش حال ہو گئے۔ (بحرہ الاسرار و قلندر الجواہر)

تبصرہ: اللہ اکبر! خدا تعالیٰ کی نیک بندیوں کی ولایت اور کرامت کا کیا کہنا؟ جو لوگ اولیاء کرام سے عقیدت و محبت نہیں رکھتے، وہ بہت بڑے محروم بلکہ منحوس ہیں، اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ ان بزرگوں سے عقیدت و محبت رکھے اور فاتحہ پڑھ کر ان کی نیاز دلا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتا رہے اور ان کو وسیلہ بنا کر خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ اولیاء خدا تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بندے ہیں، اس لئے جو مسلمان اولیاء سے الفت و عقیدت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسلمان سے خوش ہو کر اس کو اپنا پیارا بندہ بنا لیتا ہے اور طرح طرح کی نعمتوں اور دولتوں سے اس بندے کو مالا مال اور خوشحال بنا دیتا ہے۔ اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں کہ اگر ان کو لکھا جائے تو کتاب بہت موٹی ہو جائے گی۔

## ۵۱- حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بہت ہی عبادت گزار اور پرہیزگار خدا تعالیٰ کی نیک بندی تھیں۔ حضرت اُم المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں شاگرد ہیں۔ دن رات میں چھ سو رکعات نفل پڑھا کرتی تھیں اور رات بھر نوافل اور خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہ کر جاگتی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے کبھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتی تھیں۔ دن میں کبھی کبھی جب بہت زیادہ نیند کا غلبہ ہوتا تو گھنٹہ دو گھنٹہ سولیا کرتی تھیں اور اپنے نفس سے کہا کرتی تھیں کہ ابھی کیوں سوئیں؟ یہ تو عمل کا وقت ہے جاگ کر جتنا ہو سکے اچھے اچھے عمل کر لینا چاہئیں موت کے بعد جب عمل کا وقت نہیں رہے گا پھر تو قیامت تک سونا ہی ہے کبھی کہا کرتی تھیں کہ میں کیوں سوؤں؟ کیا معلوم کب موت آجائے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سوتی رہ جاؤں اور خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل رہتے ہوئے میرا دم نکل جائے۔ غرض ان پر خوف خدا کا بہت زیادہ غلبہ تھا جو ولایت کی خاص نشانی ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو یہ دولت نصیب فرمائے۔ (آمین) (اکمال ص ۶۲۰ وغیرہ)

تبصرہ: اللہ تعالیٰ کی بندو! آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کیسی کیسی نیک بیبیاں اس دنیا میں ہو گئی ہیں کیا تم میں بھی نیک بننے کا شوق ہے؟ ہائے افسوس! آج کل کی مسلمان عورتوں کی زندگی اور ان کی غفلتوں اور بد اعمالیوں کو دیکھ دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ان گناہوں کی نحوست سے خدا تعالیٰ کا عذاب نہ اتر پڑے۔ اے سینما دیکھ کر جاگنے والیو! کیا خدا تعالیٰ کے خوف سے بھی تم کبھی جاگتی رہی ہو اور اے ناول اور جھوٹے افسانے پڑھنے والیو! کیا تمہیں اس کی بھی توفیق ہوئی کہ قرآن اور دینی و ایمانی کتابیں پڑھو؟ سوچو اور عبرت پکڑو اور اپنی حالتوں کو بدلو اور یہ نہ بھولو کہ دنیا کی زندگی چند روزہ اور آنی فانی ہے لہذا جلد کچھ آخرت کا کام کرلو۔

## ۵۲- حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ وہ نیک بی بی اور کرامت والی ولیہ ہیں کہ تمام دنیا میں ان کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ یہ دن رات خدا تعالیٰ کے خوف سے رویا کرتی تھیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی جہنم کا ذکر کر دیتا تو وہ مارے خوف کے بیہوش ہو جایا کرتی تھیں۔ بہت زیادہ نفل نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کا دل اس قدر روشن کر دیا تھا کہ ہزاروں میل کے واقعات کی ان کو خبر ہو جایا کرتی تھی بلکہ آنکھوں سے دیکھا کرتی تھیں۔ بڑے بڑے بزرگان دین ان کی دعا لینے کے لئے ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے ان کی کرامتیں اور ان کے اقوال بہت زیادہ ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں۔

## ۵۳- حضرت فاطمہ نیشاپور یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بڑی اللہ والی ہوئی ہیں۔ مصر کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس اللہ والی نیک بندی سے مجھے بہت بڑا فیض ملا ہے۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ فاطمہ (رحمہا اللہ تعالیٰ) کے برابر بزرگی میں کوئی عورت میری نظر سے نہیں گزری۔ وہ فرمایا کرتی تھیں کہ:

”جو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے وہ تمام گناہوں میں پڑ جاتا ہے جو منہ میں آتا ہے بک ڈالتا ہے اور جودل چاہتا ہے کر بیٹھتا ہے اور جو خدا کی یاد میں مصروف رہتا ہے وہ فضول کاموں اور گناہ کی باتوں کے کرنے اور بولنے سے باز رہتا ہے۔“

مکہ مکرمہ میں عمرہ کے راستہ میں ۲۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

## ۵۴- حضرت آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی بہت ہی بلند مرتبہ اور باکرامت ولیہ ہیں۔ حضرت بشرحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بہت بڑے محدث اور صاحب کرامت ولی ہیں۔ ان کی ملاقات کے لئے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بشرحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہو گئے تو حضرت آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی بیمار پرسی کے لئے گئیں اتفاق سے اسی وقت حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی عیادت کے لئے آ گئے۔ جب ان کو پتہ چلا کہ بی بی آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئی ہوئی ہیں تو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بشرحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ ان بی بی صاحبہ سے ہمارے حق میں دعا کرائیے۔ چنانچہ حضرت بی بی آمنہ رملیہ رحمہا اللہ تعالیٰ نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! بشرحانی اور امام احمد بن حنبل (رحمہما اللہ تعالیٰ) کو جہنم کے عذاب سے امان دے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ اسی رات کو ایک پرچہ آسمان سے ہمارے آگے گرا جس میں بسم اللہ شریف کے بعد یہ لکھا ہوا تھا کہ ہم نے بشرحانی اور امام احمد بن حنبل کو دوزخ کے عذاب سے امان دے دی ہے اور ہمارے یہاں ان دونوں کے لئے اور بھی نعمتیں ہیں۔

## ۵۵- حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ پاک باطن عورت بھی اپنے زمانے کی ایک بہت ہی مشہور کرامت والی ولیہ ہیں۔ ان کے زمانے میں ایک بہت بلند مرتبہ باکرامت ولی حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ ایک مرتبہ خدا تعالیٰ سے میں نے یہ دعا مانگی کہ جنت میں دنیا کی جو عورت میری بیوی بنے گی، مجھے وہ عورت دنیا ہی میں ایک مرتبہ دکھا دے۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ عورت ”میمونہ سودائی“ ہے اور وہ کوفہ میں رہتی ہے۔ چنانچہ میں کوفہ گیا اور جب لوگوں سے اس کا پتہ ٹھکانا پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک دیوانی عورت ہے جو جنگل میں بکریاں چراتی ہے، میں اس کی تلاش میں جنگل کی طرف گیا تو یہ دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک ساتھ چل پھر رہے ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو مجھ سے فرمایا کہ اے عبدالواحد! جاؤ تمہاری ہماری ملاقات بہشت میں ہوگی۔ مجھے یہ تعجب ہوا کہ ان بی بی صاحبہ کو میرا نام اور میرے آنے کا مقصد کیسے معلوم ہو گیا؟ مجھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ انہوں نے کہا کہ اے عبدالواحد! کیا تم کو معلوم نہیں کہ روزِ ازل میں جن جن روحوں کو ایک دوسرے کی پہچان ہو گئی ہے ان میں دنیا کے اندر الفت و محبت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ بھیڑیوں اور بکریوں کو میں ایک ساتھ چرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ جائیے اپنا کام کیجئے، مجھے نماز پڑھنے دیجئے۔ میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست کر لیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا ہے۔ تبصرہ: ماؤ بہنو! یہ مختلف زمانوں کی پچپن باکمال عورتوں کا تذکرہ ہم نے لکھ دیا ہے تاکہ مسلمان عورتیں ان اللہ والیوں کے حالات و واقعات کو پڑھ کر عبرت اور سبق حاصل کریں اور اپنی اصلاح کر کے دونوں جہان کی صلاح و فلاح حاصل کرنے کا سامان کریں۔ خداوند کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل میں سب کو ہدایت دے اور سب کو صراطِ مستقیم پر چلا کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے (آمین)۔

## نیک بیبیوں کا انعام

محشر میں بخشی جائیں گی سب نیک بیبیاں

جنت خدا سے پائیں گی سب نیک بیبیاں

حورانِ خلد آنکھیں بچھائیں گی راہ میں	جنت میں جبکہ جائیگی سب نیک بیبیاں
ہر ہر قدم پر نعرۂ تکبیر و مرجا	اعزاز ایسا پائیں گی سب نیک بیبیاں
کوڑ بھی سلسبیل بھی پیتی رہیں گی یہ	جنت کے میوے کھائیگی سب نیک بیبیاں
دیدار حق تعالیٰ کا ہو گا انہیں نصیب	انوار میں نہائیں گی سب نیک بیبیاں
تاروں میں جیسے چاند کی ہوتی ہے روشنی	اس طرح جگمگائیں گی سب نیک بیبیاں
جنت کے زیورات بہشتی لباس میں	جج دھج کے مسکرائیں گی سب نیک بیبیاں
جنت کی نعمتوں میں مگن ہو کے وجد میں	نغمات شوق گائیں گی سب نیک بیبیاں

اے بیو! نماز پڑھو نیکیاں کرو انعام خلد پائیں گی سب نیک بیبیاں  
 تم اعظمی کے پند و نصائح کو مان لو  
 جلوہ تمہیں دکھائیں گی سب نیک بیبیاں  
 حظوظ

{ ۸ }

## متفرق ہدایات

یہ آسمان ہدایت کے چند تارے ہیں  
 خدا کرے تمہیں مل جائے روشنی ان سے

### دستکاری اور پیشوں کا بیان

اس زمانے میں سینکڑوں تعلیم یافتہ لڑکے اور لڑکیاں ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے ادھر ادھر مارے مارے پھرتے ہیں اور اپنا خرچ چلانے سے عاجز ہیں۔ اسی طرح بعض لاوارث غریب عورتیں خصوصاً بیوہ عورتیں جن کے کھانے پینے، کپڑے کا کوئی سہارا نہیں، ایسی پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہ خدا تعالیٰ کی پناہ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ہر لڑکا اور لڑکی کوئی نہ کوئی دستکاری اور اپنے ہاتھ کا ہنر ضرور سیکھ لے، افسوس کہ ہندوستان کے بعض جاہل مسلمان خصوصاً شرفاء کہلانے والے دستکاری اور ہاتھ کے ہنر کو عیب سمجھتے ہیں، بلکہ ہاتھ کے ہنر سے پیشہ کرنے والوں کو حقیر و ذلیل شمار کر کے ان پر طعنہ بازی کرتے رہتے ہیں اور پیشہ ور لوگوں کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ حد ہو گئی کہ مکرو فریب کر کے رشوت خوروں کی دلالی کر۔ یہاں تک کہ چوری کر کے اور بھیک مانگ کر کے کھانا ان بد بختوں کو گوارا ہے مگر کوئی دستکاری اور پیشہ کرنا ان کو قبول و منظور نہیں۔



عزیز بھائیو اور پیاری بہنو! سن لو کہ دستکاری اور اپنے ہاتھوں کی کمائی اسلام میں بہترین کمائی شمار کی گئی ہے بلکہ قرآن وحدیث میں اس کو خدا تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کا طریقہ بتایا گیا ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ کوئی کھانا کبھی اس کھانے سے اچھا اور بہتر نہیں ہوگا جس کو آدمی اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمائی سے کھا کر کھائے اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمائی کھاتے تھے یعنی لوہے کی زرہیں بنایا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف باب الکسب ج ۱ ص ۲۴۱)

اس لئے ماؤ بہنو! خبردار! خبردار! کبھی ہرگز ہرگز کسی دستکاری اور اپنے ہاتھ کے ہنر کو حقیر و ذلیل مت سمجھو اور اگر کوئی نادان اس کو حقیر سمجھے اور اس کا مذاق اڑائے تو ہرگز اس کی پرواہ مت کرو اور ضرور کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ لو کہ یہ خدا تعالیٰ کے پیارے نبیوں کی سنت ہے اور حلال کمائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اس لئے اس پر جی جان سے عمل کرو۔

## بعض نبیوں کی دستکاری

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے کھیتی کی۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے اور درزی کا کام کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا پیشہ ہے۔ حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعض مفسرین نے ان کو نبی بھی کہا ہے وہ زنبیل یعنی ڈلیا اور ٹوکری بنایا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی جو معماری کا کام ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے تیر بنایا کرتے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد بکریاں چراتے تھے اور بکریاں پال پال کر ان کو بیچا کرتے تھے۔ حضرت ایوب علیہ السلام بھی اونٹ اور بکریاں چراتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہیں بنایا کرتے تھے۔ جو لوہار کا کام ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بنایا کرتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دوکاندار کے ہاں کپڑا رنگتے تھے اور خود ہمارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸ باب الاجارہ وغیرہ کتب مختلف)

اگرچہ ان مقدس پیغمبروں کا گزر بسر ان چیزوں پر نہیں تھا مگر یہ تو قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ ان پیغمبروں نے ان کاموں کو کیا ہے اور ان دھندوں کا عار اور عیب نہیں سمجھا ہے۔ اسی



طرح بڑے بڑے اولیاء اور فقہاء و محدثین میں سے بعض نے کپڑا بنانا کسی نے چڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتا بنانے کا پیشہ کیا کسی نے مٹھائی بنانے کا دھندا کیا کسی نے درزی کا کام کیا ہے۔

## بعض آسان دستکاریاں

لڑکوں کے لئے بعض آسان دستکاریاں اور پیشے یہ ہیں: سلائی کا ہنر اور مشین سے کپڑے سینا کپڑا بننا، سائیکلوں اور موٹروں کی مرمت کرنا، بجلی کی فٹنگ کرنا، بڑھئی کا کام، لوہار، معمار اور سنار کا کام کرنا، ٹائپ کرنا، کتابت کرنا، پریس چلانا، کپڑوں کی رنگائی چھپائی، دھلائی کرنا، کھیتی کرنا۔

لڑکیوں کے لئے آسان دستکاریاں یہ ہیں۔ سویٹر بننا، اوننی اور سوتی موزے بنانا، اچکن کاڑھنا، ٹوپیاں اور کپڑے سی سی کر بیچنا، سوت کا تنہا، چوٹیاں بنانا، رسی بننا، چار پائی بننا، کتابوں کی جلد بنانا، اچار چٹنی، مربے وغیرہ بنا کر بیچنا۔

لڑکے اور لڑکیاں ان پیشوں اور ہنروں کو اگر سیکھ لیں، تو وہ کبھی بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی روزی اور روٹی کے لئے محتاج نہ رہیں گے۔

## نہ تکلیف دہ نہ تکلیف اٹھاؤ

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُ  
لِئِنَّهُ يَكْفِيهِمْ اِسْمُ رَسُوْلِهِمْ  
لِئِنَّهُ يَكْفِيهِمْ اِسْمُ رَسُوْلِهِمْ

سلامت رہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہ دے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے اسلامی بھائیوں کے لئے بھی پسند کرے۔

ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ تکلیفوں میں مبتلا ہو اور دکھ اٹھائے، تو پھر فرمان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے کسی قول و فعل سے کسی کو ایذا اور تکلیف نہ پہنچائے، اس لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر ہر مسلمان کو خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ کسی کے گھر مہمان جاؤ یا بیمار پرسی کے لئے جانا ہو تو اس قدر زیادہ دنوں تک یا اتنی دیر تک نہ ٹھہرو کہ گھر والا تنگ ہو جائے اور تکلیف میں پڑ جائے۔

۲۔ اگر کسی کی ملاقات کے لئے جاؤ، تو وہاں اتنی دیر تک مت بیٹھو یا اس سے اتنی زیادہ باتیں نہ کرو

- کہ وہ اکتا جائے یا اس کے کام میں حرج ہونے لگے، کیونکہ اس سے یقیناً اس کو تکلیف ہوگی۔
- ۳- راستوں میں چار پائی یا کرسی یا کوئی دوسرا سامان، برتن یا اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ روزانہ کی عادت کے مطابق بے کھٹکے تیزی کے ساتھ چلے آتے ہیں اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر الجھ کر گر پڑتے ہیں، بلکہ خود ان چیزوں کو راستوں میں ڈالنے والا بھی رات کے اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور چوٹ کھا جاتا ہے۔
- ۴- کسی کے گھر جاؤ تو جہاں تک ممکن ہو سکے ہرگز ہرگز اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرو۔ بعض مرتبہ بہت ہی معمولی چیز بھی گھر میں موجود نہیں ہوتی اور وہ تمہاری فرمائش پوری نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں اس کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور تم کو بھی اس سے کوفت اور تکلیف ہوگی کہ خواہ مخواہ میں نے ایک گھٹیا درجے کی چیز کی فرمائش کی اور زبان خالی گئی۔
- ۵- ہڈی یا لوہے، شیشے وغیرہ کے ٹکڑوں یا خاردار شاخوں کو نہ خود راستوں میں ڈالو نہ کسی کو ڈالنے دو اور اگر کہیں راستوں میں ان چیزوں کو دیکھو تو ضرور راستوں سے ہٹا دو، ورنہ راستہ چلنے والوں کو ان چیزوں کے چبھ جانے سے تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ غفلت میں تم کو ہی تکلیف پہنچ جائے۔ اسی طرح کیلے اور خربوزہ وغیرہ کے پھلکوں کو راستوں میں نہ ڈالو ورنہ لوگ پھسل کر گر گئے۔
- ۶- کھانا کھاتے وقت ایسی چیزوں کا نام مت لیا کرو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو، کیونکہ بعض نازک مزاج لوگوں کو اس سے بہت تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔
- ۷- جب آدمی بیٹھے ہوئے ہوں، تو جھاڑومت دلاؤ، کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔
- ۸- تمہاری کوئی دعوت کرے، تو جتنے آدمیوں کو تمہارے ساتھ اس نے بلایا ہے، خبردار اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر اس کے گھر نہ جاؤ، شاید کھانا کم پڑ جائے تو میزبان کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور مہمان بھوک سے تکلیف اٹھائیں گے۔
- ۹- اگر کسی مجلس میں دو آدمی پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہوں، تو خبردار تم ان دونوں کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھ جاؤ کہ ایسا کرنے سے ان دونوں ساتھیوں کو تکلیف ہوگی۔
- ۱۰- عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد کی خوبصورتی یا اس کی کسی خوبی کا ذکر نہ کرے، کیونکہ بعض شوہروں کو اس سے تکلیف ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اس کی چال ڈھال کا تذکرہ اور تعریف نہ کرے، کیونکہ اس سے بیوی کو تکلیف پہنچے گی۔
- ۱۱- کسی دوسرے کے خط کو کبھی ہرگز نہ پڑھا کرو، ممکن ہے خط میں کوئی ایسی راز کی بات ہو جس کو وہ شخص

اس سے چھپانا چاہتا ہو تو ظاہر ہے کہ تم خط پڑھ لو گے تو اس کو تکلیف ہوگی۔

۱۲- کسی سے اس طرح کی ہنسی مذاق نہ کرو جس سے اس کو تکلیف پہنچے۔ اسی طرح کسی کو ایسے نام یا القاب

سے نہ پکارو جس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہو۔ قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۳- جس مجلس میں کسی عیبی آدمی کے عیب کا ذکر کرنا ہو تو پہلے دیکھ لو کہ وہاں اس قسم کا کوئی آدمی تو نہیں

ہے، ورنہ اس کا عیب ذکر کرنے سے اس آدمی کو تکلیف اور ایذا پہنچے گی۔

۱۴- دیواروں پر پان کھا کر نہ تھو کہ اس سے مکان والے کو بھی تکلیف ہوگی اور ہر دیکھنے والے کو بھی

گھن پیدا ہوگی۔

۱۵- دو آدمی کسی معاملہ میں بات چیت کرتے ہوں اور تم سے کچھ پوچھتے گچھتے نہ ہوں، تو خواہ مخواہ تم

ان کو رائے یا مشورہ نہ دو، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے، یہ تکلیف دینے والی بات ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ تم اس کوشش میں لگے رہو کہ تمہارے کسی قول یا فعل یا طریقے سے کسی کو

تکلیف نہ پہنچے اور تم خود بھی بلا ضرورت خواہ مخواہ کسی تکلیف میں نہ پڑو۔

## آداب سفر

۱- سفر میں روانہ ہونے سے پہلے پیشاب و پاخانہ وغیرہ ضروریات سے فراغت حاصل کرو۔

۲- اکیلے سفر کرنا خصوصاً خطروں کے دور میں اچھا نہیں، ایک دو رفقاء سفر میں ساتھ ہوں تا کہ وقت

ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں، یہ مسنون طریقہ ہے۔

۳- سفر میں کم سے کم سامان ہو، یہ آرام دہ اور اچھا ہے، بعض عورتوں میں یہ عیب ہے کہ وہ سفر میں بہت

زیادہ سامان لا دیا کرتی ہیں، جس سے بہت زیادہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے، خاص کر سب سے زیادہ

مصیبت مردوں کو اٹھانی پڑتی ہے۔ تمام سامانوں کو سنبھالنا، لا دنا، اتارنا، مزدوری کے پیسے دینا۔

یہ ساری بلائیں مردوں کے سروں پر نازل ہوتی ہیں، عورتیں تو اچھی خاصی بے فکر بیٹھی رہتی ہیں،

پان چباتی رہتی ہیں اور باتیں بناتی رہتی ہیں۔

۴- لڑاکا اور جھگڑالو آدمیوں کیساتھ ہرگز سفر نہ کیا کرو، ہر قدم پر کوفت اور تکلیف اٹھاؤ گے۔

۵- سفر میں جب تم کسی کے مہمان بنو تو سب سے پہلے پیشاب و پاخانہ کی جگہ معلوم کر لو۔

۶- سفر میں مطالعہ کے لئے کوئی کتاب، چند کارڈ، لفافے، پنسل، سادہ کاغذ، لونٹا، گلاس، مصلیٰ، چاقو، سوئی

دھاگہ، کنگھا، آئینہ ضرور ساتھ رکھ لو۔ اگر میزبان کے گھر بستر ملنے کی امید ہو تو خیر، ورنہ مختصر بستر

بھی ہونا چاہیے۔

۷۔ جہاں جانا ہے وہاں دن میں اور جلد پہنچنا چاہیے۔ بعض مردوں اور عورتوں میں یہ عیب ہے کہ خواہ شہر میں یا سفر میں کہیں بھی جانا ہو تو ٹالنے ٹالتے بہت دیر کر دیتے ہیں، بعض کی گاڑیاں چھوٹ جاتی ہیں اور بلاوجہ تاخیر سے منزل مقصود پر پہنچتے ہیں اور سارا پروگرام بگڑ جاتا ہے۔

## اللہ و رسول ﷺ کا محب یا محبوب کون؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا محب بن جائے یا اللہ اور رسول ﷺ کا محبوب بن جائے تو اس کو چاہیے کہ ہمیشہ سچی بات بولے اور جب اس کو کسی چیز کا امین بنا دیا جائے تو وہ اس امانت کو ادا کرے اور اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۲۲۴)

## مسلمانوں کے عیب چھپاؤ

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو دیکھلے اور پھر اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ اتنا بڑا ثواب عطا فرمائے گا جیسے کہ زندہ درگور کی ہوئی بچی کو کوئی قبر سے نکال کر اس کی پرورش اور اس کی زندگی کا سامان کر دے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۲۲۴ باب الشفقتہ والرحمۃ)

## دل کی سختی کا علاج

ایک شخص نے دربار رسالت میں یہ شکایت کی کہ میرا دل سخت ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۱۲۵)

## بوڑھوں کی تعظیم کرو

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جوان آدمی کسی بوڑھے کی تعظیم اس کے بڑھاپے کی بناء پر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت کچھ ایسے لوگوں کو تیار فرما دے گا جو بڑھاپے میں اس کا اعزاز و اکرام کریں گے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۴۲۳، صح المطالع)

## بہترین گھر اور بدترین گھر

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین

گھروہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھروہ ہے کہ اس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۱۴۲۳ صح المطابع)

غرور اور گھمنڈ کی برائی

غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں، دیانتداری یا حسب و نسب میں یا مال و سامان میں یا عزت و آبرو میں یا کسی اور بات میں دوسروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے، یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت ہی قابل نفرت خصلت ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا، وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لئے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا، جنت میں سزا بھگتنے کے بعد داخل ہوگا۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہر سرکش اور سخت دل اور متکبر جہنمی ہے۔ اسی طرح ایک تیسری حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمی وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف رحمت کی نظر فرمائے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا، بلکہ ان لوگوں کو دردناک عذاب دے گا۔ ایک بڑھا زنا کار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا متکبر فقیر۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۳۳، اصح المطابع)

دنیا بھر کے لوگ بھی مغرور اور گھمنڈی مردوں اور عورتوں کو بڑی حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ اس کے ڈر سے اور اس کے فتنوں سے بچنے کے لئے ظاہر میں لوگ اس کی آؤ بھگت کر لیتے ہیں، مگر دل میں اس کو انتہائی برا سمجھ کر اس سے بے انتہا نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں، چنانچہ جب متکبر آدمی پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے، تو کسی کے دل میں ہمدردی اور مروت کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے۔ بہر حال! گھمنڈ و غرور اور شیخی مارنا جیسا کہ اکثر مالدار مردوں اور عورتوں کا طریقہ ہے، یہ بہت ہی بڑا گناہ اور بہت ہی خراب عادت ہے۔

اگر آدمی اتنی بات سوچ لے کہ میں ایک ناپاک قطرہ سے پیدا ہوا ہوں اور میرے پاس جو بھی مال یا کمال ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور جب وہ چاہے ایک سیکنڈ میں سب لے لے، پھر میں گھمنڈ کس بات پر کروں اور اپنی کوئی خوبی پر شئی ماروں، تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ بری خصلت اور خراب عادت بہت جلد چھوٹ جائے گی۔

بڑھیا عورتوں کی خدمت

حدیث شریف میں ہے کہ بڑھیا عورتوں اور مسکینوں کی خدمت کرنے کا ثواب اتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو ساری رات عبادت میں مستعدی کے ساتھ کھڑے ہونے والے کو اور لگاتار روزے رکھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۲۳، ص ۱۴۲۳، ص ۱۴۲۳، ص ۱۴۲۳)

## لڑکیوں کی پرورش

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ ارشاد نبوی سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی اجر و ثواب ہے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص ایک ہی لڑکی کو پالے؟ تو جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۲۳، ص ۱۴۲۳، ص ۱۴۲۳)

## ماں باپ کی خدمت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے سنا کہ وہاں کوئی شخص قرآن مجید کی قرات کر رہا ہے۔ جب میں نے دریافت کیا کہ قرات کرنے والا کون ہے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ کے صحابی حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے صحابیو! دیکھ لو یہ ہے نیکو کاری اور ایسا ہوتا ہے اچھے سلوک کا بدلہ۔ حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب لوگوں سے زیادہ بہترین سلوک اپنی ماں کے ساتھ کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۱۹)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشی باپ کی خوشی میں اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۴۱۹)

## بیٹیاں جہنم میں پردہ بنیں گی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر بھیک مانگنے کے لئے آئی، تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا، وہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی، تو اس نے اس کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا اور چلی گئی۔ اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے اور

میں نے اس واقعہ کا تذکرہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کے ساتھ مبتلا کیا گیا، اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا، تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲، ص ۴۲۱، ص ۴۲۱، ص ۴۲۱، ص ۴۲۱)

## انسان کی تیس غلطیاں

(۱) اس خیال میں ہمیشہ مگن رہنا کہ جوانی اور تندرستی ہمیشہ رہے گی (۲) مصیبتوں میں بے صبر بن کر چیخ و پکار کرنا (۳) اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا (۴) دشمن کو حقیر سمجھنا (۵) بیماری کو معمولی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا (۶) اپنی رائے پر عمل کرنا اور دوسرے لوگوں کے مشوروں کو ٹھکرا دینا (۷) کسی بدکار کو بار بار آزما کر بھی اس کی چاپلوسی میں آ جانا (۸) بیکاری میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا (۹) اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنا (۱۰) آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا (۱۱) لوگوں کی تکلیف میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا (۱۲) ایک دو ہی ملاقات میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کر لینا (۱۳) والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی امید رکھنا (۱۴) کسی کام کو اس خیال سے ادھورا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا (۱۵) ہر شخص سے بدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لئے نیکی کی توقع رکھنا (۱۶) گمراہوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا (۱۷) کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر دھیان نہ دینا (۱۸) خود حرام و حلال کا خیال نہ کرنا اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا (۱۹) جھوٹی قسم کھا کر جھوٹ بول کر دھوکا دے کر اپنی تجارت کو فروغ دینا (۲۰) علم دین اور دینداری کی عزت نہ سمجھنا (۲۱) خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا (۲۲) فقیروں اور سالکوں کو اپنے دروازہ سے دھکا دے کر بھگا دینا (۲۳) ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا (۲۴) اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ رکھنا (۲۵) بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا (۲۶) خواہ مخواہ کسی کے گھریلو معاملات میں دخل دینا (۲۷) بغیر سوچے سمجھے بات کرنا (۲۸) تین دن سے زیادہ کسی کا مہمان بننا (۲۹) اپنے گھر کا بھید دوسروں پر ظاہر کرنا (۳۰) ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا۔

## سلیقہ اور آرام کی چند باتیں

- ۱- رات کو دروازہ بند کرتے وقت گھر کے اندر اچھی طرح دیکھ بھال لو کہ کوئی اجنبی یا کتا بلی اندر تو نہیں رہ گیا؟ یہ عادت ڈال لینے سے انشاء اللہ تعالیٰ گھر میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔
- ۲- گھر اور گھر کے تمام سامانوں کو صاف ستھرا رکھو اور ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو۔
- ۳- سب گھر والے آپس میں طے کر لیں کہ فلاں چیز فلاں جگہ پر رہے گی، پھر سب گھر والے اس کے



پابند ہو جائیں کہ جب اس چیز کو وہاں سے اٹھائیں، تو استعمال کر کے پھر اسی جگہ رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو بغیر پوچھے اور بلا ڈھونڈے وہ مل جایا کرے اور ضرورت کے وقت تلاش کرنے کی حاجت نہ پڑے۔

۴- گھر کے تمام برتنوں کو دھو مانجھ کر کسی الماری یا طاق پر الٹا کر کے رکھ دو اور پھر دوبارہ اس برتن کو استعمال کرنا ہو تو پھر اس برتن کو بغیر دھوئے استعمال نہ کرو۔

۵- کوئی جھوٹا برتن یا غذا دالگا ہوا برتن ہرگز ہرگز نہ رکھ دیا کرو۔ جھوٹے یا غذاؤں اور دواؤں سے آلودہ برتنوں میں جراثیم پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

۶- اندھیرے میں بلا دیکھے ہرگز ہرگز پانی نہ پیو نہ کھانا کھاؤ۔

۷- گھریا آنگن کے راستے میں چارپائی یا کرسی یا کوئی برتن یا کوئی سامان مت ڈال دیا کرو ایسا کرنے سے بعض دفعہ روز کی عادت کے مطابق بے کھٹکے چلے آنے والے کو ٹھوکر ضرور لگتی ہے اور بعض دفعہ تو سخت چوٹیں بھی لگ جاتی ہیں۔

۸- صراحی کے منہ یا لوٹے کی ٹونٹی سے منہ لگا کر ہرگز کبھی پانی نہ پیو، کیونکہ اولاً تو یہ خلاف تہذیب ہے، دوسرے یہ خطرہ ہے کہ صراحی یا ٹونٹی میں کوئی کیڑا مکوڑا چھپا ہوا ہو اور وہ پانی کے ساتھ پیٹ میں چلا جائے۔

۹- ہفتہ یا دس دنوں میں ایک دن میں گھر کی مکمل صفائی کے لئے مقرر کر لو کہ اسی دن سب کام دھندا بند کر کے پورے مکان کی صفائی کر لو۔

۱۰- دن رات بیٹھے رہنا یا پلنگ پر سوئے یا لیٹے رہنا تندرستی کے لئے بے حد نقصان دہ ہے۔ مردوں کو صاف اور کھلی ہوا میں کچھ چل پھر لینا اور عورتوں کو کچھ محنت کا کام ہاتھ سے کر لینا تندرستی کے لئے بہت ضروری ہے۔

۱۱- جس جگہ چند آدمی بیٹھے ہوں، اس جگہ بیٹھ کر نہ تھو کو نہ کھنکھارو نہ ناک صاف کرو کہ خلاف تہذیب بھی ہے اور دوسروں کے لئے گھن پیدا کرنے والی چیز ہے۔

۱۲- دامن یا آئینہ یا آستین سے ناک صاف نہ کرو نہ ہاتھ منہ ان چیزوں سے پونچھو کیونکہ یہ گندگی بھی ہے اور یہ تہذیب کے خلاف بھی۔

۱۳- جوتی اور کپڑے یا بستر استعمال سے پہلے جھاڑ لیا کرو، ممکن ہے کوئی موذی جانور بیٹھا ہو جو بے خبری میں تمہیں ڈس لے۔

۱۴- چھوٹے بچوں کو کھلاتے کھلاتے کبھی ہرگز ہرگز اچھال کر نہ کھلاؤ خدا نخواستہ ہاتھ سے چھوٹ جائے

تو بچے کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی۔

۱۵۔ بیچ دروازہ میں نہ بیٹھا کرو سب آنے جانے والوں کو تکلیف ہوگی اور خود تم بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔

۱۶۔ اگر پوشیدہ جگہوں میں کسی کے پھوڑا پھنسی یا در در ورم ہو تو اس سے یہ نہ پوچھو کہ کہاں ہے؟ اس سے خواہ مخواہ اس کو شرمندگی ہوگی۔

۱۷۔ پاخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند یا تہ بند یا ساڑھی باندھتے ہوئے باہر مت نکلو بلکہ اندر سے ہی باندھ کر باہر نکلو۔

۱۸۔ جب تم سے کوئی شخص بات پوچھے تو پہلے اس کا جواب دو پھر دوسرے کام میں لگو۔

۱۹۔ جو بات کسی سے کہو یا کسی کا جواب دو تو صاف صاف بولو اور اتنے زور سے بولو کہ سامنے والا اچھی طرح سن لے اور تمہاری باتوں کو سمجھ لے۔

۲۰۔ زبان بند کر کے ہاتھ یا سر کے اشاروں سے کچھ کہنا یا کسی بات کا جواب دینا یہ خلاف تہذیب اور حماقت کی بات ہے۔

۲۱۔ اگر کسی کے بارے میں کوئی پوشیدہ بات کسی سے کہنی ہو اور وہ شخص اس مجلس میں موجود ہو تو آنکھ یا ہاتھ سے بار بار اس کی طرف اشارہ مت کرو کہ ناحق اس شخص کو طرح طرح کے شبہات ہوں گے۔

۲۲۔ کسی کو کوئی چیز دینی ہو تو ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں دو یا برتن میں رکھ کر اس کے سامنے پیش کرو دور سے پھینک کر کوئی چیز کسی کو مت دیا کرو شاید اس کے ہاتھ میں نہ پہنچ سکے اور زمین پر گر کر ٹوٹ پھوٹ جائے یا خراب ہو جائے۔

۲۳۔ اگر کسی کو پنکھا جھلوتو اس کا خیال رکھو کہ اس کے سر یا چہرہ یا بدن کے کسی حصہ میں پنکھا لگنے نہ پائے اور پنکھا کو اتنے زور سے بھی نہ جھلا کرو کہ تم خود یا دوسرے پریشان ہو جائیں۔

۲۴۔ میلے کپڑے جو دھوبی کے یہاں جانے والے ہوں گھر میں ادھر ادھر بکھرا ہوا زمین پر نہ رہنے دو بلکہ مکان کے کسی کونے میں لکڑی کا ایک معمولی بکس رکھ لو اور سب میلے کپڑوں کو اسی میں جمع کرتے رہو۔

۲۵۔ اپنے اوئی کپڑوں کو کبھی کبھی دھوپ میں سکھا لیا کرو اور کتابوں کو بھی تاکہ کیڑے کپڑوں اور کتابوں کو کاٹ کر خراب نہ کر سکیں۔

۲۶۔ جہاں کوئی آدمی بیٹھا ہو وہاں گرد و غبار والی چیزوں کو نہ جھاڑو۔

۲۷۔ کسی دکھ یا پریشانی یا غم اور بیماری وغیرہ کی خبروں کو ہرگز اس وقت تک نہیں کہنا چاہئے جب تک

کہ اس کی خوب اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے۔

۲۸- کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو؛ ہمیشہ ڈھانک کر رکھا کرو اور مکھیوں کے بیٹھنے سے بچاؤ۔

۲۹- دوڑ کر منہ اوپر اٹھا کر نہیں چلنا چاہئے اس میں بہت سے خطرات ہیں۔

۳۰- چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر اور پورا پاؤں زمین پر رکھ کر چلا کر؛ پنچوں یا ایڑی کے بل چلنا یا پاؤں گھسیٹتے ہوئے چلنا، یہ تہذیب کے خلاف بھی ہے۔

۳۱- کپڑا پہنے پہنے نہیں سینا چاہئے۔

۳۲- ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو؛ جب تک کسی کو ہر طرح سے بار بار آزمانہ لو اس کا اعتبار مت کر لیا کرو۔ خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی تچن صاحبہ بنی ہوئی، کعبہ کا غلاف لئے ہوئے کوئی تعویذ گنڈے، جھاڑ پھونک کرتی ہوئی گھروں میں گھستی پھرتی ہیں اور عورتوں کے مجمع میں بیٹھ کر اللہ اور رسول کی باتیں کرتی ہیں۔ خبردار! خبردار! ان عورتوں کو ہرگز ہرگز گھروں میں آنے ہی مت دو؛ دروازے ہی سے واپس کر دو۔ ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کا صفایا کر ڈالا ہے۔ ان عورتوں میں بعض چوروں اور ڈاکوؤں کی مخبر بھی ہوا کرتی ہیں؛ جو گھر کے اندر گھس کر سارا ماحول دیکھ لیتی ہیں؛ پھر چوروں اور ڈاکوؤں کو ان کے گھروں کا حال بتا دیتی ہیں۔

۳۳- جہاں تک ہو سکے کوئی سودا سامان ادھار مت منگایا کرو اور اگر مجبوری سے منگانا ہی پڑ جائے، تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو اور جب روپیہ تمہارے پاس آ جائے، تو فوراً ادا کر دو؛ زبانی یاد پر بھروسہ مت کرو۔

۳۴- جہاں تک ہو سکے خرچ چلانے میں بہت زیادہ کفالت سے کام لو؛ اور روپیہ پیسہ بہت ہی انتظام سے اٹھاؤ؛ بلکہ جتنا خرچ کے لئے تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

۳۵- جو عورتیں بہت سے گھروں میں آیا جایا کرتی ہیں جیسے دھوبن، نانن وغیرہ ان کے سامنے ہرگز ہرگز اپنے گھر کے اختلاف اور جھگڑوں کو مت بیان کرو؛ کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھروں میں کہتی پھرتی ہیں۔

۳۶- کوئی مرد تمہارے درازہ پر آ کر تمہارے شوہر کا دوست یا رشتہ دار ہونا ظاہر کرے، تو ہرگز اس کو اپنے مکان کے اندر مت بلاؤ؛ نہ اس کا کوئی سامان اپنے گھر میں رکھو؛ نہ اپنا کوئی قیمتی سامان اس کے سپرد کرو۔ ایک غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ اس کے لئے باہر بھیج دو؛ جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے، ہرگز اس پر بھروسہ مت کرو۔ نہ گھر آنے دو؛ ایسے لوگوں نے بہت سے گھروں کو لوٹ لیا ہے؛ اسی طرح اگر بے پہچانا ہوا آدمی گھر پر آ کر یا سفر میں کوئی کھانے کی چیز

دے تو ہرگز مت کھاؤ وہ لاکھ برا مانے پرواہ مت کرو بہت سے سفید پوش ٹھگ، نشہ والی یا زہریلی چیز کھلا کر گھروالوں اور مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔

۳۷- محبت میں اپنے بچوں کو بلا بھوک کے کھانا مت کھلاؤ نہ اصرار کر کے زیادہ کھلاؤ کہ ان دونوں صورتوں میں بچے بیمار ہو جاتے ہیں جس کی تکلیف تم کو اور بچوں دونوں کو بھگتنی پڑتی ہے۔

۳۸- بچوں کو سردی گرمی کے کپڑوں کا خاص طور پر دھیان لازمی ہے۔ بچے سردی گرمی لگنے سے بیمار ہو جایا کرتے ہیں۔

۳۹- بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا نام بھی یاد کرادو اور کبھی کبھی پوچھا کرو تا کہ یاد رہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ بچہ کھو جائے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تیرے باپ کا کیا نام ہے؟ تیرے ماں باپ کون ہیں؟ تو اگر بچے کو نام یاد ہوں گے تو بتا دے گا پھر کوئی نہ کوئی اس کو تمہارے پاس پہنچا دے گا یا تمہیں بلا کر بچہ تمہارے سپرد کر دے گا اور اگر بچے کو ماں باپ کا نام یاد نہ رہا تو بچہ یہی کہے گا کہ میں ابایا اماں کا بچہ ہوں۔ کچھ خبر نہیں کہ کون ابا؟ کون اماں؟

۴۰- چھوٹے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر گھر سے باہر نہ چلی جایا کرو۔ ایک عورت بچے کے آگے کھانا رکھ کر باہر چلی گئی بہت سے کوؤں نے بچے کے آگے کا کھانا چھین کر کھالیا اور چونچ مار مار کر بچے کی آنکھ بھی پھوڑ ڈالی۔ اسی طرح ایک بچے کو بلی نے اکیلا پا کر اس قدر نوچ ڈالا کہ بچہ مر گیا۔

۴۱- کسی کو ٹھہرانے یا کھانا کھلانے پر بہت زیادہ اصرار مت کرو۔ بعض مرتبہ اس میں مہمان کو الجھن یا تکلیف ہو جاتی ہے پھر سوچو کہ بھلا ایسی محبت سے کیا فائدہ؟ جس کا انجام نفرت اور بدنامی ہو۔

۴۲- وزن یا خطرہ والی کوئی چیز کسی آدمی کے اوپر سے اٹھا کر مت دیا کرو۔ خدا نخواستہ وہ چیز ہاتھ سے چھوٹ کر آدمی کے اوپر گر پڑی تو اس کا انجام کتنا خطرناک ہوگا؟

۴۳- کسی بچے یا شاگرد کو سزا دینی ہو تو موٹی لکڑی یا لات یا گھونہ مت مارو خدا نخواستہ اگر کسی نازک جگہ پر چوٹ لگ جائے تو کتنی بڑی مصیبت سر پر آن پڑے گی۔

۴۴- اگر تم کسی کے گھر مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکے ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے کہہ دو کہ ہم کھانا کھا کر آئے ہیں کیونکہ گھر والے لحاظ کی وجہ سے پوچھیں گے نہیں اور چپکے چپکے سے کھانا تیار کر لیں گے اور جب کھانا سامنے آ گیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم تو کھانا کھا کر آئے ہیں تو چونکہ اس وقت گھر والوں کو کتنا افسوس ہوگا؟

۴۵- مکان میں اگر رقم یا زیور وغیرہ دفن کر رکھا ہے تو اپنے گھروں میں سے جس پر بھروسہ ہو اس کو بتا دو ورنہ شاید تمہارا اچانک انتقال ہو جائے تو وہ زیور یا رقم ہمیشہ زمین ہی میں رہ جائے گی۔

۴۶- مکان میں جلتا چراغ یا آگ چھوڑ کر باہر مت چلے جاؤ، چراغ اور آگ کو مکان سے نکلتے وقت بجھا دیا کرو۔

۴۷- اتنا زیادہ مت کھاؤ کہ چورن کی جگہ بھی پیٹ میں باقی نہ رہ جائے۔

۴۸- جہاں تک ممکن ہو رات کو مکان میں تنہا مت رہو، خدا تعالیٰ جانے رات میں کیا اتفاق پڑ جائے؟  
لاچاری اور مجبوری کی تو اور بات ہے، مگر جب تک ہو سکے مکان میں رات کو اکیلے نہیں سونا چاہئے۔

۴۹- اپنے ہنر پر ناز نہ کرو۔

۵۰- برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا، اس لئے صرف خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔

## کارآمد تدبیریں

- ۱- پلنگ کی پالتی اجوائن کی پوٹلیاں باندھنے سے اس پلنگ کے کھٹل بھاگ جائیں گے۔
- ۲- اگر چھھر دانی میسر نہ ہو اور گرمیوں کے موسم میں چھھر زیادہ تنگ کریں، تو بستر پر جا بجا تلسی کے پتے پھیلا دیں، چھھر بھاگ جائیں گے۔
- ۳- لکڑی میں کیل ٹھوکتے ہوئے لکڑی کے پھٹنے کا خطرہ ہو تو اس کیل کو پہلے صابون میں ٹھونکنے کے بعد لکڑی میں ٹھونکنا چاہئے، اس طرح لکڑی نہیں پھٹے گی۔
- ۴- کاغذی لیموں کا رس اگر دن میں چند بار پی لیں، تو ملیر یا کاحملہ نہیں ہوگا۔
- ۵- لو سے بچنے کیلئے تیز دھوپ میں سفر کرتے وقت جیب میں ایک پیاز رکھ لینا چاہئے۔
- ۶- ہیضہ کے حملہ سے بچنے کیلئے سرکہ، لیموں اور پیاز کا بکثرت استعمال کرنا چاہئے۔
- ۷- سبزیوں کو جلد اگانے اور آٹے میں خیر جلد آنے کے لئے خربوزہ کے چھلکوں کو خوب سکھالیں اور اس کو باریک پیس کر سفوف تیار کر لیں، پھر اسی سفوف کو سبزیوں میں جلد گلانے کے لئے ڈالیں اور آٹے میں خیر جلد آنے کے لئے تھوڑا سا سفوف آٹے میں ڈال دیا کریں۔
- ۸- روغن زیتون دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔
- ۹- بچگی آ رہی ہو تو لوگنگ کھا لینے سے بند ہو جاتی ہے۔
- ۱۰- سر میں جوئیں پڑ جائیں، تو ست پودینہ صابون کے پانی میں حل کر کے سر میں ڈالیں اور سر کو خوب دھوئیں۔ دو تین مرتبہ ایسا کر لینے سے کل جوئیں مر جائیں گی۔
- ۱۱- لیموں کی پھانک چہرہ پر کچھ دن ملنے اور پھر صابون سے دھو لینے سے چہرہ کے کیل مہا سے دور ہو

جاتے ہیں۔

۱۲- پیدل چلنے کی وجہ سے اگر پاؤں میں تھکن زیادہ معلوم ہو تو نمک ملے ہوئے گرم پانی میں کچھ دیر پاؤں رکھ دینے سے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

۱۳- لیموں کو اگر بھول میں گرم کر کے نچوڑیں تو عرق آسانی کے ساتھ دو گنا نکلے گا۔

۱۴- آگ سے جل جائیں، تو جلے ہوئے مقام پر فوراً روشنائی لگائیں یا چونا کا پانی ڈالیں یا بروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں گھول کر لگائیں۔

۱۵- سانپ یا کوئی زہریلا جانور کاٹ لے، تو کاٹنے سے ذرا اوپر فوراً کسی مضبوط دھاگے سے کس کر باندھ دو، پھر کاٹنے کی جگہ پر ایفون لگا دو تا کہ یہ جلد سن ہو جائے، پھر بلیڈ سے زخم لگا کر دبا دو تا کہ چند قطرہ خون نکل جائے، پھر پیاز کو چولہے میں بھون کر اور نمک لگا کر اس جگہ پر باندھ دیں اور مریض کو سونے نہ دیں۔ یہ فوری ترکیب کر کے پھر ڈاکٹر سے علاج کرائیں اور انجکشن لگوائیں۔

۱۶- اگر کوئی سکھیا یا ایفون یا دھتورہ کھالے، تو فوراً سویہ کا بیج دو تولہ آدھ سیر پانی میں پکا کر اس میں پاؤں بھر گھی ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں اور قے کرائیں۔ جب خوب قے ہو جائے، تو دودھ پلائیں اور اگر دودھ سے بھی قے ہو جائے، تو بہت اچھا ہے اور مریض کو سونے نہ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

## کیڑوں مکوڑوں کو بھگانا

سانپ: ایک پاؤں نوشار کو پانچ سیر پانی میں گھول کر گھر کے تمام بلوں سوراخوں اور کونوں میں چھڑک دیں، اگر گھر میں سانپ ہوگا، تو بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی یہ پانی چھڑکتے رہیں، تو اس مکان میں کبھی سانپ نہیں آئے گا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ گھر کے بلوں میں اور دوسرے سب سوراخوں میں رائی ڈال دیں، سانپ فوراً ہی مر جائے گا اور اگر اپنے آس پاس ڈال کر سوئیں تو سانپ قریب نہیں آ سکتا۔

چکھو: مولیٰ کا عرق اگر چکھو کے اوپر ڈال دیا جائے، تو چکھو ضرور مر جائے گا، اور اگر چکھو کے سوراخ میں مولیٰ کے چند ٹکڑے ڈال دیئے جائیں تو چکھو سوراخ سے باہر نہیں نکل سکیں گے، بلکہ سوراخ کے اندر ہی ہلاک ہو جائیں گے۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ چرچہ گھاس کی جڑ اگر چکھو نے پر رکھ دی جائے تو چکھو بستر پر نہیں چڑھ سکے گا۔

اگر کچھ ڈنگ مار دے، تو بہر وزہ کا تیل لگائیں یا چرچہ کی جڑ گھس کر لگائیں زہر اتر جائے گا۔  
کنکھجور (گوجر): اگر کسی کے بدن میں چٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو شکر اس کے اوپر  
ڈالیں فوراً ہی اس کے پاؤں کھال میں سے باہر نکل جائیں گے اور اگر پیاز کا عرق کنکھجور کے اوپر ڈال  
دیں تو وہ جگہ بھی چھوڑ دے گا اور پھر فوراً ہی مر جائے گا اور اس کے پاؤں چبھنے سے زخم ہو گیا ہے تو پیاز  
بھجلا کر اس زخم پر باندھنا اکسیر ہے۔  
پسو: اندرائن کے پھل یا جڑ پانی میں بھگو کر تمام گھر میں پانی چھڑک دیں تو اس مکان سے پسو بھاگ  
جائیں گے۔

چیونٹیاں: بینگ سے بھاگ جاتی ہیں۔  
کپڑوں اور کتابوں کا کیڑا: افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں  
میں رکھ دیں تو کپڑے اور کتابیں کیڑوں کے کھانے سے محفوظ رہیں گی۔

## زمانہ حمل کی احتیاط و تدابیر

- ۱- حمل کے زمانے میں عورت کو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی ثقیل غذا میں نہ کھائے  
جس سے قبض ہو جائے اور اگر ذرا بھی پیٹ میں گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت روٹی چاول نہ  
کھائیں بلکہ صرف شوربہ گھی ڈال کر پی لیں یا دو تین تولہ منقہ یا ایک ہریڑ کا مربہ کھالیں۔
- ۲- حاملہ عورت کو چاہئے کہ چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر نہ پڑے اور نہ دوڑ کر چلے اسی طرح  
اونچی جگہ سے نیچے کو ایک دم جھٹکے کے ساتھ نہ اترے اسی طرح سیڑھی پر دوڑ کر نہ چلے بلکہ آہستہ  
آہستہ چڑھے۔ غرض اس کا خیال رکھے کہ پیٹ نہ زیادہ بے اور نہ پیٹ کو جھٹکا لگنے دے نہ  
بھاری بوجھ اٹھائے نہ کوئی سخت محنت کا کام کرے نہ غم اور غصہ کرے نہ دست لانے والی دوائیں  
کھائے نہ زیادہ خوشبو سونگھے۔
- ۳- حاملہ عورت کو چلنے پھرنے کی عادت رکھنی چاہئے کیونکہ ہر وقت بیٹھے اور لیٹے رہنے سے بادی اور  
سستی بڑھتی ہے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔
- ۴- حاملہ عورت کو شوہر کے پاس نہیں ہونا چاہئے خصوصاً چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے  
بعد بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

- ۵- اگر حاملہ عورت کو تے آنے لگے تو پودینہ کی چٹنی یا کاغذی لیموں استعمال کریں۔
- ۶- اگر حمل کی حالت میں خون آنے لگے تو ”قرص کہربا“ کھائیں اور فوراً حکیم یا ڈاکٹر سے علاج



کرائیں۔

۷۔ اگر حمل گر جانے کی عادت ہو تو اس عورت کو چار مہینے تک پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے۔ گرم غذاؤں سے بالکل پرہیز رکھے اور اچھائیہ ہے کہ لنگوٹ باندھے رہے اور بالکل کوئی بوجھ نہ اٹھائے اور نہ محنت کا کوئی کام کرے اور اگر حمل گرنے کے کچھ آثار ظاہر ہوں مثلاً پانی جاری ہو جائے یا خون گرنے لگے تو فوراً ہی حکیم یا ڈاکٹر کو بلانا چاہئے۔

۸۔ اگر خدا نخواستہ حاملہ کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اس عادت کو چھڑانا ضروری ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکلیاں یا طباشیر کھایا کرے اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

۹۔ اگر حاملہ کی بھوک بند ہو جائے تو مٹھائی اور مرغن غذائیں چھڑا دیں اور سادہ غذائیں کھلائیں اور اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو ”نمک سلیمانی“ یا ”جوارش کمونی“ کھلائیں۔ بہر حال تیز دواؤں کے استعمال اور انجکشن وغیرہ سے بچنا بہتر ہے۔ ایسی حالت میں علاج سے بہتر پرہیز اور احتیاط ہے۔

۱۰۔ بعض حاملہ عورتوں کے پیروں پر ورم آ جاتا ہے یہ کوئی خطرناک چیز نہیں ہے۔ ولادت کے بعد خود بخود یہ ورم جاتا رہتا ہے۔

## زچہ کی تدبیروں کا بیان

۱۔ حاملہ کو جب نواں مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں حاملہ کو طاقت پہنچانے کی ضرورت ہے لہذا مندرجہ ذیل تدبیروں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے روزانہ گیارہ عدد بادام مصری میں پیس کر چٹائیں اور دو عدد ناریل اور شکر دونوں کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنالیں اور ۲ تولہ روزانہ کھائیں۔ گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پلائیں، مکھن وغیرہ بھی کھلائیں ان سب دواؤں کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ جب ولادت کا وقت قریب آ جائے اور درد زہ شروع ہو جائے تو بائیں ہاتھ میں مقناطیس لینے سے اور بائیں ران میں مونگے کی جڑ باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ ولادت کی آسانی کے لئے مجرب تعویذات بھی ہیں جن کا ذکر آگے ”عملیات“ کے بیان میں ہم لکھیں گے۔

۳۔ پیدائش کے وقت کسی ہوشیار دائی یا لیڈی ڈاکٹر کو ضرور بلا لینا چاہئے۔ انٹری دائیوں کی غلط تدبیروں سے اکثر زچہ و بچہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

- ۴- پیدائش کے بعد زچہ کے بدن میں تیل کی مالش بہت مفید ہے، جیسا کہ پرانا طریقہ ہے کہ ولادت کے بعد چند دنوں تک مالش کرائی جاتی ہے، یہ بہت ہی مفید ہے۔
- ۵- جس عورت کے دودھ بہت کم ہوتا ہو، اگر وہ دودھ آسانی کے ساتھ ہضم کر سکتی ہو، تو اس کو روزانہ دودھ پینا چاہئے اور مرغ وغیرہ کا مرغین شوربہ اور گاجر کا حلوہ وغیرہ عمدہ غذائیں کھلائیں اور پانچ ماشہ کلونجی اور پانچ ماشہ تودری سرخ دودھ میں پیس کر پلائیں۔

## بچوں کی احتیاط اور تدابیر

- ۱- پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائیں، پھر اس کے بعد سادہ پانی سے غسل دیں، تو بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہیں، تو یہ بچوں کی تندرستی کے لئے بہت مفید ہے اور نہلانے کے بعد بچوں کے بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بھی بچوں کی صحت کے لئے اکسیر ہے۔
- ۲- بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں، تو یہ بہت ہی مفید ہے۔
- ۳- بچوں کو خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں، ہر حال میں بچوں کا سر اونچا رکھیں، سر نیچا اور پاؤں اونچے نہ ہونے دیں۔
- ۴- پیدائش کے بعد بچوں کو ایسی جگہ نہ رکھیں، جہاں روشنی بہت تیز ہو، کیونکہ تیز روشنی میں رہنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔
- ۵- جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں، تو مسوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں، اور روزانہ ایک دو مرتبہ مسوڑھوں پر شہد بھی ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرتے رہیں۔
- ۶- جب دودھ چھڑانے کا وقت آجائے، اور بچہ کچھ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! بچے کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیں، بلکہ نہایت ہی لطیف اور نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلائیں اور گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہیں، اور پھل وغیرہ بھی بچے کو کھلاتے رہیں اور جس قدر ماں باپ کو مقدور ہو، بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیں۔ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی، وہ تمام عمر کام آئے گی۔ ہاں اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بار بار غذا انہیں دینی

چاہئے، جب تک کہ ایک غذا ہضم نہ ہو جائے، دوسری غذا ہرگز نہ دیں۔

۷۔ بچوں کو مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ دونوں چیزیں بچوں کی صحت کے لئے بہت مضر اور نقصان دینے والی ہیں۔ سوکھے اور تازہ میوؤں کا بچوں کو کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔

۸۔ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے، تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

ظظظ

{ ۹ }

## عملیات

یہ ایماں ہے خدا شاہد کہ ہیں آیات قرآنی  
علاج جملہ علت ہائے جسمانی و روحانی  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ناموں اور قرآن مجید کی مبارک آیتوں و وظائف اور دعاؤں میں اس قدر فیوض و برکات اور عجیب عجیب تاثیرات ہیں کہ جن کو دیکھ کر بلاشبہ قدرت خداوندی کا جلوہ نظر آتا ہے۔ بہت سے مریض جن کو حکیموں اور تمام ڈاکٹروں نے لاعلاج کہہ کر مایوس کر دیا تھا، لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور قرآن مجید کی مقدس آیتوں سے صحیح طریقے پر چارہ جوئی کی گئی، تو دم زدن میں بڑے بڑے خوفناک اور بھیانک امراض اس طرح ختم ہو گئے کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ جادو اور آسیب وغیرہ کی بلائیں اتنی خطرناک ہیں کہ حکیموں کی طب اور ڈاکٹروں کی ڈاکٹری اس منزل میں بالکل لاچار ہے، لیکن دعاؤں و وظیفوں اور قرآنی آیتوں کی تاثیرات قہر الہی کی وہ تلواریں ہیں کہ جن کی تیز دھار سے جادو بھی بھاگ جاتا ہے، اور کبھی گرفتار ہو کر جل جاتا ہے، اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند قرآنی آیات کے تعویذات بھی تحریر کر دیں تاکہ اہل حاجت ان کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

## اعمال اور دعاؤں کی شرائط

یاد رکھو کہ جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دعاؤں کی تاثیر اسی وقت ظاہر ہوتی ہے، جبکہ اسی ترکیب

سے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط کچھ تراکیبیں کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کی رعایت نہ کی جائے گی عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی فیوض و برکات حاصل نہ ہوں گے۔ ان شرائط میں سے سات شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں جن کے بغیر قرآنی اعمال میں تاثیرات کی امید رکھنا نادانی ہے اور وہ سب شرطیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ اکل حلال: یعنی حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔

۲۔ صدق مقال: یعنی ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔

۳۔ اخلاص: یعنی نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کرنا۔

۴۔ تقویٰ: یعنی شریعت مطہرہ کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔

۵۔ شعائر الہی کی تعظیم: یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے ستونوں مثلاً قرآن، کعبہ نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگان دین کا ہمیشہ ادب و احترام کرنا۔

۶۔ حضور قلب: یعنی جو وظیفہ بھی پڑھیں دل کی حضوری کے ساتھ پڑھنا۔

۷۔ مضبوط عقیدہ: یعنی جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر تذبذب یا تردد رہا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔

## وظائف کے ضروری آداب

اوپر ذکر کی ہوئی سات شرطوں کے علاوہ اعمال و وظائف کے کچھ ضروری آداب بھی ہیں۔ ہر عمل کرنے والے کو لازم ہے کہ ان آداب کا بھی لحاظ و خیال رکھے ورنہ دعاؤں اور وظیفوں کی تاثیرات میں کمی ہو جانا لازمی ہے۔ آداب دعا اور وظائف کی تعداد یوں تو بہت زیادہ ہے مگر ہم ان میں سے چند نہایت ہی اہم اور ضروری آداب کا تذکرہ کرتے ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ بارگاہ حق میں عجز و نیاز: یعنی ہر عمل کرنے یا تعویذات لکھنے کے وقت نہایت ہی خضوع و خشوع کے ساتھ خداوند قدوس کی بارگاہ میں عاجزی و نیاز مندی کا اظہار کرے۔

۲۔ صدقہ و خیرات: یعنی ہر عمل اور وظیفہ شروع کرنے سے پہلے صدقہ و خیرات کرے۔

۳۔ درود شریف: یعنی ہر عمل ہر دعا ہر وظیفہ کے اول و آخر درود شریف کا ورد کرے۔

۴- بار بار مانگے: یعنی وظیفوں کے بعد جب اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے، تو ایک ہی مرتبہ دعا مانگ کر بس نہ کر دے، بلکہ بار بار گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔

۵- تنہائی: یعنی جہاں تک ہو سکے ہر دعا اور وظیفہ وغیرہ عملیات کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمد و رفت ہو نہ کسی کی کوئی آواز آئے۔

۶- کسی کو نقصان نہ پہنچائے: یعنی کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہرگز ہرگز نہ کوئی عمل کرے نہ کوئی وظیفہ پڑھے۔

۷- خوراک میں کمی: یعنی جب کوئی عمل کرے یا وظیفہ پڑھے، تو اس دوران میں بہت کم کھائے اور سادہ غذا کھائے پیٹ بھر کر نہ کھائے، کیونکہ پیٹ بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔

۸- پاکی اور صفائی: اعمال اور وظائف پڑھنے کے دوران بدن اور کپڑوں کی پاکی اور صفائی سترائی کا خاص طور پر خیال و لحاظ رکھے، بلکہ خوشبو بھی استعمال کرے اور ظاہری پاکی و صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار اور باطنی صفائی کا بھی اہتمام رکھے۔

۹- پاک روشنائی: جو شخص تعویذ لکھے وہ زعفران سے لکھے یا ایسی روشنائی سے لکھے جس میں سپرٹ نہ پڑی ہو، بلکہ اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی روشنائی ہونی چاہئے جو زمزم شریف میں گھولی ہوئی ہو یا دریاؤں کے جاری پانی سے۔

۱۰- اچھی ساعت اچھی نیت: ہر عمل اچھی ساعت میں کرے اور ہر تعویذ اچھی ساعت میں قبلہ رو ہو کر لکھے اور تعویذ لکھتے وقت ہر کوئی طمع اور لالچ دل میں نہ لائے، بلکہ اخلاص کے ساتھ تعویذ لکھ کر حاجت مندوں کو دے۔ ہاں اگر لوگ اپنی طرف سے تعویذوں کا نذرانہ خوشی کے ساتھ پیش کریں، تو اس کو رد نہ کرے۔

## سفلی و روحانی عملیات

عملیات کی دو قسمیں ہیں: ایک سفلی اور دوسرے روحانی۔ سفلی عملیات ناجائز اور حرام، بلکہ ان میں سے بعض صریح کفر اور شرک ہیں، لہذا اتمام سفلی عملیات جادو، ٹونہ وغیرہ کوئی مسلمان کبھی ہرگز ہرگز نہ کرے ورنہ ایمان برباد ہو جائے گا، ہاں روحانی عملیات جائز ہیں۔ جو قرآن شریف کی آیتوں اور مقدس دعاؤں کے ذریعہ کئے جاتے ہیں، مگر روحانی عمل بھی اسی وقت جائز ہیں جبکہ شریعت اجازت دے، مثلاً دشمنی ڈالنے کے لئے کوئی روحانی عمل کیا جائے تو یہ اسی صورت میں جائز ہوگا کہ شریعت اس کو جائز قرار دے

چنانچہ کسی مرد و عورت میں ناجائز تعلق قائم ہو گیا ہے، تو ان دونوں میں عداوت ڈالنے کے لئے کوئی رحمانی عمل کرنا جائز، بلکہ ثواب کا کام ہے کہ دونوں کو گناہ سے بچانا مقصود ہے، لیکن میاں بیوی یا بھائی بھائی کے درمیان دشمنی ڈالنے کے لئے کوئی رحمانی عمل کرنا حرام اور گناہ ہے۔

## موکلاتی عملیات سے بچتے رہو

رحمانی عملیات کی دو قسمیں ہیں: ایک موکلاتی، جو موکلوں کے واسطے سے ہوتا ہے۔ دوسرے غیر موکلاتی، جس میں موکلوں کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ موکلاتی عمل بہت ہی موثر ہوا کرتے ہیں، لیکن ان میں بڑے بڑے خطرات بھی ہیں، بلکہ جان کا ڈر بھی رہتا ہے، اس لئے موکلاتی عملیات سے ہمیشہ دور ہی بھاگتے رہنا چاہئے۔ جو لوگ بھی موکلاتی عملیات کے چکر میں پڑے، وہ خطرات کے بھنور میں پھنس گئے، کوئی کوڑھی ہوا، کوئی پاگل ہو گیا، کوئی جان سے مارا گیا۔ ”شیخ کامل“ کی تعلیم و اجازت موکلاتی عملیات میں انتہائی ضروری ہے، اور اس زمانے میں ”شیخ کامل“ کا ملنا بہت دشوار ہے، اس لئے ہم یہاں چند غیر موکلاتی عمل لکھتے ہیں، ان عملیات میں موکلوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے، اور ہر سنی مسلمان مرد و عورت جو پابند شریعت ہوں، ان سب کو ان اعمال و تعویذات کے کرنے کی اجازت ہے، وہ اگر شرائط و آداب کی پابندی کریں گے، تو فائدہ اٹھائیں گے، ورنہ فائدہ سے محروم رہیں گے، لیکن بہر حال ان کو نہ کوئی خطرہ ہوگا، نہ کوئی نقصان۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

## خَوَاصُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ شریف کے خواص اور اس آیت مبارکہ کی خاصیتیں بہت ہیں، ان میں سے چند فوائد یہاں لکھے جاتے ہیں، جو بزرگوں کے مجرب اور آزمودہ ہیں۔  
ہر طرح کی حاجت روائی: اگر کوئی سخت مشکل یا حاجت پیش آ جائے تو بدھ، جمعرات اور جمعہ کو مسلسل تین دن روزہ رکھے اور جمعہ کا غسل کر کے نماز جمعہ کے لئے جائے اور کچھ خیرات بھی کرے، پھر نماز جمعہ کے بعد یہ دعا پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دل لگا کر اور گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَلْکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلِیْمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۚ وَ اَسْتَلْکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ ۚ وَلَا نَوْمٌ ۚ الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَعَنْتَ لَهُ الْوُجُوهُ وَخَشَعَتِ  
لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجَلَّتِ الْقُلُوبُ مِنْ خَشْيَتِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُغَطِّيَنِي مَسْئَلَتِي وَتَقْضِي حَاجَتِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (فیوض  
قرآنی بحوالہ الترغیب والترہیب ومفتاح الحسن وغیرہ)  
لفظ حَاجَتِي کے بعد اپنی ضرورت کا نام ذکر کرو۔

جس صحابی سے یہ دعا منقول ہے ان کا ارشاد ہے کہ یہ دعائوں کو ہرگز مت سکھاؤ کیونکہ وہ ناجائز کاموں  
کے لئے پڑھیں گے اور گناہوں میں مبتلا ہوں گے۔ بزرگوں کے فرمان کے مطابق میں بھی سخت تاکید کرتا ہوں  
کہ ناجائز کاموں کے لئے کبھی ہرگز اس دعا کو نہ پڑھنا ورنہ سخت نقصان اٹھاؤ گے۔  
دشمنی دور ہو جائے اور محبت پیدا ہو جائے: اگر پانی پر ۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر  
مخالف کو پلا دو تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ مخالفت چھوڑ دے گا اور محبت کرنے لگے گا اور اگر موافق کو پلا دو تو محبت  
بڑھ جائے گی۔ (فیوض قرآنی)

ہر درد و مرض دور ہو جائے: جس درد یا مرض پر تین روز تک سو مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
حضور دل سے پڑھ کر دم کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آرام ہو جائے گا۔ (فیوض قرآنی)  
چور اور اچانک موت سے حفاظت: اگر رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ بسم اللہ الرحمن  
الرَّحِيم پڑھ تو انشاء اللہ تعالیٰ مال و اسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مرگ ناگہانی سے بھی حفاظت  
ہوگی۔ (فیوض قرآنی)

حاجتوں کے لئے بسم اللہ اور نماز: بسم اللہ الرحمن الرحیم اس طرح پڑھو کہ جب ایک ہزار مرتبہ  
ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنی مراد کے لئے دعا مانگو پھر ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ  
پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگو۔ غرض اسی طرح بارہ ہزار  
مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور ہر ہزار پر دو رکعت نماز پڑھو اور نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے  
دعا مانگو انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہوگی۔ (مرقع کلیسی و مجربات دیربی)

اولاد زندہ رہے گی: جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک کاغذ پر ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيم لکھوا کر اس کا تعویذ بنا کر ہر وقت پہنے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد زندہ رہے  
گی۔ (فیوض قرآنی)

زہر کا اثر نہ ہو: بسم اللہ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ  
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یہ دعا پڑھ کر ہمیشہ کھانا کھائیں اور پانی وغیرہ پیئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر کا اثر دور ہو



جائے گا اور زہر کوئی نقصان نہیں دے گا، لیکن پختہ عقیدہ اور شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ (فیوض قرآنی)  
 بخار سے شفائی: جس کو بخار ہو، سات بار یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ  
 شَرِّ کُلِّ عَزْقٍ نَّعَاقٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ اگر مریض خود نہ پڑھ سکے، تو کوئی نمازی آدمی سات بار پڑھ کر  
 دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلا دے انشاء اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے، تو  
 بار بار یہ عمل کریں۔ (فیوض قرآنی بحوالہ مستدرک)  
 تپ لرزہ سے شفائی: جس کو جاڑے کا بخار آتا ہو اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	بسم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمن

بازار میں نقصان نہ ہو، بلکہ فائدہ ہو: بازار جاؤ تو یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ  
 خَيْرَ هَذِهِ الْأَسْوَاقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ  
 اُصِیْبَ یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفَقَةً خَاسِرَةً اس دعا کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ بازار میں خوب نفع ہوگا  
 اور کوئی گھانا نہیں ہوگا۔ اس دعا کو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا ہے۔

(طبرانی، تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۹)

آسیب دور ہو جائے: آسیب زدہ مریض پر یہ پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الْقَمْصُ۔  
 طَهْ طَسَمْ کَھِیْعَصْ یَسْ وَالْقُرْآنُ الْحَکِیْمُ ۝ حَمَّعَسَقْ قْ نْ وَالْقَلَمُ وَمَا یَسْطُرُوْنَ انشاء اللہ  
 تعالیٰ آسیب نکل جائے گا اور پھر نہ آئے گا پڑھنے والے میں تقویٰ اعتقاد کامل اور روحانی قوت ہونی چاہئے  
 اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے (فیوض قرآنی)


خطرہ میں پڑ جانے کا وقت: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرہ میں  
 پڑ جائے تو یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت  
 سے خطرہ ٹل جائے گا۔ (حاشیہ الدر المنثور ج ۱، ص ۶)

ہر آفت سے امان: جو شخص روزانہ صبح وشام اس دعا کو پڑھے وہ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ وَأَخْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذَا بَیْۤهٍ اَنْتَ اَخِذْ ۝ بِنَاصِیَّتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ اِنَّ وَلِیَّیْہِ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَلَ الْکِتٰبُ وَہُوَ یَتَوَلٰی الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

اس دعا کا بڑا حصہ شرح سفر السعادة ص ۷۸ میں مذکور ہے اور پوری دعا متعدد بزرگوں نے لکھی ہے ”القول الجلیل“ ص ۷۷ میں لکھا ہے کہ میں نے اس دعا کو نہایت مفید پایا ہے۔

دفع آسیب و رد سحر کی چھ قسمیں: ان چھ دعاؤں کو ”شش قفل“ (چھ تالا) بھی کہتے ہیں جو شخص رات کو ہمیشہ ”شش قفل“ پڑھتا رہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ ہر خوف و خطرہ اور جادو سے اور ہر قسم کی بلاؤں سے  بچے گا اور اگر شش قفل کو آسیب زدہ یا سحر و جادو کے مریض کے کان میں پڑھ کر پھونک دے گا تو آسیب بھاگ جائے گا اور جادو و سحر ختم ہو جائے گا۔ (فیوض قرآنی)

**قفل اول:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۝ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

**قفل دوم:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الْخَلّٰقِ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۝ وَہُوَ الْفَتّٰحُ الْعَلِیْمُ ۝

**قفل سوم:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۝ وَہُوَ الْعَلِیْمُ الْبَصِیْرُ ۝

**قفل چہارم:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۝ وَہُوَ الْغَفُوْرُ ۝

**قفل پنجم:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۝ وَہُوَ الْغَفُوْرُ ۝

**قفل ششم:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۝ وَہُوَ الْغَفُوْرُ الْحَکِیْمُ ۝ فَاللّٰہُ خَیْرٌ ۝ حَافِظًا ۝ وَہُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝

ظالم اور شیطان کے شر سے پناہ: اس کیلئے حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا ہے حد

نافع اور بہت ہی فائدہ بخش ہے۔ امام الہند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس مکتوب کا نام ”اقتباس الانوار القبس فی شرح دعاء انس“ ہے یہ مکتوب ”اخبار الاخیار“ ص ۱۹۱ کے حاشیہ پر چھپا ہے اس میں آپ لکھتے ہیں:

”امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”جمع الجوامع“ میں حضرت محدث ابو الشیخ کی کتاب الثواب اور تاریخ ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حجاج بن یوسف ثقفی ظالم گورنر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مختلف اقسام کے چار سو گھوڑے دکھا کر کہا اے انس! کیا تم نے اپنے صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھی اتنے گھوڑے اور یہ شان و شوکت دیکھی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اس سے بہتر چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں: ایک وہ گھوڑا جو جہاد کے لئے رکھا جائے، پھر اس کے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا (یہ عام طور پر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے) دوسرا گھوڑا جو اپنی سواری کے لئے رکھا جاتا ہے۔ تیسرا وہ گھوڑا جو نام و نمود کے لئے رکھا جاتا ہے اس کے رکھنے سے آدمی جہنم میں جائے گا۔“ اے حجاج! تیرے گھوڑے ایسے ہی ہیں۔“

حجاج اس حدیث کو سن کر آگ بگولہ ہو گیا اور کہا کہ اے انس! اگر مجھ کو اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے، اور امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) نے تمہارے ساتھ رعایت کرنے کی ہدایت کی ہے، تو میں تمہارے ساتھ بہت برا معاملہ کر ڈالتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حجاج! قسم بخدا تو میرے ساتھ کوئی بدعنوانی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چند کلمات سنے ہیں جن کی برکت سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی بدولت کسی ظالم کی سختی اور کسی شیطان کے شر سے ڈرتا ہی نہیں۔ حجاج اس کلام کی ہیبت سے دم بخود رہ گیا، اور سر جھکا لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر بولا کہ اے حمزہ! (یہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) یہ کلمات مجھے بتا دیجئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ہر گز تجھے نہ بتاؤں گا اس لئے کہ تو اس کا اہل نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت آ گیا، تو ان کے خادم حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سرہانے آ کر رونے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا چاہتا ہے؟ حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، وہ کلمات ہمیں تعلیم فرمائیے، جن کے بتانے کی حجاج نے درخواست کی تھی

اور آپ نے انکار فرمادیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لو سیکھ لو ان کو صبح و شام پڑھنا وہ کلمات یہ ہیں:

دعائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وِلْدِیْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیَ اللّٰهُ۔ اللّٰهُ رَبِّیْ لَا اَشْرَکَ بِہِ شَیْئًا  
 اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ  
 وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ ۝ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ  
 جَبَّارٍ عَنِیدٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اِنَّ  
 وَلِیَّیْ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَلَ الْکِتٰبَ وَ هُوَ یَتَوَلّٰی الصّٰلِحِیْنَ ۝

اس دعا کو تین مرتبہ صبح کو اور تین مرتبہ شام کو پڑھنا بزرگوں کا معمول ہے (فیوض قرآنی)

ہر مرض سے شفائی: یہ کلمات پڑھے جائیں اور ان کا تعویذ پہنا جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ بِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ اَسْكُنْ اَیْهَا  
 الْوُجُعُ سَكَنُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ اَنْ تَقَعَ عَلٰی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۝ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ  
 لَءَوْفٌ ۝ رَّحِیْمٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَ بِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝  
 اَسْكُنْ اَیْهَا الْوُجُعُ سَكَنُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُولَا وَلَکِنَّ زَالَتَا اِنْ  
 اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ۝ اِنَّہٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔

یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مجرب عمل ہے۔ امام موصوف کا قول ہے کہ اس کے پڑھنے کی  
 برکت سے کبھی مجھے طیب (ڈاکٹر) کی ضرورت ہی نہیں ہوئی۔ (فیوض قرآنی)

حرز ابود جانہ (رضی اللہ عنہ): جو جن و شیطان وغیرہ کے شر اور شرارتوں سے بچانے والا بہترین  
 وظیفہ اور اعلیٰ درجے کا عمل ہے۔ حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”خصائص کبریٰ“ جلد ۲، ص ۹۸  
 میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت لکھتے ہیں کہ حضرت ابود جانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں گزارش کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میں رات  
 کو بستر پر لیٹتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنا کرتا ہوں  
 اور کبھی کبھی بجلی کی سی چمک بھی دیکھتا ہوں۔ ایک رات میں نے کچھ خوفزدہ ہو کر سر اٹھایا تو صحن میں ایک  
 کالا سیہ نظر آیا جو اونچا اور لمبا ہوتا جا رہا ہے اور میں نے بڑھ کر اس کو چھوا تو اس کی کھال سائی کی کھال کی  
 طرح کاٹنے والی تھی۔ پھر اس نے میرے منہ پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا اور مجھے محسوس ہوا کہ میں جل  
 جاؤں گا۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ قلم و دوات اور کاغذ لاؤ۔ میں نے

پیش کیا، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا کہ لکھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذَا كِتَابٌ "مِنْ رَّسُولِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنْ  
الْعَمَارِ وَالزَّوَارِ وَالسَّائِحِیْنَ الْاَطَارِقَ" یَطْرُقُ بِخَیْرِ یَا رَحْمٰنُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْحَقِّ  
سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوَلِّعًا اَوْ فَاجِرًا مُّفْتَحِحًا اَوْ رَاْعِیًا حَقًّا مُّبْطِلًا فَهٰذَا كِتَابٌ "یَنْطَلِقُ عَلَیْنَا  
وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَرَسَلْنَا یَكْتُیْبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ اَنْزَلْنَا  
صَاحِبَ كِتَابِیْ هٰذَا وَانْطَلَقْنَا اِلٰی عِبْدَةِ الْاَضْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَزْعَمُ اَنْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا  
هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ ۝ لَهُ الْاَحْكَمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ تَقْلَبُوْنَ ۝ حَمْدٌ لَا تَنْصُرُوْنَ ۝ حَمْدٌ  
عَسَقَ ۝ تَفَوَّقَ ۝ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَیَكْفِیْكَهُمْ اللّٰهُ وَهُوَ  
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

یہ حرز آسیب زدہ کی گردن میں تعویذ بنا کر پہنا دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آسیب جاتا رہے گا۔ اگر  
گھر میں آسیب کا اثر ہے، تو دیوار پر چسپاں کر دیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ آسیب بھاگ جائے گا، چنانچہ  
حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حرز کو لے کر گھر آئے اور رات کو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سوئے، تو ان  
کی آنکھ اس وقت کھلی، جب کوئی چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ اے ابو دجانہ! لات وعزی کی قسم ہے کہ میں ان  
کلمات سے جل رہا ہوں۔ میں اس تحریر والے کے حق کا وسیلہ دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس حرز کو اٹھالیا  
تو ہم تمہارے گھر اور تمہارے ہمسایہ کے گھر نہ آئیں گے۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کو مسجد نبوی  
میں آئے اور نماز پڑھ کر رات کا ماجرہ سنایا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اے ابو دجانہ! اس ذات کی قسم ہے! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اب یہ آسیب قیامت  
تک عذاب میں مبتلا رہے گا۔ (فیوض قرآنی)  
خفقان کا تعویذ: دل دھڑکتا ہو یا دل گھبراتا ہو یا دل میں درد یا جلن ہو، تو یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال  
دیا جائے اور ڈورتا بڑا ہو کہ تعویذ دل کے پاس لٹکا رہے۔ تعویذ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِیْمُ دَلْ مَا رَا كُنْ مُسْتَقِیْمٌ بِحَقِّ اَیَّاكَ  
نَعْبُدُ وَ اَیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وَ بِحَقِّ الْاَبْذَكَرِ اللّٰهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ وَ بِحَقِّ طَهٍ وَ یَسَّ وَ بِحَقِّ نَوَاصِ  
وَ بِحَقِّ یَا بَدُوْح۔

## خواص سورۃ فاتحہ

امام دارمی و امام بیہقی (رحمہما اللہ تعالیٰ) وغیرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔ اس سورۃ کا ایک نام ”شافیہ“ اور ایک نام ”سورۃ الشفای“ ہے اس لئے کہ یہ ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔ (بیضاوی شریف)

روزی کی فراوانی وغیرہ: مسند داری میں ہے کہ سو مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر جو دعائیں مانگی جائیں اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

مکان سے جن بھاگ جائے: اگر کسی گھر میں جن رہتا ہو اور پریشان کرتا ہو تو سورۃ فاتحہ اور آیتہ الکرسی اور سورۃ جن کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے مکان کے اطراف و جوانب میں چھڑک دینے کے بعد جن مکان سے چلا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر نہ آئے گا۔ (فیوض قرآنی)

شفاء امراض: بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان میں ۴۱ بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے آرام آ جاتا ہے اور آنکھ کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے اور اگر اتنا پڑھ کر اپنا تھوک آنکھوں میں لگا دیا جائے تو بہت مفید ہے۔ (فیوض قرآنی)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مشکل پیش آ جائے تو سورۃ فاتحہ اس طرح چالیس مرتبہ پڑھو کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی میم کو اَلْحَمْدُ کے لام میں ملاؤ اور الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تین بار پڑھو اور ہر مرتبہ آخر میں تین بار آمین کہو انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہو گا۔ (فوائد لقاؤص ص ۷۴)

بیماری اور آفتوں کو دفع کرنے کے لئے: سات دنوں تک روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ صرف اتنا پڑھو: اَیُّکَ نَعْبُدُکَ وَاَیُّکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھو بیماریوں اور بلاؤں کو دور کرنے کے لئے بہت ہی مجرب عمل ہے۔ (فیوض قرآنی)

## خواص سورۃ بقرہ

شیطان بھاگ جائے: حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے (احمد ترمذی، مسلم)

بڑی برکت: حدیث شریف میں ہے کہ سورۃ بقرہ سیکھو کہ اس کا حاصل کرنا بڑی برکت ہے اور اس کو چھوڑ دینا اور حاصل نہ کرنا بڑی حسرت کی بات ہے۔ باطل پرست (جادوگر) اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ)

## خواص آیتہ الکرسی

حدیث شریف میں ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی آیتوں میں بہت ہی عظمت والی آیت



ہے۔ (داری۔ درمنثور)

اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا، اس کو حسب ذیل برکتیں حاصل ہوں گی:

- ۱- وہ مرنے کے بعد جنت میں جائے گا۔
- ۲- وہ شیطان اور جن کی تمام شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔
- ۳- اگر محتاج ہوگا، تو چند دنوں میں اس کی محتاجی اور غربی دور ہو جائے گی۔
- ۴- جو شخص صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وقت آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں خالدون تک پڑھا کرے گا، وہ چوری، غرق آبی اور جلنے سے محفوظ رہے گا۔
- ۵- اگر مکان میں کسی اونچی جگہ پر لکھ کر اس کا کتبہ آویزاں کر دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس گھر میں کبھی فاقہ نہ ہوگا، بلکہ روزی میں برکت اور اضافہ ہوگا اور اس مکان میں کبھی چور نہ آ سکے گا۔ (فیوض قرآنی)

تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے: اگر تم کسی خطرناک جگہ دشمنوں کے زرعے میں پھنس جاؤ، یا دشمن تمہیں گرفتار کرنا چاہیں، تو اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ ایک دوسرے سے پیٹھ لگا کر بیٹھیں، پھر تم ان کے گرد آیت الکرسی پڑھتے ہوئے ایک دائرہ کھینچو، پھر تم بھی دائرہ کے اندر لوگوں سے پیٹھ لگا کر بیٹھو اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھو، پھر قرآن کریم کی ان آیتوں کو بھی پڑھیں:

وَلَا يُؤْذِهِمْ حَفَظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ وَحَفَظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ وَحَفَظًا ذَلِكُمْ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَحَفَظَهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ الرَّجِيمِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُونَ ۝ لَهُ مَعْقِبَتٌ ۝ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۝ اللّٰهُ حَفِیْظٌ ۝ عَلِیْمٌ ۝ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِیْدٌ ۝ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْطٍ ۝ اِنْ تَوَلَّوْا فَعَلَّ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اس کے بعد تین مرتبہ یا حَفِیْظُ کہو، پھر تین بار یہ پڑھو: یا حَفِیْظُ احْفَظْنَا اَللّٰهُمَّ اَحْرِسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِی لَا تَنَامُ وَاکْثِفْنَا بِکَنْفِکَ الَّذِی لَا یَزَامُ پھر تین بار یا اللہ پڑھو اور تین بار یا رَبَّ الْعَلَمِیْنَ۔ اب دائرہ کے تمام لوگ اور تم خود بھی بالکل خاموش ہو جاؤ، آپس میں بات چیت نہ کی جائے، انشاء اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو کوئی بھی نہ دیکھ سکے گا اور کوئی بھی ضرر نہ پہنچا سکے گا، بہت مجرب عمل ہے۔ (فیوض قرآنی)

خواص سورہ آل عمران: جو شخص قرص دار ہو گیا، اگر وہ روزانہ سات بار سورہ آل عمران پڑھتا



رہے تو انشاء اللہ قرض سے سبکدوش ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی روزی کا سامان اور انتظام فرمائے گا۔

**خواص سورۃ نساء:** اس سورۃ کو بے بار پانی پر دم کر کے میاں بیوی کو پلا دو تو دونوں میں محبت و موافقت پیدا ہو جائے گی اور اگر اس سورۃ کو مشک و زعفران سے لکھ کر اور دھو کر خفقان کے مریض کو پلا دیں تو مرض خفقان زائل ہو جائے گا۔

**خواص سورۃ مائدہ:** جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھے گا وہ خط اور فاقہ سے محفوظ رہے گا اور غیب سے اس کی روزی کا انتظام ہو جایا کرے گا اس سورۃ کو لکھ کر اور دھو کر استسقاء کے مریض کو پلا دیں تو آرام آ جائے گا۔

**خواص سورۃ انعام:** اس کے پڑھنے سے ہر طرح کی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ مشکل دور ہونے کے لئے ایک بیٹھک میں اس کو اکتالیس بار پڑھو۔

**خواص سورۃ اعراف:** یہ تین بار پڑھ کر حاکم کے پاس جاؤ حاکم مہربان ہو جائے گا اور روزانہ اس کی تلاوت کرنے سے ہر آفت سے محفوظ رہو گے۔

**خواص سورۃ انفال:** جو بلا تصور قید ہو گیا ہو اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ قید سے رہائی ہو جائے گی۔

**خواص سورۃ توبہ:** ۱۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر حاکم کے سامنے جاؤ وہ نرمی سے پیش آئے گا۔

۲۔ اس کا نقش مال و اسباب میں رکھو برکت ہوگی۔

**خواص سورۃ یونس:** ۱۔ اکیس بار پڑھنے سے دشمن پر فتح حاصل ہوگی۔

۲۔ تیرہ بار پڑھنے سے مصیبت دور ہو جاتی ہے۔

**خواص سورۃ ہود:** دشمن پر فتح پانے کے لئے اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر تعویذ بنا لو۔

**خواص سورۃ یوسف:** ۱۔ حفظ قرآن کریم کی سہولت کے لئے پہلے سورۃ یوسف یاد کر لو۔ اس کی برکت سے پورا قرآن مجید حفظ کرنا آسان ہو جائے گا۔

۲۔ جو شخص عہدہ سے معزول ہو گیا ہو اس کو چاہیے کہ اس سورۃ کو تیرہ بار پڑھے عہدہ بحال ہو جائے گا اور حاکم مہربان ہوگا۔

۳۔ مفلس آدمی اسے پڑھ کر دعا مانگے انشاء اللہ چند روز میں غنی ہو جائے گا۔

خواص سورہ رعد: جس گھر کے کاروبار کا فروغ اور جس باغ اور کھیت کی پیداوار کی ترقی منظور ہو اس کے چاروں کونوں پر اس سورہ کی ابتدائی آیتیں لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ تک لکھ کر دفن کر دو لیکن دفن اس طرح کرو کہ تعویذ کو ہانڈی میں رکھ کر اور ہانڈی کے منہ کو بند کر کے دفن کر دو تاکہ بے ادبی نہ ہو اگر رونے والے بچوں پر انیس بار پڑھ کر اس سورہ کو دم کر دیں تو بچے ہنسنے کھیلنے لگیں گے۔

خواص سورہ ابراہیم: جو شخص جادو کے زور سے نامرد بنا دیا گیا ہو وہ روزانہ تین بار اس سورہ کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ جادو دفع ہو جائے گا اور نامردی دور ہو جائے گی۔

خواص سورہ حجر: ۱۔ اس سورہ کو لکھ کر تعویذ بنا کر پہننے والا لوگوں کی نظروں میں میں محبوب ہوگا۔

۲۔ اس کے کاروبار میں ترقی اور روزی میں برکت ہوگی۔

خواص سورہ نحل: اگر اس کو لکھ کر دشمن کے مکان میں دفن کر دیں تو گھر ویران ہو جائے گا۔ کھیت اور باغ میں دفن کر دیں تو ستیاناس ہو جائے گا لیکن یہ اسی دشمن کے لئے کرنا جائز ہے جس کو تباہ کرنے کے لئے شریعت اجازت دے۔

خواص سورہ بنی اسرائیل: اگر کوئی لڑکا کندھن یا تو تلا ہو تو اس سورہ کو مشک و زعفران سے لکھ کر گھولو اور پلاؤ انشاء اللہ تعالیٰ ذہن کھل جائے گا اور لڑکا فصیح زبان والا ہو جائے گا۔

خواص سورہ کہف: اس سورہ کو ہمیشہ پڑھنے والا برص و جذام اور بلا خصوصاً دجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورہ مریم: پریشان حال آدمی سات بار پڑھے تو غنی ہو جائے۔ اس سورہ کو لکھ کر پینا تمام آفتوں سے بچنے کا تعویذ ہے باغ اور کھیت میں اس کا پانی ڈال دو تو پیداوار بڑھ جائے گی۔


خواص سورہ طہ: جس لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو وہ اکیس بار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی صالح مرد سے شادی ہو جائے گی اس کو بکثرت پڑھنے والے کی روزی کشادہ ہو جاتی ہے اور اس پر کوئی جادو نہیں چل سکتا۔

خواص سورہ انبیاء: جو شخص روزانہ اس کو تین مرتبہ پڑھے اس کا دل نور ایمان سے روشن ہو جاتا ہے اور اس کا رنج و غم سے دور ہو جائے گا۔

خواص سورہ حج: کشتی اور جہاز پر سوار ہو کر تین بار پڑھ لو انشاء اللہ تعالیٰ سلامتی کے ساتھ کشتی ساحل پر پہنچے گی اور اس کی تلاوت سے جان و مال محفوظ رہے گا۔

**خواص سورہ مؤمنون:** اس کی تلاوت کی برکت سے نماز کی کاہلی دور ہو جائے گی۔ فسق و فجور سے نفرت اور شراب کی عادت چھوٹ جائے گی، اس کا تعویذ پہننا مفلسی کو دور کرتا ہے۔

**خواص سورہ نور:** جسے احتکام ہو جایا کرتا ہے وہ تین بار اس سورہ کو پڑھ کر سوئے دشمنوں کی زبان بندی کے لئے پانچ بار پڑھیں، زنا کار کو تین مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے پلاؤ، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی یہ بری عادت چھوٹ جائے گی۔

**خواص سورہ فرقان:** اس کی تلاوت سے ظالم کے ظلم سے پناہ رہے گی، اس کے نقش کا تعویذ سانپ بچھو۔  لکھتا ہے۔

**خواص سورہ شعراء:** اگر اولاد آدم یا ملازم نافرمان ہوں اور شرارت کرتے ہوں، تو ان کی اصلاح کی نیت سے سات مرتبہ اس سورہ کو با وضو پڑھ کر دعا مانگو، انشاء اللہ تعالیٰ اصلاح ہو جائے گی۔

**خواص سورہ نمل:** اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر صندوق میں رکھ دینے سے سانپ بچھو وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔

**خواص سورہ قصص:** بیمار کو تین روز تک اس سورہ کو پانی پر دم کر کے پلائیں، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی۔ بالخصوص جذام دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

**خواص سورہ عنکبوت:** غم دور کرنے کے لئے اس سورہ مبارکہ کو سات بار پڑھو۔

**خواص سورہ روم:** دشمنوں پر فتح پانے کے لئے اس سورہ کو اکیس بار پڑھیں۔

**خواص سورہ لقمان:** اس کو پڑھنے والا کبھی پانی میں غرق نہیں ہوگا اور ہر بیماری سے شفاء پائے گا۔

**خواص سورہ سجدہ:** اس کو سات مرتبہ مریض بالخصوص جذامی اور دق والے پر پڑھ کر دم کریں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

**خواص سورہ احزاب:** جس لڑکی کے نکاح کا پیغام نہ آتا ہو، اس کو اس سورہ کا نقش پہنا دو بہت جلد اس کی شادی ہو جائیگی۔

**خواص سورہ سبا:** ظالم کے ظلم سے نجات پانے کے لئے اس سورہ کو سات بار پڑھو، اور موذی جانوروں سے بچنے کے لئے اس کو لکھ کر تعویذ بناؤ اور پہن لو۔

**خواص سورہ فاطر:** اگر اسے روزانہ بلا ناغہ با وضو پڑھا جائے تو روح میں بڑی طاقت اور بلند پروازی آجائے گی اور غیبی نعمتوں کے ملنے کا انتظام ہو جائے گا۔

**خواص سورہ یٰسین:** کسی مردہ پر اس کو پڑھا جائے تو اس کو راحت ملتی ہے۔ جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی زیارت کیلئے ان کی قبر پر جائے اور سورہ یٰسین پڑھے تو ان کے اتنے گناہ بخش دیئے جائیں گے جتنے اس سورہ میں حروف ہیں۔ (الدر المنثور ج ۵، ص ۲۵۷)

علامہ خواجہ احمد دیر بی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”فتح الملک المجید“ میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ سورہ یٰسین پڑھو اس میں بیس برکتیں ہیں: (۱) بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے۔ (۲) پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے۔ (۳) ننگا پڑھے تو لباس مل جائے۔ (۴) مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے۔ (۵) عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے۔ (۶) بیمار پڑھے تو شفا پائے۔ (۷) قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے۔ (۸) مسافر پڑھے تو سفر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہو۔ (۹) غمگین پڑھے تو اس کا رنج و غم دور ہو جائے۔ (۱۰) جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو وہ پڑھے تو جو کھویا ہے وہ پا جائے۔ باقی برکتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سورہ یٰسین کی ایک آیت ”قُلْ لَا مَن رَّبِّ الزَّجِيمِ“ کو ایک ہزار چار سو اہتر بار پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہوگی۔ خواجہ دیر بی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ مجرب ہے اور ”قُلْ لَا مَن رَّبِّ الزَّجِيمِ“ کو پانچ جگہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حوادث اور چور وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ جو شخص صبح کو سورہ یٰسین پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے۔ (نسائی ابوداؤد ابن ماجہ)

**خواص سورہ الصافات:** جس مکان میں جن رہتے ہوں وہاں اس سورہ کو لکھ کر صندوق میں مقفل کر دیں انشاء اللہ تعالیٰ جن کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔

**خواص سورہ ص:** نظر بد کو دفع کرنے کے لئے سات بار اس سورہ کو پڑھ کر دم کریں۔

**خواص سورہ زمر:** اس کو روزانہ سات بار پڑھنے سے عزت اور دولت غیب سے ملتی ہے۔

**خواص سورہ مومن:** جسے پھوڑے نکلتے ہوں وہ روزانہ اس سورہ کو ایک بار پڑھ لیا کرے اور اگر اس سورہ کو لکھ کر دوکان میں آویزاں کریں تو خریدار بکثرت آئیں۔

**خواص سورہ حم السجدہ:** جس کی آنکھوں میں کوئی عارضہ ہو وہ اس سورہ پاک کو لکھ کر پاک و

صاف پانی میں دھوئے اور آنکھوں میں لگائے یا اسی پانی میں سرمہ گھس کر آنکھوں میں لگائے انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہوگی۔

**خواص سورہ شوریٰ:** جو شخص اس سورہ کو روزانہ ایک بار پڑھتا رہے گا وہ دشمنوں پر غالب رہے گا۔  
**خواص سورہ زخرف:** اس کو سات بار روزانہ پڑھنے سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور اس کا تعویذ تمام امراض کے لئے شفاء ہے۔

**خواص سورہ دخان:** کوئی مشکل درپیش ہو تو اس کو سات بار پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھ لیں۔

**خواص سورہ جاثیہ:** جو شخص جان کنی کے عالم میں ہو اس پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کرو انشاء اللہ سکرات کی سختی سے نجات پاجائے گا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

**خواص سورہ احقاف:** اس سورہ کا دم کیا ہو پانی آسب والے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

**خواص سورہ محمد:** اس کو آب زمزم میں مشک و زعفران حل کر کے لکھو اور پیو عزت و عظمت ملے گی اور طرح طرح کی بیماریوں سے شفاء حاصل ہوگی۔

**خواص سورہ فتح:** دشمنوں پر فتح پانے کے لئے اس کو اکیس مرتبہ پڑھو اگر رمضان کا چاند دیکھ کر اس کے سامنے پڑھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ سال بھر امن رہے گا۔

**خواص سورہ حجرات:** محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان کی سلامتی اور گھر میں خیر و برکت کے لئے اس کو اکتالیس بار پڑھ کر دعا مانگو اور پانی پر دم کر کے پی لو۔

**خواص سورہ ق:** باغ میں پھولوں کی کثرت اور کھیتوں میں پیداوار بڑھانے کے لئے اس سورہ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے درختوں اور کھیتوں پر چھڑک دیں انشاء اللہ تعالیٰ بے شمار خیر و برکت ہوگی۔

**خواص سورہ ذاریات:** اس کو ستر دفعہ پڑھنے سے آدمی غنی ہو جاتا ہے اور قحط دفع ہو جاتا ہے۔

**خواص سورہ طور:** اگر جذامی اس کو پڑھے شفا یاب ہو اگر مسافر پڑھے سفر میں بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہے۔

**خواص سورہ نجم:** اسے اکیس بار پڑھنے سے حاجت برآتی ہے اور اس کا پڑھنے والا دشمنوں پر فتح

پاتا ہے۔

خواص سورہ قمر: شب جمعہ میں اس کو پڑھنے سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔  
خواص سورہ الرحمن: اسے گیارہ بار پڑھنے سے تمام مقاصد پورے ہوتے ہیں اس کو لکھ کر اور دھو کر طحال کے مریض کو پلانا بہت مفید ہے۔

خواص سورہ واقعہ: مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۸۹ میں حدیث ہے کہ جو شخص روزانہ سورہ واقعہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ حضرت خواجہ کلیم اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ادائے قرض اور فاقہ دور کرنے کے لئے اس کو بعد مغرب پڑھو۔ (مرقع کلیبی ص ۱۳)

بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ مغرب کے بعد بلا کچھ بات کئے سورہ واقعہ پڑھ کر یہ دعائیں گو:  
اَللّٰهُمَّ يَا مُسْتَسِيبَ الْاَسْبَابِ وَيَا مُفْتَحَ الْاَبْوَابِ وَيَا سَرِيعَ الْحِسَابِ يَسْزِلُنَا  
الْحِسَابُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَايِ فَانْزِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ  
فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ اِلَيَّ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَكَثِّرْهُ  
وَاِنْ كَانَ كَثِيْرًا فَخَلِّدْهُ وَطَيِّبْهُ وَاِنْ كَانَ طَيِّبًا فَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيْرٌ ۝ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

خواص سورہ حدید: بیمار آدمی یا دشمن سے پریشان آدمی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو انشاء اللہ تعالیٰ بیماری اور پریشانی دور ہو جائے گی اور بعض بزرگوں کا قول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا، تلوار وغیرہ کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورہ مجادلہ: دو شخصوں کے درمیان یا دو جماعتوں کی باہمی جنگ و جدال ختم کرانے کے لئے اس کو پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورہ حشر: اگر حاجت براری کے لئے چار رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر رکعت میں سورہ حشر ایک بار پڑھی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔ چینی کی تختی پر اس کو لکھ کر پینا نسیان کا علاج ہے۔ اس سورہ کی آخری تین آیتیں بہت اہم ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ان آیتوں میں ”اسم اعظم“ ہے۔

خواص سورہ ممتحنہ: جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کے لئے سورہ ممتحنہ پانچ بار پڑھی جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کسی نیک مرد سے ہو جائے گا۔

**خواص سورہ صف:** جوڑکا ماں باپ کا نافرمان ہو اس پر تین بار سورہ صف پڑھ کر دم کر دو انشاء اللہ تعالیٰ فرمانبردار ہو جائے گا مسافراں کو پڑھے تو امن و امان سے رہے روزی میں خیر و برکت ہو۔

**خواص سورہ جمعہ:** میاں بیوی میں اگر مخالفت ہو جائے تو جمعہ کے دن اس سورہ کو تین بار پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے دونوں کو پلا دو دونوں میں انشاء اللہ تعالیٰ موافقت ہو جائے گی۔

**خواص سورہ منافقون:** چغل خوروں کے شر سے بچنے کے لئے اسے روزانہ پڑھو اور اگر آنکھ میں درد ہو تو اس کو پڑھ کر دم کرو۔

**خواص سورہ طلاق:** رنج و غم کو دور کرنے کے لئے اور ہر بیماری سے شفاء کے لئے اس کی تلاوت بہت مفید ہے۔

**خواص سورہ تحریم:** ادائے قرض اور حصولِ غنا کے لئے یہ سورہ اکیس بار پڑھو۔

**خواص سورہ ملک:** حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ہر رات میں اسے پڑھے گا وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (صحیح نسائی)

**خواص سورہ نون:** نماز میں اس سورہ کو پڑھنے سے فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے اور ستر بار پڑھنے سے چغل خوروں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

**خواص سورہ حاقہ:** ۱۔ پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو بھی پلاؤ۔

۲۔ جو بچہ زیادہ روتا ہو اس کو بھی پلاؤ۔

۳۔ جب بچہ پیدا ہو تو مہلانے کے بعد اس سورہ کا پڑھا ہو پانی بچے کے منہ پر مل دو تو بچہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت ذہین ہوگا۔

**خواص سورہ معارج:** اختلام کو روکنے کیلئے سونے سے پہلے آٹھ بار پڑھنا مفید ہے۔

**خواص سورہ نوح:** اس کی تلاوت دشمنوں پر غالب آنے کے لئے بہت مفید ہے۔

**خواص سورہ جن:** اس کی تلاوت سے آسیب اور جنوں کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

**خواص سورہ منزل:** اس کو گیارہ بار پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

**خواص سورہ مدثر:** اس کو پڑھ کر حفظِ قرآن مجید کی دعا مانگو انشاء اللہ تعالیٰ قرآن مجید کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا۔



خواص سورۃ قیامتہ: اس کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے سے قلب میں نرمی اور رقت پیدا ہو جاتی ہے اور روزانہ پڑھنے سے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ دھر: اس کو بکثرت پڑھنے سے علم و حکمت کی باتیں زبان پر جاری ہو جاتی ہیں اور پختہ بار پڑھنے سے روزی میں برکت ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ مرسلات: اس کو پڑھ کر دم کرنے سے ہر مرض خاص کر پھوڑا اچھا ہو جاتا ہے۔


خواص سورۃ نبائی: اس کو پڑھنے سے ضعف بصر کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ پانی پر دم کر کے آنکھوں میں لگانا بھی مفید ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کے بعد اس سورۃ کو پانچ مرتبہ پڑھے گا وہ اسیر عشق الہی ہو جائے گا۔ (فوائد الفوائد ۹۴)

خواص سورۃ والنازعات: جو شخص روزانہ اس کو پڑھے اس کو جان کنی کی تکلیف نہیں ہوگی۔

خواص سورۃ عبس: اس کی تلاوت نظر کی کمزوری اور توندھے کے لئے مفید ہے۔

خواص سورۃ تکویر: اس کو پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنے سے آشوب چشم اور جالاد وغیرہ دور ہو جاتا ہے اور اگر اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر سات روز تک نامرد کو پلایا جائے امید ہے کہ انقلاب حال شروع ہو جائے گا۔


خواص سورۃ انفطار: اس سورۃ کی تلاوت کی برکت سے قیدی جلد چھوٹ جاتا ہے۔

خواص سورۃ تطفیف: جس چیز پر پڑھ دو گے انشاء اللہ تعالیٰ وہ دیکھ  اور لکھ کر بانجھ عورت کے گلے میں تعویذ پہناؤ تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ صاحب اولاد ہو جائے گی۔

خواص سورۃ الشقاق: جس بچے کا دودھ چھڑانا منظور ہو اس سورۃ کا تعویذ پہناؤ درزہ کی تکلیف میں گڑ اور پانی پر دم کر کے پلانے سے بہت جلد پیدائش ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ بروج: عصر کے بعد تلاوت کرنے سے پھوڑے پھنسی سے نجات مل جاتی ہے۔

خواص سورۃ طارق: اگر کان میں گونج یا درد پیدا ہو جائے تو اس کو پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا اور بواسیر کا مریض پڑھتا رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد شفا پائے گا۔

خواص سورۃ اعلیٰ: اگر مسافر پڑھتا رہے سفر کی تمام آفتوں  سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۃ غاشیہ: اس کو پڑھ کر دم کرنے سے مریض کو شفاء ملتی ہے۔

خواص سورۃ فجر: آدھی رات کو پڑھ کر اگر بیوی سے صحبت کریں تو نیک بخت اولاد پیدا ہوگی۔

خواص سورۃ الشمس: اس کو پڑھ کر مرگی والے کے کان میں پھونک مارنا بہت مفید ہے۔ اگر بکری کے دودھ پر دم کر کے بدزبان آدمی کو پلاؤ انشاء اللہ تعالیٰ بدزبانی جاتی رہے گی۔

خواص سورۃ اللیل: بچہ کی ولادت کے وقت اس کو تعویذ بنا کر بچے کو پہنا دو بچہ ہر قسم کے کیڑوں اور مکوڑوں سے محفوظ رہے گا، جاڑا بخار والے کو اس کا تعویذ بڑا نفع بخش ہے۔

خواص سورۃ الواحی: اس کو ۳۵ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں، تو انشاء اللہ تعالیٰ بھاگا ہوا آدمی واپس آ جائے گا۔

خواص سورۃ الم نشرح: جس مال پر خریدنے کے بعد تین مرتبہ اسے پڑھ دیا جائے اس میں انشاء اللہ تعالیٰ خوب برکت ہوگی۔

خواص سورۃ والتین: اس کو روزانہ تین مرتبہ جو پڑھے گا اس کے اخلاق و کردار نہایت بہترین ہو جائیں گے۔ اگر حاملہ عورت کو ابتداء حمل سے روزانہ یہ سورۃ پاک دھو دھو کر پلاتے رہیں، تو انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا حسین و جمیل پیدا ہو جائے گا سفید چینی کی طشتری پر زعفران سے لکھ کر پلائیں۔

خواص سورۃ اقرائی: گنٹھیا اور جوڑوں کے درد کے علاج کے لئے ترکیب یہ ہے کہ نماز فجر سے پہلے سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر تلاوت کا ایک سجدہ کریں اور سجدہ میں **حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** **نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ** سات مرتبہ پڑھیں۔

خواص سورۃ قدر: جو شخص روزانہ اس کو صبح و شام تین بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دے گا۔

خواص سورۃ یسین: یہ برص اور یرقان کا علاج ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ اس سورۃ کو بکثرت پڑھا کریں اور اس کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں، انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

خواص سورۃ الزلزال: یہ سورۃ چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہے اس کو ستر مرتبہ پڑھنے سے مشکل دور ہو جاتی ہے اور اس کے پڑھنے سے آسیب دور ہو جاتا ہے۔

خواص سورۃ العادیات: جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اس پر سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرو، نظر دفع ہو جائے گی۔ در و جگر والے کو یہ لکھ کر دھو کر تین دن تک پلائیں۔

خواص سورۃ القارعہ: اس سورۃ کو ایک سو ایک بار پڑھ دینے سے نظر دفع ہو جاتی ہے مکان میں

لکھ کر لگانے سے بلاؤں سے امان اور حفاظت رہتی ہے۔

**خواص سورہ تکوین:** یہ ہزار آیتوں کے برابر ہے، اس کو تین سو بار پڑھنے سے قرض بہت جلد انشاء اللہ تعالیٰ ادا ہو جائے گا۔ اگر کسی مردہ سے ملاقات کرنی ہو تو اس سورہ کو شب جمعہ میں ایک سو مرتبہ پڑھ کر سو جاؤ۔

**خواص سورہ العصر:** اس کو پڑھنے سے غم دور ہو جاتا ہے، مصیبت زدہ پر سات مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کر دم کر دو۔

**خواص سورہ الہنزہ:** دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے اس سورہ کو ایک سو بار پڑھ کر دعا مانگو۔

**خواص سورہ فیل:** دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے اس سورہ کو ایک سو بار پڑھ کر دعا مانگو۔

**خواص سورہ قریش:** جان کی حفاظت اور فاقہ سے امن کے لئے روزانہ اس سورہ کو ستائیس مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔

**خواص سورہ الماعون:** بڑی مشکل پیش آ جائے تو اس سورہ کو ہزار بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

**خواص سورہ الکوش:** لاولد صاحب اولاد ہو جائے اس کے لئے اس سورہ کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے۔ تین ماہ تک پڑھنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پائے گا اور آدمی صاحب اولاد ہو جائے گا۔

**خواص سورہ کافرون:** یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ جو ضرورت مند اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت دس بار اس سورہ کو پڑھے اس کا کام بن جائے گا۔

**خواص سورہ الہب:** دشمنوں کی مغلوبیت کے لئے اس کو بکثرت پڑھنا مفید ہے۔

**خواص سورہ اخلاص:** یہ سورہ پاک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے جو بیمار اپنی بیماری کے زمانے میں اس کو پڑھتا رہے۔ اگر وہ اسی بیماری میں مر گیا تو حدیث شریف میں ہے کہ وہ قبر کے دبوچنے اور قبر کی تنگی کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر اور اپنے بازوؤں پر بٹھا کر پل صراط پار کرادیں گے اور جنت میں پہنچادیں گے۔

جو شخص اس سورہ کو صبح و شام تین تین مرتبہ نیچے لکھی ہوئی دعا کی صورت میں پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر دعا پوری ہوگی۔ پڑھنے کی ترکیب یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ لَّیْسَ کَمِثْلِهٖ اَحَدٌ ۝ لَا تُسَلِّطُ عَلٰی اَحَدٍ ۝ وَلَا

تَجَوَّجْنِي إِلَى أَحَدٍ وَأَغْنِنِي يَارَبِّ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ بِفَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ هُوَ قَدِيمٌ دَائِمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ اِقْضِ حَاجَتِي يَا فَرْدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدٌ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

خواص سورۃ الفلق والناس: صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ (امن و پناہ کے باب میں) سورۃ فلق اور سورۃ ناس جیسی کوئی سورہ نہ دیکھو گے ان دونوں سورتوں میں جن و شیطان اور حاسدوں کے شر سے بچنے کی بے نظیر تاثیر ہے ان کو عمل میں لانے سے چند صورتیں درج ذیل ہیں:

- ۱- مسح پر سومرتبہ ان دونوں سورتوں کو پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ سحر کا اثر زائل ہو جائے گا اور اگر پانی پراتنی ہی بار پڑھ کر دم کر کے پلایا جائے جب بھی جادو ٹوٹ جائے گا۔
- ۲- اگر گیارہ مرتبہ بھی پڑھیں جب بھی فائدہ ہوگا مگر کئی روز تک ایسا کرنا ہوگا۔
- ۳- جن بچوں کو ان دونوں سورتوں کا تعویذ پہنا دیا جائے وہ جن و شیطان اور تمام زہریلے جانوروں سے محفوظ رہیں گے۔ (فیوض قرآنی)

## دوسرے مختلف عملیات

دماغ کی کمزوری: پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ یا قوی پڑھو۔  
نظر کا کمزور ہونا: پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ یا نود پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

زبان کی کلنت: فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس مرتبہ پڑھیں: رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاخْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

اختلاج قلب: یہ آیت بِسْمِ اللّٰهِ سَمِيتُ لَكَ كَرِّ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ هُوَ قَدِيمٌ دَائِمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ اِقْضِ حَاجَتِي يَا فَرْدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدٌ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

در و شکم: یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلا دیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھ دیں: لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝

تلی بڑھ جانا: اس آیت کو لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَبِّکُمْ وَرَحْمَةٌ ۝

ناف ٹل جانا: اس آیت کو لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ مَّ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ كَانَ خٰلِیْمًا غَفُوْرًا۔


بخار: اگر بغیر جاڑے کے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھیں اور اسی کو پڑھ کر دم کریں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْنَا یٰۤاِنَّا رَکُوْنِیْ بِرَءَا وَّ سَلَمًا عَلٰی اٰبْرٰہِیْمَ۔ اور اگر بخار جاڑے کے ساتھ ہو تو یہ آیت گلے میں باندھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٰہَا وَ مَزْسَہَا اِنْ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

پھوڑا پھنسی: پاک صاف ڈھیلا پیس کر اس پر یہ دعائیں مرتبہ پڑھ کر پھونک دے اور اس مٹی پر تھوڑا سا پانی چھڑک دے وہ مٹی تکلیف کی جگہ پر دن میں دو چار بار مل لیا کرے چاہے پھوڑے پر یہ مٹی لگا کر پٹی باندھ دے۔

گھر میں سے سانپ بھگانا: لوہے کی چار کیلیں لے کر ایک ایک کیل پر پچیس پچیس مرتبہ یہ آیت دم کر کے مکان کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہیں رہے گا اور آسیب بھی چلا جائے گا آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّہُمْ یَکْفِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکْیْدُ کَیْدًا ۝ فَمَہْلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمَہْلَہُمْ زُوْیْدًا ۝

باؤلے کتے کا کاٹ لینا: اوپر ذکر کی ہوئی آیت کو روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلا دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس شخص کو باؤلہ پن اور ہڑک نہ ہوگی۔

باجھ پن: چالیس لوگ لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پئے اور اس درمیان میں ضرور شوہر کے ساتھ سوئے۔ آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَوْ کَظَلَمْتُ فِیْ بَحْرِ لُجْیْ یَغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ سَحَابٌ ظَلَمْتُ مَّ بَعْضَہَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکْذِبْ رَہَا ۝ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرِ ۝ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اولاد ہوگی۔

حمل گر جانا: اس آیت کا تعویذ بنا کر کمر میں باندھے اور تعویذ ناف کے نیچے پیڑ و پرر ہے: بِسْمِ اللّٰهِ  
الْزَّخْمَنِ الرَّحِيمِ۔ وَاضْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَخْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا  
يَمْكُرُونَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔ انشاء اللہ تعالیٰ حمل کرنے کے  طرے  
گا۔

پیدائش کا درد: یہ آیت ایک پرچے پر لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھیں یا  
سات مرتبہ گڑ پانی پر پڑھ کر کھلائیں، بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہوگا وہ آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ۔ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَاِذْ اَنْتَ لِرَبِّهَا وَخَقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ۔ وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا  
وَتَخَلَّتْ ۝

بچہ زندہ نہ رہنا: اجوائن اور کالی مرج آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن سورج ڈھلنے کے بعد چالیس  
بار سورۃ الشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور ہر دفعہ اجوائن اور کالی  
مرج پر دم کر کے اور شروع حمل سے دودھ چھڑانے تک روزانہ تھوڑی تھوڑی اجوائن اور کالی مرج کھالیا  
کرے انشاء اللہ تعالیٰ اولاد زندہ رہے گی۔

بچوں کو نظر لگنا یا رونا یا سوتے میں ڈر کر چونکنا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ  
النَّاسِ، بِسْمِ اللّٰهِ سمیت تین تین بار پڑھ کر بچے پر دم کرے اور یہ تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں  
پہنائے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ  
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَا اَمَّةَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ  
مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَّحْضُرُونَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی  
عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ ۝

ہیضہ اور وبائی امراض میں: ان دنوں ہر کھانے پینے کی چیز پر سورۃ انا انزلہ پڑھ کر دم کر لیا  
کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حفاظت رہے گی اور جس کو مرض ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے پلائیں  
انشاء اللہ تعالیٰ شفاء حاصل ہوگی۔

چچک کا گنڈا: نیلا سات رنگ کا گنڈا لے کر اس پر سورۃ الرحمن پڑھیں اور ہر فَبَآئِ الْاٰتِیِّ رَبِّکُمَا  
تُکَذِّبُنِ پڑھوں تک مار کر ایک گرہ لگا دیں پھر یہ گنڈا بچے کے گلے میں ڈال دیں چچک سے حفاظت رہے  
گی اور اگر چچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو انشاء اللہ تعالیٰ چچک کی زیادہ تکلیف نہ رہے گی۔

دودھ کم ہونا: یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر اُرد کی دال میں کھلائیں اور بِسْمِ اللّٰهِ سمیت



دونوں آیتوں کو پڑھیں۔ پہلی آیت: وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْعِمَ الرِّضَاعَةَ اور دوسری آیت: وَإِنْ لَكُمْ فِي الْإِنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لَّتُسْقِیَکُمْ مِمَّا فِی بَطْنِهِ مِنْ بَیْنِ قَرْبٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِینَ ۝

جادو ٹونا کے لئے: یہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں پہنائیں اور پانی پڑھ کر پانی پلائیں اور اسی پڑھے ہوئے پانی سے مریض کو کسی بڑی لگن یا ٹب میں بٹھا کر نہلائیں اور پانی کسی جگہ ڈال دیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فَلَمَّا أَتَوْا قَالُوا مَوْسَىٰ مَا جِئْتُم بِهٖ السِّحْرَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَبْطِلُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِلُّحَ عَمَلُ الْمُفْسِدِیْنَ وَ یَحِقُّ اللّٰهُ الْحَقُّ بِکَلِمَاتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری پوری سورۃ ایک ایک مرتبہ۔

ایام ماہواری کی کمی: اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیات کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ڈورا اتار بڑا ہو کہ تعویذ ناف کے نیچے پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَجَعَلْنَا فِیْهَا مِنْ تَخِیْلِ وَ وَاَعْنَابٍ فَجَزْنَا فِیْهَا حَبَّتٍ مِنَ الْغِیُوْنِ لِیَا کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَ مَا عَمِلْتُمْ اَیْدِیْہُمْ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ۝ اَوْ لَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنٰہَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

ایام ماہواری کی زیادتی: اگر کسی عورت کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیتوں کو لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالیں اور ڈورا اتار بڑا ہو کہ تعویذ ناف کے نیچے پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَقِیْلَ یَا رَاضِ الْبَلْعِی مَآءِ کَبَّ وَ یَا سَمَآءِی اَفْلَعِی وَ غِیْضِ الْمَآءِی وَ قَضِی الْاَمْرِ وَ اسْتَوَتْ عَلٰی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بَعْدَ الْاَلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ۝

غائب کو واپس بلانا: اگر کسی کا لڑکا یا کوئی بھی کہیں چلا گیا اور لاپتہ ہو گیا ہو تو اس کو واپس بلانے کے لئے نیچے کی آیتوں کو لکھ کر اس تعویذ کو گلے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی اندھیری کوٹھڑی میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاؤں کے درمیان اس کو دبا دینا چاہیے اور لفظ فلاں کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَوْ کَظَلَمْتَ فِیْ بَحْرِ لُجْجِ یَغْشٰهُ مَوْجٌ ۙ مِنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ ۙ مِنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ۙ ظَلَمْتَ ۙ بَغَضْہَا فَوْقَ بَغْضِی اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکُذَّ یَرْہَا ۝ وَ مَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرِ ۝ اِنَّا رَاٰ ذُو الْاَلْبَیْکَ فَرَدَدْنٰہُ اِلٰی اُمِّہٖ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُہَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لَتَعْلَمَنَّ اَنَّ وَ عْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۙ وَ لَکِنْ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝



لَبِنَىٰ أَنَّهُمَا إِن تَك مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَزْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمُوتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الصَّالِيْنَ وَيَا زَادَ الصَّلَاةَ اُزِدْ عَلٰى صَلَاتِيْ فَلَانَ۔

غریبی دور ہونے کے لئے: بعد نماز عشاء اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں گیارہ مرتبہ تسبیح یا معز کی پڑھ کر دعا مانگیں اور اگر چاہیں تو یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کریں کہ بعد نماز عشاء آگے پیچھے سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانہ یا وَهَاب پڑھ کر دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ روزی میں فراخی اور برکت عطا ہوگی۔

بچوں کا زیادہ رونا: یہ تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں پہنائیں: اَقِمْنَ هَذَا الْحَدِيثَ تَعَجَّبُوْنَ وَتَضَحْكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَلَبِثْ وَا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝

ب	ط	د
ز	ه	ج
و	ا	ح

یہ دعا پڑھ کر بار بار سر پر دم کریں اور اسی کو لکھ کر سر میں باندھیں۔

دوسرے کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي بِيَدِهِ الشِّفَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔  
دوسرا دوا سیسی: یہ تعویذ لکھ کر سات کورے سوت کے دھاگے میں باندھ کر سر میں باندھیں اور جس طرف درد ہوا دھر تعویذ رہے۔

۷۸۶

احمد	محمد
مصطفیٰ	مرتضیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی رَاسِهِ الشَّرِیْفِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

## چند مفید باتیں

۱- صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَالْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے اور ادب کے ساتھ ہاتھ باندھ کر ایک سو مرتبہ پڑھیں، تو دین و دنیا کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔

۲- مسجد میں پہلے داہنا قدم رکھ کر داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

۳- مسجد سے نکلتے وقت پہلے بائیں قدم باہر نکالو اور یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

۴- چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو: اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ يَا هَلَالُ۔

۵- کشتی اور جہاز پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں، امن و امان سے سفر تمام ہوگا: بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِيهَا وَمُزْنُهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

۶- موٹر، ٹرین، رکشہ، ہوائی جہاز وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھو، سلامتی سے رہو گے:

سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝

۷- جب سونے لگے تو یہ دعا پڑھیں: اللَّهُمَّ يَا سَمِيعٌ أَمُوتْ وَ أَخِي۔


۸- جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھ لے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

۹- جب کوئی ڈراؤنا خواب دیکھے اور آنکھ کھل جائے، تو تین مرتبہ یہ پڑھے: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پھر تین مرتبہ بائیں طرف تھوکے پھر اگر سونا چاہے تو کروٹ بدل کر سو جائے، انشاء اللہ تعالیٰ برے خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۱۰- جب آسمان سے کوئی تارا ٹوٹتا ہوا نظر آئے تو نگاہ نیچی کر لے اور یہ دعا پڑھے:

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۱۱- کوڑھی، اندھے، لنگڑے وغیرہ مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے، انشاء اللہ تعالیٰ اس مرض اور مصیبت سے  طرے گا، مگر زکام و آشوب چشم اور خارش کے مریضوں کو دیکھ کر یہ

دعا نہ پڑھے، کیونکہ ان بیماریوں سے بدن کی اصلاح ہوتی ہے، وہ دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا اَبْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْصِيْلًا۔

۱۲- زہریلے جانوروں سے حفاظت کے لئے یہ دعا صبح و شام پڑھ لیا کرو: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۳- قرض ادا ہونے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِ ك عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ اور صبح و شام سو سو بار روزانہ پڑھے اور اول و آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھ لے۔

۱۴- بازار میں داخل ہوتویہ کلمات پڑھ لے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ الْحَمْدُ يُخَيِّى وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْزُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ<sup>ط</sup>

۱۵- جب نیا لباس پہنے تو یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوْرِيْ بِهِ غُوْرَتِيْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ۔

۱۶- جب آئینہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

۱۷- جب کسی کو رخصت کرے تو یہ دعا پڑھے:

اِسْتَوْدِعِ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

۱۸- سفر کیلئے روانہ ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو امن و سلامتی کے ساتھ سفر تمام ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبَرَّ وَ التَّقْوٰى وَ مِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَ اطْوِ عَنَّا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَغَائِ السَّفَرِ وَ كَاثِبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ۔

۱۹- جب سفر سے واپس ہو تو یہ دعا پڑھے:

اٰتٰیوْنَكَ اٰتٰیوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

۲۰- جب کسی منزل یا سٹیشن پر اترے تو یہ دعا پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے

رَبِّ أَنْزِلْنِي مُبْرَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ۔

۲۱۔ آنکھوں میں سرمہ لگاتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ ط

۲۲۔ کھانا کھانے کے بعد اس دعا کو پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَهَدَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۲۳۔ جب کوئی نعمت ملے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

۲۴۔ ہر بلا ہر نقصان سے امان ملنے کے لئے صبح کو اور شام کو تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے انشاء اللہ

تعالیٰ ہر بلا اور ہر نقصان سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّهُ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ

الْعَلِیْمُ

۲۵۔ جب آندھی چلے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا فِیْهَا وَخَیْرِ مَا اَزِیْلُ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ

شَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اَزِیْلُ بِهٖ۔

۲۶۔ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَاعْفَ عَنَّا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۲۷۔ اگر کسی قوم یا کسی گروہ سے جان و مال کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

۲۸۔ مرغ کی آواز سن کر یہ پڑھے:

اَسْئَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِہِ الْعَظِیْمِ

۲۹۔ جب گدھا بولے تو یہ دعا پڑھیں۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ظظظ

## میلا د و نعت

### میلا د شریف منظوم

(از حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ)

صبا نے کس کی آمد کی سنائی      مراد بلبل بے تاب لائی  
 مچی ہیں شادیاں کیسی گلوں میں      مبارک بادیاں ہیں بلبلوں میں  
 یہ نرگس کس کا رستہ دیکھتی ہے      یہ سون کس کی مدحت کر رہی ہے  
 کھلے پڑتے ہیں سب غنچے یہ کیا ہے      انہیں کس پھول کا شوق لقا ہے  
 نئی پوشاک بدلی ہے گلوں نے      مچایا شور ہے کیوں بلبلوں نے  
 نہیں معلوم ہے یہ ماجرا کیا      یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا  
 بنا دے تو چمن ہر اک چمن کو      نہ ہو جنت سے کچھ نسبت دلہن کو  
 ہوا مالک کو یہ حکم خداوند      کہ دروازے جہنم کے ہوں سب بند  
 قریشی جانور کیوں بولتے ہیں؟      یہ کس کی دید کے سائل ہیں ستلے  
 یہ بت کس واسطے اوندھے پڑے ہیں      زمیں پہ کیوں خجالت سے گرے ہیں  
 زمیں پر کیوں ملائک آرہے ہیں      یہ کیوں تحفے پہ تحفے لا رہے ہیں  
 یہ آمد کون سے ذیشان کی ہے      یہ آمد کون سے سلطان کی ہے  
 اسی حیرت میں تھے اہل تماشا

کہ ناگاہ ہاتھ غیبی یہ بولا!

وہ اٹھی دیکھ لو! گرد سواری  
نصیبوں کی صدا میں آرہی ہیں  
مودب ہاتھ باندھے آگے آگے  
فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں  
یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے  
انہی کی ذات ہے سب کا سہارا  
انہی سے کرتی ہیں فریاد چڑیاں  
یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت  
انہی پر دونوں عالم مر رہے ہیں  
فزون رتبہ ہے صبح و شام ان کا  
کوئی دامن سے لپٹا رو رہا ہے  
ادھر بھی اک نظر ہو تاج والے  
بہت نزدیک آپہنچا وہ پیارا  
اٹھیں تعظیم کو یاران محفل

عیاں ہونے لگے انوار باری  
کسی کی جان کو ترپا رہی ہیں  
چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے  
یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں  
یہی فریاد رس ہیں بے بسوں کے  
انہی کے در سے ہے سب کا گزارا  
انہی سے چاہتی ہیں داد چڑیاں  
کریں خود جو کی روٹی پر قناعت  
انہی پر جان صدقے کر رہے ہیں  
محمد مصطفیٰ ہے نام ان کا  
کوئی ہر گام محو التجا ہے  
کوئی کب تک دل مضطر سنبھالے  
فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا  
ہوا جلوہ نما وہ جان محفل

## میلا دشریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ

اَجْمَعِينَ ۝

سَلِّمُوا يَا قَوْمُ بَلِّ صَلُّوا عَلٰی الصَّدْرِ الْاَمِينِ

مُصْطَفٰی مَا جَآئِ الْاَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

آواز ہو بلند درود و سلام کی  
اللہ کا ہے وظیفہ اور قدسیوں کا بھی  
محفل ہے ذکر مولد خیر الانام کی  
کیا شان ہے رسول علیہ السلام کی

رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

مَرْحَبًا ' مَرْحَبًا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

بھج اے رب میرے درود و اپنے پیارے نبی پہ بھج مدام

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

بزم ہستی کے تاجدار آئے گلشن دہر کی بہار آئے  
جس کے دامن میں چھپ سکے دنیا وہ رسول کرم شعار آئے

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بلکہ تمام عالم اور سارے جہان کے پیدا کرنے سے بہت پہلے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس نور سے اپنی تمام کائنات کو شرف وجود سے سرفراز فرمایا جیسا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي** یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ **وَكُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُورِي** اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے خلق فرمایا۔ **وَأَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ** اور میں اللہ تعالیٰ کا نور ہوں۔

رَبِّ صَلِّمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ط مَزْحَبًا ، مَزْحَبًا رَسُولَ اللَّهِ ط

بھج اے رب میرے درود و سلام اپنے پیارے نبی پہ بھج مدام  
برسہا برس بلکہ ہزاروں برس تک یہ نور محمدی خداوند قدوس کی تسبیح و تقدیس میں مشغول و مصروف رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس مقدس نور کو ان کی پیشانی میں امانت رکھا اور جب تک خداوند عالم کو منظور تھا حضرت آدم علیہ السلام بہشت کے باغوں میں اپنی بیوی حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ سکونت فرماتے تھے یہاں تک کہ جب تک خداوند عالم کے حکم سے حضرت آدم و حوا علیہما السلام بہشت بریں سے روئے زمین پر تشریف لائے اور بال بچوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہوا تو نور محمدی جو آپ کی پیشانی میں جلوہ گر تھا وہ آپ کے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل ہوا اور سلسلہ بسلسلہ درجہ بدرجہ نور محمدی مقدس پیٹھوں سے مبارک شکموں کی طرف تفویض ہوتا رہا اور جن جن مقدس پیشانیوں میں یہ نور چمکتا رہا ہر جگہ عجیب عجیب معجزات و خوارق عادات کا ظہور ہوتا رہا اور اس نور پاک کی برکتوں کے فیوض طرح طرح سے ظاہر ہوتے رہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی مقدس پیشانی میں اس نور محمدی نے یہ جلوہ دکھایا کہ حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہو گئے اور تمام فرشتوں نے ان کے سامنے سجدہ کیا۔ یہی نور جب حضرت نوح علیہ السلام کو ملا تو طوفان میں



اسی نور کی بدولت ان کی کشتی سلامتی کے ساتھ جودی پہاڑ پر پہنچ کر ٹھہر گئی۔ اسی نور محمدی کا فیضان تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نمرود کا فرنے آگ کے شعلوں میں ڈال دیا تو وہ آگ جس کے بلند شعلوں کے اوپر سے کوئی پرند بھی نہیں گزر سکتا تھا، ایک دم ٹھنڈی اور سلامتی و راحت کا باغ بن گئی۔

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی تشریف آوری کے مشتاق و منتظر رہے اور ہر دور کے مقدس رسولوں کی جماعت آپ کی آمد آمد کے انتظار میں آپ کی مدح و ثناء کا خطبہ پڑھنے میں مشغول رہی، چنانچہ ہر زمانے کے مقدس نبیوں اور رسولوں کا یہ حال رہا کہ ۔  
خلیل اللہ نے جس کے لئے حق سے دعائیں کیں

ذبح اللہ نے وقت ذبح جس کی التجائیں کیں  
جو بن کے روشنی پھر دیدہ یعقوب میں آیا  
جسے یوسف نے اپنے حسن کے نیزنگ میں پایا  
دل بچی میں ارماں رہ گئے جس کی زیارت کے

لب عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی شان رحمت کے  
الغرض نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم برابر ایک پیشانی سے دوسری پیشانیوں میں منتقل ہوتا رہا اور اپنے فیوض و برکات کے جلووں سے ہر دور کے لوگوں کو نورانیت بخشا رہا۔ یہاں تک کہ یہ نور پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدا \* کو ملا۔ اسی نور اقدس کا طفیل تھا کہ ابرہہ بادشاہ حبش کا وہ لشکر جو کعبہ ڈھانے کے لئے چڑھائی کر کے آیا تھا، حضرت عبدا \* کی بدولت چھوٹے چھوٹے پرندوں ابا بیلوں کی کنکریوں سے پورا لشکر مع ہاتھیوں کے ہلاک و برباد ہو گیا اور خدا تعالیٰ کے مقدس گھر خانہ کعبہ ایک کافر کے حملوں سے سلامت رہا۔

سَلِّمُوا يَا قَوْمِ بَلِّ صَلُّوا عَلَى الصَّدْرِ الْأَمِينِ

مُضْطَفِّي مَا جَاءَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَآلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ O

حضرت عبدا \* سے یہ نور پاک منتقل ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا اور حضرت عبداللہ سے آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تفویض ہوا۔ ایام حمل میں طرح طرح کے فیوض و برکات کا ظہور ہوتا رہا، چنانچہ

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ ہر رات خواب میں ایک فرشتہ مجھے آ کر نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت و خوشخبری سناتا رہا، یہاں تک کہ وہ مقدس وقت قریب سے قریب تر ہوتا رہا کہ خزانہ قدرت کی سب سے زیادہ انمول دولت روئے زمین کی طرف متوجہ ہوئی اور خداوند قدوس کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت کا ظہور ہوا۔ چنانچہ ۔

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا  
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا  
خدا نے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی  
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

ربیع الاول کے مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ آگئی، اس رات میں عجیب عجیب مناظر قدرت کے جلوئے نظر آئے جن کے بیان سے زبان عاجز و قاصر ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار مقدس فرشتوں کی فوج لے کر آسمان سے حرم کعبہ میں اتر پڑے، سبحان اللہ! یکایک ہو گئی ساری فضا تماشل آئینہ نظر آیا معلق عرش تک ایک نور کا زینہ خدا کی شان رحمت کے فرشتے صف بہ صف اترے

پرے باندھے ہوئے سب دین و دنیا کے شرف اترے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں جا کر خداوند قدوس کے حضور سر بسجود ہو کر دعا مانگتے کہ یا اللہ! جلد اپنے محبوب کو دنیا میں بھیج دے او ایک مرتبہ کا شانہ نبوت پر حاضر ہو کر بصد ذوق و شوق التجائیں کرتے کہ اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ ۝ اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝ اِظْهَرْ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ ۝ یعنی اے تمام رسولوں کے سردار ظاہر ہو جائیے اور اسے تمام نبیوں کے خاتم! تشریف لائیے اور اے تمام گناہگار ان امت کو اپنی شفاعت کی کملی میں چھپانے والے آقا؟ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جلد ظہور پر نور فرمائیے۔ یہی عالم تھا کہ صبح صادق نمودار ہوئی اور سارے جہان کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوئی کہ ۔

ابھی جبرئیل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبد اللہ کے گھر سے مبارک ہو کہ دور راحت و آرام آپہنچا

نجات دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا  
مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے  
جناب رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے  
بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی

امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی  
یعنی نبی آخر الزماں خاتم پیغمبران حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ولادت باسعادت ہوئی اور ہر طرف مبارک باد کی صداکیں بلند ہو رہی تھیں اور سرزمین حرم کا ذرہ  
ذرہ زبان حال سے یوں مترنم ریز تھا ۔

مبارک ہو کہ وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے  
گدائی کو زمانہ جس کے در پہ آنے والا ہے  
فقروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائیں گے  
کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنے والا ہے  
چکوروں سے کہو ماہ دل آرا ہے چمکنے کو!  
خبر ذروں کو دو مہر منور آنے والا ہے  
حسن کہہ اٹھیں سب امتی تعظیم کی خاطر  
کہ اپنا پیشوا اپنا پیہر آنے والا ہے

## صلوٰۃ وسلام

یا نبی سلام عَلَیْکَ یا رَسُوْلُ سَلاَمٍ عَلَیْکَ  
یا حَبِیْب سلام عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہ عَلَیْکَ  
السلام اے تاج والے دو جہاں کے راج والے  
عاصیوں کی لاج والے عرش کی معراج والے  
یا نبی سلام عَلَیْکَ یا رَسُوْلُ سَلاَمٍ عَلَیْکَ  
یا حَبِیْب سلام عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہ عَلَیْکَ  
کاش حاصل ہو حضوری دور ہو جائے یہ دوری  
دیکھ لوں وہ شکل نوری دل کی یہ حسرت ہو پوری  
یا نبی سلام عَلَیْکَ یا رَسُوْلُ سَلاَمٍ عَلَیْکَ

يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ  
 دکھ بھرے نالوں کا صدقہ ناز کے پالوں کا صدقہ  
 کربلا والوں کا صدقہ بھیک دو لالوں کا صدقہ  
 يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكَ  
 يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ  
 تم شفیع المذنبین ہو سرور دنیا و دیں ہو  
 صادق الوعد و امیں ہو رحمۃ للعالمین ہو  
 يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكَ  
 يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ  
 بانی محفل کی سن لو سامعین کے دل کی سن لو  
 رحم کے قابل کی سن لو عاشق بسمل کی سن لو  
 يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكَ  
 يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

## حمد باری تعالیٰ

اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ

پوچھا گل سے یہ میں نے کہ اے خوبرو تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی خو  
 یاد میں کس کی ہنتا مہکتا ہے تو ہنس کے بولا کہ اے طالب رنگ و بو

اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ

عرض کی میں نے سنبل سے اے مشکبو صبح کو کر کے شبنم سے تازہ وضو  
 جھوم کر کون سا ذکر کرتا ہے تو سن کے کرنے لگا دمدم ذکر ہو

اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ

جب کہا میں نے بلبل سے اے خوش گلو کیوں چن میں چہکتا ہے چار سو  
 دیکھ کر گل کے یاد کرتا ہے تو وجد میں بول اٹھا وحدہ وحدہ

اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ.....اللَّهُ

جب پیسے سے پوچھا اے نیم جاں یاد میں کس کی کہتا ہے تو ”پی کہاں“

کون ہے ”پی ترا“ کیا نام و نشان بول اٹھا بس وہی جس پہ شیدا ہے تو

اللہ.....اللہ.....اللہ.....اللہ

میں نے قمری سے کی جا کے یہ گفتگو گاتی رہتی ہے گو گو تو کیوں گو گو ڈھونڈتی ہے کسے کس کی ہے آرزو بولی سن میرا نغمہ ہے حق سرہ

اللہ.....اللہ.....اللہ.....اللہ

آکے جگنو جو چکا مرے روبرو عرض کی میں نے اے شاہد شعلہ رو کس کی طلعت ہے تو کس کا جلوہ ہے تو یہ کہا جس کا جلوہ ہے ہر چار سو

اللہ.....اللہ.....اللہ.....اللہ

میں نے پوچھا یہ پروانے سے دو بدو کس لئے شمع کی لو پہ چلتا ہے تو شعلہ نار میں کس کی ہے جستجو جلتے جلتے کہا اس نے یا نورہ

اللہ.....اللہ.....اللہ.....اللہ

اعظمی گرچہ بے حد گنہگار ہے مجرم و بے عمل ہے خطا کار ہے حق تعالیٰ مگر ایسا غفار ہے اس کی رحمت کا نعرہ ہے لا تقنطوا

حمد

اے میرے معبود حق اے کردگار سارے عالم کا تو ہے پروردگار فضل سے تیرے ہی اے رب گلشن ہستی کی ہے ساری بار کریم

کردیا مجھ کو غلام مصطفیٰ بخش دے یارب خطائیں سب مری تیری رحمت پر بھروسا ہے مجھے کس طرح ہو شکر نعمت کا ادا ناز ہے اتنی سی نسبت پر مجھے تیرے سجدوں نے وہ رفعت دی مجھے بندہ فرما کر بڑھایا کس قدر

خاک بوس طیبہ ہے یہ اعظمی

حشر میں یا رب نہ ہو یہ شر مسار

## نعت شریف

سرور عالم نبی الانبیاء میرے رسول  
صدر بزم انبیاء مولائے کل فخر رسل  
مظہر شان الہی تاجدار کائنات  
مہبط لولاک سیار فلک عرش آستاں  
اولین و آخرین کے پیشوا میرے رسول  
محرم اسرار حق شان خدا میرے رسول  
نائب حق حاکم ہر ماسوا میرے رسول  
صاحب معراج و مصداق ”ذی“ میرے رسول

سورۃ الفجر عکس روئے روشن کا بیاں  
مطلع انوار رشک آفتاب و ماہتاب  
ابن مریم کی بشارت روح پیغام کلیم  
منصب شان رسالت لقب ختم الرسل  
مطلع والشمس وشرح والضحیٰ میرے رسول  
نیر برج شرف نور خدا میرے رسول  
بانی کعبہ کی تاریخی دعا میرے رسول  
منزل محبوبیت میں مصطفیٰ میرے رسول  
وہ امیر کارواں وہ حق نما میرے رسول  
جس کے قدموں سے ہے وابستہ دو عالم کی نجات

اعظمیٰ مومن ہوں رب العالمین میرا خدا

رحمۃ اللعالمین صل علیٰ میرے رسول

☆☆☆☆☆☆

نگار طیبہ! ازل سے ہے آرزو تیری  
ترا سکوت ہے لطف و کرم کی اک دنیا  
نسیم خلد نے مانگی ہے بھیک خوشبو کی  
میری وفات کا دن میری عید کا دن ہو  
میرے وجود کا مقصد ہے جستجو تیری  
نسیم خلد کی جنت ہے گفتگو تیری  
کھلی مدینہ میں جب زلف مشکبو تیری  
بوقت مرگ جو صورت ہو روبرو تیری  
سنا ہے جب سے کہ لطف و کرم ہے خو تیری  
جہاں میں طلعت زیبا ہے چاسو تیری  
کہ یاد گار حرم میں ہے گویا تیری

نہ چھوٹے دامن عبدیت اعظمیٰ ان کا

اسی سے دونوں جہاں میں ہے آبرو تیری

یہ حالت ہے اب سانس لینا گراں ہے مگر آپ کا نام ورد زباں ہے  
 کوئی جانے کیا اس کا پرچم کہاں ہے سرعرش جس کے قدم کا نشان ہے  
 وہ فانوس فطرت ہیں دونوں جہاں میں انہی کی تجلی یہاں ہے وہاں ہے  
 یہ سارا جہاں ان کے زیر قدم ہے کہ پامال ان کا مکاں لامکاں ہے  
 کف دست رحمت میں ہے سارا عالم زمیں آپ کی آپ کا آسمان ہے  
 مسلم ہے ان کو خدا کی نیابت کلام خدا مصطفیٰ کی زباں ہے  
 نہ پوچھ اعظمی منزل سربلندی

مرا سر ہے محبوب کا آستان ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

حاجو! اب گنبد سرکار تھوڑی دور ہے  
 رحمت حق کا علمبردار تھوڑی دور ہے  
 ہے خریدار گنہ رحمت کا تاجر جس جگہ  
 عاصیو! وہ مصطفیٰ بازار تھوڑی دور ہے  
 عشق و مستی میں قدم آگے بڑھا کر دیکھ لو  
 گنبد خضر کا وہ مینار تھوڑی دور ہے  
 نعمت کونین ملتی ہے گداؤں کو جہاں  
 وہ محمد کا سخی دربار تھوڑی دور ہے  
 لے کے آئے تھے جہاں جبریل بھی فوج ملک  
 وہ احد کا جنتی کہسار تھوڑی دور ہے  
 وہ شہیدان محبت کی مبارک خواب گاہ  
 وہ بقیع پاک خلد آثار تھوڑی دور ہے  
 اللہ اللہ! وہ گلستان مدینہ مرحبا  
 پھول سے بہتر ہیں جس کے خار تھوڑی دور ہے  
 چل پڑا ہوں گرتا پڑتا سوئے طیبہ المدد  
 اے مسیحا! اب تیرا بیمار تھوڑی دور ہے



شت طیبہ سے یہاں چل سر کے بل اے اعظمی  
مصطفیٰ کا جنتی دربار تھوڑی دور ہے

## حاجیوں کا استقبال

مبارک آگئے مکہ مدینہ دیکھنے والے خدا کا گھر رسول حق کا روضہ دیکھنے والے  
حریم کعبہ میں مستوں کا میلہ دیکھنے والے مزار مصطفیٰ پہ حق کا جلوہ دیکھنے والے  
جلال کعبہ کا اونچا منارہ دیکھنے والے جمال گنبد خضراء کا تارا دیکھنے والے  
لپٹ کر رونے والے کعبہ جاں کے غلافوں سے نبی کے در پہ رحمت کا برسنا دیکھنے والے  
طواف کعبہ میں ہر ہر قدم پر جھومنے والے بھرے پیالوں میں زمزم کا چھلکنا دیکھنے والے  
جمال اقدس روضہ بسا ہے ان کی آنکھوں میں حقیقت میں ہیں یہ جنت کا نقشہ دیکھنے والے  
کمال شوق سے ہم انکو سوسو بار دیکھیں گے بڑے پیارے ہیں یہ مکہ مدینہ دیکھنے والے  
مبارک ہیں مبارک ہیں خدا شاہد مبارک ہیں یہ مکہ دیکھنے والے مدینہ دیکھنے والے  
ملا ہے اعظمی مکہ مدینہ سے شرف ان کو  
نگاہ دل سے دیکھیں ان کا رتبہ دیکھنے والے

## دیگر

مبارک مرحبا مکہ مدینہ دیکھنے والے  
زمین پر عرش کی منزل کا زینہ دیکھنے والے  
حطیم کعبہ میں سجدے وہ بوسے سنگ اسود کے  
در کعبہ پہ رونا گڑ گڑانا دیکھنے والے  
مقام ملتزم میزاب اور رکن یمانی پر  
ہمیشہ ابر رحمت کا برسنا دیکھنے والے  
وہ پیاسوں کا ہجوم عاشقانہ کیف کا عالم  
وہ پیالوں میں زمزم کا چھلکنا دیکھنے والے  
طواف کعبہ کی مستی صفا مروہ کے منظر میں  
شراب معرفت کا جام و مینا دیکھنے والے  
منی میں عید قربانی کا منظر دیکھ کر آئے

سرِ عرفات پروانوں کا میلہ دیکھنے والے  
 فرشتے پر بچھاتے ہیں جہاں تیرے قدم پہنچے  
 خدا کا گھرِ رسولِ حق کا روضہ دیکھنے والے  
 ستارہ تیری قسمت کا ثریا سے بھی اونچا ہے  
 جمالِ گنبدِ خضراء کا جلوہ دیکھنے والے  
 مبارک ہیں اعظمی بیشک مبارک ہیں  
 خدا کا گھرِ نبی کے در کا جلوہ دیکھنے والے

☆☆☆☆☆☆☆☆

حسن یوسف اور ہے لطف کا جلوہ اور ہے  
 ماہِ کنعاں اور ہے مہرِ مدینہ اور ہے  
 آسمان پر گئے ادریس و عیسیٰ شک نہیں  
 دم میں سیرِ لامکاں معراجِ اسریٰ اور ہے  
 ہے خلیل اللہ حبیب اللہ میں فرقِ عظیم  
 شانِ خلعت اور ہے تاجِ فترضیٰ اور ہے  
 انفلاق بحرِ برہانِ عظیم الشان تھا  
 اشتقاقِ بدر کا لیکن نتیجہ اور ہے  
 جنتی پھولوں کی خوشبو تو مسلم ہے مگر  
 نگہتِ گل اور ہے ان کا پسینہ اور ہے  
 اعظمی تھی نوح کی کشتی میں عالم کی نجات  
 اہل بیتِ پاک کا لیکن سفینہ اور ہے

## از اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی علیہ الرحمہ

سب سے بالا و والا ہمارا نبی	سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی	جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی	خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی	حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل  
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے  
جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد  
غزروں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے  
☆☆☆ ☆☆☆

زہے عزت و اعتلائے محمد  
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا  
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم  
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا  
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے  
دمِ نزع جاری ہو میری زبان پر  
اجابت نے بڑھ کر گلے سے لگایا  
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا  
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے

کہ ہے رب سلم صدائے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

☆☆☆☆☆☆

سرتا بہ قدم ہے تن سلطانِ زمن پھول  
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول  
واللہ! جو مل جائے مرے گل کا پسینہ  
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دہن پھول  
تکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا  
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول  
دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت  
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول  
دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پاکا  
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھول

کیا بات رضا اس چنستانِ کرم کی  
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول  
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

☆☆☆☆☆☆

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں  
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں  
ابو نیساں مومنوں پر تیغِ عریاں کفر پر  
جمع ہیں شانِ جلالی و جمالی ہاتھ میں  
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں  
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں  
سایہ افکن سر پہ ہو پرچمِ الہی جھوم کر  
جب لواءِ الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں

دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو  
اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیا لی ہاتھ میں  
آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود  
وقف سنگ درجیوں روضہ کی جالی ہاتھ میں  
حشر میں کیا کیا مزے وارفستگی کے لوں رضا  
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامنِ عالی ہاتھ میں

☆☆☆☆☆☆

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقصِ جہاں نہیں  
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں  
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں  
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں  
بخدا خدا کا یہی ہے درُ نہیں اور کوئی مفر مقرر  
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں  
 کہو کیا ہے جو یہاں نہیں مگر اک ”نہیں“ کہ وہ وہاں نہیں  
 وہی نور حق، وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب  
 نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زماں نہیں  
 سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر  
 ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں  
 کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا  
 میں گدا ہوں اپنے کریم کا، میرا دین پارہ ناں نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی  
 دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی  
 قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے  
 جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی  
 لا ورب العرش جس کو ملا ان سے ملا!  
 بٹی ہے کونین میں نعت رسول اللہ کی  
 وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا  
 ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی  
 تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو  
 ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی  
 ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قیدوبند  
 حشر میں کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی  
 یا رب اک ساعت میں دھل جائیں گنہگاروں کے جرم  
 جوش پر آ جائے اب رحمت رسول اللہ کی  
 اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح رسول  
 تجھ سے کب ممکن ہے؟ پھر مدحت رسول اللہ کی

## از مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ

اے مدینے کے تاجدار سلام      اے غریبوں کے غمگسار سلام  
تری اک اک ادا پہ اے پیارے      سو درودیں فدا ہزار سلام  
دب مسلم کے کہنے والے پر      جان کے ساتھ ہوں نثار سلام  
میرے پیارے پہ میرے آقا پر      میری جانب سے لاکھ بار سلام  
میری بگڑی بنانے والے پر      بھیج اے میرے کردگار سلام  
اس پناہ گناہگاراں پر      یہ سلام اور کروڑ بار سلام  
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو      اے میرے حق کے راز دار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا  
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

☆☆☆☆☆☆

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ      کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ  
مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل!      ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ  
مری خاک یا رب نہ برباد جائے      پس مرگ کر دے غبارِ مدینہ  
رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں      مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ  
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی      شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ  
جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے      نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ  
رہیں ان کے جلوئے بسیں ان کے جلوے      مرا دل بنے یادِ گارِ مدینہ  
بنا آسمان منزلِ ابنِ مریم      گئے لا مکاں تاجدارِ مدینہ  
مرادِ دلِ بلبل بے نوا دے      خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو  
وہی ہیں حسنِ افتخارِ مدینہ

☆☆☆☆☆☆

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا  
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا  
دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی

کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا  
 خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی  
 خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا  
 کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے  
 کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہو گا  
 کسی کے پلے پہ ہوں گے یہ وقتِ وزنِ عمل  
 کوئی امید سے منہ ان کا تک رہا ہو گا  
 کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسول اللہ!  
 تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا  
 کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم  
 وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا  
 کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر  
 کوئی صراط پہ ان کو پکارتا ہو گا  
 وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ  
 ہجومِ فکرِ تردد میں گھر گیا ہو گا

## از مولانا جمیل الرحمن بریلوی علیہ الرحمہ

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا  
 ہر شے پر لکھا ہے نام ترا تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا  
 معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق کو ملے  
 سب رازِ فادجی دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا  
 ہر ذرہ تیرا دیوانہ ہے ہر دل میں تیرا کاشانہ ہے  
 ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمعِ ہدایت کیا کہنا  
 آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری  
 رو رو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہنا



عالم کی بھریں ہر دم جھولی، خود کھائیں فقط جو کی روٹی  
 وہ شان عطاء و سخاوت، یہ زہد و قناعت کیا کہنا  
 دو پھول بتولی گلشن کے، اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے  
 بغداد عرب جن سے مہکے، ان پھولوں کی نکلت کیا کہنا

☆☆☆☆☆☆

جا کے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 لا کے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہے شہر مدینہ  
 چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 رنگ ہے ان کا باغ جہاں میں، ان کی مہک ہے خلد و جناں میں  
 سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 تشنہ دہانوں! غم ہے تمہیں کیا، اب کرم اب جھوم کے برسا  
 لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہو نہ کبھی تاحشر نمایاں، ایسا ہلال عید ہو قرباں  
 دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 شمس و قمر میں ارض و فلک میں، جن و بشر میں حور و ملک میں  
 سایہ فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 دین کے دشمن ان کو ستائیں، دیتے رہیں یہ سب کو دعائیں  
 سب سے زالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہو نہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر  
 مجھ کو دکھا دے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆☆

اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم  
 میرے شفیع محشر تم پر سلام ہر دم  
 اس بیکس و حزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے  
 ظاہر ہے سب وہ تم پر تم پر سلام ہر دم  
 بندہ تمہارے در کا، آفت میں مبتلا ہے

رحم اے حبیبِ داؤد تم پر سلام ہر دم  
بے وارثوں کے وارث بے والیوں کے والی  
تسکین جان مضطر تم پر سلام ہر دم  
لہذا! اب ہماری فریاد کو پہنچے

بے حد ہے حالِ ابترا تم پر سلام ہر دم  
دریوزہ گر ہوں میں بھی ادنیٰ سا اس گلی کا  
لطف و کرم ہو مجھ پر تم پر سلام ہر دم  
کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں

سلطانِ بندہ پرور تم پر سلام ہر دم  
بہرِ خدا بچاؤ ان خار ہائے غم سے  
اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم  
میرے مولیٰ میرے سرورِ رحمۃ للعالمین  
میرے آقا میرے رہبرِ رحمۃ للعالمین  
مظہرِ ذاتِ خدا محبوبِ رب دوسرا  
بادشاہِ ہفتِ کشورِ رحمۃ للعالمین

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا  
حال سب روشن ہیں تم پر رحمۃ للعالمین  
تو نے فرمایا ہو المعطیٰ وانی قاسم  
کیوں نہ مانگوں؟ تیرے در پر رحمۃ للعالمین  
میں پیامِ زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے  
آپ کا در ہو مرا سرِ رحمۃ للعالمین  
ہم سیہ کاروں کی بخشش کا کوئی ساماں نہیں  
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعالمین  
بس خدا ان کو نہ کہنا اور جو چاہو کہو  
سب سے بالا سب سے بہتر رحمۃ للعالمین  
دستِ اقدس سینے پر ہو روحِ چھتی ہو مری

لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعالمین  
سایہ عرشِ الہی میں کھڑا کرنا مجھے  
ہیں سیہ عصیاں سے دفترِ رحمۃ للعالمین

☆☆☆☆☆☆

آئینہ منفعَل تیرے جلوے کے سامنے  
ساجد ہیں مہر و مہ تیرے تلوے کے سامنے  
جاری ہے حکم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا  
انگشتِ مصطفیٰ کے اشارے کے سامنے  
کیوں در بدر فقیر تمہارا کرے سوال  
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے  
جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو  
ایمان لے چلا ہے مدینے کے سامنے  
اہلِ نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا  
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے  
یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے  
اے سالک! چلو تو دعا لے کے سامنے  
رب کریم! یہ ہے دعا میری روزِ محشر  
شرمندہ میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

☆☆☆☆☆☆☆☆

بیان ہو کس سے کمال محمدِ عربی ہے بے مثال جمالِ محمدِ عربی  
مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف خدا سے پوچھیے حالِ محمدِ عربی  
زمانہ پلتا ہے اس آستانِ عالی سے عجب ہے جودِ نوالِ محمدِ عربی  
لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہرِ مہر چکر ملا نہ کوئی مثالِ محمدِ عربی  
اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد میں کبھی میں ہوں غلامِ بلالِ محمدِ عربی  
گیاہ و خار و خس و خاک سے وہ برتر ہے نہیں ہے جس کو خیالِ محمدِ عربی  
یہ جان کیا دو جہاں گر مجھے میسر ہوں کروں فدا بجمالِ محمدِ عربی

جمیل قادری شکرِ خدا کہ تو بھی ہوا غلامِ عترت و آلِ محمدِ عربی  
(صلی اللہ علیہ وسلم)

## از حضرت آسی علیہ الرحمۃ

کہاں گلشن! کہاں روئے محمد کہاں سنبل؟ کہاں موئے محمد  
ہے عالم آہن و آہن ربا کا کھنچا جاتا ہے دل سوئے محمد  
نہ چھانی مشیتِ خاک اپنی کسی نے ہے دل ہی دل میں رہ کوئے محمد  
دل صد چاک میں مانندِ شانہ رچی ہے بوئے گیوئے محمد  
دمِ جاں بخش اعجازِ مسیحا! نسیمِ گلشن کوئے محمد  
حیاتِ جاوداں پاتا ہے آسی  
قتیلِ تنخ ابروئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

## دیگر

نہ میرے دل نہ جگر پڑ نہ دیدہ تر پر  
کرم کرے وہ نشانِ قدم تو پتھر پر  
تمہارے حسن کی تصویر کوئی کیا کھینچے  
نظر ٹھہرتی نہیں عارضِ منور پر  
کسی نے لی رہِ کعبہ کوئی گیا سوئے دیر  
پڑے رہے تیرے بندے مگر تیرے در پر  
گناہ گار ہوں میں واعظو تمہیں کیا فکر  
مرا معاملہ چھوڑو شفیعِ محشر پر  
پلا دے کہ آج تو مرتے ہیں رند اے ساقی  
ضرور کیا کہ یہ جلسہ ہو حوضِ کوثر پر  
اخیر وقت ہے آسی چلو مدینے کو  
ٹار ہو کے مرو تربتِ پیمر پر

از حضرت شفیق جو نیوری علیہ الرحمہ

نظر آتی ہے گلشن میں ہوا ناسازگار اپنی  
 گلِ باغِ خلیلی بھیج دے بادِ بہار اپنی  
 اٹھ اے امت کے والی کفر دھمکاتا ہے مسلم کو  
 علی کو بھیج دے آ جائیں لے کر ذوالفقار اپنی  
 طریقِ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی  
 اسی سے قومِ دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی  
 ہمیں کرنی ہے شہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی  
 وہ اپنے ہو گئے تو رحمتِ پروردگار اپنی  
 بنے گی گرمیِ خورشیدِ خنکی باغِ جنت کی  
 وہ جس دم لے کے آئیں گے نیمِ خوشگوار اپنی  
 وہ بیٹھے ہوں اٹھا ہو بارگاہِ پاک کا پردہ  
 کہانی در پہ کہتا ہو شفیقِ جاں نثار اپنی

## دیگر

اجالی رات ہو گی اور میدانِ قبا ہو گا  
 زبانِ شوق پر یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ ہو گا

WWW.NAFSEISLAM.COM

کہ اترے ہوں گے رحمت کے فرشتے آسمانوں سے  
 خدا کا نور ہو گا، روضہ خیر الوری ہو گا  
 وہ تھلستان مکہ و مدینہ کی گزرگاہیں  
 کہیں نورِ نبی ہو گا، کہیں نورِ خدا ہو گا  
 یلملم ہی سے شورش ہو گی دل کی بیقراری میں  
 پہن کر جامہِ احرام زائرِ جہومتا ہو گا  
 نہ پوچھو عاشقوں کا ولولہ جدہ کے ساحل پر  
 لبوں پر نغمہ ان نلت یا ریح الصبا ہو گا  
 جھکی ہو گی مری گردن گناہوں کی خجالت سے  
 زباں پر یا رسول اللہ انظر حالنا ہو گا

کچھ اونٹوں کی قطاروں میں انوکھی سادگی ہو گی  
 حدی خوانوں سے طیبہ کا بیاباں گونجتا ہو گا  
 کبھی ”کوہ مفرح“ سے نظارے ہوں گے گنبد کے  
 کبھی ”بیر علی“ پر عاشقوں کا جھمکھٹا ہو گا  
 شفیق اس دن نہ پوچھو دردِ الفت کی فراوانی  
 کہ ہم ہوں گے حجازِ پاک کا دارالشفاء ہو گا

☆☆☆☆☆☆

نہیں تیرے سوا کوئی پیامی      الیہ یا صبا بلغ سلامی  
 وہ سو جائیں تو معراج منامی      وہ جاگیں تو خدا سے ہم کلامی  
 ہے شاہوں کو بھی وجہ نیک نامی      شہِ خوباں تیرے در کی غلامی  
 ہر اک شیدا ہے سلطانِ عرب کا      عراقی ہو کہ رومی ہو کہ شامی  
 نگاہِ سیر گاہِ لی مع اللہ      تعالیٰ اللہ تیری عالی مقامی  
 اسی سروِ خراماں کا ہے صدقہ      نسیمِ صبح! تیری خوش خرامی  
 شفیقِ اندازِ حسرت کے علاوہ  
 مرے اشعار میں ہے رنگِ حامی

از مولانا نسیم بستوی مدظلہ

محمد کا دارالسلام اللہ اللہ      وہ بارانِ فیض دوام اللہ اللہ  
 جہانِ رسالت کے خورشید تاباں      نبوت کے ماہِ تمام اللہ اللہ  
 نگاہوں میں طیبہ کی پھرتی ہے اکثر      حسین صبح پر نور شام اللہ اللہ  
 سرِ حشر تشنہ لبوں کو وہ اپنے      پلائیں گے کوثر کا جام اللہ اللہ  
 جبین اں کے قدموں پر جھکتی ہے سکی      جو ہے مصطفیٰ کا غلام اللہ اللہ  
 دلِ مضطرب بہر طیبہ ہے نالاں      کریں اب کوئی اہتمام اللہ اللہ  
 نسیم اور ان کی محبت کی منزل  
 زہے عاشقِ تنہا گامِ اللہ اللہ

دیکر

یہ کیسا مبارک مقام آ رہا ہے      لبوں پہ درود و سلام آ رہا ہے  
ادب سے چلو اور سروں کو جھکاؤ      محمد کا دارالسلام آ رہا ہے  
بسائی گئی راہ میں نکہت گل      رسول خدا کا غلام آ رہا ہے  
قدم چومنے آ رہے ہیں فرشتے      زمین پر وہ ماہ تمام آ رہا ہے  
مدینے کے آقا کا ہر ہر سوالی      تبسم بہ لب شاد کام آ رہا ہے  
وہ دیکھو انھیں رحمتوں کی گھنائیں      زبان پر محمد کا نام آ رہا ہے  
غریبوں کا مونے یتیموں کا ہمد      لئے زندگی کا پیام آ رہا ہے  
رسول گرامی کے روضہ کی جانب      زمانہ بصد احترام آ رہا ہے

## طیبہ کے مسافر سے گزارش!

سلطان دو جہاں سے میرا سلام کہنا  
محبوب دو جہاں سے میرا سلام کہنا  
امت کے پاسباں سے میرا سلام کہنا  
وحدت کے رازداں سے میرا سلام کہنا  
عظمت کے حکمراں سے میرا سلام کہنا  
رفعت کے آسماں سے میرا سلام کہنا  
روضے کے نوری جلوے آنکھوں میں رکھ کے لانا  
پر نور آستان سے میرا سلام کہنا  
عرشِ علا کی شوکتِ خلدِ جناں کی زینت  
پنمبرِ اماں سے میرا سلام کہنا  
ارض و سما کے سرورِ صد رشک ماہ و اختر  
تنویرِ کہکشاں سے میرا سلام کہنا  
تجھ پر ثارِ جاؤں بادِ صبا خدا را  
تسکینِ قلب و جاں سے میرا سلام کہنا  
روضے کی جالیوں سے بھی ہمکنار ہو کر



خلدِ نظر سماں سے میرا سلام کہنا  
شاہ و گدا کے خالی دامن کو بھرنے والے  
عالم کے حکمران سے میرا سلام کہنا  
اے عازمِ مدینہ! عرضِ نسیم لے جا  
غمِ خوارِ بے کساں سے میرا سلام کہنا

## دیکر

زمیں پر مالکِ خلد بریں تشریف لاتے ہیں  
جہاں میں رحمۃ للعالمین تشریف لاتے ہیں  
مبارک وہ شہ دنیاویں تشریف لاتے ہیں  
امام انبیاء و مرسلین تشریف لاتے ہیں  
سکون بخش دل اندوہیں تشریف لاتے ہیں  
بہارِ گلشنِ علم و یقین تشریف لاتے ہیں  
سلاطینِ جہاں جس کے قدم پر سر جھکائیں گے  
وہی محبوبِ رب العالمین تشریف لاتے ہیں  
نبوت کے رسالت کے شریعت کے طریقت کے  
مقدس تاجدارِ اولیں تشریف لاتے ہیں  
فقیر و بے نوا اب دل شکستہ رہ نہیں سکتے  
دو عالم جس کے ہے زیرِ نگین تشریف لاتے ہیں  
زمیں سے آسمان تک روشنی ہی روشنی ہو گی  
کہ شمع پر ضیاء نور میں تشریف لاتے ہیں  
جہانِ حسن کے مندِ نقشب کی آمد آمد ہے  
شہِ خوبان و رشکِ مہ جبین تشریف لاتے ہیں  
نسیمِ آوازِ دو جن و بشر بہر سلام آئیں  
سریرِ آرائے بزمِ مرسلین تشریف لاتے ہیں

## سلام

روح ایمان، جان عالم الصلوٰۃ والسلام  
 شمع حق، نور مجسم، الصلوٰۃ والسلام  
 خلق میں سب سے مکرم الصلوٰۃ والسلام  
 بادب پڑھتے رہے ہم، الصلوٰۃ والسلام  
 مسکرائی روح آدم، الصلوٰۃ والسلام  
 اے سکون چشم پر نعم الصلوٰۃ والسلام  
 ہو کرم سلطان اکرم الصلوٰۃ والسلام

فخر عیسیٰ ناز آدم الصلوٰۃ والسلام  
 تاجدار عرش اعظم الصلوٰۃ والسلام  
 سرور ارض وسمائی، سلطان بزم انبیاء  
 رنج و غم کی شام ہو یا لطف و راحت کی سحر  
 جب شب معراج رکھا عرش پر تم نے قدم  
 راحت قلب حزیں ہے آپ کا ذکر جمیل  
 ہم اسیران غم و افکار پر بہر خدا

ہر گھڑی آغوش رحمت میں وہ رہتا ہے نسیم  
 جو پڑھا کرتا ہے ہر دم الصلوٰۃ والسلام

## دیگر

نبی کی نگاہ کرم اللہ اللہ  
 کہاں بارگاہ رسالت کی رفعت  
 وہ شہر مدینہ کی صبح دل آراء  
 جب آمد ہوئی سرور دو جہاں کی  
 سوالی کوئی ان کا محروم کیوں ہو؟  
 وہ چاہیں تو ذرے بنیں ماہ و انجم  
 نسیم ان کے جنت بکف آستان پر  
 فرشتوں کے سر بھی ہیں خم اللہ اللہ

## مالک کونین

حقیقت میں سارا جہاں آپ کا ہے  
 وہ جنت بکف آستان آپ کا ہے  
 ہر اک شے میں جلوہ عیاں آپ کا ہے  
 دو عالم میں سکھ رواں آپ کا ہے

مکیں آپ کے ہیں مکاں آپ کا ہے  
 ہیں شاہان عالم جہاں سر خمیدہ  
 حقیقت کی آنکھوں سے دیکھتے تو کوئی  
 سر عرش ہے ان کی عظمت کا پرچم

یہاں سے وہاں تک رحمت ہی رحمت اگر نام ورد زباں آپ کا ہے  
 مقدس مطہر مبارک منور ازل ہی سے نام و نشاں آپ کا ہے  
 حبیب خدا تاجدار مدینہ زمیں آپ کی آسماں آپ کا ہے  
 نسیم حزیں پر نگاہ کرم ہو!  
 کہ وہ بھی شہا! مدح خواں آپ کا ہے

## جانِ ایمان

جان ایمان یا رسول اللہ تیرے قربان یا رسول اللہ  
 عرش و فرش و فلک ہیں سب تیرے زیر فرمان یا رسول اللہ  
 اور کس کے حضور لے جاؤں خالی و امان یا رسول اللہ  
 تیری ہستی بنائی ہے رب نے کیسی فیشان یا رسول اللہ  
 منزلیں قبر و حشر کی ہوں گی تم سے آسان یا رسول اللہ  
 ہوگا محشر میں سائبان سر پر تیرا دامان یا رسول اللہ  
 تابعدار قلب میں رہے روشن شمع ایمان یا رسول اللہ  
 تیرے انسانیت پہ ہیں بیشک لاکھوں احسان یا رسول اللہ  
 کعبہ دل نہ کیوں ہوں عرش مقام تم ہو مہمان یا رسول اللہ  
 کر دو پورے نسیم کے دل کے سارے ارمان یا رسول اللہ

## از حضرت مفتی اعظم صاحب قبلہ بریلوی مدظلہ

تو شمع نبوت ہے عالم ترا پروانہ  
 تو ماہ رسالت ہے اے جلوۂ جانانہ  
 جو ساقی کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے  
 ہر دل بنے مے خانہ ہر آنکھ ہو پیانہ  
 دل اپنے چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے

کہ آنکھیں بھی نورانی، اے جلوہ جانانہ  
 میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے؟  
 ہے ٹوٹا ہوا دل ہی سرکار کا کاشانہ  
 کیوں زلف منبر سے کوچ نہ مہک اٹھتے  
 ہے پنچہ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ  
 ہر پھول میں بو تیری، ہر شمع می ضو تیری  
 بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ  
 اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری  
 ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی دواخانہ  
 آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوری  
 جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

### ظظظ

## از حضرت محدث اعظم قبلہ کچھوچھوی علیہ الرحمہ

شب معراج عجب نور ہے سجان اللہ  
 پتہ پتہ شجر طور ہے سجان اللہ  
 اک قدم فرش پر ہے اک قدم عرش پر ہے  
 ان کو نزدیک ہے جو دور ہے سجان اللہ  
 غیب کیا چیز ہے؟ دیکھ آئے ہیں وہ غیب الغیب  
 یعنی وہ ذات جو مشہور ہے سجان اللہ  
 دیکھ آئے ہیں وہ آیات خدائے برتر  
 یہی قرآن میں مسطور ہے سجان اللہ  
 مرجا کہتا ہے کوئی تو کوئی صل علی  
 نغمہ سخی میں لب حور ہے سجان اللہ

رب ہب لی یہ کہا رب نے کہ اے میرے حبیب!  
 تم کو منظور تو منظور ہے سبحان اللہ  
 اے شفاعت کے دھنی تیری شفاعت سن کر  
 شادماں ہر دل رنجور ہے سبحان اللہ  
 پالیا ان کو تو کونین کو پایا سید  
 یعنی جھولی مری بھرپور ہے سبحان اللہ

## ازمولانا قدرت اللہ عارف بستوی

نہ ہوتی جو منظور بخت کسی کی  
 خدا کی قسم انبیاء بھی نہ آتے  
 تو دنیا میں ہوتی نہ خلقت کسی کی  
 یہ چاند اور سورج کی نوری شعاعیں  
 نہ مقبول ہوتی عبادت کسی کی  
 شفاعت کی کنجی عطا کر کے مولیٰ  
 نمایاں ہے ان میں صباحت کسی کی  
 دکھائے گا محشر میں عزت کسی کی  
 سبھی انبیاء تابہوی و عیسیٰ  
 سنانے کو آئے بشارت کسی کی  
 کسی کی محبت سے جنت ملے گی  
 دلانے گی دوزخ عداوت کسی کی

لبوں پہ گنہگار عارف کے یا رب!  
 دم نزع جاری ہو مدحت کسی کی

## دیگر مدح چاریار

جہاں میں جو آئینہ دار نبی ہیں  
 رفیق نبی غم گسار نبی ہیں  
 حقیقت میں وہ چار یار نبی ہیں  
 فدائے نبی جاں نثار نبی ہیں  
 بڑا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر  
 ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر  
 یہ چاروں خلافت کے مسند نشیں ہیں  
 یہی باغبان ریاض یقیں ہیں  
 یہ چاروں اراکین دین نبی ہیں  
 یہی راز دار رسول امیں ہیں

یہ محبوب سرورؐ یہ مقبول داور  
 ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر  
 یہ پروانے ہیں شمع باغِ حرا کے  
 فدائے نبی اور مقربِ خدا کے  
 نمونے ہیں یہ سیرتِ انبیاء کے  
 یہ پتلے وفا کے یہ پیکرِ حیا کے  
 یہ عدل مجسمؑ یہ صدق مصور  
 ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر  
 یہ معراجِ ایمان کے ہیں چار زینے  
 یہ چاروں ہیں تاجِ شرف کے نگینے  
 محلی ہیں انوار سے ان کے سینے  
 سنوارا ہے ان کو جمالِ نبی نے  
 'مزکی' مصفا' مقدس 'مطہر  
 ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر  
 الہی تڑپتی ہے جب تک رگِ جاں  
 محبت رہے ان کے سینے میں رقصاں  
 ولا ان کی ہے جان دیں روحِ ایمان  
 خدا سے دعا ہے یہی میری ہر آں  
 رہے تا دمِ مرگ میری زباں پر  
 ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر  
 ..... (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) .....

## از جناب خمار بارہ بنکوی

واہ رے داغِ عشقِ رسول  
 کیسے چھپیں انوارِ رسول  
 پیشِ نظر ہے شکلِ رسول  
 نامِ محمد لے کے تو دیکھ  
 باتِ مدینے جیسی کہاں؟  
 اب تو بلا لو پاسِ مجھے  
 ان سے یہ کہنا جا کے صبا  
 شام کو تارا، صبح کو پھول  
 چاند پہ کس نے ڈالی دھول  
 دیدے خدا یا حشر کو طول  
 رحمتیں ہیں بے تابِ نزول  
 کون کرے فردوسِ قبول  
 اب تو گزارش کرلو قبول  
 دل ہے بہت دوری سے ملول

پیش نظر روضہ ہو خمار  
اور پڑھوں میں نعت رسول

## از حضرت بیدم وارثی علیہ الرحمہ

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول  
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزوئے رسول

خوشا! وہ آنکھ کہ ہو محو حسن روئے رسول

تلاش نقش کف پائے مصطفیٰ کی قسم !

چنے آنکھوں سے ذرات خاک کوئے رسول

پھر ان کے نشء عرفاں کا پوچھنا کیا ہے؟

جو پی چکے ہیں ازل سے مئے سبوئے رسول

بلائیں لوں تری اے جذب شوق صل علی

کہ آج دامن دل کھینچ رہا ہے سوئے رسول

گنگشتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے

کسی میں رنگ علی ہے کسی میں بوئے رسول

عجب تماشہ ہو میدان حشر میں بیدم

کہ سب ہوں پیش خدا اور میں روبروئے رسول

## از جناب حیات وارثی صاحب

حب احمد ازل ہی سے سینے میں ہے

عطر جنت میں ایسی وہ خوشبو نہیں

اس لئے ہے اسی سمت کعبہ جھکا

پھول تو پھول کانٹوں میں بھی حسن ہے

میں یہاں ہوں میرادل مدینے میں ہے

جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

گھر خدا کا محمد کے سینے میں ہے

لطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے



کیا مقدر ہے ابوبکرؓ و فاروقؓ کا  
 بے سہارا سمجھے زمانہ مجھے  
 جن کا گھر جنتوں کے خزینے میں ہے  
 میرے آقا کا مسکن مدینے میں ہے  
 موت لائی حیات اب نئی زندگی  
 یہ مزہ میرے مر مر کے جینے میں ہے

## ترانہ نماز

دیدار حق دکھائے گی اے بیو نماز  
 دربار مصطفیٰ میں تمہیں لے کے جائے گی  
 عزت کے ساتھ نوری لباس اچھے زیورات  
 جنت میں نرم نرم پچھونوں کے تخت پر  
 خدمت تمہاری حویں کریں گی ادب کے ساتھ  
 کوثر کے سلسبیل کے شربت پلائے گی  
 سب عطر و پھول ہوں گے نچھاور پسینے پر  
 رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کیساتھ ساتھ  
 باغ بہشت روضہ رضوان بہار خلد  
 حویں ترانے گائیں گی اور جھوم جھوم کر  
 پڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں  
 فاتحہ مفسی سے جہنم کی آگ سے  
 پڑھ کر نماز ساتھ لو سامان آخرت  
 بات اعظمیٰ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز  
 اللہ سے ملائے گی اے بیو نماز

## شجرہ نقشبندیہ مجددیہ

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے

حضرت ابوبکرؓ با صدق و صفا کے واسطے  
 بہرِ سلماتِ قاسمؓ و جعفرؓ بحقِ بایزید  
 ابوالحسنؓ اور ابو علیؓ با خدا کے واسطے  
 خواجہ یوسفؓ عبدخالقؓ عارف و محمود حق  
 شہ عزیزانِ علی صدرِ العلما کے واسطے  
 بابا سہاسی محمدؓ سید میر کلالؓ  
 شہ بہاء الدین امام الاولیاء کے واسطے  
 شیخ علاؤ الدین و یعقوب و عبید اللہ ولی  
 خواجہ زاہد شاہؓ درویشِ خدا کے واسطے  
 شاہِ امکنگی محمدؓ خواجہ باقی بحق  
 حضرت احمدؓ مجددِ حق نما کے واسطے

خواجہ معصوم و سیف الدین و محسن دہلوی  
 سید نور محمدؓ پارسا کے واسطے  
 مظہرِ حق جانِ جاں و شاہِ عبداللہ ولی  
 مولوی عبد رحمن مقتدی کے واسطے  
 مولوی عبدالغفور و سید احمد میاں  
 حافظ ابرار حسن پیر ہدی کے واسطے  
 حضرت محبوب احمد کے توسل سے کر عطا  
 نعمت دارین عبد المصطفیٰ کے واسطے  
 ..... (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) .....

شجرہ قادریہ رضویہ

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے

یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے  
 مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے  
 کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے  
 سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے  
 علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے  
 صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر  
 بے غضب ہو راضی کاظم اور رضا کے واسطے  
 بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری  
 جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے  
 بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا  
 ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے  
 بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد  
 ابوالحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے  
 قادریؑ کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا  
 قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے  
 احسن اللہ له رزقاً سے دے رزق حسن  
 عبد رزاق ابن غوث الاولیاء کے واسطے  
 نصرانی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ  
 دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے  
 طور عرفاں و علو و حمد و حسنی و بہا  
 دے علی ، موسیٰ ، حسن ، احمد ، بہا کے واسطے  
 بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر  
 بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے  
 خانہ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے  
 دے محمد کے لئے ، روزی کر احمد کے لئے  
 خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے  
 دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے  
 عشق حق دے عشقی عشق انتہاء کے واسطے  
 دل کو اچھا، تن کر ستر، جان کو پر نور کر  
 اچھے پیارے شمس دیں بدرالعلیٰ کے واسطے  
 دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر  
 حضرت آل رسول مقتدی کے واسطے  
 نور جاں و نور ایمان نور قبر و حشر دے  
 ابوالحسین احمد نوری لقا کے واسطے  
 کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے  
 میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے  
 سایہ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے  
 میرے مرشد حضرت حامد رضا کے واسطے  
 یا الہی ان مشائخ کے وسیلے کر عطا  
 نعمت کونین عبدالمصطفیٰ کے واسطے  
 صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز، علم و عمل  
 عفو عرفان عافیت اس بینوا کے واسطے  
 ..... (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) .....

## فاتحہ سلسلہ

شجرہ مبارکہ ہر روز بعد نماز فجر پڑھ لیا کریں اس کے بعد درود و غوثیہ سات بار الحمد شریف ایک بار  
 آیت الکرسی ایک بار قل ہو اللہ شریف سات بار پھر درود و غوثیہ تین بار پڑھ کر اس کا ثواب ان تمام مشائخ

کرام اور اولیاء عظام کی روح طیبہ کو نذر کریں۔ جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، اگر وہ زندہ ہے تو اس کے لئے دعائے عافیت و سلامتی کریں، ورنہ اس کا نام بھی شامل فاتحہ کر لیا کریں۔

## درود عوشیہ

اللهم صل علی سیدنا و مولانا محمد مَعْدِنِ الْجُودِ و الکرم و آلہ و بارک و سلم!

## پنج گنج قادری

بعد نماز فجر: یا عزیز یا اللہ، بعد نماز ظہر: یا کریم یا اللہ، بعد نماز عصر: یا جبار یا اللہ، بعد نماز مغرب: یا ستار یا اللہ، بعد نماز عشاء: یا غفار یا اللہ  
سب سو سو بار اول و آخر تین تین بار درود شریف، ان کو روزانہ پڑھنے سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ظاہر ہوں گی۔

## برائے قضائے حاجات

- ۱۔ اللہ ربی لا شریک لہ آٹھ سو چوبتر بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار اس قدر معین تعداد میں با وضو قبلہ رو دو زانو بیٹھ کر تاحصول مراد پڑھیں، اور اسی کلمہ کو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، وضو بے وضو ہر حال میں بے گنتی بے شمار پڑھتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔
- ۲۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ساڑھے چار سو مرتبہ روزانہ تاحصول مراد پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار، جس وقت گھبراہٹ ہو اسی کلمہ کو بکثرت پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ کام بن جائے گا۔
- ۳۔ ”طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر“ بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ بار اور اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ یہ تینوں عمل نہایت مجرب اور آسان ہیں ان سے غفلت نہ کی جائے۔

## مناجات

یا الہی! ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو  
 یا الہی! بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو  
 شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
 یا الہی! گورتیرہ کی جب آئے سخت رات  
 ان کے پیارے منہ کی صبح جاں فزا کا ساتھ ہو  
 یا الہی! جب پڑے محشر میں شور دار و گیر  
 امن دینے والے پیارے مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
 یا الہی! جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے  
 ساقی کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو  
 یا الہی! گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن  
 دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
 یا الہی! رنگ لائیں جب میری بیابانیاں  
 ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو  
 یا الہی! جب ہمیں آنکھیں حساب جرم سے  
 ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو  
 یا الہی! جب سر شمشیر پر چلنا پڑے  
 رب سلم کہنے والے پیشوا کا ساتھ ہو  
 یا الہی! جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے  
 دولت بیدار عشق مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو  
 حظوظ



انتساب  
میری اہلیہ صالحہ خاتون کے نام

جو ۴۳ برس سے نہایت وفاداری  
کے ساتھ میری خدمت کر رہی ہیں۔ میرے  
بچوں کو پالا، میرا گھر سنبھالا اور مجھے علمی و دینی  
خدمتوں کے لئے خانگی فکروں سے آزاد کر دیا



۔ ان کے لئے میری دُعا ہے کہ ۔

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس

ہزار

عبدالمصطفیٰ الاعظمیٰ عفی عنہ

۶۔ شوال ۱۳۹۹ ہجری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

WWW.NAFSEISLAM.COM

## تقریظ

علامۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج عبدالمصطفیٰ صاحب اعظمی مجددی قبلہ مدظلہ العالی اپنے علمی جاہ و جلال اور فضل و کمال کے اعتبار سے اکابر علماء اہل سنت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت ماہر درسیات، ساحر البیان اور ایک خصوصی طرزِ تحریر کے مُوجد و کامیاب مصنف ہونے کی بناء پر ملک و بیرون ملک میں ”جامع الصفات“ مشہور ہیں۔ چند خاص خاص اور اہم موضوعات پر آپ کی چھوٹی بڑی پندرہ کتابیں طبع ہو کر عوام و خواص سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب ”جنتی زیور“ آپ نے عوام اور خاص کر عورتوں کے لئے تصنیف فرمائی جس کو میں بغور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت ہی انمول اور بے حد مفید ہے اور بھمدہ تعالیٰ صحیح و معتمد مسائل اور بہترین آداب و خصائل کے ساتھ ساتھ عبرت خیز نصیحتوں اور رقت انگیز واقعات کا لا جواب مجموعہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ حضرت مصنف قبلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور برادرانِ اہل سنت و خواصین ملت کو اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلوٰات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی  
خادم دارالافتاء فیض الرسول براؤن شریف  
ضلع بستی  
۲۵۔ ذی القعدہ ۱۳۹۹ ہجری

## سبب تالیف

مسلمان عورتوں کی آزاد خیالی سے مسلم معاشرہ کی تباہی و بد حالی دیکھ کر بار بار دل گڑھتا اور جلتا تھا۔ اس لئے ایک مدت سے یہ خیال تھا کہ مسلمان عورتوں کی صلاح و فلاح اور ان کی بد اعتقادیوں اور بد اعمالیوں کی اصلاح کے لئے ایک کتاب لکھ دوں، مگر افسوس! کہ کثرتِ کار و ہجوم افکار کے میدانِ محشر میں اس طرف توجہ کی فرصت ہی نہیں ملی۔ یہاں تک کہ میرے مخلص مرید مولوی اعجاز حسین صاحب قادری مالک اعجاز بک ڈپو ہوڑہ نے بڑی دل سوزی کے ساتھ میرے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے جو مسلمان عورتوں کی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے متعلق ضروری معلومات کی جامع ہوتا کہ وہ مسلمان بچیوں کے تعلیمی

کورس میں داخل ہو سکے اور مسلمان لڑکیوں کو جہیز میں دی جاسکے۔ اس کے بعد میری تصانیف کے دوسرے قدر دانوں نے بھی زبانی اور قلمی طور پر تقاضوں کا ایسا طومار پر باندھ دیا کہ میں احباب کے اس مطالبہ کو نظر انداز نہ کر سکا۔ حد ہو گئی کہ سب سے آخر میں ضلع بستی کے سیٹھ الحاج ملا محمد حنیف یار علوی جن کا بمبئی کے علم دوست و دیندار سیٹھوں میں شمار ہے، انہوں نے براؤن شریف میں میرے روبرو بیٹھ کر برجستہ یہ کہہ دیا کہ آپ نے ہمارے لڑکوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے تو بہت سی کتابیں لکھ دی ہیں لیکن ہماری لڑکیوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے آپ نے اب تک کچھ بھی نہیں لکھا۔ یہ سن کر مجھے بے حد تاثر ہوا اور میں نے یہ عزم کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک ایسی کتاب لکھوں گا جو عورتوں اور مردوں دونوں کی اصلاح کے لئے ذریعہ ہدایت اور مجھ گناہ گار کے لئے سامانِ آخرت بن جائے۔ چنانچہ خداوند کریم کا بے شمار شکر ہے کہ صرف چند ماہ کی قلیل مدت میں قسم قسم کے گلہائے مضامین کو چُن چُن کر مسائل و خصائل کا ایک خوبصورت گل دستہ ”جنتی زیور“ کے نام سے ناظرین کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل دس عنوانوں کا مجموعہ ہے۔

- |                 |                 |
|-----------------|-----------------|
| ۱۔ معاملات      | ۲۔ اخلاقیات     |
| ۳۔ رسومات       | ۴۔ ایمانیات     |
| ۵۔ عبادات       | ۶۔ اسلامیات     |
| ۷۔ تذکرہ صالحات | ۸۔ متفرق ہدایات |
| ۹۔ عملیات       | ۱۰۔ میلاد و نعت |

بجملہ تعالیٰ ہر عنوان کے تحت ضروری ہدایت اور اسلامی مسائل و خصائل کا ایک حد تک کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اس لئے ناظرین سے اُمیدوار ہوں کہ میری کوتاہیوں کی اصلاح فرمائیں گے اور اُمتِ مسلمہ کی صلاح و فلاح کے لئے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی طاقت بھر ضرور حصہ لیں گے۔ خداوندِ کریم میری اس حقیر قلمی خدمتِ دین کو شرفِ قبول سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آخر میں حضرت گرامی مولانا الحاج مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی مدرس دارالعلوم

فیض الرسول براؤن شریف وعزیز القدر مولانا قدرت اللہ صاحب رضوی مدرس دارالعلوم فیض  
 الرسول براؤن شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان دونوں صاحبان نے کتاب کی تصحیح میں حصہ لے کر  
 میرے بار کو ہلکا اور میرے قلب کو مطمئن کر دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء وهو  
 حسبی ونعم الوکیل وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
------	-------	------	-------

## (۱) معاملات

عورت کیا ہے؟

عورت اسلام سے پہلے

عورت اسلام کے بعد

عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کا بچپن

عورت جب بالغ ہو جائے

عورت شادی کے بعد

نکاح

شوہر کے حقوق

شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا

بہترین بیوی کی پہچان

بہترین بیوی وہ ہے

ساس بہو کا جھگڑا

ساس کے فرائض

بہو کے فرائض

بیٹے کے فرائض

بیوی کے حقوق

مسلمان عورتوں کا پردہ

پردہ عزت ہے، بے عزتی نہیں

گن لوگوں سے پردہ فرض ہے

بہترین شوہر کی شان

بہترین شوہر وہ ہے

عورت ماں بن جانے کے بعد

بچوں کے حقوق

اولاد کی پرورش کا طریقہ

ماں باپ کے حقوق

رشتہ داروں کے حقوق

پڑوسیوں کے حقوق

عام مسلمانوں کے حقوق

انسانی حقوق

جانوروں کے حقوق

راستوں کے حقوق

حقوق ادا کرو، یا معاف کرا لو

## (۲) اخلاقیات

چند بری عادتیں

غصہ

غصہ کب برا۔ کب اچھا

غصہ کا علاج

حسد

حسد کا علاج

لاچ

لاچ کا علاج

کنجوسی

بخل کا علاج

تکبر

گھمنڈ کا علاج

	<p>خوش اخلاقی حیاء صفائی ستھرائی سادگی سخاوت شیریں کلامی گناہوں کا بیان گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں؟ گناہ کبیرہ کون کون سے ہیں گناہوں سے دنیاوی نقصان عبادتوں کے دنیاوی فوائد</p> <p>(۳) رسومات</p> <p>مسلمانوں کی رسموں کا بیان چند بُری رسمیں جہیز تہواروں کی رسمیں مہینوں اور دنوں کی نحوست محرم کی رسمیں محرم میں کیا کرنا چاہیے شبِ عاشورا کی نفل نماز عاشورا کا روزہ محاسنِ محرم فاتحہ محرم کا کھچڑا</p>		<p>چغلی غیبت کن کن لوگوں کی غیبت جائز ہے بہتان جھوٹ کب اور کون سا جھوٹ جائز ہے؟ عیب جوئی گالی گلوچ فضول بکواس ناشکری جھگڑا تکرار کامیابی ضد بدگمانی کان کا کچا ہونا ریا کاری تعریف پسندی چندا چچی عادتیں حلم تواضع و انکساری عفو و درگزر صبر و شکر قناعت رحم و شفقت</p>
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

	<p>سنت غیر مؤکدہ مستحب مباح حرام مکروہ تحریمی إساءت مکروہ تنزیہی خلافِ اولیٰ</p> <p>نماز</p> <p>شرائط نماز پاکی کے مسائل وضو کا طریقہ وضو کے فرائض وضو کی سنتیں وضو کے مستحبات وضو کے مکروہات وضو توڑنے والی چیزیں غسل کے مسائل غسل کا طریقہ ضروری تنبیہ کن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟ تیمم کا بیان تیمم کا طریقہ تیمم کی سنتیں</p>		<p>شبِ برأت کا حلوہ</p> <p>(۴) ایمانیات</p> <p>پانچوں کلمے ایمان مجمل ایمان مفصل اللہ تعالیٰ نبی و رسول صحابی فرشتوں کا بیان جن کا بیان آسمانی کتابیں تقدیر کا بیان عالمِ برزخ قیامت کا بیان ضروری ہدایات کفر کی باتیں ولایت کا بیان پیری مریدی</p> <p>(۵) عبادات</p> <p>مسائل کی چند اصطلاحیں فرض واجب سنت مؤکدہ</p>
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان



<p>استقبال قبلہ کے مسائل  رکعتوں کی تعداد اور نیت  نماز پڑھنے کا طریقہ  نماز میں عورتوں کے چند مسائل  افعال نماز کی قسمیں  فرائض نماز  نماز کے واجبات  نماز کی سنتیں  نماز کے مستحبات  نماز کے بعد ذکر و دعا  ایک مسنون وظیفہ  جماعت و امامت کا بیان  وتر کی نماز  دعائے قنوت  سجدہ سہو کا بیان  نماز فاسد کرنے والی چیزیں  نماز کے مکروہات  نماز توڑ دینے کا عذر  بیمار کی نماز کا بیان  مسافر کی نماز کا بیان  سجدہ تلاوت کا بیان  قرأت کا بیان  نماز کے باہر تلاوت کا بیان  احکام مسجد کا بیان</p>	<p>استنجا کا بیان  پانی کا بیان  کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے؟  کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟  جانوروں کے جوٹھے کا بیان  کنویں کے مسائل  نجاستوں کا بیان  حیض و نفاس اور جنابت کا بیان  حیض و نفاس کے احکام  استحاضہ کے احکام  جُب کے احکام  معذور کا بیان  نماز کے وقتوں کا بیان  فجر کا وقت  ظہر کا وقت  فائدہ  عصر کا وقت  مغرب کا وقت  عشاء کا وقت  نماز وتر کا وقت  مکروہ وقتوں کا بیان  اذان کا بیان  اذان کا جواب  صلوٰۃ پڑھنا  اقامت</p>		
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

	<p>زیارتِ قبور</p> <p>زکوٰۃ</p> <p>زیورات کی زکوٰۃ</p> <p>عُشْر کا بیان</p> <p>زکوٰۃ کا مال کن کو دیا جائے؟</p> <p>کن کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے؟</p> <p>قابلِ توجہ تنبیہ</p> <p>صدقہ فطر کا بیان</p> <p>سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟</p> <p>صدقہ کرنے کی فضیلت</p> <p>روزہ</p> <p>چاند دیکھنے کا بیان</p> <p>روزہ توڑنے والی چیزیں</p> <p>جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا</p> <p>روزہ کے مکروہات</p> <p>روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ</p> <p>کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟</p> <p>چند نفلی روزوں کی فضیلت</p> <p>اعتکاف</p> <p>حج</p> <p>حج واجب ہونے کی شرطیں</p>		<p>سنتوں اور نفلوں کا بیان</p> <p>نماز تحیۃ الوضوء</p> <p>نمازِ اشراق</p> <p>نمازِ چاشت</p> <p>نمازِ تہجد</p> <p>صلوٰۃ الیسبح</p> <p>نمازِ حاجت</p> <p>صلوٰۃ الاسرار</p> <p>نمازِ استخارہ</p> <p>تراویح کا بیان</p> <p>نمازوں کی قضا</p> <p>جمعہ کا بیان</p> <p>نمازِ عیدین کا بیان</p> <p>نمازِ عیدین کا طریقہ</p> <p>تکبیرِ تشریق</p> <p>قربانی کا بیان</p> <p>قربانی کا طریقہ</p> <p>عقیقہ کا بیان</p> <p>گہن کی نماز</p> <p>میت کے متعلقات</p> <p>میت کے نہلانے کا طریقہ</p> <p>کفن کا بیان</p> <p>جنازہ لے چلنے کا بیان</p> <p>نمازِ جنازہ کی ترکیب</p> <p>قبر پر تلقین</p>
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

	<p>مدینہ منورہ کی چند مسجدیں دربار اقدس سے واپسی</p> <p>(۶) اسلامیات</p> <p>کھانے کا طریقہ پینے کا طریقہ سونے کے آداب لباس کا بیان زینت کا بیان متفرق مسائل چلنے کے آداب آداب مجلس کا بیان مجلس سے اٹھتے وقت کی دعاء زبان کی حفاظت مکان میں جانے کی اجازت لینا سلام کے مسائل مصافحہ و معافقہ و بوسہ و قیام بوسہ کی قسمیں چھینک اور جمائی خرید و فروخت کے چند مسائل نشہ والی چیزوں کا بیان بلا اجازت کسی کی چیز لے لینا تصویروں کا بیان بیوہ عورتوں کا نکاح</p>		<p>وجوب ادا کی شرائط صحت ادا کی شرطیں حج کے فرائض حج کے واجبات حج کی سنتیں ضروری تنبیہ سفر حج و زیارات کے آداب حاجی گھر سے نکلنے وقت حاجی بمبئی میں حاجی جہاز پر حاجی جدہ میں احرام ضروری ہدایت طواف کعبہ مکرمہ مقام ابراہیم دُعائے مُلتزم دُعائے زمزم صفاء مروہ کی سعی منیٰ کو روانگی میدانِ عرفات میں رات بھر مزدلفہ میں حج کی چند زیارت گاہیں مکرمہ سے روانگی حاضری دربارِ مدینہ مدینہ طیبہ کے چند کنویں</p>
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

## (۷) تذکرہ صالحات

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا  
 حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا  
 حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت مجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت انصارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت سُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت نہیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حضرت اُمّ عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بیماری اور علاج کا بیان  
 بیمار پُرسی  
 قرآن کی تلاوت کا ثواب  
 قرآن مجید اور کتابوں کے آداب  
 مسجد اور قبلہ کے آداب  
 لہو و لعب کا بیان  
 علم دین کی فضیلت  
 حلال روزی کمانے کا بیان  
 ضروری تنبیہ  
 پیری مریدی کے لئے ہدایات  
 مرید کو کس طرح رہنا چاہی؟  
 خیر و برکت والی مجلسیں  
 میلاد شریف  
 رجب شریف  
 گیارہویں شریف  
 سیرت پاک کے اجلاس  
 حلقہ ذکر  
 عرس بزرگان دین  
 ایصالِ ثواب  
 تیجہ کی فاتحہ  
 چالیسویں اور برسی کی فاتحہ  
 شبِ برأت کی فاتحہ  
 کونڈوں کی فاتحہ  
 فاتحہ کا طریقہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	حضرت خُنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ ورقہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت مُعاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا		حضرت زبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ کلثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ربیعہ بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت حولاء بنت ثویت رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ربیعہ بنت نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اُمّ سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
	(۸) متفرق ہدایات دستکاری اور پیشوں کا بیان بعض نبیوں کی دستکاری بعض آسان دستکاریاں نہ تکلیف دو۔ نہ تکلیف اٹھاؤ آداب سفر اللہ و رسول کا محب یا محبوب کون مسلمانوں کے عیوب چھپاؤ دل کی سختی کا علاج بوڑھوں کی تعظیم کرو بہترین گھر اور بدترین گھر غرور اور گھمنڈ کی بُرائی بُڑھیا عورتوں کی خدمت لڑکیوں کی پرورش ماں باپ کی خدمت		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	<p>آسیب دور ہو جائے  خطرہ میں پڑ جانے کے وقت ہر آفت سے امان  دفع آسیب وردِ سحر  ظالم اور شیطان سے پناہ  دعائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  ہر مرض سے شفاء  حریر ابو دُ جانہ  خفقان کا تعویذ  خواص سورۃ فاتحہ  روزی کی فراوانی  مکان سے جن بھاگ جائے  شفاء امراض  پیماری اور آفت دفع ہو  خواص سورۃ بقرہ  شیطان بھاگ جائے  بڑی برکت  خواص آیۃ الکرسی  تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے  خواص سورۃ آل عمران  خواص سورۃ نساء  خواص سورۃ مائدہ  خواص سورۃ انعام  خواص سورۃ اعراف  خواص سورۃ انفال</p>		<p>بیٹیاں جہنم سے پردہ بنیں گی  انسان کی تیس غلطیاں  سلیقہ اور آرام کی باتیں  کارآمد تدبیریں  کیڑوں مکڑوں کو بھگانا  زمانہ حمل کی تدبیریں  زچہ کی تدبیروں کا بیان  بچوں کی احتیاط اور تدابیر</p> <p><b>(۹) عملیات</b></p> <p>اعمال اور دعاؤں کی شرائط  وظائف کے ضروری آداب  سفلی و رحمانی عملیات  مؤکلاتی عملیات سے بچو  خواص بسم اللہ  ہر طرح کی حاجت روائی  دُشمنی دور ہو جائے  ہر درد و مرض دور ہو جائے  چور اور اچانک موت سے حفاظت  حاجتوں کے لئے بسم اللہ اور نماز  اولاد زندہ رہے گی۔  زہر کا اثر نہ ہو  بخار سے شفاء  تپ لرزہ سے شفاء  بازار میں نقصان نہ ہو</p>

صفحة	عنوان	صفحة	عنوان
	خواص سورة سبا		خواص سورة توبه
	خواص سورة فاطر		خواص سورة يونس
	خواص سورة يس		خواص سورة هود
	خواص سورة الصافات		خواص سورة يوسف
	خواص سورة ص		خواص سورة زمر
	خواص سورة زمر		خواص سورة ابراهيم
	خواص سورة مؤمن		خواص سورة حجر
	خواص سورة نجم السجده		خواص سورة نحل
	خواص سورة الشورى		خواص سورة بنى اسرائيل
	خواص سورة زخرف		خواص سورة كهف
	خواص سورة دخان		خواص سورة مريم
	خواص سورة جاثية		خواص سورة طه
	خواص سورة الاحقاف		خواص سورة انبياء
	خواص سورة محمد		خواص سورة حج
	خواص سورة فتح		خواص سورة مؤمنون
	خواص سورة الحجرات		خواص سورة نور
	خواص سورة ق		خواص سورة فرقان
	خواص سورة ذاريات		خواص سورة شعراء
	خواص سورة طور		خواص سورة نمل
	خواص سورة نجم		خواص سورة قصص
	خواص سورة قمر		خواص سورة عنكبوت
	خواص سورة الرحمن		خواص سورة روم
	خواص سورة الواقعة		خواص سورة لقمان
	خواص سورة الحديد		خواص سورة سجده
			خواص سورة احزاب



صفحة	عنوان	صفحة	عنوان
	خواص سورة انشقاق		خواص سورة مجادلة
	خواص سورة بروج		خواص سورة حشر
	خواص سورة الطارق		خواص سورة ممتحنة
	خواص سورة اعلى		خواص سورة صف
	خواص سورة غاشية		خواص سورة جمعه
	خواص سورة فجر		خواص سورة منافقون
	خواص سورة بلد		خواص سورة طلاق
	خواص سورة والشمس		خواص سورة تحریم
	خواص سورة والليل		خواص سورة ملك
	خواص سورة والضحى		خواص سورة ن
	خواص سورة الم نشرح		خواص سورة الحاقة
	خواص سورة والتين		خواص سورة معارج
	خواص سورة اقراء		خواص سورة نوح
	خواص سورة قدر		خواص سورة جن
	خواص سورة البينة		خواص سورة مزل
	خواص سورة زلزال		خواص سورة مدثر
	خواص سورة والعاديات		خواص سورة قيامة
	خواص سورة القارعة		خواص سورة دهر
	خواص سورة التكاثر		خواص سورة المرسلات
	خواص سورة والعصر		خواص سورة نباء
	خواص سورة الهمزة		خواص سورة والنازعات
	خواص سورة فيل		خواص سورة عبس
	خواص سورة قریش		خواص سورة تكوير
	خواص سورة ماعون		خواص سورة انفطار
			خواص سورة تطفيف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	<p>چیچک کا گنڈہ دودھ کم ہونا جادو ٹونا کے لئے ایام ماہواری کی کمی ایام ماہواری کی زیادتی غائب کو واپس بلانا غربی دُور کرنے کے لئے بچوں کا زیادہ رونا درِ دُسر کے لئے درِ دُسر آدھا سیسی چند مفید دعائیں</p> <p>(۱۰) میلادِ نعت</p> <p>میلادِ منظوم میلادِ شریف گنجینہٴ نعت ترانہٴ نماز شجرہٴ نقشبندیہ مجددیہ شجرہٴ قادریہ رضویہ فاتحہٴ سلسلہ پنج گنجِ قادری مناجات</p>		<p>خواص سورہ الکواثر خواص سورہ الکافرون خواص سورہ تبت خواص سورہ اخلاص خواص سورہ فلق والناس دوسرے مختلف عملیات دماغ کی کمزوری نظر کا کمزور ہونا زبان میں لکنت اختلاجِ قلب درِ شکم تلی بڑھ جانا ناف ٹل جانا بخار پھوڑا پھنسی گھر سے سانپ بھگانا باؤ لے گئے کا کاٹ لینا بانجھ ہونا حمل گر جانا پیدائش کا درد بچہ زندہ نہ رہنا بچوں کو نظر لگنا رونا چونکنا ہیضہ اور ہر وہائی امراض</p>